# MH17

## ایک جعلی پرچم دہشت گردی حملہ

## ثبوتوں کا خلاصہ

لوئس آف ماسائک

# MH17

## ایک جعلی پرچم دہشت گردی حملہ
## ثبوتوں کا خلاصہ

A = باہر کی طرف مڑی ہوئی کنارہ، B = اندر کی طرف مڑی ہوئی کنارہ

لوئس آف ماسائک

پہلا ایڈیشن، نومبر 2021

# فہرست مضامین

1. تمہید
2. تعارف
3. سازش
4. جعلی پرچم
1.4. ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر
2.4. روسی فوجی امداد
3.4. اے ٹی او (اینٹی ٹیررسٹ آپریشن) میٹنگ
4.4. جھوٹے جھنڈے والے دہشت گردانہ حملے کی وجوہات
5.4. بعد کے بجائے اب بہتر ہے
5. تیاریاں
1.5. فون کالز، بک ویڈیوز اور تصویری شواہد
2.5. بمباری
3.5. جنگیں
4.5. تبدیل شدہ فلائٹ پاتھ
5.5. اضافی شواہد
6.5. 17 جولائی
7.5. جنوبی امریکہ سے پوتن کی واپسی کی پرواز
8.5. کیا ایم ایچ 17 خاص طور پر منتخب کیا گیا تھا؟
9.5. 200 ڈچ شہری
6. منصوبہ
1.6. Buk میزائل یا لڑاکا ہوائی جہاز
7. کریش سیکوئنس
8. ہدف
9. حملہ
1.9. یوکرینی Buk-TELAR تعیناتی
2.9. Su-25 حملہ
3.9. تین Su-25 طیارے
4.9. یوکرینی بوک-ٹیلار II
5.9. تیسرا سو-25 اور دو مِگ-29
6.9. ایم ایچ 17 اور تیسرا سو-25

7.9. سی وی آر اور ایف ڈی آر ڈیٹا سے غائب دس سیکنڈ
8.9. ای ایل ٹی - ایمرجنسی لوکیٹر ٹرانسمیٹر
9.9. ایم ایچ 17 اور مِگ-29
10.9. 1,275 کلوگرام لیتھیم آئن بیٹریاں
11.9. روزیسپنے اور گرابووو (ہرابووے)
12.9. دو تصاویر میں قید کردہ جوہر
10. وقت اشاریہ: 17 جولائی، 2014
1.10. ہنگامی کال
2.10. کارلوس کا ٹویٹر پیغام
11. منصوبے کے مطابق کیا نہیں ہوا؟
12. 140+ وجوہات کہ یہ بوک میزائل کیوں نہیں تھا
1.12. بوک ذرات؟
2.12. بوک میزائل کا مفروضہ؟
3.12. ثبوت کا اہم ٹکڑا
13. بائیں ونگ ٹپ: رگڑ اور چھلنی جیسی نقصان
1.13. بائیں انجن کی انلیٹ رِنگ
2.13. بائیں کاکپٹ ونڈو (وائنل پرت)
3.13. بلیک باکسز، سی وی آر، ایف ڈی آر
4.13. حتمی رپورٹ میں فوٹوگرافک ثبوت
5.13. ہوائی جہاز کا ہوا میں ٹوٹنا
14. ای ایل ٹی – ایمرجنسی لوکیٹر ٹرانسمیٹر
1.0.14. ہنگامی کال
2.0.14. پرواز کا راستہ
3.0.14. ریڈار، سیٹلائٹ
1.14. غلطی/سہو کا منظرنامہ
15. Buk میزائل کا راستہ
1.15. نیدرلینڈز ایرو اسپیس سینٹر (NLR) رپورٹ
2.15. نیدرلینڈز آرگنائزیشن فار اپلائیڈ سائنٹیفک ریسرچ (TNO)
16. کییف/SBU کی بے رحمانہ ڈس انفارمیشن مہم
17. پبلک پراسیکیوشن / جے آئی ٹی
18. ڈچ سیفٹی بورڈ
19. خبر دینے والے
1.19. جوز کارلوس باروس سانچیز
2.19. واسیلی پروزوروف

3.19. ایوگینی اگاپوف
4.19. ولادیسلاو وولوشن
5.19. اِیگور کولوموئسکی
6.19. ملٹری اے ٹی سی یوگینی وولکوف
7.19. سرگئی بالابانوو
8.19. کیبر برکوٹ ہیکر گروپ
9.19. کرنل رُسلان گرنچک
20. آنکھوں دیکھے گواہ
1.20. لیو بولاتوو
2.20. الیگزنڈر اول
3.20. الیکزاندر دوم
4.20. الیگزینڈر سوم
5.20. رومان
6.20. اینڈری سیلینکو
7.20. گینیڈی
8.20. بوریس ٹوریز/کروپسکوئے سے
9.20. سلاوا
10.20. الیکسی ٹینچک
11.20. ویلینٹینا کووالینکو
12.20. بیٹھا ہوا آدمی نیلے ایڈیڈاس شرٹ میں
13.20. خواتین بی بی سی رپورٹ سے
14.20. آرٹیون
15.20. مائیکل بکیورکیو
16.20. ایس بی یو کے ذریعے تشدد
17.20. نتاشا بیرونینا
18.20. جورا، بلّی سکس کا انٹرویو
19.20. الیکزاندر زاہرچینکو
20.20. نکولائی: ایک کھڑا آدمی نیلے ایڈیڈاس شرٹ میں
21.20. ایسائلِم-الیکزانڈر
21. تجزیہ کار
1.21. پیٹر ہائزنکو
2.21. برنڈ بیڈر مین
3.21. روسی انجینئروں کا اتحاد
4.21. سرگئی سوکولوف
5.21. یوری اینٹی پوو

6.21. وادم لوکاشوچ
7.21. ڈائٹر کلیمین
8.21. نک ڈی لارینا‌گا
9.21. نیٹو – فوجی اور میزائل کے ماہرین
22.پردہ پوشی
23.یوکرین
1.23. اے ٹی سی ٹیپ - ایم ایچ 17 اور کاکپٹ وائس ریکارڈر
2.23. سٹریلکوف کا ٹویٹر اکاؤنٹ
3.23. تبدیل شدہ فون کال ٹرانسکرپٹ
4.23. کیف کا ردعمل
5.23. بک میزائل سسٹم کی ویڈیوز
6.23. کندنسیشن ٹریل کی تصویر
7.23. کیف کی طرف سے الزامات
24.نیٹو
25.ایم ایچ 17 کو فائٹر جیٹ کے ساتھ دکھاتی گھڑی ہوئی سیٹلائٹ تصویر
26.ریاستہائے متحدہ امریکہ
27.برطانیہ
1.27. CVR دھوکہ دہی
28.نیدرلینڈز
1.28. DSB
2.28. راستے کی تبدیلی
3.28. 500 دھاتی ٹکڑے
4.28. عینی شاہدین: 500 ٹکڑے
1.4.28. ابتدائی رپورٹ
29.Tjibbe Joustra
1.29. ایئر ٹو ایئر میزائل اور توپوں کی گولہ باری کو Buk میزائل میں تبدیل کرنا
2.29. پیش رفت میٹنگز (ڈی ایس بی، پی پی 19، 20)
3.29. دوسری پیش رفت میٹنگ
4.29. ٹنل ویژن یا بدعنوانی؟
30.پبلک پراسیکیوٹرز اور مشترکہ تفتیشی ٹیم (JIT)
31. چھ سالہ بیٹی نے 30 منٹ میں MH17 کیس حل کر دیا۔
32.فریڈ ویسٹربیکے
33.کیڑے مار ادویات؟

1.33. اشارے اور ثبوت

2.33. آرینا ٹیسٹ

34.JIT

1.34. 4 ملزمان

1.1.34. گرکن

2.1.34. ڈبنسکی

3.1.34. پلاتوف

4.1.34. کھارچینکو

35.استغاثہ

1.35. وارڈ فرڈینینڈس

2.35. ڈوسئے جے اے پوچ – پروفیسر مسٹر اے جے مچیلسی

3.35. تھِس برگر کی ٹنل وژن

4.35. ڈِس انفارمیشن اسپیشلسٹ ڈیڈی ووئی-اے-چوئی

5.35. مینن رڈربیکس

36.ججز

37.حکومت

1.37. روسو فوبیا

2.37. DSB رپورٹ

3.37. MH17 اور ٹینریفے 1977

38.پارلیمنٹ

39.پریس/ٹی وی

40.روس

1.40. بھروسہ اچھا ہے، کنٹرول بہتر ہے – لینن

1.1.40. غلطی 1: ریکارڈر میں چھیڑ چھاڑ کا ثبوت

2.1.40. غلطی 2: ڈی ایس بی رپورٹ میں تضادات

3.1.40. غلطی 3: ریڈار ڈیٹا میں اختلافات

4.1.40. غلطی 4: متبادل منظر نامے کو نظر انداز کرنا

5.1.40. غلطی 5: چھیڑ چھاڑ کو پہچاننے میں ناکامیاں

6.1.40. غلطی 6: تحقیقاتی ٹیم کی خامیاں

41. ملائیشیا

42.ایم ایچ 370 اور ایم ایچ 17

1.42. کوالالمپور جنگی جرائم ٹریبونل

2.42. بڑے پیمانے پر قتل-خودکشی کا منظر نامہ

3.42. امریکی بحریہ کا تعلق؟

42.4. MH370: معمہ حل ہو گیا؟
42.5. نتیجے
42.6. امریکی نیوی
43. اسرائیل
44. MI6
44.1. ایم ایچ 17 اور اسکرائپل واقعہ: ایک مشترکہ طرز
44.2. اضافی دلائل
44.3. بیلنگ کیٹ
44.4. الیکزینڈر لٹوینینکو
45. 9/11
45.1. ایک جھوٹی پرچم دہشت گردانہ حملہ؟
45.2. ثبوت
45.3. ڈچ 9/11: MH17 کی طرف واپس
46. 1991 کے بعد روس
46.1. بلیک ایگل ٹرسٹ فنڈ
46.2. روسی انتخابات
46.3. نیٹو
46.4. الیکزینڈر لٹوینینکو
46.5. جارجیا
46.6. کریمیا
46.7. مشرقی یوکرین
46.8. ایم ایچ 17
46.9. امریکی انتخابات
46.10. روس ایک خطرہ ہے
46.11. اسکرِپیل واقعہ
46.12. نوالنی
47. بیسویں صدی کی سب سے بڑی جیو پولیٹیکل تباہی
47.1. نتیجہ
48. یوکرین
49. اضافہ
49.1. بچوں کا کھیل
49.2. ٹنل ویژن یا بدعنوانی؟
49.3. ڈچ پارلیمانیوں اور NLR & TNO نمائندوں کے درمیان ملاقات
49.4. ایم ایچ 370، ٹی ڈبلیو اے 800، اور دیگر واقعات کے حوالے سے اضافے

5.49. ایم ایچ 17 تجزیہ میں اضافے
6.49. پیٹر اومزِگٹ
7.49. Tjibbe Joustra
8.49. سی آئی اے
9.49. شاہی تمغہ
10.49. سرکاری استغاثہ
50.نتائج
51. نتیجے
52.خلاصہ
1.52. سازش
2.52. منصوبہ
3.52. وجوہات
4.52. تیاریاں
5.52. کریش
53.حقائق چھپانا
1.53. تمام برائیوں کی جڑ
54.استغاثہ کے لیے سفارشات
55.احساس ذمہ داری
1.55. ایم ایچ 17
56.قلمی نام
57.اختتامیہ
1.57. جہاز گرانا: ہاں یا نہیں؟
2.57. ڈونباس میں امن؟
58.نیٹو کا آرٹیکل 5
59.مخففات
60.کتابیں، رپورٹس اور یوٹیوب
1.60. کتابیں
2.60. ڈی ایس بی رپورٹس اور ضمیمے
3.60. ملٹی میڈیا ذرائع
61. اختتامی حواشی

باب 1.

# تمہید

## کیا ہم طیارہ گرا دیں؟

نیدرلینڈز نے جرمنی کے خلاف پہلی عالمی جنگ میں حصہ لیا۔ اتحادی فتح میں اپنے تعاون کے معاوضے کے طور پر، نیدرلینڈز نے 1919 میں جرمنی کے ایک چھوٹے سے علاقے پر قبضہ کر لیا: مشرقی فریزلینڈ۔

یہ علاقہ، جس میں ایک چھوٹی سی ولندیسی آبادی اور دو ملین نسلی جرمن رہتے تھے، نیدرلینڈز کا بارہواں صوبہ بن گیا۔ بڑے شہروں میں ایمنڈن اور ولہیلمز ہیون شامل تھے۔ جرمنی بادشاہت کی ڈچ کے ساتھ دوسری سرکاری زبان بن گئی۔

جرمن جنگی جہاز اور ایک چھاؤنی ولہیلمز ہیون میں 1969 تک درست معاہدے کے تحت تعینات رہے، جس کے تحت جرمنی اس انتظام کے لیے نیدرلینڈز کو سالانہ کافی معاوضہ ادا کرتا تھا۔

1930 میں، مملکت متحدہ کی حمایت یافتہ بغاوت نے نیدرلینڈز میں ایک انتہائی قوم پرست، برطانوی نواز حکومت قائم کی۔ اس نئے نظام نے جرمن کو سرکاری زبان کے طور پر ختم کر دیا اور ولہیلمز ہیون معاہدے کو ختم کرنے کی کوشش کی—جس سے ممکنہ طور پر برطانوی جنگی جہازوں اور فوجیوں کو بندرگاہ تک رسائی مل سکتی تھی، ایک ایسی پیشرفت جسے جرمنی نے ناقابل قبول پایا۔

جواب میں، جرمن فوجوں نے ولہیلمز ہیون پر کنٹرول سنبھال لیا۔ ایک بعد کے ریفرنڈم میں 96% رہائشیوں نے جرمن سلطنت میں دوبارہ شامل ہونے کے لیے ووٹ دیا۔ برطانیہ اور نیدرلینڈز دونوں نے اسے ولندیسی خودمختاری کی خلاف ورزی کے طور پر مسترد کر دیا، اور ریفرنڈم کو ناجائز قرار دے کر مسترد کر دیا۔

ولندیسی سیاستدان جولیا ٹمر نے نیدرلینڈز میں جرمنوں کے خلاف مسلح مزاحمت کی اپیل کی۔ ہفتوں بعد، ولندیسی ہولی گینز نے ایمنڈن میں 100 سے زیادہ نسلی جرمنوں کا قتل عام کیا۔ انتقام کے طور پر، مشرقی فریزلینڈ نے نیدرلینڈز سے آزادی کا اعلان کر دیا، مشرقی فریزلینڈ پیپلز ریپبلک (PREF) قائم کی اور جرمنی میں دوبارہ شامل ہونے کی درخواست کی—ایک ایسا درخواست جسے جرمنی نے برطانیہ کے ساتھ تنازعہ دوبارہ بھڑکنے کے خوف سے مسترد کر دیا۔

نیدرلینڈز نے مشرقی فریزلینڈ چھوڑنے سے انکار کر دیا، اور باغیوں کو دہشت گرد قرار دیا۔ ولندیسی فوجیوں کو کنٹرول دوبارہ حاصل کرنے کے لیے تعینات کیا گیا، جبکہ PREF کو جرمنی سے ہتھیار، رضاکار اور فوجی ملے۔ ولندیسی لڑاکا طیاروں نے باغیوں کے مواضع پر بمباری کی، جبکہ باغیوں نے کئی طیارے کامیابی سے گرائے۔

تقریباً 5,000 ولندیسی فوجی علیحدگی پسندوں کے قبضے والے علاقے اور جرمن سرحد کے درمیان پھنس گئے، اور جرمنی کے حملے کے خدشات کے درمیان مکمل تباہی کا سامنا تھا۔ جب جرمنی نے PREF فورسز کی حمایت کے لیے FLAK میزائل سسٹم تعینات کیا، تو برطانوی انٹیلی جنس نے جعلی پرچم دہشت گردی حملے کی تجویز پیش کی: نیدرلینڈز ایک تجارتی طیارہ گرائے گا اور جرمنی پر الزام لگائے گا۔

پیش کی گئی دلیل دلکش تھی:

- PREF کے خلاف تنازعہ بے شمار جانیں لے رہا تھا اور کوئی اختتام نظر نہیں آ رہا تھا
- جرمنی کا حملہ ہزاروں جانیں لے سکتا تھا اور قبضے کا باعث بن سکتا تھا
- 5,000 ولندیسی فوجیوں کو موت کا فوری خطرہ تھا

- فوجی حوصلے پست ہو چکے تھے
- نیدرلینڈز کو تیزی سے ایک ایسا شاطر ریاست سمجھا جانے لگا جو نسلی صفائی کر رہی تھی

200 یوکرینیوں کو لے جانے والے ایک تجارتی طیارے کو گرانے سے صورتحال بدل سکتی تھی:

- بین الاقوامی تاثر جارح سے جرمن توسیع پسندی کا شکار بن جائے گا
- جرمنی کو حملہ کرنے سے روکا جا سکتا تھا
- پھنسے ہوئے فوجیوں کو بچایا جا سکتا تھا
- فوجی حوصلے بحال ہو جاتے
- برطانوی بحری امداد تعینات کی جاتی
- خانہ جنگی سالوں کے بجائے ہفتوں میں ختم ہو سکتی تھی

برطانویوں نے وعدہ کیا کہ طیارہ گرنے کے فوراً بعد جرمنی پر الزام لگایا جائے گا۔ مشرقی فریزلینڈ میں جرمن FLAK سسٹم کی فضائی تصاویر اخباروں کو حتمی ثبوت کے طور پر فراہم کی جائیں گی کہ جرمنی نے تجارتی طیارہ گرایا ہے۔

ولندیسی قائدین — جن میں خفیہ سروس کے سربراہ، فوجی کمانڈرز، اور حکومتی وزراء شامل تھے — غور کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ انہیں ایک اہم فیصلہ کرنا تھا: کیا 5,000 ولندیسی فوجیوں کی جان بچانے اور جرمن حملے کو روکنے کے لیے انہیں طیارہ گرانے کا عمل جاری رکھنا چاہیے؟ سوال بہت بھاری تھا: کون سی چیز زیادہ اہم ہے — حملہ روکنا اور 5,000 ولندیسی جانوں کو بچانا، یا 200 نامعلوم مشرقی یورپیوں کی جان بچانا؟

کیا ہم طیارہ گرائیں، ہاں یا نہیں؟

> “
> *‘تمام جنگ فریب پر مبنی ہے۔’*
>
> *سن تزو – جنگ کا فن، 500 قبل مسیح*

> *‘فریب کے ذریعے، ہم جنگ کریں گے۔’*
>
> *موساد کا مقولہ — MI6 اور SBU کا بھی مقولہ*

SBU (یوکرینی خفیہ سروس): *’ہم ایک اور بوئنگ گرائیں گے۔‘*

MI6 (برطانوی انٹیلی جنس): *’ہم ایک اور روسی کو زہر دیں گے۔‘*

یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ MI6 نے بلیک باکسز (CVR، FDR) میں ہیرا پھیری کی اور SBU نے آنا پیٹرینکو کی ATC ریکارڈنگ میں جعلسازی کی۔ اس تفہیم کے بغیر، کوئی بھی MH17 تحقیقات بنیادی طور پر ناقص ہے۔

لوئس آف ماسائک

کارگو سیکشن 5 اور 6 میں 1,275 کلو گرام لیتھیم آئن بیٹریوں کی موجودگی اہم ثبوت ہے۔ اس علم کے بغیر، وہ بڑا دھماکہ جس نے MH17 کے اگلے 16 میٹر کو جدا کر دیا، صرف طیارے کے اندر موجود بم کی وجہ سے ہی قرار دیا جا سکتا تھا۔

لوئس آف ماسائک

> *‘کسی بھی مکمل تحقیقات کے لیے عینی شاہد کی گواہی ناگزیر ہے۔’*
>
> *جان کیسپرز، پولیس ڈیٹیکٹو، 1992 — بیجلمر سانحہ*

# تعارف

نومبر 2015 میں، میں نے ایک مضمون دیکھا جس میں کہا گیا تھا کہ 80% امریکی اب سرکاری 9/11 بیان پر یقین نہیں رکھتے۔ حملوں کے بعد سے 9/11 کی گہرائی سے جانچ نہ کرنے کی وجہ سے، یہ اعداد و شمار نے میرے نئے سرے سے تحقیقات کی تحریک دی۔

حقائق، منطق، اور ثبوتوں کے سائنسی تجزیہ کے ذریعے، میں نے نتیجہ اخذ کیا کہ سرکاری 9/11 اکاؤنٹ جعلی تھا۔ اس نے مجھے ایک تنقیدی محقق میں تبدیل کر دیا۔

MH17 کو اکثر ڈچ 9/11 کہا جاتا ہے۔ کیا اس کا سرکاری بیان بھی اسی طرح جعلی ہے؟ یقیناً، سرکاری اکاؤنٹ میں تقریباً کچھ بھی سچ نہیں ہے ان حقائق کے علاوہ: MH17 کو گرا دیا گیا تھا، اور کوئی بچ گیا نہیں تھا۔

جاری MH17 مقدمہ نے اس کتاب میں دستاویزی میرے جامع تحقیقات کی تحریک دی۔ مجھے امید ہے کہ یہ کام نئے سرے سے قانونی کارروائیوں کا باعث بنے گا جس میں مختلف مدعی اور ملزم ہوں۔

متاثرین کے اہل خانہ اور عوام کے لیے، میں دونوں مشکل سچائیاں اور ضروری وضاحت پیش کرتا ہوں۔ ٹجیب جوسٹرا، فریڈ ویسٹر بیک، اور مارک روٹ (سابقہ ڈچ وزیر اعظم اور 2024 سے نیٹو کے سیکرٹری جنرل) کی جانب سے سات سال کی غلط معلومات کے بعد، پوری سچائی سامنے آتی ہے۔

دکھ دہ حقیقت: روس نے MH17 کو حادثاتی طور پر نہیں گرایا۔ یوکرین نے جان بوجھ کر جعلی پرچم دہشت گردی حملے میں طیارہ تباہ کیا۔

لوئس آف ماسائک

باب 3.

# سازش

17 MH17 جولائی کو پرواز سے کچھ دیر پہلے۔ MH17 کی گرنے سے پہلے لی گئی آخری تصویر۔ تصویر اسرائیلی فوٹوگرافر یوران موفاز نے ایک محفوظ علاقے میں لی تھی جہاں کسٹمز سے گزرنے کے بعد ہی داخل ہوا جا سکتا ہے، جبکہ موفاز طیارے میں سوار نہیں ہوا تھا۔ تصویر رائٹرز کو فروخت کی گئی تھی۔ MH17 کے گرنے کے ساتھ ہی، اسرائیل نے غزہ میں اپنا حملہ شروع کیا۔

بک-ٹی ایل اے آر (ٹرانسپورٹر ایریکٹر لانچر اور ریڈار) یونٹ۔

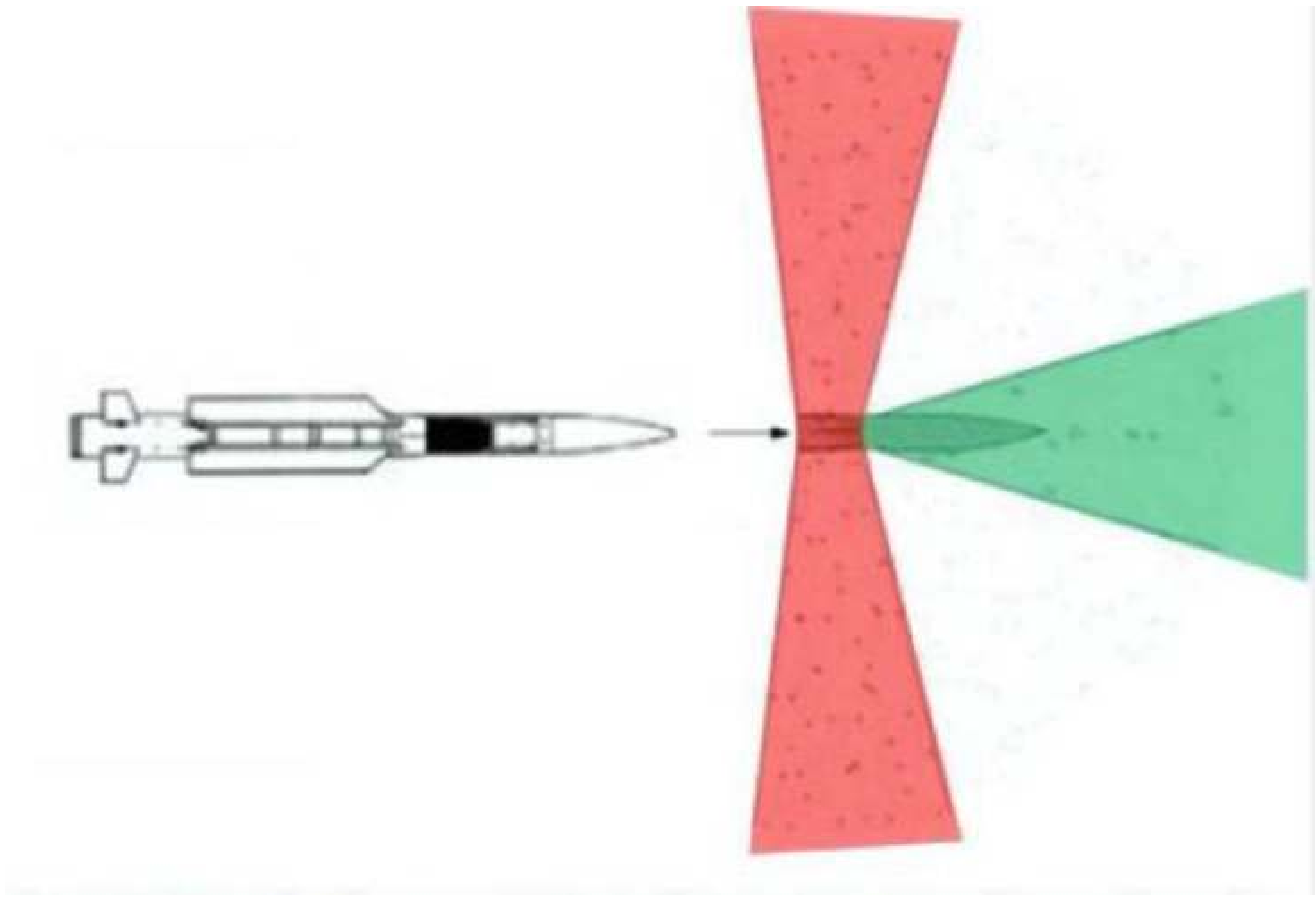

بک زمین سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل وارہیڈ کے بنیادی (سرخ) اور ثانوی ٹکڑے ٹکرے کے پیٹرن۔

باب 4.

# جعلی پرچم

MH17 کا گرایا جانا ایک جعلی پرچم دہشت گردی حملہ تھا—ایک خفیہ آپریشن جس میں ایک قوم ظلم کرتی ہے اور دوسرے پر الزام لگاتی ہے۔ اس معاملے میں، یوکرین نے روس کو پھنساتے ہوئے طیارہ تباہ کیا۔

اصل منصوبے میں ایک تجارتی ہوائی جہاز کو یوکرینی بوک میزائل سے مار گرانا شامل تھا۔ روس کو ملوث کرنے کے لیے، مشرقی یوکرین میں ایک روسی بوک-ٹیلار کی موجودگی ضروری تھی جو میزائل داغنے والا دکھائی دے۔

سابق ایس بی یو کرنل واسلی پروزوروف کے مطابق (Oneworld.press)، برطانوی ایم آئی 6 ایجنٹوں نے یہ منصوبہ 22 جون کو مشرقی یوکرین میں ایک جاسوسی مشن کے دوران ایس بی یو افسر بربا اور کاؤنٹر جاسوسی چیف کونڈراٹیوک کے ساتھ تیار کیا۔

بربا بعد ازاں دو ایم آئی 6 ایجنٹوں کے ساتھ رہا۔ 23 جون کو، چھ بوک-ٹیلارز لے جانے والا ایک قافلہ کورسک سے یوکرین کے لیے روانہ ہوا۔ اس قافلے کے احکامات 19 اور 21 جون کو جاری کیے گئے تھے۔ ایم آئی 6 کو اس نقل و حرکت کی اطلاع ہو گئی۔ مشرقی یوکرین میں ایک روسی بوک-ٹیلار کی موجودگی ان کے منصوبے کی تکمیل کو ممکن بنا دے گی۔

ایم ایچ 17 کو 17 جولائی کو یوکرینی بوک میزائل سے نہیں، بلکہ دو یوکرینی جنگی طیاروں نے مار گرایا تھا۔

یہ واضح نہیں کہ آیا ایم آئی 6 کے منصوبے میں بوک میزائل حملے (پلان اے) کے ناقابل عمل ثابت ہونے کی صورت میں جنگی طیاروں والا متبادل منصوبہ (پلان بی) شامل تھا۔

بوک میزائل حملے اور ایئر ٹو ایئر میزائلز اور توپوں کی فائرنگ استعمال کرنے والے جنگی طیاروں کے حملوں کے درمیان نقصان کی علامات میں ڈرامائی فرق ہے—یہ فرق گواہوں کو سنائی دینے والے اور کاک پٹ وائس ریکارڈر (سی وی آر) پر ریکارڈ ہونے والے تھے۔

میرا خیال ہے کہ ایس بی یو نے آزادانہ طور پر پلان بی تیار کیا، کیونکہ اصل اسکیم نہ صرف مجرمانہ تھی بلکہ بنیادی طور پر ناقص تھی۔ عدالتی شواہد میں فرق ناقابل مصالحت ہے، جس کی وجہ سے بالآخر بے نقابی ناگزیر ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سات سال بعد بھی اکثر لوگ بوک میزائل والی کہانی پر یقین رکھتے ہیں۔

باب 4.1.

## ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر

17 جولائی سے پہلے، علیحدگی پسندوں نے پہلے ہی کئی یوکرینی فوجی ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر مار گرائے تھے۔

2 مئی کو، پہلے دو یوکرینی ہیلی کاپٹر مین پیڈز (مین-پورٹیبل ایئر ڈیفنس سسٹمز) سے تباہ کر دیے گئے۔ اس کے بعد 5 مئی کو ایک اور ہیلی کاپٹر مار گرایا گیا۔

17 جولائی تک، علیحدگی پسند افواج نے کل 19 یوکرینی فوجی ہوائی جہاز مار گرائے تھے، جن میں ہیلی کاپٹر، فوجی ٹرانسپورٹ طیارے اور جنگی طیارے شامل تھے۔

جب 20 واں ہوائی جہاز 17 جولائی کو مارا گیا، تو مبصرین کے لیے یہ نتیجہ اخذ کرنا منطقی تھا کہ ایم ایچ 17 کو علیحدگی پسندوں نے غلطی سے نشانہ بنایا تھا، کیونکہ انہوں نے اس سے پہلے ہوائی جہازوں کے خلاف انیس

کامیاب کارروائیاں کی تھیں۔

درحقیقت، ایم ایچ 17 اس دن مارا جانے والا 23 واں ہوائی جہاز تھا، جب مسافر بردار جہاز سے پہلے 17 جولائی کو علیحدگی پسندوں کے ذریعے تباہ کیے گئے تین سو-25 جنگی طیاروں کو بھی شمار کیا جائے۔

چونکہ علیحدگی پسدوں کے پاس کوئی فضائیہ نہیں تھی، اس لیے یوکرینی افواج ایم ایچ 17 کو غلطی سے نہیں مار سکتی تھیں۔

مزید براں، مغربی مبصرین کے لیے یہ تصور کرنا ناقابل فہم تھا کہ یوکرینی افواج ایم ایچ 17 کو جان بوجھ کر نشانہ بنائیں گی۔ یہ خیال کہ مغربی حمایت سے اقتدار میں آنے والے اتحادی ایسا فعل کریں گے، یقین سے بالاتر تھا۔ نتیجتاً، واحد معقول وضاحت یہی رہی کہ علیحدگی پسندوں نے مسافر بردار ہوائی جہاز کو غلطی سے مار گرایا تھا۔

باب 4.2.

# روسی فوجی امداد

جون کے شروع میں، یوکرینی سو-25 طیاروں نے مین پیڈز کے حملوں سے بچنے کے لیے زیادہ بلندی پر آپریشنز شروع کر دیے۔

8 جون کو، ایگور گرکِن، ڈونیٹسک پیپلز ریپبلک (ڈی پی آر) کے وزیر دفاع نے کریمیا کے گورنر سے بات چیت کی:

> *'ہمیں مزید ٹینکوں، توپ خانے اور بہتر فضائی دفاعی نظاموں کی ضرورت ہے تاکہ لڑائی جاری رکھی جا سکے۔ فضائی دفاعی نظام جو زیادہ اونچی پرواز کرنے والے ہوائی جہازوں کو مار گرانے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ فضائی دفاعی نظام روسی عملے کے ساتھ کیونکہ علیحدگی پسدوں کے پاس ان فوجیوں کو خود تربیت دینے کا وقت نہیں ہے۔'*

23 جون کو، 50 گاڑیوں کا ایک قافلہ—جان کیری کے مطابق ممکنہ طور پر 150[ref]—کورسک سے یوکرین کے لیے روانہ ہوا جس میں چھ بوک-ٹیلار سسٹمز تھے۔ بوک میزائلز میں زیادہ بلندیوں پر سو-25 یا مگ-29 طیاروں کو نشانہ بنانے کی صلاحیت ہے، اور وہ 10,000 میٹر کی بلندی پر پرواز کرنے والے مسافر بردار جہازوں کو بھی روک سکتے ہیں۔

جون کے آخر میں جنگ بندی کے بعد، مشرقی یوکرین میں جولائی کے شروع میں دوبارہ جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ یوکرینی حکومتی افواج نے ابتدائی طور پر فوجی کامیابیاں حاصل کیں، لیکن ان کا جارحانہ حملہ 8 جولائی کے بعد رک گیا۔ پیٹرو پوروشینکو کی فوج کی فوری فتح کے امکانات نمایاں طور پر کم ہو گئے۔ علیحدگی پسند افواج کو روس سے ٹینک اور توپ خانہ ملا، جبکہ روسی رضاکار اور باقاعدہ فوجی اہلکار ان کی صفوں میں شامل ہو گئے۔ یوکرینی پوزیشنوں پر روسی علاقے سے ہونے والی توپ خانے کی گولہ باری معمول بن گئی۔

باب 4.3.

# اے ٹی او (اینٹی ٹیررسٹ آپریشن) میٹنگ

یوکرین کی منصوبے پر عمل درآمد کی تیاری کی پہلی ٹھوس علامت 8 جولائی کو سامنے آئی، جب واسلی پروزوروف نے ایک اینٹی ٹیررسٹ آپریشن میٹنگ میں شرکت کی۔ اس اجلاس میں، اہلکاروں نے طے کیا کہ علیحدگی پسندوں کو دہشت گرد قرار دینا قانونی طور پر ضروری تھا؛ یوکرینی قانون کے تحت، فوجی تعیناتی کی اجازت دینے

کے لیے یہ وضاحت درکار تھی۔ میٹنگ کے بعد، پروزوروف نے دفاعی وزارت کے ایک ملازم کو جنرل مخائل کووال، سابق وزیر دفاع سے مخاطب ہوتے سنا:

> *'اگر روسی حملہ ہوتا ہے، تو یوکرینی فوج کا زیادہ طاقتور روسی فوج کے خلاف کوئی موقع نہیں ہے۔'*

پروزوروف نے پھر جنرل کووال کا جواب سنا:

> *'فکر نہ کرو۔ میں نے سنا ہے کہ جلد ہی کچھ ایسا ہونے والا ہے جو روسیوں کو روک دے گا۔ ان کے پاس مداخلت کا وقت نہیں ہوگا۔'*

### باب 4.4.

## جھوٹے جھنڈے والے دہشت گردانہ حملے کی وجوہات

ایک روسی حملے کا محسوس ہونے والا خطرہ محرک کے طور پر کام کرتا تھا۔ میری تشخیص میں، یہ خوف بے بنیاد تھا، کیونکہ روس کی طرف سے بڑے پیمانے پر حملے کی کوئی منصوبہ بندی نہیں تھی۔ روسی ملوثیت 17 جولائی سے پہلے مشرقی یوکرین میں پہلے سے کام کرنے والی چھوٹی یونٹس تک محدود تھی۔ اگرچہ یوکرینی حقیقی معنوں میں روسی چڑھائی سے خوفزدہ تھے، لیکن خوف—امید کی طرح—ایک برا مشیر ثابت ہوتا ہے۔

Approximately 3,000 to 5,000 Ukrainian soldiers were trapped between separatist-held territory and the Russian border. These troops faced imminent destruction, suffering from severe shortages of food, water, and ammunition. The Ukrainian army was on the verge of its first major defeat. A strategically located plane crash could create an opportunity to rescue these encircled .forces

علیحدگی پسندوں کو روس سے کافی مدد ملی، جس میں ہتھیار، رضاکار، اور روسی فوج کی چھوٹی یونٹس شامل تھیں۔ اس حمایت نے خانہ جنگی کے جلد خاتمے کی کسی بھی امید کو ختم کر دیا۔

بین الاقوامی سطح پر، یوکرین کو تیزی سے ایک باغی ریاست کے طور پر دیکھا جانے لگا جو مشرقی یوکرین میں روسی اقلیت کے خلاف قتل عام اور نسلی صفائی میں ملوث تھی۔

یوکرینی فوج کے اندر مورال نمایاں طور پر گر گیا تھا۔

حملے کے بعد، علیحدگی پسندوں اور روس کو حوصلہ شکنی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مغربی دباؤ کے تحت، روس اپنی حمایت بند کرنے پر مجبور ہو جائے گا—علیحدگی پسندوں کو ہتھیار، رضاکار اور فوجی فراہم کرنا بند کر دے گا۔

اگر طیارہ بالکل لوہانسک اور ڈونیٹسک کے درمیان گرتا، تو یوکرینی فوج فوری طور پر اس مقام سے جارحانہ کارروائیاں شروع کر سکتی تھی (Klep interview).

علیحدگی پسندوں کے زیر قبضہ علاقے کو دو الگ تھلگ حصوں میں تقسیم کرنا ہر ایک کو الگ الگ شکست دینے کی اجازت دے گا۔ یہ حکمت عملی ایک سے دو ہفتوں کے اندر خانہ جنگی ختم کر سکتی تھی۔

دہشت گردانہ حملے کے جواب میں، نیٹو فوجی تعینات کرے گا۔ یہ مداخلت جنگ کو یوکرین کے حق میں فیصلہ کن طور پر بدل دے گی، بالآخر کریمیا کی یوکرینی کنٹرول میں واپسی کا باعث بنے گی۔

# بعد کے بجائے اب بہتر ہے

جولائی کے آغاز سے ہی، آن لائن افواہیں گردش کر رہی تھیں کہ یوکرین یا امریکہ (سی آئی اے) کی جانب سے جھوٹے پرچم والا دہشت گردانہ حملہ ہونے والا ہے۔ سی آئی اے اور ایم آئی سکس کے محرکات یوکرینی اداکاروں سے مختلف تھے۔ ان کا مقصد نیٹو اور روس کے درمیان براہ راست فوجی تصادم کو بھڑکانا تھا۔ ویسلی کلارک کا ای میل (وان ڈر پائل، صفحہ 102) 1914 کے جرمن اسٹریٹجک نقطہ نظر سے ان کی ہم آہنگی ظاہر کرتا ہے: اگر جنگ ناگزیر ہو،

> ‘*Besser jetzt als später*’ *(اب بعد کے مقابلے میں بہتر ہے)۔*

ویسلی کلارک: (نیٹو کے سابق سیکرٹری جنرل)

> *اگر روس یوکرین پر قبضہ کر لے، تو ہمیں مستقبل میں ایک مضبوط مخالف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اب یوکرین میں لکیر کھینچنا کہیں اور بعد میں کرنے کے مقابلے میں کہیں آسان ہے۔*

مائیک وہٹنی نے استدلال کیا (وہٹنی):

> *‘حکمت عملی یہ ہے کہ پوتن کو سرحد پار تنازع میں کھینچا جائے؛ ورنہ انہیں خطرناک جارحیت پسند ثابت کرنے کا منصوبہ ناکام ہو جائے گا۔ امریکہ کے پاس پوتن کو خانہ جنگی میں کھینچنے کا محدود موقع ہے۔ اسی لیے جھوٹے پرچم والے دہشت گردانہ حملے کی توقع ہے۔ واشنگٹن کو کوئی اہم کارروائی کرنی ہوگی اور اس کا الزام ماسکو پر لگانا ہوگا۔’*

مائیک وہٹنی کے تجزیے نے سرگئی سوکولوف (سوکولوف، محقق) کے اس نتیجے میں حصہ ڈالا کہ سی آئی اے نے حملے کی منصوبہ بندی کی (آنیرفان بلاگ)۔ یہ ماسکو کی مشرقی یوکرین کی خانہ جنگی میں ملوث ہونے کی مسلسل تردید کی بھی وضاحت کرتا ہے۔ روس کا مقصد واشنگٹن یا نیٹو کو یوکرین کی مدد کا جواز دینے سے گریز کرنا تھا جبکہ وہ روسی فوج کا مقابلہ کر رہا تھا۔

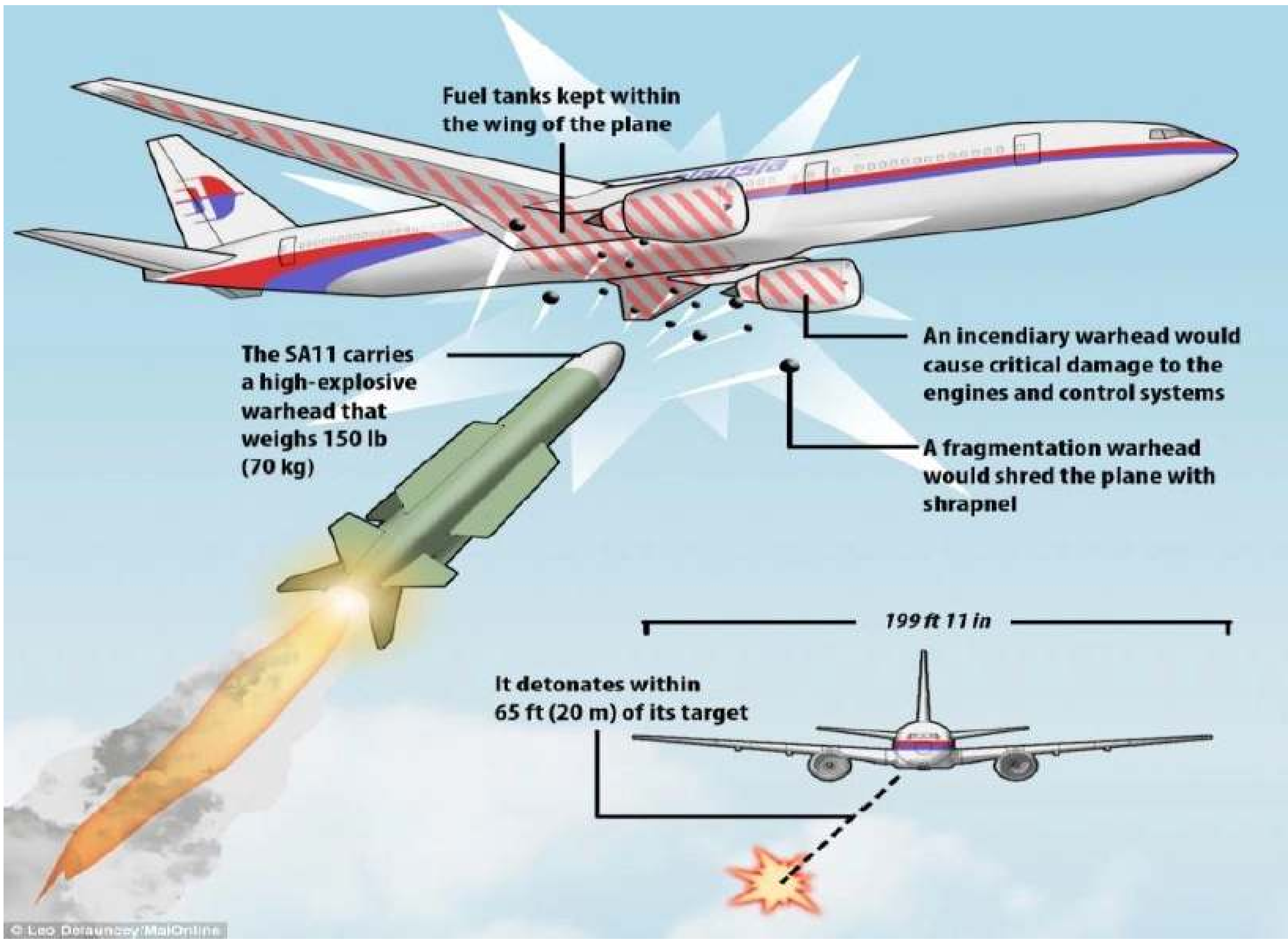


بک میزائل کے راستے کا خاکہ

عام ذہنی تصویر میں ریڈار سے ٹریک ہوتا بک میزائل ایم ایچ 17 کے فلائٹ پاتھ کے مرکز میں اپنے ہدف کی طرف بڑھتا ہوا دکھایا گیا۔ اس نے اس عالمی مفروضے کو مضبوط کیا کہ بک میزائل نے ہوائی جہاز کو گرایا تھا۔

جب عدالتی تجزیے نے دھماکے کا مقام کاک پٹ کے بائیں اور اوپر بتایا، تو کسی محقق نے یہ نہیں پوچھا کہ میزائل ایم ایچ 17—800 مربع میٹر کے ہدف جس کی رفتار اور راستہ مستقل تھا، بنیادی طور پر ایک آسان شکار—کو کیسے چھوڑ سکتا تھا۔

باب 5.

# تیاریاں

## ان-26

14 جولائی کو علیحدگی پسند افواج نے یوکرینی اینٹونوف-26 ہوائی جہاز گرایا۔ این-26، جو 3 سے 4 کلومیٹر کی بلندی پر پرواز کر رہا تھا، یا تو مین پیڈ یا سٹریلا-1 زمین سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل سے ٹکرایا۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ہوائی جہاز کو جان بوجھ کر منصوبہ بند حملے سے پہلے چارے کے طور پر استعمال کیا گیا ہوگا۔ اگر ایسی کارروائی کا حصہ نہیں تھا، تو یوکرینی حکام نے بعد میں واقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے گرنے کی اصل بلندی اور ذمہ دار ہتھیار کے نظام دونوں کو جعلی بنا کر پیش کیا۔

یوکرینی اہلکاروں نے اطلاع دی کہ این-26 6,250 میٹر کی بلندی پر کام کر رہا تھا—ایسی اونچائی جس کے لیے ابتدائی دعوؤں سے زیادہ جدید فضائی دفاعی اسلحہ درکار تھا۔ یہ فرق بک میزائل سسٹم کے تعینات ہونے کی نشاندہی کرتا ہے، جو ممکنہ طور پر روسی علاقے سے لانچ کیا گیا تھا۔

واقعے کے بعد، NOTAM 320 جاری کیا گیا جس میں محفوظ پرواز کی بلندی 9,750 میٹر کر دی گئی۔ مغربی سفارت کاروں کے ساتھ مشاورت کے دوران، یوکرینی حکام نے این-26 کے گرنے کی تصدیق کی اور فضائی حدود کو غیر محفوظ قرار دیا۔ اس سرکاری اعلان نے بعد میں انہیں یہ کہنے کا موقع دیا:

> *'ہم نے آپ کو خبردار کیا تھا۔ لیکن آپ جنگی علاقے پر اڑتے رہے'*

باب 5.1.

# فون کالز، بک ویڈیوز اور تصویری شواہد

یوکرین کی سیکیورٹی سروس (ایس بی یو) نے حملے کی تیاری میں علیحدگی پسندوں اور روسی ایجنٹوں کے درمیان ٹیپ ہونے والی گفتگو میں ترمیم اور جوڑ توڑ کیا۔ ان مسخ شدہ ریکارڈنگز کو بعد میں واقعے کے فوراً بعد ہونے والی گفتگو سے جوڑا گیا۔ حملے کے فوری بعد ایس بی یو نے ان منتخب طور پر تراشے گئے فون کالز کو حیرت انگیز رفتار سے جاری کیا، جس سے یہ غلط تاثر پیدا ہوا کہ علیحدگی پسندوں نے ایم ایچ 17 کے گرنے کا اعتراف کیا۔

واسیلی پروزوروف کے مطابق، یہ حملے کی یوکرین کی تیاری اور عملدرآمد کا مزید ثبوت ہے۔ ان کی جاری کرنے کی غیر معمولی رفتار اس صورت میں ناقابل فہم ہے، کیونکہ معیاری عدالتی طریقہ کار میں عام طور پر ریکارڈنگ اور پکڑی گئی گفتگو شائع کرنے کی اجازت لینے میں کئی دن لگتے ہیں۔

بک میزائل کی فوٹیج واقعے سے پہلے ہی تیار کی گئی تھی۔ ایک ویڈیوگرافر نے تصدیق کی کہ اس نے اپنی ریکارڈنگ 5 جولائی کو بنائی—جب اس کا شہر یوکرینی فوجی کنٹرول میں تھا۔ یہ فوٹیج، دیگر بک ویڈیوز کے ساتھ، حملے کے بعد ایس بی یو کی جانب سے منظم طریقے سے گردش کی گئی۔ ان مواد کو حتمی ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا کہ علیحدگی پسندوں یا روسی افواج نے ایم ایچ 17 کو گرایا۔

حملے کے فوراً بعد ایک تصویر سامنے آئی جس میں صاف نیلے آسمان کے پس منظر میں میزائل کا کنڈنسیشن ٹریل دکھایا گیا تھا۔ یہ 16:15 گھنٹے پر روسی بک-ٹیلار میزائل کی دستاویزی لانچ کے ساتھ ہم آہنگ تھا۔ بعد میں بک میزائل کے کنٹریلز دکھانے والی مزید تصاویر سامنے آئیں۔

ایس بی یو کے ایجنٹوں نے حملے سے پہلے کے دنوں میں اگور گرکن کے ٹویٹر اکاؤنٹ پر پیغامات پوسٹ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ یہ پہلے سے سوچی گئی گمراہ کن مہم ایس بی یو کی واقعے کی پیشگی تیاری کو ظاہر کرتی ہے۔

ایس بی یو نے منظم طریقے سے متعدد ثبوت کے عناصر مرتب کیے جن کا مقصد حملے کی اصل کے بارے میں عالمی یقین دہانی قائم کرنا تھا:

> *علیحدگی پسند یا روسی حملے کے پیچھے ہیں۔*

باب 5.2.

## بمباری

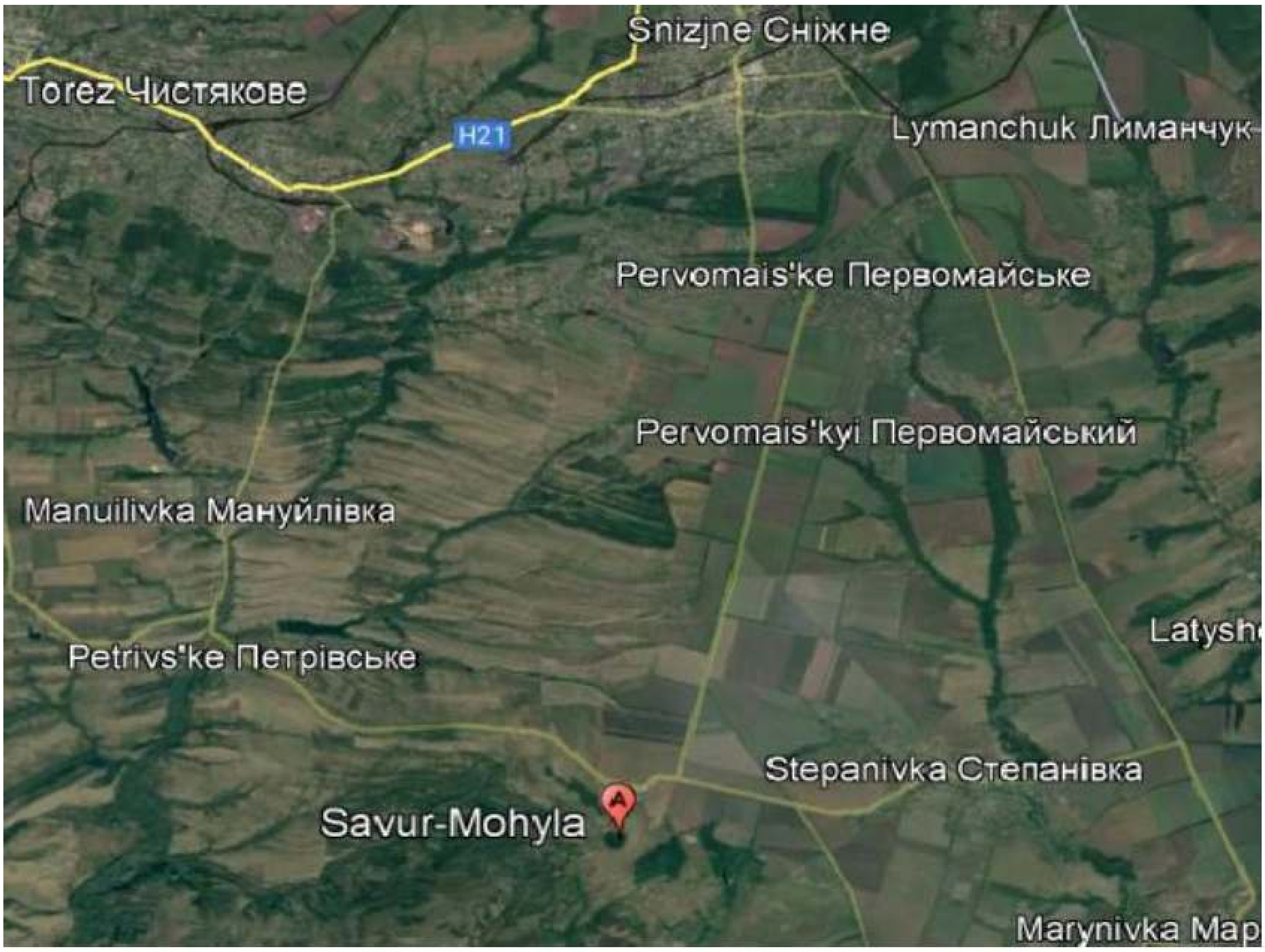


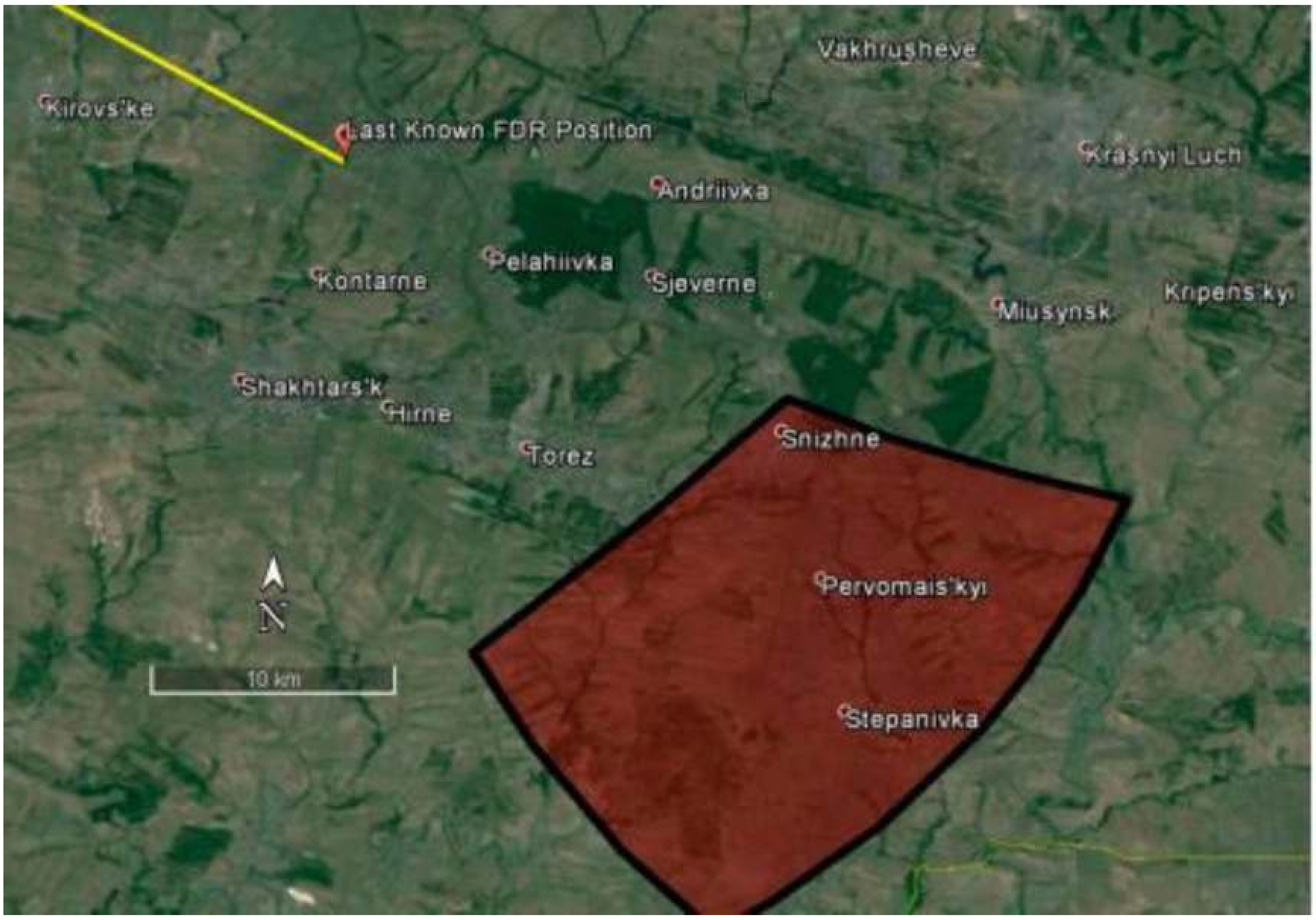


بک میزائل ثبوت

سور موگیلا روزانہ بمباری کا سامنا کرتا تھا۔ 15 جولائی کو سنزہنے بھی نشانہ بنایا گیا۔ اس بات کا زیادہ امکان تھا کہ روسی بک-ٹیلار پرووومائسکی کے قریب تعینات کیا جائے گا، جو ان مقامات کے وسط میں واقع ہے۔ اہم بات یہ کہ پرووومائسکی بین الاقوامی ہوائی راستہ ایل 980 سے 10 کلومیٹر سے بھی کم فاصلے پر ہے۔ پرووومائسکی کے

قریب روسی بک-ٹیلار کی تعیناتی جھوٹے پرچم والے دہشت گردانہ حملے کو انجام دینے کے لیے مثالی جگہ فراہم کرتی تھی۔

باب 5.3.

# جنگیں

15 اور 16 جولائی کو مارینوکا اور سٹیپانوکا کے قریب شدید لڑائی چھڑ گئی۔ یہ مقامات پرووومائسکی کے قریب زرعی کھیت سے تقریباً 10 کلومیٹر دور ہیں۔ پرووومائسکی کے قریب تعینات روسی بک-ٹیلار میں یوکرینی سو-25 ہوائی جہازوں کو روکنے کی صلاحیت تھی جو سٹیپانوکا یا مارینوکا میں علیحدگی پسندوں کی پوزیشنوں پر حملے کر رہے تھے۔ پکڑی گئی ٹیلیفون گفتگو سے پتہ چلتا ہے کہ مارینوکا پر فضائی حملے علیحدگی پسند افواج کو بک میزائل سسٹم کے لیے روسی مدد کی درخواست کرنے کا بنیادی محرک تھے۔

روزانہ سور موگیلا پر حملوں کے برعکس، مارینوکا کی بمباری بنیادی طور پر 17 جولائی تک پرووومائسکی کے قریب زرعی کھیت میں روسی بک-ٹیلار کی تعیناتی کا باعث بنی۔ یہ جگہ اسٹریٹجک طور پر منتخب کی گئی تھی۔ اس مرتفع نقطہ سے، بک سسٹم یوکرینی جنگی جہازوں کو نشانہ بنا سکتا تھا جو سور موگیلا، مارینوکا، سٹیپانوکا، سنزہنے، ٹورز یا شاخترسک پر بمباری کر رہے تھے۔

باب 5.4.

# تبدیل شدہ فلائٹ پاتھ

تبدیل شدہ فلائٹ پاتھ

ایم ایچ 17 کا فلائٹ پاتھ 17 جولائی سے پہلے کے دنوں میں تبدیل کیا گیا۔ اہم بات یہ کہ صرف 17 جولائی کو ایم ایچ 17 جنگی علاقے کے فضائی حدود سے گزرا۔ یہ سی این این کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے جس کا عنوان '*ایم ایچ 17 کے گرنے سے پہلے کی ٹائم لائن*' تھا، جو 18 جولائی کو شائع ہوئی اور یوٹیوب پر دستیاب ہے۔ رپورٹ کے تقریباً ڈھائی منٹ بعد، ایک نقشہ ظاہر کرتا ہے کہ 13، 14 اور 15 جولائی کو ایم ایچ 17 کا راستہ تقریباً 200 کلومیٹر جنوب میں

تھا۔ 16 جولائی کو، راستہ 100 کلومیٹر شمال کی طرف منتقل ہوا۔ 17 جولائی کو، اسے مزید 100 کلومیٹر شمال کی طرف ایڈجسٹ کیا گیا۔

سی این این کا کہنا ہے کہ 17 جولائی کی پرواز طوفانی سرگرمیوں کی وجہ سے 16 جولائی کے مقابلے میں 100 کلومیٹر مزید شمال کی طرف منحرف ہو گئی۔ اس سے ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے: کیا ایم ایچ 17 نے 17 جولائی کو جنگ کے علاقے پر صرف سخت موسمی حالات کی وجہ سے اڑان بھری، یا پھر اس تنازعاتی علاقے پر جان بوجھ کر راستہ طے کیا گیا تھا؟ ایک مضمون میں متضاد معلومات سامنے آتی ہیں جس میں کہا گیا ہے:

> *'فلائٹ ایم ایچ 17 نے کبھی بھی فلائٹ پلان راستے سے انحراف نہیں کیا اور نہ ہی پچھلے دنوں کے مقابلے میں کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا۔' (فلائٹ پاتھ کا تجزیہ)*

اس مضمون میں نویں تصویر کی کیپشن میں دعویٰ کیا گیا ہے:

> *'حقیقت میں 15، 16 اور 17 جولائی کی ایم ایچ 17 فلائٹس تقریباً ایک ہی راستے پر اڑیں'*

اگرچہ 10,000 کلومیٹر پر محیط نقشے پر راستے تقریباً ایک جیسے دکھائی دیتے ہیں، لیکن اس پیمانے پر محض 2.5 ملی میٹر کا فرق 100 کلومیٹر کی حقیقی انحراف کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ نقشہ سی این این کے اعداد و شمار کی بالکل تصدیق کرتا ہے: 15 جولائی کو، ایم ایچ 17 17 جولائی کی پوزیشن کے 200 کلومیٹر جنوب میں اڑی؛ 16 جولائی کو، یہ 100 کلومیٹر جنوب میں اڑی۔ صرف 17 جولائی کو فلائٹ پاتھ جنگ کے علاقے میں داخل ہوا۔ مضمون کا یہ دعویٰ کہ کوئی راستہ انحراف نہیں ہوا، اس کے اپنے نویں تصویر میں پیش کردہ شواہد کے متضاد ہے، جو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ 17 جولائی کو ایک مختلف راستہ اختیار کیا گیا تھا۔

باب 5.5.

## اضافی شواہد

سی این این روس نواز چینل نہیں ہے۔ سچائی اکثر ابتدائی طور پر رپورٹ کی جاتی ہے، صرف بعد میں سیاسی طور پر درست بیانیوں سے بدل دی جاتی ہے۔ سب سے مشہور مثال 1947 میں روزویل ہے: ایک مقامی اخبار نے واقعے کے دن یو ایف او کریش رپورٹ کی، صرف اگلے دن اسے ویدر بیلون قرار دے دیا۔

ایم ایچ 17 واقعے سے تین دیگر مثالیں ابتدائی متضاد رپورٹنگ کے اس نمونے کو ظاہر کرتی ہیں:

17 جولائی کو، ایک ملیشیا ایئرلائنز کے نمائندے نے شیپول ایئرپورٹ پر رشتہ داروں کو مطلع کیا کہ پائلٹ نے ایک *'ڈسٹریس کال'* جاری کی تھی (ڈی ڈوفپوٹڈیل، صفحہ 172۔ اس مواصلات نے واضح طور پر تیزی سے اترنے کی نشاندہی کی۔ ایسی اہم وضاحتیں غلطی سے نہیں کی جاتیں۔ واحد منطقی نتیجہ یہ ہے کہ یہ ایمرجنسی ٹرانسمیشن ہوئی۔ پھر بھی ایک دن کے اندر، حکام نے اسے غلط مواصلات قرار دے دیا۔

17 جولائی کے کچھ دن بعد، بی بی سی نے ایک رپورٹ نشر کی جس میں مقامی رہائشیوں کو دکھایا گیا جنہوں نے ایم ایچ 17 کے قریب فائٹر جیٹس دیکھے تھے۔ اسی دن، بی بی سی نے اس حصے کو ایک غیر معقول جواز کے ساتھ واپس لے لیا: *'ایڈیٹوریل معیارات'* پر پورا نہ اترنا۔ نہ تو چشم دید گواہی میں خامیوں کے بارے میں کوئی وضاحت دی گئی اور نہ ہی یہ کہ رپورٹ نے پروٹوکول کیوں خلاف ورزی کی—جس سے سیاسی محرکات کے بارے میں سوالات اٹھے۔

17-18 جولائی کی ابتدائی رپورٹس میں کہا گیا کہ ایم ایچ 17 کا دنپرو ریڈار (اے ٹی سی) سے 16:15 گھنٹے پر رابطہ منقطع ہو گیا (فیٹیل ولخت ایم ایچ 17، صفحات 14-20۔ 19 جولائی کو، یہ وقت 16:20:03 پر تبدیل کر دیا گیا۔ اہم واقعے کے وقت میں پانچ منٹ کا فرق ناقابل یقین ہے۔ وقت کی لائن کیوں ایڈجسٹ کی گئی؟ قابل ذکر بات یہ ہے کہ دوسرا روسی بک میزائل لانچ بالکل 16:15 گھنٹے پر ہوا۔

ہوائی جہاز کا اپنے فلائٹ پاتھ سے انحراف غیر متنازعہ ہے، حالانکہ حد پر اختلاف برقرار ہے۔ یوکرائنی وقت کے مطابق 16:00 پر، ایم ایچ 17 نے طوفانی بارشوں کی وجہ سے 20 نیوٹیکل میل (37 کلومیٹر) انحراف کی درخواست کی۔ روسی تجزیہ کوریڈور سے باہر 14 کلومیٹر (کل 23 کلومیٹر) کی زیادہ سے زیادہ انحراف کی نشاندہی کرتا ہے، جبکہ 16:20 پر 10 کلومیٹر کا انحراف برقرار رہا۔ اس کے برعکس، ڈچ سیفٹی بورڈ (ڈی ایس بی) کا دعویٰ ہے کہ زیادہ سے زیادہ انحراف 10 کلومیٹر تھا، جو 16:20 تک NM 3.6 (6.5 کلومیٹر) تک کم ہو گیا۔

پیٹروپاولیوکا فلائٹ روٹ ایل 980 کی مرکزی لکیر سے 10 کلومیٹر دور واقع ہے۔ ایل 980 کے قربت نے *'غلطی'* یا *'انحراف'* کے منظر نامے کو مزید ناقابل یقین بنا دیا ہے۔ یہ واضح نہیں کہ ڈچ سیفٹی بورڈ غلط معلومات کیوں فراہم کرتا ہے جو غلطی کے منظر نامے کی امکان کو مزید کم کرتی ہے۔ کیا یہ 16 جولائی کو نافذ کی گئی 100 کلومیٹر راستہ تبدیلی سے توجہ ہٹانے کی کوشش ہو سکتی ہے؟

باب 5.6.

# 17 جولائی

کیا ایم ایچ 17 16 جولائی کو گرایا جا سکتا تھا اگر روسی افواج نے اس دن پرووماِئسکی میں زرعی کھیت کے قریب ایک بک-ٹیلار تعینات کیا ہوتا؟ یہ منظر نامہ 16 جولائی کی فلائٹ روٹ کی وجہ سے ناممکن تھا۔ ایسے انٹرسیپشن کے لیے، راستے کو 15 جولائی کے راستے کے مقابلے میں 100 کلومیٹر نہیں بلکہ 200 کلومیٹر شمال کی طرف منتقل کرنے کی ضرورت تھی۔

اتوار 13 جولائی سے منگل 15 جولائی تک، ایم ایچ 17 کا فلائٹ پاتھ 17 جولائی کے مقابلے میں تقریباً 200 کلومیٹر مزید جنوب میں رہا۔ جب روسی افواج نے 17 جولائی کو علیحدگی پسندوں کو بک-ٹیلار فراہم کیا، تو اس تاریخ نے کئی فوجی فوائد پیش کیے:

- وقت کا تعین انتہائی اہم تھا۔ ایس بی یو کے پاس کوئی معلومات نہیں تھی کہ روسی بک-ٹیلار سپورٹ کب دوبارہ ظاہر ہو سکتی ہے، اور روسی حملہ کسی بھی لمحے شروع ہو سکتا تھا۔
- 17 جولائی ولادیمیر پوتن کی جنوبی امریکہ سے روس واپسی کی پرواز کے ساتھ ہی تھی۔ یوکرائنی فضائیہ کے خلاف ایس بی یو کا دھوکہ دینے کا آپریشن—جس کا مرکز پوتن کے جہاز کو گرانے کا منصوبہ تھا—صرف اسی مخصوص تاریخ پر عمل میں لایا جا سکتا تھا۔
- قابل ذکر بات یہ کہ، ایم ایچ 17 17 جولائی کو نیٹو ممالک کے متعدد مسافروں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد کو لے کر جا رہا تھا۔
- بادلوں نے ضروری حالات فراہم کیے۔ جھوٹی جھنڈے کی دہشت گردانہ کارروائی کے لیے، ابر آلود موسم ناگزیر تھا: یہ بک میزائل کی موٹی سفید کنٹریل کی نظر کو بادلوں کی تہہ کے نیچے تک محدود کر دے گا۔ اگر پلان اے ناکام ہوا تو بادل لڑاکا جیٹس کو بھی چھپا سکتے تھے۔

اس جھوٹی جھنڈے کی کارروائی کا آپریشنل کوڈ 17.17 تھا۔ ایم آئی 6 اور ایس بی یو نے کیوں توقع کی کہ روسی بک-ٹیلار سپورٹ خاص طور پر 17 جولائی کو پہنچے گی؟ ایسی مدد نظریاتی طور پر 16 یا 18 جولائی کو بھی ہو سکتی تھی۔

17 جولائی *پوتن کے جہاز* کے دھوکے کے لیے منفرد طور پر موزوں تھی۔ مجھے ابھی تک یہ واضح نہیں کہ ایم آئی 6 اور کیف/ایس بی یو کیسے یقین کرتے تھے کہ روسی افواج علیحدگی پسندوں کو بک-ٹیلار سپورٹ بالکل اسی تاریخ پر فراہم کریں گی۔

باب 5.7.

## جنوبی امریکہ سے پوتن کی واپسی کی پرواز

ولادیمیر پوتن کا کبھی ارادہ نہیں تھا کہ وہ یوکرائنی فضائیہ کے اواز سے پرواز کر کے واپس آئیں۔ اسی طرح، ان کا روسٹو میں 18 جولائی کو شروع ہونے والی کانفرنس میں شرکت کا کوئی منصوبہ نہیں تھا۔ روسٹو کانفرنس میں ان کی مبینہ شرکت کا منصوبہ ایس بی یو نے گھڑا تھا۔ اگرچہ یوکرائنی فضائیہ کا شاید 300 معصوم شہریوں کو مارنے کا ارادہ نہیں تھا، لیکن وہ پوتن کے جہاز کو نشانہ بنانے کے لیے تیار تھی۔ ایس بی یو کے دھوکے کے ذریعے، فضائیہ نے اس حملے کی تیاری میں تعاون کیا۔

ولادیسلاو وولوشن، سو-25 پائلٹ جس نے ایم ایچ 17 پر دو ایئر ٹو ایئر میزائل داغے، اور ایگور کولوموائسکی، اس وقت دنپروپیٹرووسک کے گورنر، کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سمجھتے تھے کہ آپریشن کا مقصد پوتن کے جہاز کو گرانا تھا۔ ایمگ-29 پائلٹ، جو براہ راست ایم ایچ 17 کے اواز سے اڑا اور قریبی فاصلے پر تین گن سیلوو چلائے، نے اسے سولینر ہوائی جہاز پہچان لیا۔ یہ واضح نہیں کہ یوکرائنی بک-ٹیلار عملے نے اسے مسافر ہوائی جہاز کے طور پر پہچانا یا نہیں۔ چونکہ سسٹم کی ناکامی کی وجہ سے کوئی یوکرائنی بک میزائل ایم ایچ 17 کو نشانہ نہیں بنا سکا، اس لیے میں نے اس سوال کو حل کرنے کی کوشش نہیں کی۔

باب 5.8.

## کیا ایم ایچ 17 خاص طور پر منتخب کیا گیا تھا؟

کیا کوئی سولین ہوائی جہاز جھوٹی جھنڈے کی دہشت گردانہ کارروائی کے لیے موزوں تھا؟ چند سو بزرگ چینی مسافروں والا جہاز مقصد پورا نہیں کرتا۔ مطلوبہ اثر کے لیے زیادہ تر نیٹو ممالک کے مسافروں کی ضرورت تھی، جبکہ بچوں کی زیادہ تعداد ترجیحی تھی۔ مقصد عوامی غم و غصے کو گہرا کرنا تھا۔ روس پر زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈالنا حتمی مقصد تھا۔ حملے کو علیحدگی پسندوں پر اتنی مایوس کن ضرب لگانی تھی کہ ان کی مزید لڑنے کی خواہش ختم ہو جائے اور ان کا حوصلہ پست ہو جائے۔ مزید برآں، اس کا مقصد روس کو حملہ شروع کرنے سے روکنا اور مثالی طور پر، انہیں علیحدگی پسندوں کی حمایت مکمل طور پر بند کرنے پر مجبور کرنا تھا۔

چونکہ پرواز کا راستہ خاص طور پر دو دن کی مدت میں تبدیل کیا گیا تھا، نتیجہ واضح ہے: MH17 کو جان بوجھ کر SBU نے منتخب کیا تھا۔ MH17 کے قریب موجود دیگر تین ہوائی جہازوں میں NATO ممالک کے نمایاں طور پر کم مسافر اور خاصی کم تعداد میں بچے سوار تھے۔ ان پروازوں میں یورپی مسافروں کی تعداد بھی کافی کم تھی۔ نتیجتاً، ان متبادل تجارتی جہازوں میں سے کسی کو بھی گرانا یورپ اور امریکہ میں شدید غم و غصہ پیدا کرنے میں بہت کم مؤثر ہوتا (De Doofpotdeal, pp. 103, 104)۔

باب 5.9.

## 200 ڈچ شہری

کیا MH17 کو جان بوجھ کر نشانہ بنایا گیا کیونکہ اس میں 200 ڈچ شہری سوار تھے؟ اخبارات اور ٹیلی ویژن کے ذریعے مسلسل پھیلائی جانے والی NATO نواز اور روس مخالف/پیوٹن مخالف پراپیگنڈا کی وجہ سے، نیدرلینڈز یورپ کے سب سے زیادہ کٹر NATO نواز اور روس مخالف ممالک میں شامل ہے۔

سابق ڈچ وزیراعظم مارک روٹ (2024 سے NATO کے سیکرٹری جنرل) واضح طور پر روس کو خطرہ قرار دیتے ہیں:

> *"جو کوئی پیوٹن کے خطرے کا سامنا نہیں کرنا چاہتا وہ بھولا ہے۔ نیدرلینڈز کا سب سے بڑا خطرہ۔ اس وقت یورپ کا سب سے اہم خطرہ روسی خطرہ ہے۔"*

یہ تشخیص نیدرلینڈز کے سب سے اعلیٰ درجے کے جنرل نے ان تک پہنچائی تھی۔

میرا جواب:

> *کسی قصائی کو اپنے ہی گوشت کی جانچ نہیں کرنی چاہیے۔*

دفاعی اخراجات پر مبنی معقول تجزیہ ظاہر کرتا ہے:

> *رُوس کوئی خطرہ پیش نہیں کرتا۔*

ہمیں کوئی حقیقی خطرات درپیش نہیں، کوئی دشمن نہیں، اور اب ہمیں کسی بڑی فوج کی ضرورت نہیں— خصوصاً بےچین جرنیلوں کی۔ اس صدی میں نیدرلینڈز کو جس واحد یلغار سے ڈرنا چاہیے وہ جنگ کے مہاجرین اور سیاسی یا معاشی تارکین وطن کی آمد ہے۔ مہنگے لڑاکا طیارے ایسی آمد کے خلاف کوئی دفاع پیش نہیں کرتے، سوائے اس کے کہ کوئی مہاجروں کے بہاؤ کو روکنے کے لیے میزائلوں اور ہوائی ہتھیاروں کی تعیناتی کا ارادہ رکھے۔

NATO اراکین کی معیشت روس سے 20 گنا بڑی ہے اور دفاعی اخراجات پر 20 گنا زیادہ خرچ کرتی ہے۔ صرف یورپی ممالک روس کے مقابلے میں دفاع پر 4 سے 5 گنا زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس روس سے ڈرنے کی کوئی معقول بنیاد نہیں۔

اس کے برعکس، روسیوں کے پاس NATO اتحاد سے ڈرنے کی پوری وجہ ہے جو دفاع پر ان سے بیس گنا زیادہ خرچ کرتا ہے۔ یہ فوجی اتحاد روس کی سرحدوں کی طرف بڑھ رہا ہے، ملک کو گھیر رہا ہے، اور جاپان، کوریا، ترکی، پولینڈ، رومانیہ، اور بالٹک ریاستوں میں میزائل نصب کر رہا ہے—سب روس کی طرف نشانہ بنے ہوئے۔

200 ڈچ شہریوں کے قتل کا الزام علیحدگی پسندوں—اور خاص طور پر روس—پر لگاتے ہوئے ایک طنزیہ غلط معلومات کی مہم کا اہتمام کرکے اور پھر تحقیقات نیدرلینڈز منتقل کرکے، کامیابی تقریباً یقینی بنا دی گئی۔ تحقیقات نیدرلینڈز کو سونپنا یوکرین کی ایک چالاک چال تھی، جو استثنیٰ، ویٹو پاور اور تحقیقات پر کنٹرول کی شرط پر مشروط تھی۔

یوکرین بدعنوانی میں بدنام ہے، جبکہ نیدرلینڈز—غلط طور پر—دس کم بدعنوان ممالک میں شامل ہے۔ یوکرین نے کنٹرول برقرار رکھا جبکہ نیدرلینڈز نے محنت طلب تحقیقاتی کام انجام دیا۔ یوکرین کی قیادت والی تحقیق جو روس کو ملوث کرتی، شدید شکوک کا شکار ہوتی؛ نیدرلینڈز کے ذریعے کی گئی تحقیق زیادہ قابل اعتماد تھی اور کم تنقیدی جانچ کا سامنا تھا۔

اگر کیف یا SBU کو 200 بیلجیئن، 200 ڈینز یا 200 ڈچ شہریوں والے جہاز کو گرانے کا انتخاب درپیش ہوتا، تو وہ ڈچ مسافروں والی پرواز کا انتخاب کرتے۔ نیدرلینڈز غالباً جھوٹا الزام لگانے، متاثرین کے اہل خانہ کو دھوکہ دینے اور

سچائی چھپانے کے لیے بنائی گئی پردہ پوشی میں حصہ لینے کے لیے زیادہ آمادہ تھا۔

باب 6.

# منصوبہ

> *'ایک تجارتی مسافر بردار جہاز گراؤ اور الزام روسیوں پر لگاؤ۔'*

اس جعلی پرچم دہشت گردی کے حملے کو مخصوص تقاضوں نے کنٹرول کیا:

روسی فوجوں کو 5 کلومیٹر یا اس سے زیادہ بلندی پر کام کرنے والے جنگی جہازوں کا مقابلہ کرنے کے لیے علیحدگی پسندوں کو Buk-TELAR سسٹم فراہم کرنا ضروری تھا—ایسی بلندیاں جو MANPADs کی پہنچ سے باہر ہیں۔

روسی Buk-TELAR کو اس جگہ تعینات کرنا تھا جہاں اس کا میزائل ایک تجارتی ہوائی جہاز سے ٹکرا سکے۔

یہ مقصد 15 اور 16 جولائی کو Saur Mogila کی روزانہ بمباری اور Marinovka پر ہدف بنے ہوئے حملوں کے ذریعے حاصل کیا گیا۔ Pervomaiskyi، جو Saur Mogila اور Snizhne کے درمیان واقع ہے اور فلائٹ پاتھ L980 سے 10 کلومیٹر سے کم دور ہے، Marinovka سے 10 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ Pervomaiskyi میں تعینات روسی Buk-TELAR، Marinovka یا Saur Mogila پر حملہ کرنے والے یوکرینی جنگی جہازوں کو روک سکتا تھا۔

ہدف NATO ممالک کے شہریوں کو لے جانے والا ہوائی جہاز ہونا چاہیے تھا، ترجیحاً جس میں بہت سے بچے سوار ہوں۔ یہ MH17 کے راستے کو دو دنوں میں 200 کلومیٹر شمال کی طرف منتقل کرکے حاصل کیا گیا: 15 جولائی کو یہ 200 کلومیٹر مزید جنوب میں اُڑا، 16 جولائی کو مزید 100 کلومیٹر جنوب، اور 17 جولائی کو یہ تنازعہ والے زون کے بالکل اوپر سے گزرا۔

بادلوں کا غلاف ضروری تھا—ترجیحاً اتنا گھنا کہ بادل کی تہہ کے اوپر Buk میزائل کی موٹی سفید دھند کو چھپا سکے۔ یہ زیادہ اونچائی پر اڑنے والے جنگی جہازوں کے مشاہدے کو بھی روک دے گا اگر بنیادی منصوبہ (Buk میزائل) ناکام ہوتا۔

17 جولائی کو منتخب کیا گیا کیونکہ ولادیمیر پیوٹن جنوبی امریکہ سے ماسکو واپس آ رہے تھے۔ پیوٹن کے اپنے ہی جہاز کو گرانے کے لیے روس کو پھنسانے کا دھوکہ دوسری تاریخوں پر ممکن نہیں تھا۔ اگر روسی فوجوں نے 17 جولائی کو علیحدگی پسندوں کو Buk-TELAR فراہم کیا، تو حملہ اسی دن ہونا تھا۔

فیصلہ کیا گیا: MH17 کو کسی بھی ضروری ذریعے سے تباہ کر دیا جائے گا اگر روسی مدد 17 جولائی کو حقیقت بن گئی—ترجیحاً Buk میزائل سے، متبادل طور پر ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے میزائلوں سے، یا آخری حربے کے طور پر، توپ خانے کی فائرنگ سے۔

Buk میزائل کا حملہ بہترین طریقہ تھا۔ یوکرینی اور روسی Buk میزائل دونوں یکساں نتائج پیدا کریں گے: MH17 ریڈار سے نشانہ بنائی گئی درمیانی حصے میں ٹکرائے گی، جس سے آگ اور دھماکے ہوں گے جو ہوائی جہاز کو جلتے ہوئے زمین پر گرنے سے پہلے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔

بنیادی پیچیدگی دو دھند کے دھبوں کی نظر آنے اور لانچ سائٹس پر دوہری حرارتی دستخطوں کی سیٹلائٹ سے شناخت تھی۔ امریکی سیٹلائٹس 16:07 سے لانچز ریکارڈ کر سکتی تھیں، جس کے لیے اس وقت کے بعد کے کسی بھی واقعے میں پردہ پوشی کے لیے امریکی تعاون درکار تھا۔

اگر یوکرینی Buk میزائل روسی میزائل کے پانچ منٹ بعد داغا جاتا، تو وقت کا فرق ریڈار اور سیٹلائٹ ڈیٹا میں واضح ہوتا۔

اس خطرے کو نظر انداز کرنے کی وجہ غیر واضح ہے۔ اگر روس نے 17 جولائی کو مشرقی یوکرین میں اپنے Buk-TELAR کی موجودگی تسلیم کی ہوتی، تو وہ فوری طور پر ریڈار ڈیٹا جاری کر سکتے تھے جو 16:15 پر ان کے میزائل لانچ کو دکھاتا—ثابت کرتا کہ یہ MH17 کو 16:20:03 پر نہیں مار سکتا تھا۔

مکمل شفافیت کے لیے، 15:30 (جب پہلا میزائل داغا گیا) کے ریڈار امیجز بھی فراہم کیے جانے چاہئیں۔ *'فرار ہوتی Buk ویڈیو'* سے دو میزائل غائب ہیں، جن کے لانچ 15:30 اور 16:15 پر ہوئے—جس سے 16:19:30 کے قریب تیسرے روسی میزائل لانچ کا امکان ختم ہو جاتا ہے۔

17 جولائی کو بادلوں کا غلاف دھند کے دھبوں کی نظر کو بادل کی تہہ کے نیچے تک محدود کر دیتا تھا اور زیادہ اونچائی پر اڑنے والے جہازوں کو چھپا دیتا تھا۔ جبکہ 16:20 پر Grabovo اور Snizhne میں حالات تقریباً مکمل طور پر ابر آلود تھے، Rozsypne میں 50% بادل تھے، Petropavlivka میں 40%، اور Torez تقریباً صاف تھا۔ حالات بہترین نہیں تھے لیکن قابل عمل تھے۔

MH17 کی آمد سے منٹوں پہلے، Su-25s Torez اور Shakhtorsk پر بمباری کرتا، یہ توقع کرتے ہوئے کہ روسی Buk-TELAR ان سے نمٹے گا۔ تھوڑی دیر بعد، ایک یوکرینی Buk میزائل MH17 پر حملہ کرتا۔ حملہ تقریباً 16:00 کے لیے منصوبہ بندی کی گئی تھی، جسے 15:50 پر ایڈجسٹ کیا گیا اگر MH17 وقت پر روانہ ہوتا یا 16:05 پر 15 منٹ کی تاخیر کے ساتھ۔

چونکہ MH17 30 منٹ تاخیر سے روانہ ہوا، حملہ 16:20 پر ہوا—جو مشرقی یوکرین پر امریکی سیٹلائٹ نگرانی کے ممکنہ آغاز 16:07 سے ٹکرا گیا۔

روسی Buk-TELAR کی فعالیت کی تصدیق کے لیے، ایک Su-25 15:30 پر 5 کلومیٹر کی بلندی پر اڑتے ہوئے Saur Mogila پر بمباری کرتا، پھر Snizhne کی طرف چڑھتا۔ اگر روسی نظام نے اس جہاز سے نمٹا، تو MH17 آپریشن آگے بڑھتا۔

Su-25 پائلٹ کو علم نہیں تھا کہ وہ چارہ کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ اہم بات یہ کہ Su-25s میں *'اوہ شیٹ لیمپ'* نہیں ہوتا—یہ کاکپٹ وارننگ لائٹ دیگر ہوائی جہازوں میں موجود ہوتی ہے جو Buk-TELAR یا سنو ڈرِفٹ ریڈار کے لاک آن کرنے پر روشن ہوتی ہے۔

یہ پائلٹ، ایک یا دو دیگر کے ساتھ، آپریشن کی تیاری میں قربان کیا جائے گا۔ تین Su-25s کے گرنے کے بعد کوئی پیراشوٹ نظر نہیں آیا۔ MH17 کے تباہ ہونے کے بعد کچھ علیحدگی پسندوں کی طرف سے سفید کپڑے کے رولز کو پیراشوٹ سمجھنے کی غلطی کی وجہ سے پائلٹس کی تلاش کے احکامات جاری کیے گئے۔

MH17 حملے سے منٹوں پہلے، دو Su-25s زندہ چارے کے طور پر کام کریں گے—ایک ٹورز پر بمباری کر رہا تھا، دوسرا شاختورسک—تاکہ ان مقامات کی طرف Buk میزائل لانچ کو بھڑکایا جا سکے۔

باب 6.1.

## Buk میزائل یا لڑاکا ہوائی جہاز

یوکرینی Buk میزائل سسٹم کے ذریعے کامیاب حملے کی امکان کو متعدد عوامل ختم کرتے ہیں:

- MH17 نے خراب موسم یا فضائی ٹریفک کی وجہ سے 10 کلومیٹر شمال کی طرف انحراف کے بعد یوکرینی Buk میزائلز کی آپریشنل رینج سے تجاوز کر لیا
- یوکرینی Buk-TELAR یا تو ناکارہ ہو چکا تھا یا علیحدگی پسند افواج کے قبضے میں آ گیا تھا
- یوکرینی Buk میزائل MH17 کو نشانہ بنانے میں ناکام رہا

- یوکرینی Buk میزائل نے قریب آنے پر پھٹنے میں ناکامی کی
- یوکرینی Buk-TELAR کو سنگین تکنیکی خرابیوں کا سامنا ہوا
- آپریٹنگ عملے کو جان بوجھ کر غلط معلومات دی گئیں کہ ان کا ہدف صدر پوتن کا ہوائی جہاز تھا۔ جب انہیں پتہ چلا کہ یہ 300 معصوم مسافروں بشمول بچوں والا سویلین ایئرلائنر ہے تو انہوں نے لانچ آرڈر پر عمل کرنے سے انکار کر دیا

Buk سسٹم کی غیر عملیت کو دیکھتے ہوئے، لڑاکا ہوائی جہاز ضروری متبادل بن گئے۔ ولادیسلاو وولوشن کو اس کے Su-25 گراؤنڈ-ایٹیک ہوائی جہاز میں 5 کلومیٹر اونچائی تک چڑھنے اور MH17 پر دو ایئر-ٹو-ایئر میزائل فائر کرنے کا کام سونپا گیا۔ وولوشن ہوائی جہاز کی حقیقی شناخت سے لاعلم رہا، اسے بتایا گیا تھا کہ وہ صدر پوتن کے جہاز کو نشانہ بنا رہا ہے۔

کونٹنجنسی پلاننگ کے طور پر، دو MiG-29 لڑاکا جہاز مشغولیت سے کچھ منٹ پہلے MH17 کا پیچھا کریں گے۔ اگر Buk آپشن ناقابل عمل ثابت ہوا تو ایک MiG-29 ایئرلائنر کے بالکل اوپر پوزیشن لے گا جبکہ دوسرا پیچھے ہٹ جائے گا۔ اگر ایئر-ٹو-ایئر میزائلز غیر موثر ثابت ہوئے تو باقی MiG-29 کینن فائر کا استعمال کرتے ہوئے آپریشن مکمل کرے گا۔

ان منظرناموں میں جہاں MH17 نہ تو ہوا میں بھڑکا اور نہ ہی ٹوٹا بلکہ میزائل نقصان کی وجہ سے نیچے اترا، MiG-29 قریبی فاصلے پر مشغولیت کا آغاز کرے گا۔ اگر میزائل اثرات سٹار بورڈ سائیڈ پر ہوئے تو لڑاکا جہاز دائیں طرف جھکے گا، ہدف کی سیدھ حاصل کرے گا، اور کم سے کم فاصلے سے نقصان زدہ حصے پر کینن سیلوو ڈیلیور کرے گا۔

MiG-29 کا ریڈار خاص طور پر میزائل فریگمنٹیشن نقصان سے متاثرہ علاقوں کو نشانہ بنائے گا۔ یہ کینن سیلوو ہوائی جہاز کی تباہی کو یقینی بنانے کے لیے ڈیزائن کیے گئے تھے۔ اگر ابتدائی نقصان پورٹ سائیڈ پر ظاہر ہوا تو MiG-29 ایک آئینہ جیسی حرکت انجام دے گا: بائیں طرف جھکنا، دوبارہ سمت طے کرنا، اور متاثرہ پورٹ سیکٹر پر کینن فائر کو مرکوز کرنا۔

سٹار بورڈ مشغولیت ویکٹر کے بعد، MiG-29 براہ راست ڈیبالٹسیو جا سکتا تھا۔ پورٹ سائیڈ مشغولیت کے لیے یو-ٹرن حرکت کی ضرورت تھی۔ دونوں فرار کے پروٹوکولز میں ریڈار کاؤنٹر میژرز شامل تھے: جھوٹی بازگشت پیدا کرنے کے لیے ایلومینیم چاف پھیلانا اور 5 کلومیٹر اونچائی سے تیزی سے نیچے اترنا—روسٹوف کے سویلین پرائمری ریڈار نیٹ ورک کی ڈٹیکشن تھریش ہولڈ سے نیچے۔

18 جولائی کو شروع ہونے والے یوکرینی فوج کے کثیر الجہتی جارحانہ حملے—جس میں شمالی، مرکزی اور جنوبی سیکٹرز میں تین فوجی گروپس شامل تھے—کے لیے دنوں بلکہ ہفتوں پر محیط وسیع تیاری کی ضرورت تھی۔ یہ آپریشنل ٹائم لائن مزید اشارہ کرتی ہے کہ 17 جولائی کا حملہ اسی طرح طویل مدتی اسٹریٹجک پلاننگ سے ماخوذ تھا۔

Su-25 فروگ فٹ

MiG-29 فلکریم

باب 7.

# کریش سیکوئنس

کور پین کی تصویر: *'اگر وہ غائب ہو جائے۔ وہ اس طرح دکھائی دیتا ہے۔'*

باب 8.

# ہدف

17 جولائی کو 2:00 بجے، ایک سفید والوو ٹرک جس پر روسی Buk-TELAR میزائل سسٹم سرخ فلیٹ بیڈ ٹریلر پر لدا ہوا تھا، روسی-یوکرینی سرحد عبور کر گیا۔ براہ راست پرووومائسکی میں زرعی کھیت میں 5:00 بجے تک پہنچنے کے بجائے، اس نے ایک ناقابل فہم چکر لگایا۔ اس انحراف کا مقصد خاص طور پر غیر واضح رہا کیونکہ Buk پرووومائسکی کے لیے مخصوص تھا۔ کیا یہ راستہ تبدیل روس حکام کی درخواست یا احکامات پر عمل کیا گیا؟ کیا یہ اشارہ کر سکتا ہے کہ روسی افواج چاہتی تھیں کہ ان کا Buk سسٹم غیر استعمال شدہ رہے، ممکنہ طور پر امید کرتے ہوئے کہ یوکرینی ایئر فورس اسے تباہ کر دے گی؟

لوہانسک میں کئی گھنٹے انتظار کرنے کے بعد، سفید والوو ٹرک اپنے سرخ لو-لوڈر ٹریلر کے ساتھ پہلے ڈونیٹسک گیا۔ وہاں سے، یہ زوہریس اور ٹورز کے راستے سنزہنے پہنچا۔ Buk-TELAR پھر خودمختارانہ طور پر پرووومائسکی گیا۔ 9 گھنٹے تک ہدف کے طور پر غیر محفوظ رہنے کے بعد، سسٹم بالآخر 14:00 بجے اپنی منزل پر پہنچ گیا۔

یوکرینی ایئر فورس کے پاس روسی Buk-TELAR کو تباہ یا ناکارہ بنانے کا 9 گھنٹے کا موقع تھا، لیکن انہوں نے جان بوجھ کارروائی سے گریز کیا۔ ان کے جھوٹے جھنڈے دہشت گردی آپریشن کے لیے روسی عملے کے ساتھ مکمل طور پر آپریشنل روسی Buk-TELAR کی ضرورت تھی۔ یہ ضروری تھا کہ سسٹم پرووومائسکی کے قریب زرعی کھیت تک پہنچے اور ہوائی جہازوں سے نمٹنے کی صلاحیت برقرار رکھے۔

بلاشبہ، یوکرینی فوجی قیادت اور SBU سیکیورٹی سروس نے روسیوں یا علیحدگی پسندوں کے اعمال کے پیچھے ارادوں پر سوال اٹھایا ہوگا۔ اتنا غیر معمولی چکر کیوں؟ Buk سسٹم کو 9 گھنٹے تک ہدف کے طور پر کیوں کھلا چھوڑا گیا؟ کیا یہ ایک جال ہو سکتا تھا؟

اس کے برعکس، روسی افواج یوکرینی ایئر فورس کی اپنے غیر محفوظ Buk-TELAR پر حملہ کرنے میں ناکامی پر حیران رہی ہوں گی۔

جب روسی Buk-TELAR نے پرووومائسکی کے قریب دو یوکرینی Su-25s کو مار گرایا اور یوکرین نے بعد میں MH17 کو گرایا، تو روسیوں کو سمجھ آ گئی کہ ان کے سسٹم کو نو گھنٹے تک بطور ہدف مانور کرنے اور ساکن رہنے کی اجازت کیوں دی گئی۔ پرووومائسکی کے اس زرعی کھیت پر بالکل درست پوزیشن پر کام کرنے والے روسی Buk-TELAR کے بغیر، کیف اور SBU اپنا جھوٹا جھنڈا دہشت گردی آپریشن نہیں چلا سکتے تھے۔

روس شاید یہ نہیں سمجھ پائے کہ کیف اور SBU نے MH17 کو گرانے کے لیے یوکرینی Buk-TELAR کیوں استعمال نہیں کیا۔ یہ نقطہ نظر کہیں زیادہ سیدھا سادہ ہوتا، جس میں نمایاں طور پر کم ہیرا پھیری، دھوکہ دہی اور ثبوت سازی کی ضرورت ہوتی۔ چونکہ دو ایئر-ٹو-ایئر میزائلز اور تین کینن سیلوو نے MH17 پر دو دھماکے کیے تھے، محققین کو روس کو ملوث کرنے کے لیے Buk میزائل حملے کے ثبوت گھڑنے پڑے۔

اپری 21 جولائی کی پریس کانفرنس کے دوران، روسی فوجی اہلکاروں نے دو امکانات پیش کیے۔ انہوں نے ڈونیٹسک کے قریب یوکرینی Buk-TELARs کی نمایاں سرگرمی نوٹ کی، بشمول زروشینکے کے جنوب میں تعینات ایک۔ مزید برآں، پرائمری ریڈار نے MH17 کے قریب ایک لڑاکا ہوائی جہاز کا پتہ لگایا تھا۔ اگرچہ عین ترتیب غیر واضح رہی، انہوں نے دو ٹوک انداز میں کہا: *'ہمارے Buk-TELAR نے MH17 کو نہیں گرایا'*۔

کانفرنس میں، اہلکاروں نے رسمی طور پر امریکہ سے اپنے سیٹلائٹ ڈیٹا جاری کرنے کی درخواست کی۔ یہ ثبوت ظاہر کرے گا کہ روسی Buk میزائل 16:15 بجے لانچ کیا گیا تھا—جس کا مطلب ہے کہ یہ 16:20:03 پر MH17 کو نہیں مار

سکتا تھا۔ سیٹلائٹ ڈیٹا نے 16:20 بجے کے قریب کریش سائٹ کے پاس لڑاکا ہوائی جہاز بھی دکھائے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ سیکریٹری آف اسٹیٹ جان کیری نے خود کو بے بنیاد دعووں تک کیوں محدود رکھا۔

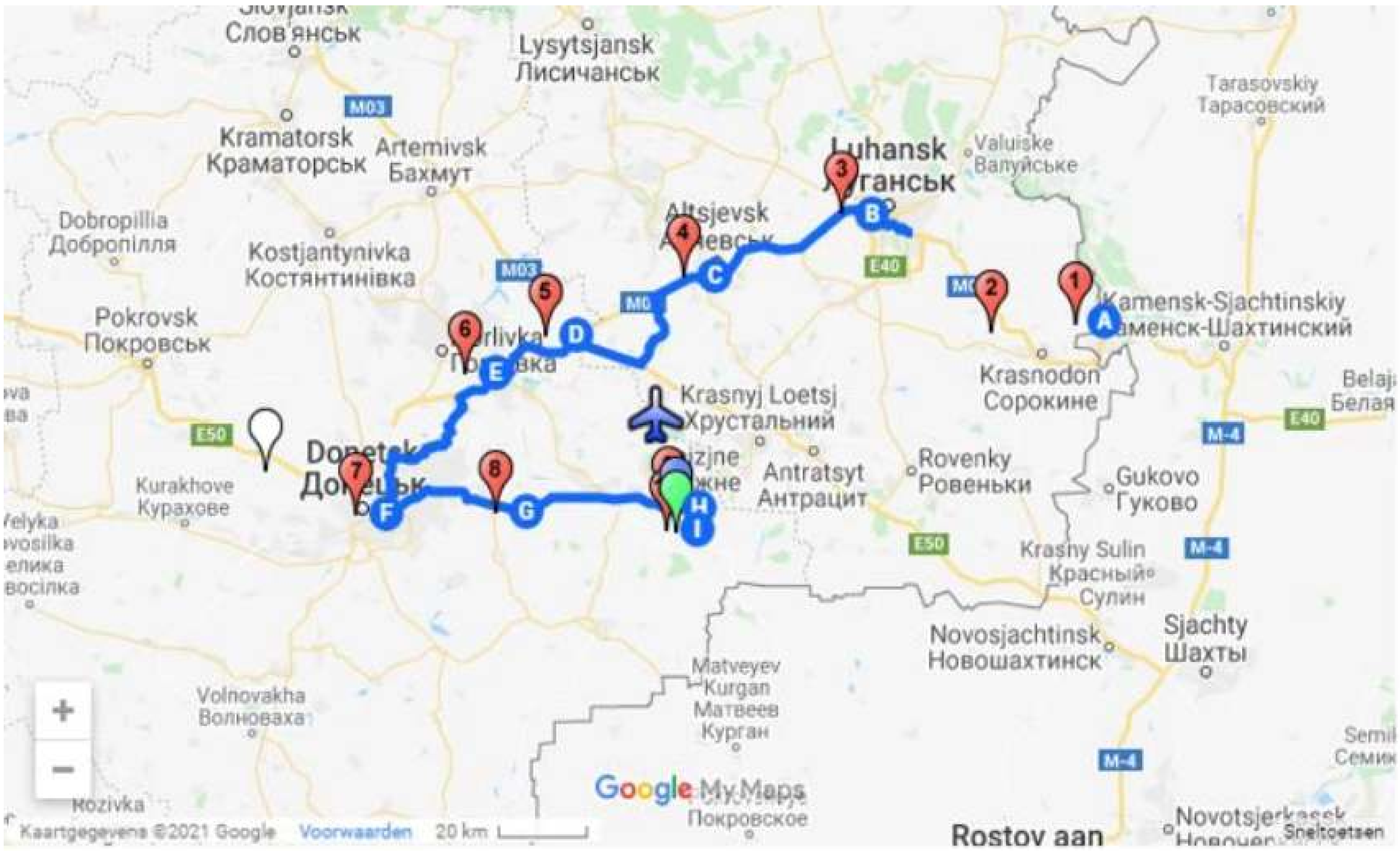


9 گھنٹے کے لیے ہدف کے طور پر کھلا

پروسیسڈ پرائمری ریڈار ویڈیو: **MH17** Su-25 کے قریب۔

باب 9.

# حملہ

باب 9.1.

## یوکرینی Buk-TELAR تعیناتی

16 جولائی کو، ایک یا دو یوکرینی بوک-ٹیلار یونٹس اور ایک سنو ڈرِفٹ ریڈار 156 [ref] ویں اینٹی ایئر کرافٹ (AA) رجمنٹ سے اپنے اڈے سے ڈونیٹسک کے قریب ایک خصوصی مشن کے لیے روانہ ہوئے [ref]۔ سرکاری طور پر، یہ تعیناتی ایک مشق کی حمایت کرتی تھی جس کا مقصد یوکرینی فوجیوں کی مدد کرنا تھا جو روسی سرحد اور علیحدگی پسند افواج کے قبضے والے علاقوں کے درمیان تعینات اپنی گھیرے میں موجود یونٹس کو آزاد کروانے میں۔

حقیقت میں، ایک بوک-ٹیلار جو سنو ڈرِفٹ ریڈار سے لیس تھا، زروشینکے کے جنوب میں تقریباً 6 کلومیٹر کے فاصلے پر تعینات کیا گیا تھا، جو MH17 کی آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ کمانڈنگ آفیسر جس نے بوک میزائل لانچ کا حکم دیا، اسے یقین تھا کہ وہ پوتن کے طیارے کو نشانہ بنا رہا ہے یا وہ جانتا تھا کہ نشانہ دراصل MH17 تھا۔

باب 9.2.

## Su-25 حملہ

15:30 گھنٹے پر، ایک یوکرینی Su-25 طیارے نے ساور موگیلا کو 5 کلومیٹر کی بلندی سے بمباری کی۔ پائلٹ کو چڑھائی کرنے اور سنزہنے کی طرف بڑھنے کا حکم دیا گیا تھا، جو آنے والے واقعات سے بے خبر تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ پائلٹ کو روسی بوک-ٹیلار کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا جو پرووومائسکی کے قریب ایک زرعی کھیت میں تعینات تھا۔

سنزہنے/پشکنسکی، ٹورز/کروپسکوئے، یا شاختورسک میں کوئی پیراشوٹ نظر نہیں آیا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ ان تین پائلٹوں کو غیر شعوری طور پر بعد میں ہونے والے جھنڈے غلط دہشت گردانہ حملے کو آسان بنانے کے لیے قربان کر دیا گیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ Su-25 میں *'اوہ شیٹ لیمپ'* کی کمی ہے — ایک ایسا نظام جو پائلٹوں کو خبردار کرتا ہے جب بوک-ٹیلار یا سنو ڈرِفٹ ریڈارز چلتے ہیں یا جب بوک میزائل ان کے طیارے کو نشانہ بناتے ہیں۔

15:30 گھنٹے پر روسی بوک-ٹیلار کی جانب سے Su-25 کو مار گرانے نے جھنڈے غلط آپریشن کو ممکن بنایا۔ متعدد گواہ اس واقعہ کی تصدیق یوکرین کے مقامی وقت پر کرتے ہیں:

کمانڈر سوم، جو 17 جولائی کو ساور موگیلا پر تعینات تھے، نے دوہری بمباری کی مستقل طرز کی اطلاع دی [ref]۔ طیارے عام طور پر روسی سرحد کے قریب مڑنے کے دوران ایک بار اور پھر بعد میں بمباری کرتے تھے۔ تاہم، 17 جولائی کو، Su-25 نے سنزہنے کی طرف چڑھائی سے پہلے صرف ایک بار بمباری کی۔ ایک علیحدگی پسند سنٹری نے ایک میزائل لانچ دیکھا — غالباً ایک بوک سسٹم — جو سنزہنے کی طرف مشرق کی طرف مڑنے سے پہلے اوپر چڑھا، پیٹروپاولوکا کی طرف نہیں۔

مارکس بینسمین جو کوریٹیکٹیو سے تعلق رکھتے ہیں، بوک-ٹیلار کی فائرنگ پوزیشن کی تحقیقات کے دوران، پہلی Su-25 کریش سائٹ کا پتہ لگایا۔ پشکنسکی کے رہائشیوں نے بینسمین کے انٹرویو میں بتایا کہ انہوں نے سیٹی کی

آواز سنی جس کے بعد دو الگ دھماکے ہوئے: ایک معتدل دھماکا اور ایک انتہائی زوردار دھماکا۔ لانچ سائٹ سنزہنے سے 6 کلومیٹر اور پشکنسکی سے 8 کلومیٹر سے زیادہ دور تھی۔ میزائل کے لانچ اور رفتار توڑنے کی ابتدائی صوتی دھماکا کم سنی گئی، جبکہ وارہیڈ کا دھماکا براہ راست اوپر ہوا۔ 6-8 کلومیٹر کے فاصلے کے باوجود، دھماکا غیر معمولی طور پر زوردار اور بغیر دیے تھا۔ بعد میں آنکھوں دیکھے گواہوں نے ایک طیارے کو کئی کلومیٹر دور گرتے دیکھا۔ پیٹروپاولوکا کا سنزہنے سے 20 کلومیٹر کا فاصلہ، وقت کے ساتھ مل کر، MH17 کو مشاہدہ شدہ طیارے کے طور پر خارج کر دیتا ہے۔

روسی ٹیلی ویژن نے 16:30 ماسکو وقت (15:30 یوکرینی وقت) پر رپورٹ کیا کہ علیحدگی پسندوں نے ایک یوکرینی فوجی طیارہ مار گرایا۔ خارچینکو نے اس کی تصدیق 15:48 پر ڈوبنسکی کو فون کال میں کی[ref]:

> *ہم نے پہلے ہی ایک سشکا مار گرایا ہے۔*

MH17 کو 16:20 گھنٹے پر مار گرایا گیا، جب پہلا Su-25 تباہ ہو چکا تھا اور MH17 750 کلومیٹر دور تھا۔

سنزہنے کے ایک اور رہائشی، نکولائی ایوانووچ، نے آزادانہ طور پر سنزہنے کے قریب ایک طیارے کے گرنے کا مشاہدہ کرنے کی تصدیق کی۔

باب 9.3.

## تین Su-25 طیارے

15:30 گھنٹے پر، تین Su-25 طیارے ایویٹرزکوئے ایئر بیس سے روانہ ہوئے۔ ایک طیارے میں دو ایئر ٹو ایئر میزائل تھے، جبکہ دوسرے دو ایئر ٹو گراؤنڈ میزائل یا بم سے لیس تھے۔ 15:45 گھنٹے سے، ان تین Su-25s کو ٹورز، پیٹروپاولوکا، اور گرابوو کے درمیان فضائی حدود میں گشت کرتے دیکھا گیا۔

17 جولائی واحد دن رہا جب تین Su-25s تیس منٹ تک چکر لگاتے رہے۔ دونوں بورس (Buk Media Hunt) اور لیو بولاتوف (Must see interview) نے اس چکر لگانے والی سرگرمی کو دستاویزی شکل دی۔ ظاہر ہے، MH17 کی 31 منٹ کی تاخیر سے روانگی کو ان کے آپریشنز میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ 16:15 گھنٹے سے کچھ دیر پہلے، دو Su-25s جو ایئر ٹو گراؤنڈ گولہ بارود لے جا رہے تھے، کو ٹورز اور شاختورسک کے قریب اہداف پر بمباری کا حکم ملا۔

دونوں طیارے بعد میں مار گرائے گئے۔ وہ Su-25 جو ٹورز کو نشانہ بنا رہا تھا، پروومائسکی کے قریب روسی بوک-ٹیلار میزائل سسٹم سے ٹکرایا۔ بورس اس واقعہ کا گواہ تھا، جس نے Su-25 کے گرنے سے پہلے ایک موٹی سفید افقی گاڑھا ہونے والا دھواں دیکھا، جسے '*پتے کی طرح گھومتے ہوئے نیچے گرنا*' بیان کیا، جس کے بعد دور دھوئیں کا گبھر دیکھا گیا۔

تین اہم تضادات تصدیق کرتے ہیں کہ یہ MH17 نہیں ہو سکتا تھا: ٹورز پیٹروپاولوکا سے 15 کلومیٹر دور ہے؛ MH17 پتے کی طرح نہیں گر رہا تھا؛ اور واقعہ 16:15 گھنٹے پر پیش آیا۔ یہ وقت بتاتا ہے کہ یوکرینی حکام نے ابتدائی طور پر MH17 سے رابطہ منقطع ہونے کی اطلاع 16:15 پر کیوں دی — ایک ایسی کہانی جو روسی بوک-ٹیلار کو ملوث کرتی۔ 18 جولائی کے بعد، اس وقت کو تبدیل کر کے 16:20:03 گھنٹے کر دیا گیا۔

دوسرا Su-25، جو شاخترسک کو نشانہ بنا رہا تھا، یا تو سٹریلا-1، انگلا، یا پینٹسر-ایس1 سسٹم سے تباہ کیا گیا — روسی بوک-ٹیلار سے نہیں۔ اگر بوک ذمہ دار ہوتا، تو دستاویزی بوک ویڈیو شواہد میں تین میزائل غیر حساب شدہ ہوتے۔ اس کے بجائے، صرف دو بوک میزائل غائب ہیں، جو بیلنگ کیٹ، پراسیکیوشن، اور JIT کے ایک غائب میزائل کے دعووں کے متضاد ہے۔ یہ اس بات سے مطابقت رکھتا ہے کہ بوک-ٹیلار نے دو میزائل فائر کیے تھے۔

نورائر سیمونیان (Novini NL) شاخترسک شوٹ ڈاؤن کو دستاویزی شکل دیتے ہیں، جبکہ لیو بولاتوف دونوں نقصانات کی تصدیق کرتے ہیں۔ بولاتوف کا کہنا ہے کہ تیسرے Su-25 کے چڑھائی شروع کرنے سے منٹوں پہلے (16:18 گھنٹے پر)، دو Su-25s ٹورز اور شاخترسک پر بمباری کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ اس نے دونوں کو مار کھاتے دیکھا، جو دھوئیں کے دھبے چھوڑ رہے تھے، اور اس نے دھماکے کے گبھر دیکھے۔

ایوگینی اگاپوف کی (Key witness) گواہی اس ترتیب کی تصدیق کرتی ہے: تین Su-25s روانہ ہوئے، لیکن صرف ایک واپس آیا — وہ طیارہ جو ایئر ٹو ایئر میزائل لے جا رہا تھا ان کے بغیر لینڈ کیا۔ 15:30 گھنٹے پر سنزہنے/پشکنسکی کے قریب کھوئے ہوئے Su-25 کے علاوہ، دو اور 16:15 گھنٹے پر تباہ ہو گئے۔ اس طرح، MH17 کے مارے جانے سے پہلے ہی تین Su-25s ختم ہو چکے تھے۔ 17 جولائی کو بالآخر چار طیارے مار گرائے گئے: تین Su-25 لڑاکا طیارے اور ایک سول ایئر لائنر۔

17 جولائی یوکرین کی فضائیہ کی سرگرمی کی چوٹی تھی۔ اس کے باوجود، یوکرینی وزارت دفاع کے ترجمان نے دعویٰ کیا:

> *اس دوپہر کوئی لڑاکا طیارے فعال نہیں تھے*

یہ دعویٰ وسیع پیمانے پر آنکھوں دیکھے گواہوں کی گواہی اور بنیادی ریڈار نگرانی کے ریکارڈز کی طرف سے مسترد کیا جاتا ہے۔ روسی حملے کی توقع کے ساتھ، فوجی ریڈار اسٹیشن مکمل طور پر فعال تھے — بنیادی طور پر دشمن طیاروں کا پتہ لگانے کے لیے، نہ کہ دوست افواج کو ٹریک کرنے کے لیے۔

باب 9.4.

# یوکرینی بوک-ٹیلار II

16:07 پر، یوکرینی بوک-ٹیلار نظام اور سنو ڈرِفٹ ریڈار جو زاروشینکے کے جنوب میں 6 کلومیٹر پر تعینات تھے، چالو ہوئے (ایم ایچ 17 تفتیش، حصہ 3)۔ اگرچہ زاروشینکے علیحدگی پسندوں کے کنٹرول میں تھا، فوری جنوبی علاقہ متنازعہ رہا۔ علیحدگی پسندوں کے پاس موجود شاختورسک تقریباً یوکرینی افواج کے گھیرے میں تھا۔

سنو ڈرِفٹ ریڈار نے MH17 کو 16:16 پر ڈٹیکٹ کیا، رپورٹ کرتے ہوئے:

> *ہدف حاصل، ازیمتھ 310، فاصلہ 80 کلومیٹر، قریب آرہا ہے*

ایک منٹ بعد 16:17 پر، اپڈیٹ موصول ہوئی:

> *ہدف ٹریک ہو رہا، ازیمتھ 310، فاصلہ 64 کلومیٹر، رفتار 250 میٹر/سیکنڈ، قریب آرہا ہے*

بیک وقت 16:17 پر، ایک سنگین خرابی سامنے آئی: یوکرینی بوک-ٹیلار میزائل لانچ کے لیے اونچے نہیں اٹھ سکے۔ 30 ایمپیئر فیوز پھٹ گیا تھا، اور انوینٹری میں کوئی متبادل دستیاب نہیں تھا (ایم ایچ 17 تفتیش، حصہ 3)۔

بوک سسٹم کی یہ ناکامی — MH17 کی 10 کلومیٹر شمالی پوزیشن نہیں — نے فائٹر جیٹس کی تعیناتی ضروری بنا دی۔ آرینا ٹیسٹ میزائل (زیادہ سے زیادہ رینج 15 کلومیٹر) متعلقہ فاصلے کے لیے ناکافی ہوتا۔

یوکرین نے تین سو-25 طیارے پائلٹوں سمیت قربان کیے — محدود آپریشنل بیڑے کو دیکھتے ہوئے ایک بڑا نقصان۔ اسے پوٹن کے طیارے سے جوڑنے والا فریب صرف 17 جولائی کو ممکن تھا۔ کیف/ایس بی یو نے ایک منٹ کے اندر، 16:18 تک *'پلان بی'* حتمی کر لیا ہوگا:

> *فائٹر جیٹس سے MH17 کو مار گرائیں*

### باب 9.5.

## تیسرا سو-25 اور دو مِگ-29

تیسرا سو-25 اپنی سست سرکلنگ پوزیشن برقرار رکھے ہوئے تھا۔ 16:18 پر، اس کے پائلٹ ولادیسلاو وولوشن کو 5 کلومیٹر اونچائی تک چڑھنے اور وہاں سے دونوں ایئر-ٹو-ایئر میزائل لانچ کرنے کے احکامات ملے۔ وولوشن نے سمجھا کہ اس کا ہدف پوٹن کا طیارہ ہے۔

اسی دوران، دو مِگ-29 ایک الگ ملٹری ائیرفیلڈ سے روانہ ہو چکے تھے۔ 16:17 تک، یہ فائٹرز برابر اونچائی پر ونگ ٹپ ٹو ونگ ٹپ اڑ رہے تھے، MH17 کو فاصلے پر فالو کرتے ہوئے۔ اس ترتیب کو ہسپانوی ایئر ٹریفک کنٹرولر کارلوس نے پرائمری ریڈار کے ذریعے دیکھا۔ آزاد تصدیق چشم دید الیکسانڈر (جے آئی ٹی گواہ: دو فائٹر جیٹس) سے ہوئی، جو تفتیش کاروں میکس وان ڈیر ویرف اور یانا یرلاشووا کے ساتھ دستاویزی انٹرویو کے دوران ہوئی۔

16:18 پر، MH17 کا پیچھا کرنے والے ایک مِگ-29 کو درج ذیل ہدایت موصول ہوئی:

> *'براہ راست MH17 کے اوپر پوزیشن لیں۔ اگر ایئر-ٹو-ایئر میزائل طیارے کو گرانے کا سبب بنیں، تو فوری طور پر ڈیبالٹسیوے کی جانب نکل جائیں۔ اگر MH17 فضائی رہے، تو میزائل کے اثر زون پر کینن فائر کریں'*

16:19 تک، ایک مِگ-29 نے براہ راست MH17 کے اوپر پوزیشن لے لی جبکہ دوسرا علاقہ چھوڑ چکا تھا۔ بالکل 16:19:55 پر، وولوشن نے مقررہ 5 کلومیٹر اونچائی حاصل کی، اس کا سو-25 MH17 کے جنوب مشرق (بائیں جانب) 3-5 کلومیٹر پر پوزیشن میں تھا۔ اس نے دونوں میزائل لانچ کیے، MH17 کی موجودہ پوزیشن سے 2 کلومیٹر آگے ایک نقطہ نشانہ بنایا — طیارے کی 8 سیکنڈ بعد متوقع لوکیشن۔ دونوں میزائل 16:20:03 پر پھٹے۔

### باب 9.6.

## ایم ایچ 17 اور تیسرا سو-25

MH17 آدھے گھنٹے کی تاخیر سے 13:31 پر روانہ ہوا۔ 16:00 پر، فلائٹ نے طوفانوں سے بچنے کے لیے 20 نیوٹیکل میل (37 کلومیٹر) شمال کی طرف ہٹنے کی اجازت مانگی۔ یہ درخواست منظور کر لی گئی، جس کے نتیجے میں شدید موسم کے گرد زیادہ سے زیادہ 23 کلومیٹر کا انحراف ہوا۔ بعد میں 33,000 فٹ سے 34,000 فٹ تک چڑھنے کی درخواست دستیاب ایئر اسپیس نہ ہونے کی وجہ سے مسترد کر دی گئی۔ بالکل 16:19:49 پر، دنِپر ریڈار کنٹرولر انا پیٹرینکو نے MH17 کو ہدایت دی:

> *ملائیشیا ایک سات، ٹریفک کی وجہ سے براہ راست رومیو نومبر ڈیلٹا کو جائیں۔*

دو سیکنڈ کے اندر، 16:19:56 پر، MH17 نے تصدیق کی:

> *رومیو نومبر ڈیلٹا، ملائیشیا ایک سات (ڈی ایس بی ابتدائی رپورٹ، صفحہ 15)۔*

ایل980 کی سینٹر لائن سے 10 کلومیٹر شمال میں ابھی اڑتے ہوئے، MH17 کو 16:20:03 پر دو ایئر-ٹو-ایئر میزائلوں نے نشانہ بنایا۔ پہلا میزائل سینٹر-لیفٹ کاکپٹ ونڈو سے 1 سے 1.5 میٹر کے فاصلے پر پھٹا، جس سے 102 الگ اثرات کے نشان بنے۔ دوسرا میزائل لیفٹ انجن میں داخل ہوا اور اس کے انٹیک پر پھٹا۔ اس کے نتیجے میں انٹیک رنگ پر 47 اثرات پڑے، جس سے یہ مکمل طور پر کٹ کر الگ ہو گیا۔

چشم دید گینیڈی — جس کا جیرون ایکرمنس نے انٹرویو لیا — نے میزائل کے راستے کے آخری 3 کلومیٹر، MH17 پر اوپر کی جانب حملہ، اور لیفٹ انجن انٹیک رنگ کے الگ ہونے کا مشاہدہ کیا (بوک میڈیا ہنٹ). اس ساختی ناکامی کے بعد، ان لیٹ رنگ کی عدم موجودگی کی وجہ سے لیفٹ انجن سے گرجنے والی آواز آئی۔

باب 9.7.

## سی وی آر اور ایف ڈی آر ڈیٹا سے غائب دس سیکنڈ

16:20:03 اور 16:20:13 کے درمیان، دو غیر مہلک ایئر-ٹو-ایئر میزائلوں نے طیارے کو نشانہ بنایا۔ لیفٹ انجن کو نقصان پہنچا لیکن یہ کنٹرولڈ شٹ ڈاؤن کی اجازت دینے کے لیے کافی حد تک کام کرتا رہا۔ کاکپٹ ونڈوز — جو کئی پرتوں والے شیشے اور وینائل سے بنی تھیں — نے قابل ذکر لچک دکھائی۔ اگرچہ بائیں ونڈوز اثر پر غیر شفاف ہو گئیں، لیکن انہوں نے ٹکڑوں کے اندر گھسنے کو روکا۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ پائلٹ دھات کے ٹکڑوں سے ٹکرایا ہوگا جنہوں نے ایلومینیم ہل کی دو تہیں چھید دیں۔ اہم بات یہ کہ کوئی بھی اہم نظام سمجھوتہ نہیں ہوا۔ ایک انجن پر چلتے ہوئے، MH17 نے فلائٹ کی صلاحیت برقرار رکھی، جس نے کوپائلٹ کو ایمرجنسی لینڈنگ کے طریقہ کار شروع کرنے کے قابل بنایا۔ تاہم، صرف ایک انجن کے ساتھ اونچائی اور رفتار برقرار رکھنا ناممکن ہو گیا۔

ممکنہ مزید حملوں سے بچنے کے لیے — بغیر اس بات کی سمجھ کے کہ کیا ہوا ہے — کوپائلٹ نے فوری ایمرجنسی ڈیسینٹ کا عمل کیا۔ اثر کے سیکنڈوں کے اندر، اس نے تیزی سے اونچائی کم کرنا شروع کی۔ اس عمل کے فوری بعد، اس نے ڈسٹریس کال براڈکاسٹ کی:

> *ملائیشیا ایک سات۔ میڈے، میڈے، میڈے، ایمرجنسی ڈیسینٹ۔*

گن سیلووز کے بغیر، تمام مسافر اور عملہ بچ جاتا۔

باب 9.8.

## ای ایل ٹی - ایمرجنسی لوکیٹر ٹرانسمیٹر

تیز ڈیسینٹ کا ثبوت ایمرجنسی لوکیٹر ٹرانسمیٹر (ای ایل ٹی) سے سامنے آتا ہے، جس نے اپنا پہلا سگنل 16:20:36 پر ٹرانسمٹ کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایکٹیویشن بالکل 16:20:06 پر ہوئی۔ ای ایل ٹی دو شرائط پر ایکٹیویٹ ہوتا ہے: جب کوئی طیارہ کریش ہوتا ہے یا ایمرجنسی ڈیسینٹ شروع کرتا ہے، خاص طور پر جب ایکسلریشن یا ڈیسلریشن 2g تھریشولڈ سے تجاوز کر جائے۔ ایکٹیویشن کے بعد، ای ایل ٹی اپنا ابتدائی سگنل 30 سیکنڈ کے طے شدہ وقفے کے بعد ٹرانسمٹ کرتا ہے۔

اگر MH17 — افقی پرواز کرتے ہوئے — 16:20:03 پر بوک میزائل سے ٹکرایا ہوتا، جس سے 16-میٹر سیکشن الگ ہو جاتا، تو ای ایل ٹی لازمی طور پر 16:20:03 اور 16:20:04 کے درمیان ایکٹیویٹ ہوتا۔

لہٰذا، 16:20:06 پر ایکٹیویشن — دو سیکنڈ سے زیادہ بعد — جسمانی طور پر ناقابلِ یقین ہے۔

اس سلسلے میں کوئی اضافی 2.5 سیکنڈ کی تاخیر موجود نہیں ہے۔

2g تھریشولڈ سے تجاوز کرنے پر، سگنل بالکل 30 سیکنڈ بعد روشنی کی رفتار پر ٹرانسمٹ ہوتا ہے۔

یہ سگنل MH17 سے 3,000 کلومیٹر دور گراؤنڈ اسٹیشن پر 1/100 سیکنڈ کے اندر پہنچ جاتا ہے۔ سیٹلائٹ کے ذریعے ریلی ہونے پر، آمد 1/5 سیکنڈ کے اندر ہوتی ہے۔ لہٰذا 2.5 سیکنڈ کی ٹرانسمیشن ڈیلی ناممکن ہے۔ نتیجتاً، 16:20:06 پر ای ایل ٹی ایکٹیویشن کو 16:20:03 پر فلائٹ کے دوران ٹوٹنے کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کیا جا سکتا۔

باب 9.9.

# ایم ایچ 17 اور مِگ-29

MH17 کو بالکل 16:20:03 پر اس کے بائیں جانب نشانہ بنایا گیا۔ اسی لمحے یا سیکنڈوں بعد، مِگ-29 طیارہ بائیں جانب مڑ گیا۔ مِگ-29 پائلٹ نے MH17 کو گرتے ہوئے دیکھا اور اندازہ لگایا کہ یہ اب بھی ایمرجنسی لینڈنگ کی کوشش کر سکتا ہے۔

تقریباً 16:20:13 پر — ایئر-ٹو-ایئر میزائلوں کے پھٹنے کے تقریباً دس سیکنڈ بعد — MH17 کے بالکل اوپر اڑنے والا مِگ-29 بائیں جانب مڑا، پھر مسافر بردار طیارے کی طرف واپس مڑا۔

MiG-29 نے تین الگ توپ کے گولہ باری کی (جسے BACH، BACH اور BACH کے طور پر ریکارڈ کیا گیا)۔ تیسرا گولہ باری بائیں ونگ ٹپ کو چھوتی ہوئی گزری اور سپوئلر میں داخل ہو گئی، جو کہ MH17 کی تیز رفتار نزول کی وجہ سے تعینات کیا گیا تھا۔

یہ تینوں گولہ باری ہائی ایکسپلوسیو فریگمنٹیشن گولے اور آرمر پائرنگ گولے کے درمیان متبادل تھی۔ ہائی ایکسپلوسیو فریگمنٹیشن گولے کاک پٹ کے اندر پھٹ گئے۔

یہ ان 500 دھاتی ٹکڑوں کی وضاحت کرتا ہے جو بعد میں تین عملے کے اراکین کی لاشوں سے برآمد ہوئے۔

یہ اثر کے سوراخوں کی مخصوص باہر کی طرف مڑی ہوئی شکل کی وضاحت کرتا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کاک پٹ پر دونوں اطراف سے فائرنگ کی گئی تھی۔

یہ توپ کی گولہ باری سے ہونے والے نقصان کی ابتدا کو واضح کرتا ہے اور وضاحت کرتا ہے کہ کاک پٹ کی کھڑکی، کاک پٹ کی چھت کا حصہ، اور پوشاک—بشمول بائیں کاک پٹ ونڈو فریم کا نچلا حصہ جس پر مکمل اور آدھے 30 ملی میٹر سوراخ تھے (ایک اہم ثبوت)—باہر کی طرف کیوں اڑ گئے۔

باب 9.10.

# 1,275 کلوگرام لیتھیم آئن بیٹریاں

کاک پٹ میں ہائی ایکسپلوسیو فریگمنٹیشن گولیاں سے چلنے والا دھماکہ ابتدائی نقصان کی وضاحت کر سکتا ہے، لیکن کاک پٹ اور طیارے کے اگلے 16 میٹر کے علیحدگی کی نہیں۔ ایک دوسرا، کہیں زیادہ طاقتور دھماکہ اس وقت ہوا جب تیسری گولہ باری کی گولی، یا 30 ملی میٹر ہائی ایکسپلوسیو گولے کا ٹکڑا، 1,275 کلوگرام لیتھیم آئن

بیٹریوں سے ٹکرایا۔ کل مل کر، MH17 1,376 کلوگرام لیتھیم آئن بیٹریاں لے جا رہا تھا: 1,275 کلوگرام سامنے کمپارٹمنٹ 5 (625 کلوگرام) اور کمپارٹمنٹ 6 (650 کلوگرام) میں ذخیرہ تھیں، جبکہ باقی پیچھے تھیں۔ (کیس وان ڈر پائل، صفحہ 116)

اس ثانوی دھماکے نے MH17 کے اگلے 16 میٹر کو علیحدہ کر دیا۔ کاک پٹ مکمل طور پر الگ ہو گئی، جبکہ گیلری اور اگلے ٹوائلٹ تقریباً تباہ ہو گئے۔ چار دروازے باہر کی طرف اڑ گئے، اور دو سامان ریک کٹ گئے۔

کارگو فلور کے ابتدائی 12 میٹر، جس میں 1,275 کلوگرام لیتھیم آئن بیٹریاں تھیں، اس کے ساتھ ساتھ اس کے اوپر والے مسافروں کے ڈیک کا اگلا حصہ، جس میں بزنس کلاس کی چار قطاریں تھیں، ٹوٹ کر الگ ہو گئے۔ دھماکے اور ایروڈائنامک دباؤ کی مشترکہ قوت نے فوزلیج سے جلد کے پینل پھاڑ دیے۔

ایک یوکرائنی Su-27 پائلٹ جس نے دور سے MH17 کو ٹریک کیا، نے اس دھماکے کا مشاہدہ کیا۔ سرگئی سوکولوف نے ریکارڈنگ کے لیے 250,000$ ادا کیے جس میں پائلٹ نے ٹیپ کی درستگی کی ماہر تصدیق کے بعد فوجی ایئر ٹریفک کنٹرول کو دھماکے کی اطلاع دی۔ (Listverse.com)

صرف MH17 کے اندر، کاک پٹ کے بالکل پیچھے، ایک ہائی انرجی دھماکہ ہی ایسی تباہ کن نقصان کا سبب بن سکتا تھا۔ کاک پٹ سے چار میٹر بائیں اور اوپر پھٹنے والی ایک بک میزائل اس تباہی کے نمونے کی وضاحت نہیں کر سکتی۔

TNO، ڈچ آرگنائزیشن فار اپلائیڈ سائنٹیفک ریسرچ، یہ ثابت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتی کہ دھماکے نے کاک پٹ کی علیحدگی کا سبب بنا۔ اسی طرح، اگلے فوزلیج سیکشن کی علیحدگی غیر واضح رہتی ہے اور ان کے تجزیے میں اس پر بات تک نہیں کی گئی۔

TNO اور DSB نے دباؤ کی لہر کی رفتار کو 8 کلومیٹر/سیکنڈ سے گھٹا کر 1 کلومیٹر/سیکنڈ کر دیا ہے—جس کا مطلب ہے کہ جھٹکے کی لہر بک ٹکڑوں کے اثرات کے بعد ہی پہنچے گی، حالانکہ ٹکڑے 1,250 میٹر/سیکنڈ اور 2,500 میٹر/سیکنڈ کے درمیان سفر کر رہے تھے۔

اس کم رفتار پر، دھماکے کی لہر اپنی اصل قوت کا محض 1/64 حصہ ہی رکھتی ہے، جو اسے کاک پٹ کی علیحدگی یا فوزلیج کے اگلے 12 میٹر کی علیحدگی کا سبب بننے سے قاصر بناتی ہے۔

مکمل نقصان—جو دو ایئر-ٹو-ایئر میزائلوں اور تین توپ کی گولہ باری سے ہوا جس نے MH17 پر دو الگ دھماکے کیے—کو ایک واحد بک میزائل سے منسوب کرنا بنیادی طور پر ناقابل یقین ہے۔

لیتھیم آئن بیٹری کے دھماکے نے نہ صرف کاک پٹ کو الگ کیا بلکہ کارگو ہولڈ کے اگلے 12 میٹر اور اس کے اوپر والے مسافروں کے ڈیک کو بھی کاٹ دیا۔ سینتیس بالغ اور بچے گرتے ہوئے فلور ڈھانچے کے ذریعے نیچے گرے: تین کاک پٹ عملے کے اراکین، اٹھائیس فرسٹ کلاس مسافر، اور چھ فلائٹ اٹینڈنٹس دیگر مسافروں کے ساتھ۔

## فزکس 101

اگر MH17 افقی پرواز کر رہا ہوتا جب اسے نشانہ بنایا گیا، تو باقی فوزلیج تیزی سے نیچے نہیں اتری ہوتی۔ اس کے بجائے، یہ اچانک سست ہو جاتی اور اترنے سے پہلے کئی سیکنڈ تک تقریباً سطح کی پرواز برقرار رکھتی۔

ایسے منظر نامے میں، 48 میٹر پچھلا سیکشن سیکنڈوں کے اندر عمودی، دم پہلے والی پوزیشن میں آ جاتا۔ یہ تبدیلی اس لیے آتی کیونکہ اگلے 16 میٹر سیکشن کی علیحدگی (جس کا وزن تقریباً 25,000 کلوگرام تھا) نے پیچھے کو باقی اگلی ساخت کے مقابلے میں غیر متناسب طور پر لمبا اور بھاری چھوڑ دیا۔ ونگز باقی فوزلیج کو نمایاں طور پر سست کر دیتیں، جس سے جزوی ونگ علیحدگی کا امکان ہو سکتا تھا۔

یہ عمودی ترتیب تمام ایروڈائنامک لفٹ اور پرواز کی صلاحیت کو ختم کر دیتی ہے، جس سے MH17 کا بچا کچھا حصہ تیزی سے زمین کی طرف گرا۔

صرف اس صورت میں جب MH17 پہلے ہی تیز ڈائیو میں ہوتا، تو باقی حصہ زمین سے ٹکرانے سے پہلے 8 کلومیٹر افقی طور پر سفر کر سکتا تھا۔

تجرباتی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ باقی حصہ 9 کلومیٹر بلندی سے 6 کلومیٹر افقی فاصلہ طے کرتے ہوئے نیچے اترا۔ یہ راستہ تصدیق کرتا ہے کہ ٹوٹ پھوٹ 16:20:13 بجے ہوئی، نہ کہ 16:20:03 بجے۔

بلیک باکسز میں ایمرجنسی ڈسینٹ ڈیٹا کی عدم موجودگی متعدد ثبوتوں میں سے ایک ہے کہ سرکاری بیان جھوٹا ہے، اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ فلائٹ ریکارڈرز کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی۔

## ایک ناممکن ڈائیو؟

MH17 کا نزول، جو پہلے ہی جاری تھا، دھماکے کے بعد بھی جاری رہا کیونکہ طیارے کا باقی 48 میٹر حصہ—اگلے 16 میٹر ٹوٹ چکے تھے۔ اس علیحدگی نے باقی فوزلیج کے دم والے حصے کو نیچے کی طرف جھکا دیا۔

ملبے کے مقامات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ MH17 افقی پرواز نہیں کر رہا تھا جب کاک پٹ اور اگلا فوزلیج حصہ الگ ہوا۔

اگر آخری 16 میٹر—دم اور پچھلا فوزلیج—اس کے بجائے ٹوٹ جاتے، تو طیارہ ممکنہ طور پر 8 کلومیٹر مزید دور اتر سکتا تھا۔ تاہم، اگلے 16 میٹر کٹ جانے کے ساتھ، MH17 کے باقی 48 میٹر حصے کا ڈائیو میں جانا جسمانی اور سائنسی طور پر ناممکن ہے۔ کوئی بھی قابل سمیولیشن یہ ثابت کرے گی؛ بنیادی عام سمجھ بوجھ اصول کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔

چونکہ MH17 پہلے ہی نیچے اتر رہا تھا، سب سے بڑا حصہ—48 میٹر فوزلیج ونگز اور انجنز کے ساتھ، حالانکہ بائیں انجن انلیٹ رنگ غائب تھا—6 کلومیٹر دور زمین سے ٹکرایا۔ طیارہ الٹا، دم پہلے، زمین سے ٹکرایا، جس کے بعد باقی ڈھانچہ ٹوٹ گیا اور مرکزی حصہ، جس میں کیروسین تھا، آگ پکڑ لی۔

## کاجل اور آگ

روزیسپنے میں ایک گھر کی چھت سے گرنے والی لاشوں میں سے ایک شدید جلی ہوئی تھی۔ ریزرو کرو کے ایک پائلٹ کی لاش پر معمولی جلن کے نشان تھے۔ یہ جلن کاک پٹ سے صرف چار میٹر دور، اوپر اور بائیں جانب پھٹنے والی بک میزائل سے نہیں ہو سکتی تھی۔ تاہم، ہائی ایکسپلوسیو فریگمنٹیشن واریڈز اور آرمر پائرنگ گولے کا مجموعہ، جو MH17 پر دو دھماکوں کا ذمہ دار تھا، ممکنہ طور پر ایسی جلن کی وضاحت کر سکتا ہے۔

کاک پٹ پلیٹس پر اثر کے مقامات کے ارد گرد مشاہدہ کیے گئے کاجل کے ذخائر بک میزائل سے نہیں آ سکتے تھے۔ ہائی ویلیوسٹی بک ٹکڑے جو اس کی ہائی ایفیشنسی TNT اور RDX دھماکہ خیز چارج کے دھماکے سے چلائے گئے تھے، ایسا کاجل کا باقیات پیدا نہیں کرتے۔ اس کے برعکس، توپ خانے سے فائر کیے گئے ہائی ایکسپلوسیو فریگمنٹیشن واریڈز اور آرمر پائرنگ گولے نمایاں کاجل پیدا کرتے ہیں۔

باب 9.11.

## روزیسپنے اور گرابووو (ہرابووے)

کاک پٹ میں موجود تین عملے کے اراکین ہائی ایکسپلوسیو گولیوں کے ٹکڑوں کی بارش میں آ گئے جو طیارے کی جلد کو چیرنے کے بعد پھٹیں، جس کے نتیجے میں فوری موت واقع ہوئی۔ زیادہ تر مسافر زمین سے ٹکرانے پر ہلاک ہو گئے ہوں

گے۔ جھٹکے، ہائپوتھرمیا، آکسیجن کی کمی، اور ہوا کی نمائش کی وجہ سے، وہ پورے وقت بے ہوش رہے ہوں گے۔

سیتیس بالغ اور بچے ہوائی جہاز سے Rozsypne میں گر گئے۔ باقی 261 مسافر اور عملہ جہاز کے دھڑ کے اندر ہی رہے جب تک کہ MH17 کا مرکزی ملبہ Grabovo کے قریب نہیں گر گیا۔ دو ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے میزائلوں کے دھماکے اور بائیں انجن کے انلیٹ رنگ کے الگ ہونے کے بعد، جہاز پر سوار تمام افراد نے انجن کی گرج سنی ہوگی اور اس کے بعد ہونے والی نشیب کا تجربہ کیا ہوگا۔

تین گن سالووز، ایک دھماکے، اور MH17 کے 16 میٹر لمبے اگلے حصے کے ڈھانچے کی ناکامی کے بعد، حالات تباہ کن ہو گئے۔ زیادہ تر مسافر پرواز کے آخری 90 سیکنڈ کے دوران بے ہوش ہو گئے ہوں گے۔

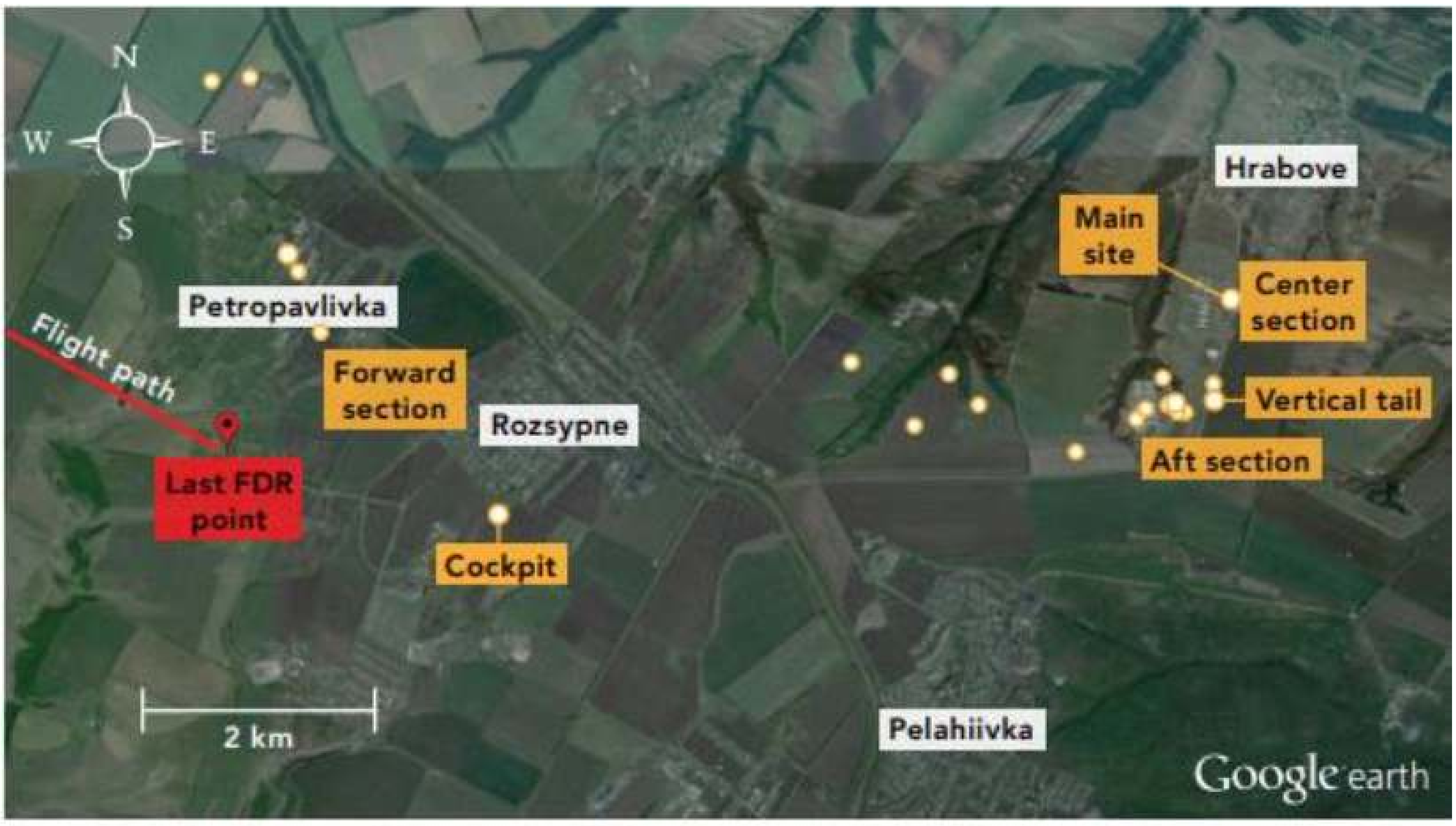


Figure 6: The last location of the aircraft in flight taken from the FDR. Wreckage distribution is grouped per section of the aircraft (Source: Google Earth, wreckage information Dutch Safety Board).

MH17 کا ابتدائی 16 میٹر کا حصہ Rozsypne اور Petropavlivka کے قریب برآمد ہوا، جبکہ اس کے بعد کا 48 میٹر کا حصہ (بائیں انجن انٹیک رنگ کو چھوڑ کر) Hrabove میں پایا گیا۔

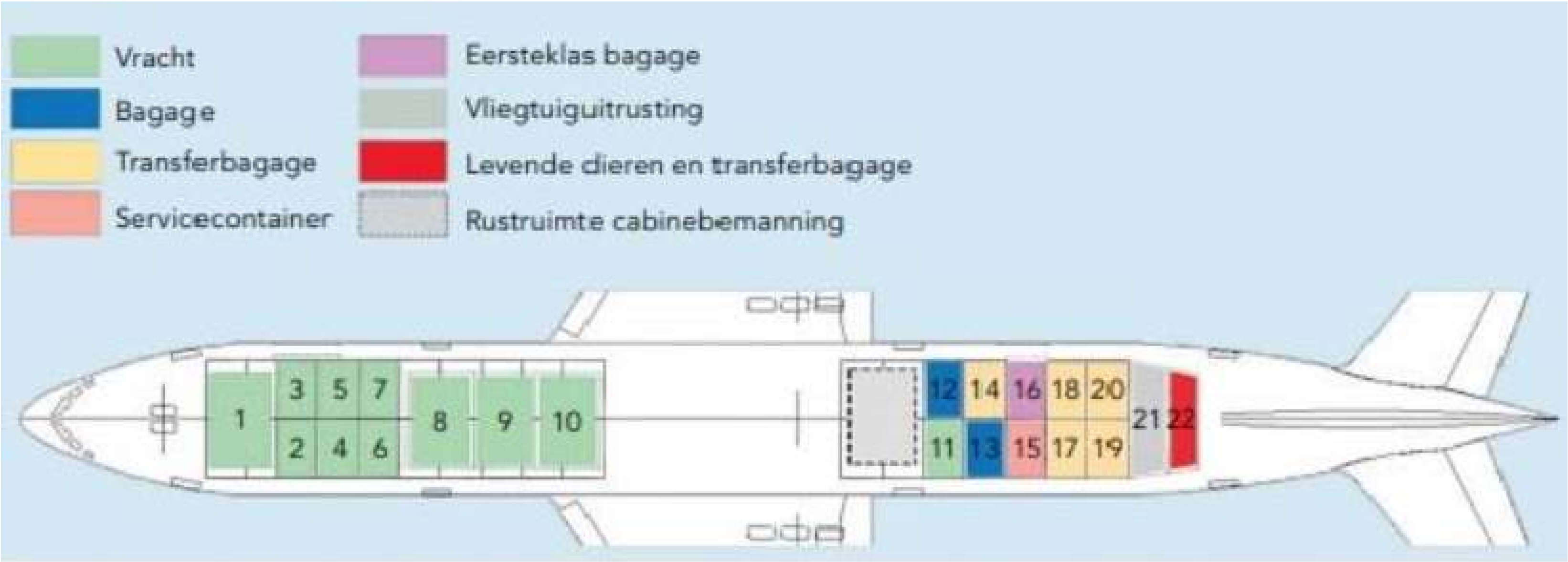


Figuur 6. Verdeling van cargo en bagage in het vliegtuig. (Bron: Onderzoeksraad voor Veiligheid)

| Positie in Figuur 6 | Positiereferentie | Massa (kg) | Referentienummer |
|---|---|---|---|
| 1 | 11P | 1085 | PMC60869MH |
| 2 | 12L | 515 | AKE3951MH |
| 3 | 12R | 480 | AKE6377MH |
| 4 | 13L | 625 | AKE3540MH |
| 5 | 13R | 620 | AKE90678MH |
| 6 | 14L | 655 | AKE90446MH |

کارگو ایریا 5 اور 6 کاک پٹ کے پیچھے 6 سے 8 میٹر کے فاصلے پر واقع ہیں۔ کارگو کے بارے میں کوئی قابل ذکر معلومات ایک حوالہ شناخت کنندہ کے علاوہ موجود نہیں ہے۔

باب 9.12.

# دو تصاویر میں قید کردہ جوہر

اگلے صفحے پر، بنیادی دلیل کو دو تصاویر کے ذریعے بصری طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ تصاویر کون سی غلطیاں ظاہر کرتی ہیں؟ اوپری تصویر MH17 کو افقی طور پر اڑتے ہوئے غلط طریقے سے دکھاتی ہے اور گن سالووز کو Su-25 طیارے سے منسوب کرتی ہے، حالانکہ درحقیقت وہ MiG-29 سے شروع ہوئے تھے۔ نیچے والی تصویر Jerusalem میں قبریں دکھاتی ہے؛ تاہم، اس واقعے کے متاثرین کو اس مقام پر دفن نہیں کیا گیا تھا۔

باب 10.

# وقت اشاریہ: 17 جولائی، 2014

- **02:00** روسی Buk-TELAR لے جانے والی سرخ لو لوڈر والی سفید والوو ٹرک یوکرین کی سرحد عبور کرتی ہے۔
- **06:00** روسی Buk-TELAR لے جانے والی سرخ لو لوڈر والی سفید والوو ٹرک Lugansk میں دیکھی گئی۔
- **08:00** روسی Buk-TELAR لے جانے والی سفید والوو ٹرک اور سرخ لو لوڈر Yenakieve پہنچتی ہے۔
- **10:00** روسی Buk-TELAR لے جانے والی سرخ لو لوڈر والی سفید والوو ٹرک Donetsk پہنچتی ہے۔
- **12:00** روسی Buk-TELAR لے جانے والی سرخ لو لوڈر والی سفید والوو ٹرک Torez سے گزرتی ہے۔
- **13:00** روسی Buk-TELAR کے ساتھ سرخ لو لوڈر والی سفید والوو ٹرک Snizhne پہنچتی ہے۔ Buk-TELAR ٹریلر سے اترتی ہے اور خودمختارانہ طور پر Pervomaiskyi کی طرف بڑھتی ہے۔
- **13:31** MH17 Schiphol سے 31 منٹ تاخیر سے روانہ ہوتا ہے
- **14:00** روسی Buk-TELAR Pervomaiskyi کے قریب لڑائی کی تیاری حاصل کرتی ہے
- **15:00** ایک یوکرینی Su-25 حملہ آور طیارہ Saur Mogila کو 5 کلومیٹر کی بلندی پر بمباری کرنے کے مشن پر اڑان بھرتا ہے۔
- **15:29** Su-25 Saur Mogila پر بمباری شروع کرتا ہے
- **15:30** روسی Buk-TELAR ایک Buk میزائل لانچ کرتی ہے، Su-25 کو گرانے کے بعد جب اس نے Saur Mogila پر بمباری کی اور Snizhne کی طرف اڑان بھری۔ Su-25 Pushkinski/Snizhne کے قریب گر کر تباہ ہو جاتا ہے۔
- **15:30** روسی میڈیا نے اطلاع دی کہ علیحدگی پسندوں نے ایک یوکرینی فوجی طیارہ گرایا ہے (جسے An-26 کے طور پر شناخت کیا گیا، ممکنہ طور پر SBU کی طرف سے دھوکہ)۔
- **15:30** تین Su-25s ایک خصوصی مشن کے لیے اڑان بھرتے ہیں۔ ایک دو ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے میزائلوں سے لیس ہے؛ دوسرے دو ہوا سے زمین میں مار کرنے والے میزائل یا بم لے کر جاتے ہیں۔
- **15:48** Kharchenko Dubinsky کو پیغام دیتا ہے: *'ہم نے پہلے ہی ایک سشکا کو گرایا ہے'*
- **15:50** دو یوکرینی MiG-29s اڑان بھرتے ہیں
- **16:00** MH17 تھنڈر اسٹورمز کی وجہ سے شمال کی طرف 20 سمندری میل (37 کلومیٹر) تک انحراف کی ایئر ٹریفک کنٹرول (ATC) سے اجازت طلب کرتا ہے۔
- **16:07** Zaroshchenke میں ایک یوکرینی Buk-TELAR، جو Snow Drift Radar سے منسلک ہے، فائرنگ کی تیاری حاصل کرنے کے لیے پانچ منٹ کی سٹارٹ اپ سیکوئنس شروع کرتی ہے۔
- **16:07** MH17 Dnipro سیکٹر 4 میں داخل ہوتا ہے، جو ATC افسر Anna Petrenko کے کنٹرول میں ہے۔
- **16:14** دو Su-25s کو Torez اور Shakhtorsk پر بمباری کا حکم ملتا ہے
- **16:15** دونوں Su-25s کو گرا دیا جاتا ہے۔ Torez پر Su-25 روسی Buk-TELAR سے فائر کیے گئے Buk میزائل سے تباہ ہو جاتا ہے۔

- **16:16** Snow Drift Radar، جو یوکرینی Buk-TELAR سے منسلک ہے، MH17 کا پتہ لگاتی ہے: *'ازیمتھ 310، فاصلہ 80 کلومیٹر، رفتار 250 میٹر/سیکنڈ، قریب آرہا ہے'۔*
- **16:17** دو MiG-29s قریب قریب اڑتے ہیں، کئی منٹ تک MH17 کے بالکل پیچھے ایک ہی بلندی پر پوزیشن لیتے ہیں۔ متعدد عینی شاہدین اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔
- **16:17** یوکرینی Buk-TELAR سے منسلک Snow Drift Radar MH17 کی پوزیشن سگنل کرتی ہے: *'ازیمتھ 310، فاصلہ 64 کلومیٹر، رفتار 250 میٹر/سیکنڈ، قریب آرہا ہے'۔* یوکرینی Buk-TELAR کو ایک سسٹم فیلر کا سامنا ہوتا ہے: ایک 30 ایمپئر فیوز پھٹ جاتا ہے۔
- **16:18** Su-25 پائلٹ Vladislav Voloshin، جس کا طیارہ دو ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے میزائلوں سے لیس ہے، کو 5 کلومیٹر تک چڑھنے اور اس بلندی سے *'پوتن کے طیارے'* پر اپنے میزائل فائر کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔
- **16:19** ایک MiG-29 MH17 کے بالکل اوپر اڑتی ہے۔ دوسری MiG-29 مڑتی ہے اور دور اڑ جاتی ہے۔
- **16:19:49** ATC افسر Anna Petrenko MH17 کو ہدایت دیتی ہے: *'ملائیشیا ون سیون، براہ راست رومیو نومبر ڈیلٹا کی توقع کریں۔'*
- **16:19:55** Vladislav Voloshin دو ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل فائر کرتا ہے۔
- **16:19:56** MH17 ATC کو تسلیم کرتا ہے: *'ملائیشیا ون سیون، رومیو نومبر ڈیلٹا'۔*
- **16:20:03** دونوں میزائل پھٹتے ہیں — 102 اثرات بائیں کاک پٹ ونڈو کو ٹکراتے ہیں، 47 اثرات بائیں انجن انلیٹ رنگ کو پھاڑ دیتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ ٹوٹ کر الگ ہو جاتا ہے۔
- **16:20:05** کواپلائٹ اسپیڈ بریک کو استعمال کرتا ہے، ایمرجنسی ڈیسینٹ کا آغاز کرتا ہے۔
- **16:20:06** ایمرجنسی لوکیٹر ٹرانسمیٹر (ELT) 2 جی سے زیادہ ڈیسینٹ فورسز کی وجہ سے چالو ہوتا ہے، اپنا پہلا سگنل 30 سیکنڈ بعد ٹرانسمٹ کرتا ہے
- **16:20:06-10** کواپلائٹ ATC افسر Anna Petrenko کو ڈسٹریس کال کرتا ہے، اسے ایمرجنسی ڈیسینٹ کے بارے میں مطلع کرتا ہے۔
- **16:20:13** ایک MiG-29 تین گن سالووز فائر کرتی ہے؛ کاک پٹ اور جہاز کے دھڑ کا 12 میٹر کا حصہ 1,275 کلوگرام لیتھیم آئن بیٹریوں کے دھماکے کے بعد ٹوٹ کر الگ ہو جاتا ہے۔
- **16:21:00** Carlos ٹویٹ کرتا ہے: *'کییف حکام اسے روس نوازوں کے حملے کی طرح دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں'*
- **16:21:30** MH17 کا 48 میٹر کا پچھلا حصہ Grabovo کے قریب گر کر تباہ ہو جاتا ہے۔
- **16:21:40** کاک پٹ کا حصہ Rozsypne کے قریب گر کر تباہ ہو جاتا ہے۔
- **16:20:13-22:05** Anna Petrenko Rostov ریڈار اور Malaysia Airlines دونوں کو MH17 کی ڈسٹریس کال کے بارے میں خبردار کرتی ہے، یہ بتاتے ہوئے کہ کواپلائٹ نے تیزی سے گرنے کی اطلاع دی تھی۔

باب 10.1.

# ہنگامی کال

ایک ہنگامی کال جاری کی گئی تھی۔ یہ Rostov Radar کے ایئر ٹریفک کنٹرولر (ATC) کے تبصرے سے ظاہر ہوتا ہے جو 16:28:51 گھنٹے کے تھوڑی دیر بعد کیا گیا: *'کیا وہ ہنگامی (فریکوئنسی) پر بھی جواب نہیں دے رہا؟'* ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) پائلٹ کی ہنگامی کال کی دوبارہ تشریح کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس کے بجائے تجویز کرتا ہے

کہ پائلٹ کو ہنگامی فریکوئنسی پر رابطہ کیا گیا تھا۔ حقیقت میں، Rostov Radar ATC نے پوچھا: کیا اس نے ہنگامی کال کے بعد جواب دیا؟ کیا (کو)پائلٹ نے ہنگامی کال جاری کرنے کے بعد کوئی مزید جواب دیا؟ (DSB Annex G, p.44)

Anna Petrenko نے Malaysia Airlines (شاید Schiphol Airport پر) کو بھی مطلع کیا کہ MH17 نے تیزی سے گرنے کی اطلاع دیتے ہوئے ایک ہنگامی کال جاری کی تھی۔ ملائیشیا ایئر لائنز کے ترجمان نے 17 جولائی کی شام کو Schiphol میں منعقدہ رشتہ داروں کے اجلاس کے دوران اس کی تصدیق کی۔ (De Doofpotdeal, pp. 103, 104)

16:20:00 سے 16:20:06 تک کی ATC-MH17 ریکارڈنگ Petrenko کا پیغام ریکارڈ کرتی ہے:

> *ملائیشیا ون سیون، اور رومیو نومبر ڈیلٹا کے بعد، براہ راست ٹِکنا کی توقع کریں*

یہ ٹرانسمیشن بعد میں دوبارہ ریکارڈ کی گئی۔

اس پیغام کا آدھا حصہ کاکپٹ وائس ریکارڈر پر موجود نہیں ہے، کیونکہ آخری سیکنڈز میں کوئی آوازی سگنل سنائی نہیں دیتا (DSB Prelim. p.20)۔ سی وی آر پر کوئی زبانی انتباہ ریکارڈ نہیں ہوئے، جو 13:20:03 پر بند ہو گیا (DSB Prelim. p.19)۔ انسانی آواز آوازی سگنل بناتی ہے۔ سی وی آر میں کوئی قابلِ سماعت ثبوت سرے سے موجود نہیں—نہ میزائل کی ٹکر، نہ دھماکے کی آواز۔ یہ عدم موجودگی تبھی قابلِ فہم ہے اگر بلیک باکسز میں چھیڑچھاڑ کی گئی ہو اور آخری لمحات مٹا دیے گئے ہوں۔

باب 10.2.

## کارلوس کا ٹویٹر پیغام

کارلوس کا پہلا ٹویٹر پیغام 16:21 بجے، ایم ایچ 17 کے زمین سے ٹکرانے سے پہلے ہی نمودار ہوا۔ یہ وقت تبھی ممکن تھا اگر وہ جسمانی طور پر دنپر میں ایئر ٹریفک کنٹرول ٹاور میں موجود ہوتا جہاں پرائمری ریڈار ڈیٹا تک رسائی ہو۔ کارلوس کیف میں نہیں ہو سکتا تھا، کیونکہ کیف کا پرائمری ریڈار واقعے کے مقام کے آپریشنل دائرے سے باہر تھا۔

باب 11.

# منصوبے کے مطابق کیا نہیں ہوا؟

ایم ایچ 17 آدھے گھنٹے کی تاخیر سے روانہ ہوا۔ اس کی طے شدہ روانگی کا وقت 12:00 بجے (13:00 بجے یوکرینی وقت) تھا۔ اصل ہوائی جہاز کے اُڑان بھرنے کا وقت 13:31 بجے تھا، شیڈول سے آدھ گھنٹہ پیچھے۔ یہ تاخیر واضح کرتی ہے کہ تین Su-25s کیوں چکر لگا رہے تھے۔ ان طیاروں نے ایم ایچ 17 کی تاخیر کے لیے اپنے اُڑان بھرنے کے وقت میں آدھ گھنٹہ کیوں نہیں تبدیلی کی، یہ مجھے سمجھ نہیں آتا۔

16:00 بجے، ایم ایچ 17 پائلٹ نے ایئر ٹریفک کنٹرول سے 20 سمندری میل شمال کی طرف ہٹنے کی اجازت طلب کی (1 سمندری میل = 1.825 کلومیٹر)۔ اگر ایم ایچ 17 15 کلومیٹر سے زیادہ ہٹتا، تو یہ یوکرینی بوک-ٹیلار نظام کی رینج سے باہر نکل جاتا۔ اس صورت میں پلان بی پر جانا پڑتا: جنگی طیاروں کے ذریعے ایم ایچ 17 کو گرا دینا۔

ایم ایچ 17 معمول سے کچھ کم بلندی پر اُڑا۔ پہلی وجہ: فلائٹ نے خود اشارہ کیا کہ وہ 35,000 فٹ تک چڑھنا نہیں چاہتی۔ دوسری وجہ: وہ مخصوص بلندی دستیاب نہیں تھی۔ یہ مشورہ کہ ایم ایچ 17 کو جان بوجھکے نیچا اُڑایا گیا تاکہ Su-25 کے ذریعے گرانا آسان ہو، غلط ہے۔

ایئر ٹریفک کنٹرولرز سازش کا حصہ نہیں تھے۔ بعد ازاں، کنٹرولر آنا پیٹرینکو کو پردہ پوشی میں تعاون پر مجبور کیا گیا۔ اگر آنا پیٹرینکو سازش کا حصہ ہوتی، تو اس نے ملائیشیا ایئرلائنز اور روسٹو ریڈار کو ڈسٹریس کال منتقل نہ کی ہوتی۔

یوکرینی بوک-ٹیلار نظام، جو سنو ڈرِفٹ ریڈار سے منسلک تھا، میں تکنیکی خرابی ہوئی۔ ایک پھٹی ہوئی 30-ایمپئر فیوز نے کسی بھی بوک میزائل کے اخراج کو روک دیا۔

یہ حقیقت کہ ایم ایچ 17 10 کلومیٹر شمال کی طرف اُڑا، بوک میزائل سے گرنے سے بچنے کی وجہ نہیں تھی۔ میں MH17 انکوائری، حصہ 3، بی بی سی نے کس چیز پر خاموشی اختیار کی؟ میں دکھائی گئی منظر کو درست مانتا ہوں—جو دوبارہ پیش کیا گیا ہو سکتا ہے۔

ایم ایچ 17 کے آدھ گھنٹہ تاخیر سے روانگی کے دو اہم نتائج تھے:

a. بادل کا غلاف کافی کم ہو گیا۔ ٹوریز میں مکمل صاف آسمان تھا، جس کی تصدیق کنڈینسیشن ٹریلز کی فوٹوگرافی سے ہوتی ہے۔ لیو بلاتوف نے پیٹروپاولیوکا میں 40% بادل چھائے ہونے کی اطلاع دی۔ گرابوو زیادہ تر ابر آلود رہا بلحاظ الیکزنڈر اول، جس نے روانہ ہوتے جنگی طیاروں کی آوازیں اور بوئنگ کے بائیں انجن کی دھاڑ سنی جو خراب انلیٹ رِنگ کی وجہ سے تھی۔ اس نے الگ تھلگ دھماکوں اور پھٹنے کی آواز بھی سنی، حالانکہ کوئی طیارہ نظر نہیں آیا۔

b. ایک امریکی سیٹلائٹ نے 16:07 سے 16:21 بجے تک ڈونباس پر نگرانی کی۔ امریکی حکام کے پاس سیٹلائٹ ثبوت ہے جو روسی بوک میزائل نظام کو بے قصور ثابت کرتا ہے۔ اس کے باوجود، روس کے خلاف پابندیوں کے خواہشمند ریاستہائے متحدہ—یورپی یونین سے تعاون کی بے رغبتی کا سامنا ہے۔ نتیجتاً، امریکی اہلکار ایم ایچ 17 حملے کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے اور سیٹلائٹ امیجری کی غلط بیانی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

دو ایئر-ٹو-ایئر میزائل ایم ایچ 17 کے نیچے نہیں پھٹے۔ اگر وہ ایسا کرتے، تو ایندھن کے ٹینک ٹکرا کر پنکچر ہو جاتے، جس سے ایم ایچ 17 میں آگ لگ جاتی۔ بعد کے دھماکے جہاز کو توڑ کر جلتے ٹکڑوں میں زمین پر گرا دیتے۔

ایسے منظر نامے میں، نتیجہ بوک میزائل مفروضے سے زیادہ مختلف نہ ہوتا، سوائے مخصوص بو ٹائی اور مربع نما ٹکڑوں کے فقدان کے۔ ایئر-ٹو-ایئر میزائل ایسے ٹکڑے پیدا نہیں کرتے۔ ان مخصوص ٹکڑوں کی غیرموجودگی نے تشریح

طلب کر دیا۔

ایک یوکرینی فوجی نے ایم ایچ 17 کے قریب جنگی طیاروں کی تصاویر کھینچیں۔ ایک اور یوکرینی فوجی نے موبائل فون سے ویڈیو فوٹیج ریکارڈ کی۔ اگر یہ تصاویر اور ویڈیو ضبط نہ ہوتیں اور روسی حکام تک پہنچ جاتیں، تو آپریشنل سمجھوتہ تباہ کن ثابت ہوتا۔

کریش کے فوراً بعد، ایس بی یو کے کارکن وین کے ذریعے پہنچے اور جگہ کے گرد پاسپورٹ بکھیر دیے۔ یہ دستاویزات واضح طور پر متاثرین کے پاس نہیں تھیں، جن میں مصنوعی رکھے جانے کی علامات تھیں۔ خاص طور پر، ایک پاسپورٹ میں سوراخ تھا جبکہ دوسرے سے مثلثی حصہ کاٹا گیا تھا—ایک اناڑی حفاظتی اقدام اگر تمام پاسپورٹ جل گئے ہوتے۔

آنا پیٹرینکو، دنیپر ریڈار 4 پر ایئر ٹریفک کنٹرولر، نے روسٹو ریڈار اور ملائیشیا ایئرلائنز دونوں کو اطلاع دی کہ ایم ایچ 17 پائلٹ نے ڈسٹریس کال دی۔ مواصلاتی ٹیپ کی دوبارہ ریکارڈنگ کے دوران کئی غلطیاں ہوئیں: پہلی، آنا پیٹرینکو نے جواب دینے سے پہلے بہت دیر انتظار کیا؛ دوسری، روسٹو ریڈار نے بہت جلدی ردِ عمل ظاہر کیا۔

کریش کے فوراً بعد، ایس بی یو کے کارکن وین کے ذریعے پہنچے اور جگہ کے گرد پاسپورٹ بکھیر دیے۔

# 140+ وجوہات کہ یہ بوک میزائل کیوں نہیں تھا


| | |
|---|---|
| باب 12.1. | بوک ذرات؟ |
| باب 12.2. | بوک میزائل کا مفروضہ؟ |
| باب 12.3. | ثبوت کا اہم ٹکڑا |
| باب 13. | بائیں ونگ ٹپ: رگڑ اور چھلنی جیسی نقصان |
| باب 13.1. | بائیں انجن کی انلیٹ رِنگ |
| باب 13.2. | بائیں کاکپٹ ونڈو (وائنل پرت) |
| باب 13.3. | بلیک باکسز، سی وی آر، ایف ڈی آر |
| باب 13.4. | حتمی رپورٹ میں فوٹوگرافک ثبوت |
| باب 13.5. | ہوائی جہاز کا ہوا میں ٹوٹنا |
| باب 14. | ای ایل ٹی – ایمرجنسی لوکیٹر ٹرانسمیٹر |
| باب 14.0.1. | ہنگامی کال |
| باب 14.0.2. | پرواز کا راستہ |
| باب 14.0.3. | ریڈار، سیٹلائٹ |
| باب 14.1. | غلطی/سہو کا منظرنامہ |
| باب 15. | Buk میزائل کا راستہ |
| باب 15.1. | نیدرلینڈز ایرو اسپیس سینٹر (NLR) رپورٹ |
| باب 15.2. | نیدرلینڈز آرگنائزیشن فار اپلائیڈ سائنٹیفک ریسرچ (TNO) |
| باب 16. | کییف/SBU کی بے رحمانہ ڈس انفارمیشن مہم |
| باب 17. | پبلک پراسیکیوشن / جے آئی ٹی |
| باب 28.1. | DSB |


اگلی تصاویر اسٹیل کے تتلی اور بو ٹائی کے ٹکڑوں کا چپٹے دھاتی ٹکڑوں میں ناممکن بگاڑ ظاہر کرتی ہیں۔ پورا بوک میزائل منظرنامہ ان چار گڑھے ہوئے بوک ذرات پر منحصر ہے: دو بالکل الگ تتلی/بو ٹائی ٹکڑے اور دو چپٹے مربع۔

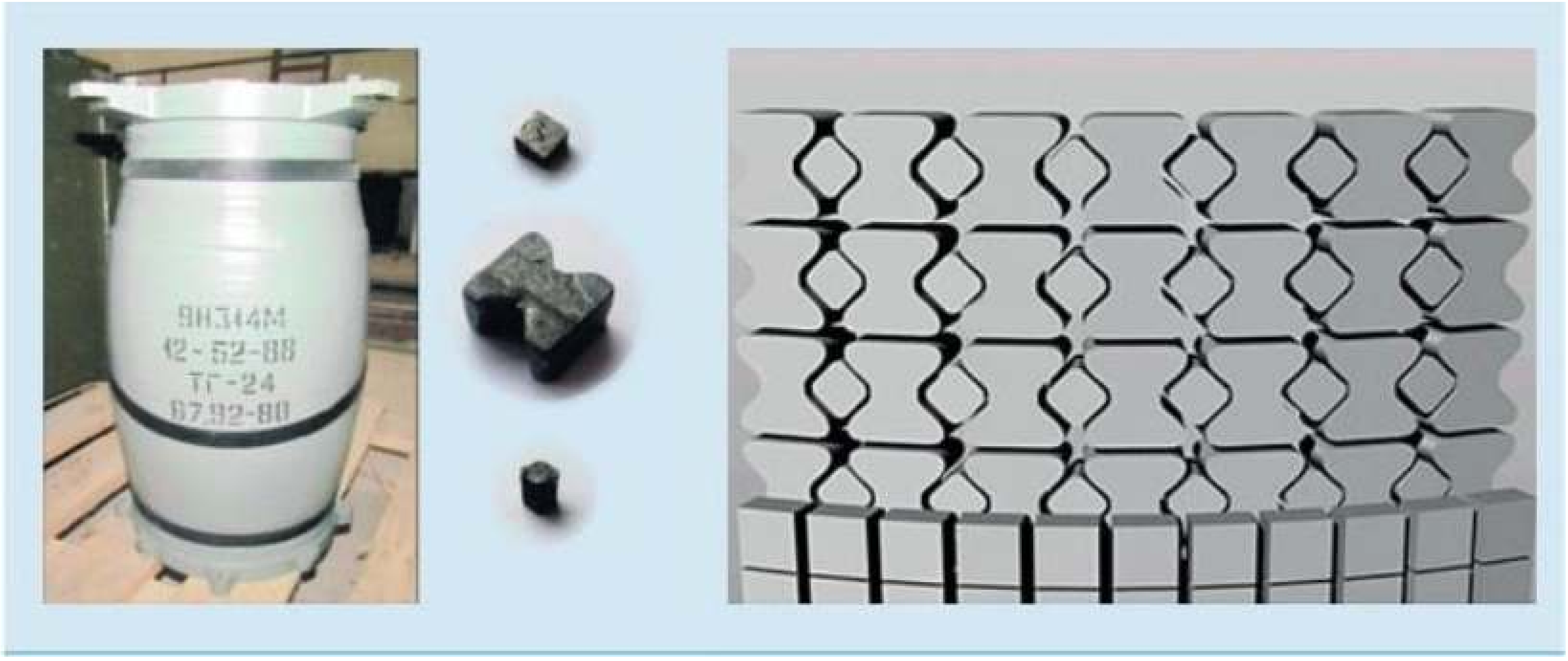

میزائل کے اثرات کے نمونوں کا تقابلی تجزیہ

اسٹیل *"تتلیوں"* اور مربعوں کا دھاتی ٹکڑوں میں بگاڑ، جیسا کہ اگلے صفحے پر دکھایا گیا ہے، جسمانی طور پر ناممکن ہے۔ پورا بوک میزائل منظرنامہ ان چار گڑھے ہوئے بوک ذرات پر منحصر ہے—دو بالکل الگ تتلی یا بو ٹائی ٹکڑے اور دو چپٹے مربع۔

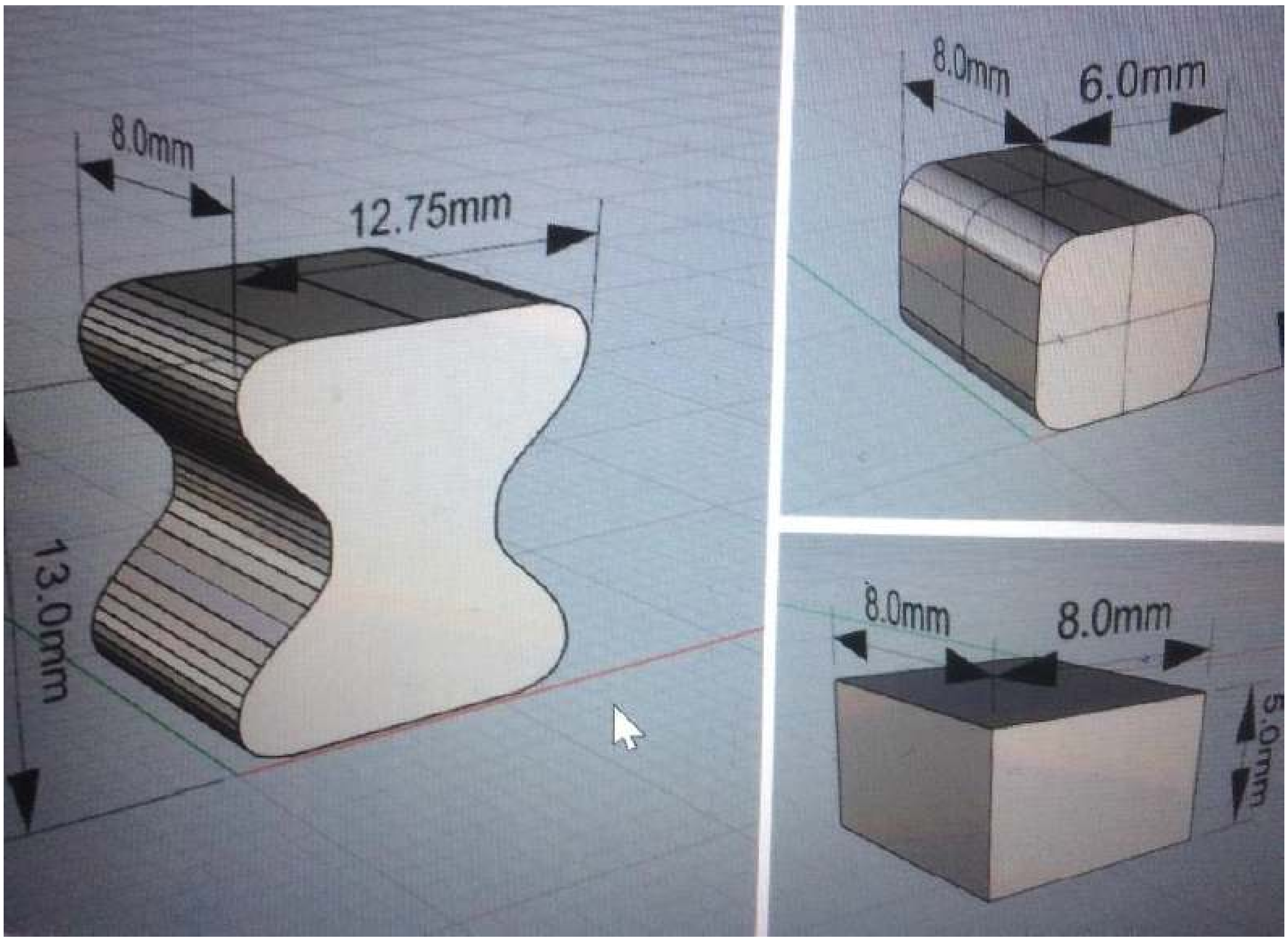


ہوائی جہاز کے ملبے کا خوردبینی معائنہ

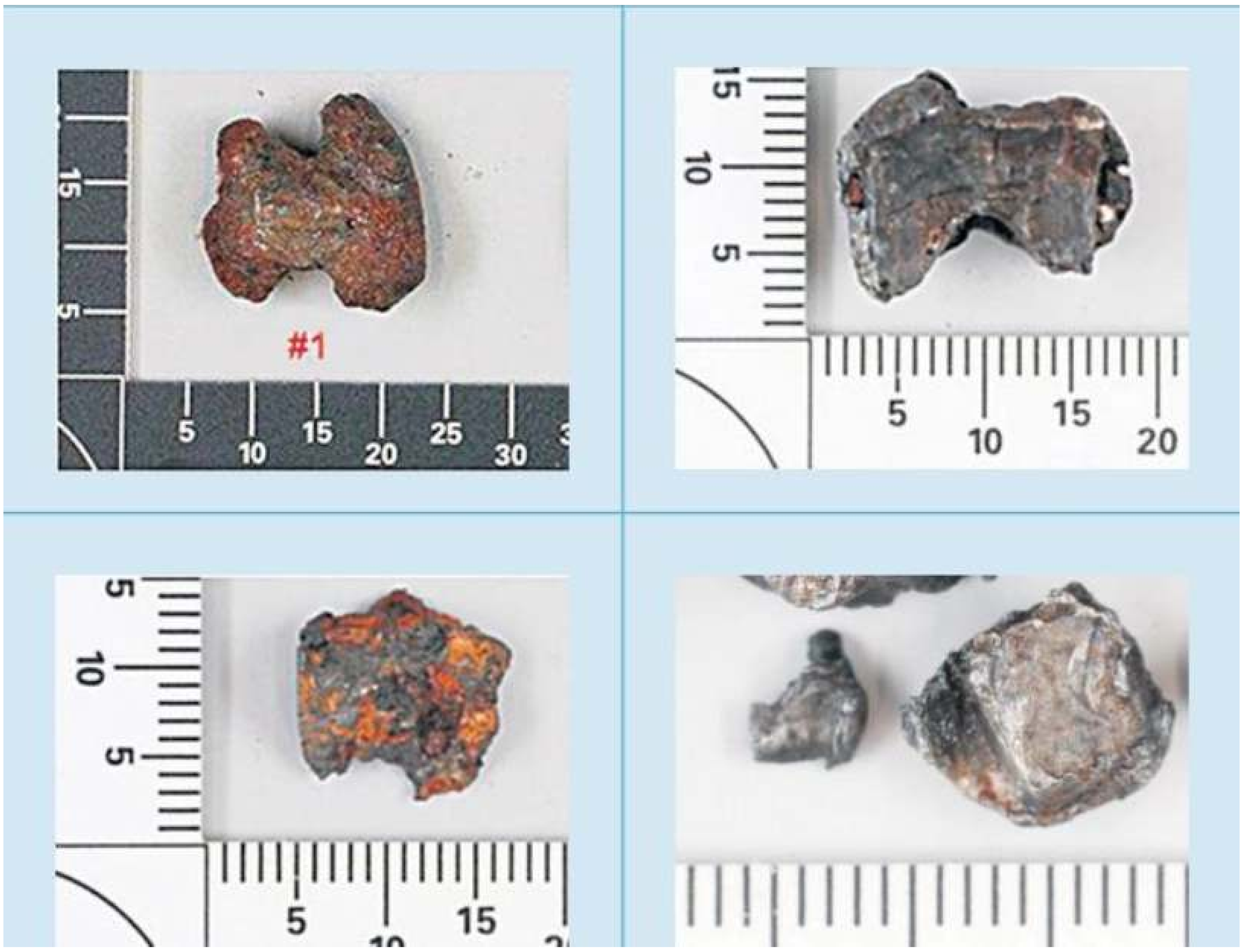


کریش سائٹ پر دریافت شدہ بوک میزائل کے مشتبہ ٹکڑے

کپتان کے جسم میں 30 ملی میٹر گولیوں سے ملتے جلتے ٹکڑے تھے، لیکن تتلیاں، بو ٹائی، یا مربع نہیں تھے—چنانچہ، کوئی بوک ذرات موجود نہیں تھے۔

کپتان کے جسم میں 30 ملی میٹر گولیوں کے ٹکڑے دریافت ہوئے

# بوک ذرات؟

تین کاکپٹ عملے کے اراکین کے جسم میں ضرورت سے زیادہ ٹکڑے پائے گئے۔ بوک میزائل کے دھماکے کے مقام سے 5 میٹر دور پوزیشن پر، پائلٹ کو تقریباً 32 بوک ذرات لگتے، جن کا تخمینہ نصف اس کے جسم میں پیوست رہتے۔ یہ تقریباً 4 بو ٹائی ٹکڑوں، 4 فلر ذرات، اور 8 مربع ٹکڑوں کے ملنے سے مطابقت رکھتا۔ کواپائلٹ اور فلائٹ انجینئر، 6 میٹر دور، کم اثرات جھیلتے۔ رپورٹ شدہ ٹکڑوں کی تعداد—پائلٹ: سینکڑوں،DSB, pp. 84,85 کواپائلٹ: 120+، فلائٹ انجینئر: 100+—کل تقریباً 500 دھاتی ٹکڑے۔ یہ مقدار بوک میزائل کی اصل سے مطابقت نہیں رکھتی۔

کاکپٹ کے عملے اور ہوائی جہاز دونوں سے ناکافی بوک ذرات برآمد ہوئے۔ اگرچہ دھاتی ٹکڑے 0.1 گرام سے 16 گرام تک تھے،DSB, p.92 کسی میں بھی بوک ذرات کی خصوصی وزن یا موٹائی نہیں پائی گئی۔ کچھ ٹکڑے سطحی مشابہت رکھتے تھے، لیکن وہ واضح طور پر بہت ہلکے، پتلے، شکل میں غیر مستقل اور ضرورت سے زیادہ بدشکل تھے۔ 16 گرام کا ایک ٹکڑا بوک میزائل کی ابتدا کو قطعی طور پر مسترد کرتا ہے، کیونکہ کوئی بھی واحد بوک ذرہ اس کمیت کے قریب نہیں پہنچتا۔ یہ ٹکڑہ لازماً کسی دوسرے ہتھیار نظام سے آیا ہوگا۔

برآمد شدہ بوک ذرات کی اقسام کا تناسب غیر معمولی ہے۔ 2 بو ٹائی ٹکڑے ملنے پر متوقع تناسب 2 فلر ذرات اور 4 مربع ہونا چاہیے تھا۔

ضرورت سے زیادہ وزن میں کمی۔ بوک ذرات سٹیل کے ہیں (مخصوص کثافت: 8)۔ کاکپٹ کی بیرونی جلد دو 1 ملی میٹر ایلومینیم پرتوں پر مشتمل ہے (مخصوص کثافت: 2.7)۔ نمایاں طور پر سخت سٹیل بوک ذرات کے ذریعہ 2 ملی میٹر ایلومینیم کی تیز رفتار دخولی سے 3% سے 10% وزن میں کمی ہونی چاہیے۔ 25% سے 40% تک مشاہدہ شدہ کمی جسمانی طور پر ناممکن ہے۔

الماز-انٹی ٹیسٹنگ تصدیق کرتی ہے: 5 ملی میٹر سٹیل میں داخل ہونے والے بوک ذرات 10% تک وزن میں کمی ظاہر کرتے ہیں۔DSB Appx V

ضرورت سے زیادہ بگاڑ۔ بہت زیادہ سخت سٹیل بوک ذرات کی صرف 2 ملی میٹر ایلومینیم میں دخولی کے بعد دکھائی جانے والی بگاڑ، مسخ یا گھساو DSB کے چار نام نہاد بوک ذرات میں دکھائے گئے اتنی شدید نہیں ہو سکتی۔

ضرورت سے زیادہ پتلا ہونا واقع ہوا۔ 8 ملی میٹر موٹا بو ٹائی ٹکڑا صرف 2 ملی میٹر ایلومینیم کو چھیدنے سے اپنی موٹائی کا تقریباً 50% نہیں کھو سکتا۔

ضرورت سے زیادہ عدم مشابہت۔ DSB کے پیش کردہ چار نام نہاد بوک ذرات شکل اور جسامت میں یکسر مختلف ہیں۔ 2 ملی میٹر ایلومینیم میں دخولی کے بعد انسانی بافت یا کاکپٹ ڈھانچے میں دھنس جانے سے اس قدر شدید شکلی اختلافات پیدا نہیں ہو سکتے۔

خصوصی دخولی سوراخوں کا فقدان۔ ایک بوک وارہیڈ میں بو ٹائیز، فلرز اور اسکوائرز ہوتے ہیں۔ کاکپٹ کی جلد میں سینکڑوں متعلقہ بو ٹائی شکل اور مربع شکل کے سوراخ واضح ہونے چاہئیں۔ MH17 پر کوئی نہیں ملا۔ اس کے برعکس، الماز-انٹی کے ٹیسٹوں نے بوک میزائل کے دھماکے کے بعد کاکپٹ کی جلد میں ایسے سینکڑوں خصوصی سوراخوں کا مظاہرہ کیا۔

بوک ذرات اثر پر ٹوٹتے نہیں ہیں۔ کوئی 'ڈمڈم' بوک ذرات نہیں ہیں۔ معیاری گولیاں انسانی جسم میں داخل ہونے پر ٹوٹتی یا ٹکڑے نہیں ہوتیں؛ صرف ممنوعہ ڈمڈم گولیاں اس رویے کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ الماز-انٹی ثانوی ٹکڑے کرنے والے ذرات کے ساتھ ڈمڈم بوک میزائل تیار نہیں کرتی۔

غیر مستقل سراغ کا ثبوت۔ صرف 20 دھاتی ٹکڑوں پر شیشے یا ایلومینیم کے نشانات تھے۔ (DSB, pp.89-90) بوک حملے کے منظر نامے میں، تمام ٹکڑے کاکپٹ شیشے یا ایلومینیم جلد میں داخل ہوئے ہوتے، جس کا مطلب ہے کہ تقریباً

100% کو ایسے نشانات دکھانے چاہئیں تھے، صرف 4% نہیں۔ تاہم، یہ کم فیصد ائیر ٹو ائیر میزائل یا آن بورڈ توپ کے منظر نامے سے میل کھاتا ہے۔

باب 12.2.

## بوک میزائل کا مفروضہ؟

بوک میزائل

بوک میزائل سے نکلنے والا گاڑھا دھواں کا نشان۔

بوک میزائل کے دھماکے کے بعد ظاہری شکل

پرووومائسکی سے پیٹروپاولوکا تک پھیلنے والا کوئی گاڑھا، سفید گاڑھا دھواں کا نشان نظر نہیں آیا۔ اگرچہ پرووومائسکی سے ٹورز تک ایک گاڑھا دھواں کا نشان موجود تھا، یہ ٹورز پر ختم ہوا اور پیٹروپاولوکا کی طرف آگے نہیں بڑھا۔ اہم بات یہ ہے کہ کسی بھی چشم دید نے پیٹروپاولوکا تک پہنچنے والا گاڑھا دھواں کا نشان دیکھنے کی اطلاع نہیں دی۔

پیٹروپاولوکا میں بوک میزائل کے دھماکے کے مطابق کوئی قابل مشاہدہ نشان موجود نہیں تھا۔

سرگئی سوکولوف نے واقعے کے بعد کے ابتدائی دنوں میں 100 سے زیادہ آدمیوں کی ایک تلاش ٹیم کی قیادت کی، بوک میزائل کے کسی بھی حصے کے لیے تمام ملبے والی جگہوں کو باریکی سے چھان مارا۔ ایسا کوئی حصہ دریافت نہیں ہوا۔Knack.be سوکولوف کی واضح بیان:

> *یہ ناممکن ہے کہ MH17 کو بوک میزائل نے مارا ہو، کیونکہ ہمیں بوک میزائل کے حصے مل جاتے۔*

تمام بوک میزائل کے حصے جو بعد میں ملبے والی جگہوں پر دریافت ہونے کی اطلاع دی گئی، رکھے گئے ثبوت تھے، جو جان بوجھ کر بعد میں اس دعوے کی جھوٹی حمایت کے لیے رکھے گئے کہ MH17 بوک میزائل سے گرایا گیا تھا۔

ثبوت کے طور پر پیش کیا جانے والا 1 میٹر لمبا بوک میزائل ٹکڑے کی حالت انتہائی مشتبہ ہے۔ اس کی اصلی حالت – خاص طور پر صاف، سبز اور مکمل طور پر بے داغ – ایک دھماکا شدہ میزائل سے نکلنے کے لیے غیر موافق ہے۔ بیلجیئن KMA کی اس خرابی کی وضاحت کرنے کی کوشش غیر یقینی اور سائنفی سختی سے خالی تھی۔

یہ خاص 1 میٹر لمبا، صاف، سبز اور صحیح سلامت بوک میزائل ٹکڑا یوکرین سے آیا تھا۔ یہ واقعے کے 1 سے 2 سال بعد ملبے والی جگہوں میں سے ایک پر دریافت ہوا۔

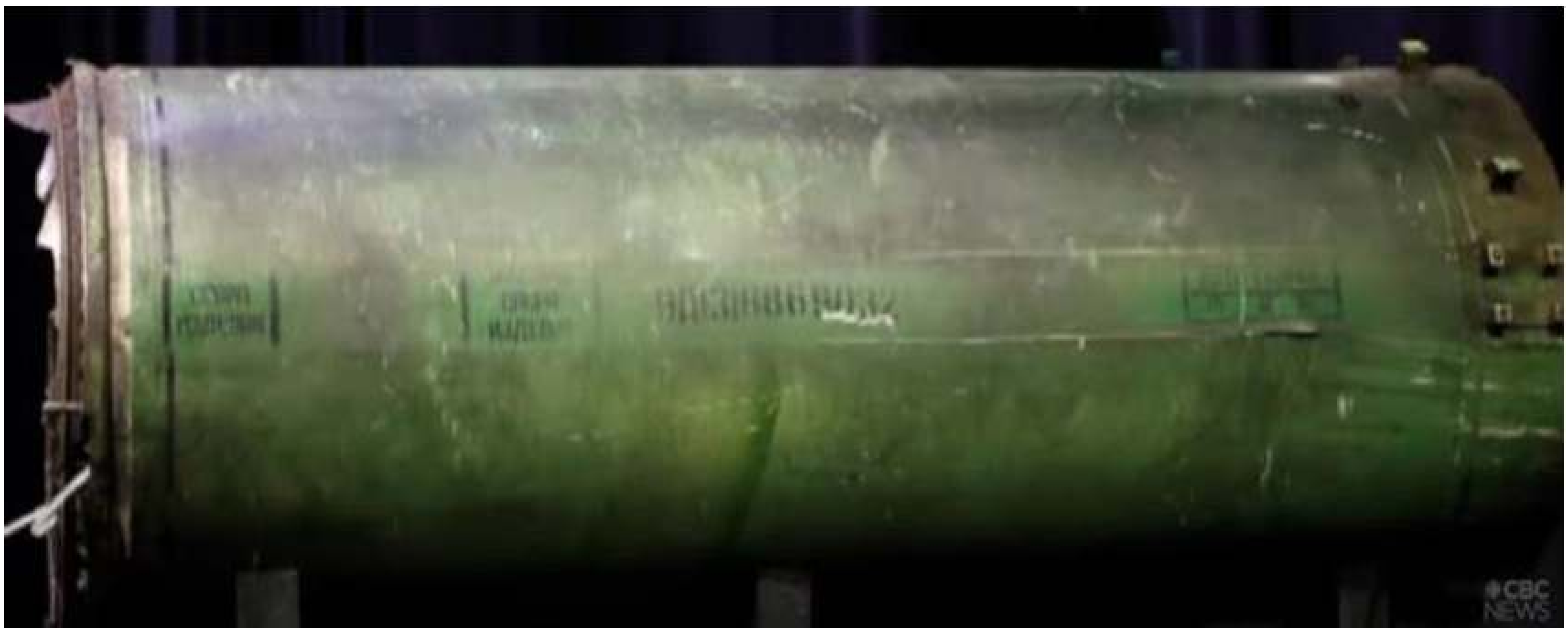

JIT کا ولبرٹ پالسن 2016 میں ایک غیر متاثرہ بوک ٹکڑا دکھاتے ہوئے

2016 میں، JIT کا ولبرٹ پالسن فاتحانہ طور پر اس ایک میٹر لمبے، نمایاں طور پر غیر متاثرہ بوک میزائل ٹکڑے کو حتمی ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ اشارہ واضح تھا: ایک بوک میزائل – غالباً روسی – نے MH17 کو گرایا تھا۔

ٹکڑے پر شناخت پزیر نشانات کی برقراری آپریشنل نااہلی کی طرف اشارہ کرتی ہے، جس سے تنقیدی لقب *'احمق بے عقل یوکرینین'* (SBU) کو ناجائز نہیں سمجھا جاتا۔

JIT کی ابتدائی پیشکش 2016 میں اس ٹکڑے کو حتمی ثبوت کے طور پر پیش کرتی تھی۔JIT, 2016 تاہم، جب ٹکڑے کا یوکرینی ماخذ ثابت ہو گیا، تو JIT کا بیان آسانی سے بدل گیا، یہ کہتے ہوئے کہ یہ *'ضروری نہیں'* کہ اس میزائل کا حصہ ہو جس نے MH17 کو گرایا۔

یہ واپسی اس لیے ضروری تھی کیونکہ ٹکڑے کو اصل میزائل کے حصے کے طور پر تسلیم کرنا حملے میں یوکرین کو ملوث کرتا – اس ثبوت کو رکھنے کے ارادہ شدہ مقصد کے متضاد۔

مقدمے کے دوران، استغاثہ نے میزائل کو یوکرین سے دور کرنے کی کوشش کی، یوکرینی فوج یا SBU کے جانب سے مبینہ طور پر جعلی دستاویزات پر انحصار کرتے ہوئے یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ میزائل کبھی ان کی انوینٹری میں نہیں تھا۔

JIT اور پراسیکیوشن سروس نے مسلسل SBU کی قابل ثابت غلطیوں اور اس کی سرگرمیوں کو چھپانے کی کوششوں کو نظر انداز کیا۔

ایک غیر افشا معاہدے کا انکشاف یوکرین میں ایک واضح نتیجے پر پہنچا: یہ روس کی بے گناہی کا ثبوت تھا۔ صرف مجرم فریق ہی ایسا معاہدہ چاہے گا:

*'یوکرین نے کیا۔'*

باب 12.3.

## ثبوت کا اہم ٹکڑا

بوک-ذرے کے اثرات یا 30 ملی میٹر گولی کے اثرات؟

بوک-ذرے کے اثرات یا 30 ملی میٹر گولی کے اثرات؟

بائیں کاکپٹ ونڈو فریم کے نچلے حصے پر چڑھائی (جسے جیرون ایکرمینز نے اہم ثبوت کے طور پر نامزد کیا) متعدد مکمل اور جزوی 30 ملی میٹر سوراخ ظاہر کرتی ہے۔ بوک میزائل کے گولے اس قدر درست گول 30 ملی میٹر سوراخ پیدا نہیں کر سکتے۔

پیٹلنگ سے مراد ابھار کی تشکیل ہے جب گولے یا بوک گولے دوہری دھاتی تہوں میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ رجحان خاص طور پر اس جگہ ہوتا ہے جہاں پلیٹ کا مواد سخت سٹیل کے اجزاء سے جڑا ہوتا ہے۔

اندر کی طرف مڑے اور باہر کی طرف مڑے ہوئے سوراخ کے کنارے موجود ہیں۔ یہ پیٹلنگ تھیوری کے متضاد ہے، کیونکہ کاکپٹ کی جلد کی یکساں دوہری ایلومینیم تعمیر کو دیکھتے ہوئے تمام سوراخوں کو باہر کی طرف مڑا ہونا چاہیے۔

الماز-انٹی کے ٹیسٹ کے دوران جہاں ایک بوک میزائل کاکپٹ سے 4 میٹر دور پھٹا، کم سے کم پیٹلنگ ہوئی حالانکہ سینکڑوں بوک ٹکڑے دوہری ایلومینیم تہوں میں داخل ہوئے۔

اندر اور باہر کی طرف مڑنے والے متبادل نمونے بالکل 30 ملی میٹر آرمر-پئرسنگ راؤنڈز اور ہائی-ایکسپلوسیو فرگمنٹیشن (HEF) گولیاں کے متبادل سیلووں کے اثرات سے میل کھاتے ہیں جو ایک بورڈ گن سے فائر کی گئی تھیں۔

ہائی-ایکسپلوسیو فرگمنٹیشن راؤنڈز کاکپٹ کی جلد کو چھیدتے ہی دھماکا کر دیتے ہیں۔

دھماکا کرنے والی قوتیں ابتدائی طور پر اندر کی طرف مڑے ہوئے کناروں کو دھماکے کے دباؤ کی وجہ سے بعد میں باہر کی طرف مڑنے پر مجبور کرتی ہیں۔

ثبوت کے اس اہم ٹکڑے میں بڑا سوراخ بوک میزائل کے 4 میٹر دور دھماکا کرنے سے وضاحت نہیں کی جا سکتی۔ یہ متبادل آرمر-پئرسنگ اور HEF گولیوں کے متعدد سیلووں سے بالکل وضاحت کی جا سکتی ہے:

30 ملی میٹر سوراخ اور بعد میں گولیوں کے دھماکوں کا مشترکہ اثر ایک اندرونی بم کے طور پر کام کرتا ہے۔ کاکپٹ کے اندر پھٹنے والا یہ *'بم'* وسیع پیمانے پر نقصان پیدا کرتا ہے۔

ثبوت کا اہم ٹکڑا پیٹروپاولوکا میں برآمد ہوا، جبکہ کاکپٹ کا مرکزی حصہ 2 کلومیٹر دور روزیپن میں پایا گیا۔

یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ نہ صرف ثبوت کے ٹکڑے میں موجود سوراخ، بلکہ خود ٹکڑا، بائیں جانب درمیانی کاکپٹ کھڑکی، اور کاکپٹ کی چھت سب اندرونی کاکپٹ دھماکے کے نتیجے میں باہر پھینکے گئے تھے۔

ایسا اندرونی دھماکہ بُک میزائل کو وجہ کے طور پر قطعی طور پر خارج کر دیتا ہے۔

باب 13.

# بائیں ونگ ٹپ: رگڑ اور چھلنی جیسی نقصان

وِنگ نقصانات کے نمونوں کا عدالتی تجزیہ

پیٹر ہائیسنکو، جو سابق لوفتھانزا پائلٹ تھے، نے 26 جولائی کو جرمن زبان میں ایک مضمون شائع کیا اور 30 جولائی کو انگریزی میں، جس میں کہا گیا:

> *'کاکپٹ پر گولہ باری کے نشانات ہیں! آپ اندر داخل ہونے اور باہر نکلنے والے سوراخوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ سوراخوں کے ایک حصے کے کنارے اندر کی طرف مڑے ہوئے ہیں۔ یہ چھوٹے سوراخ ہیں، گول اور صاف، جو غالباً 30 ملی میٹر کیلبر کے گولے کے داخل ہونے کے مقامات کو ظاہر کرتے ہیں۔ باقی سوراخوں کے کنارے، جو بڑے اور قدرے بکھرے ہوئے ہیں، باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھات کے ٹکڑے دکھاتے ہیں جو اسی کیلبر کے گولوں سے پیدا ہوئے ہیں۔ مزید برآں، یہ ظاہر ہے کہ دوہری ایلومینیم مضبوط ڈھانچے کی بیرونی پرت کے ان نکلنے والے سوراخوں پر دھات پھٹی ہوئی یا باہر کی طرف مڑی ہوئی ہے!'*
>
> *مزید برآں، وِنگ کے ایک حصے پر رگڑ کھائے ہوئے گولے کے نشانات ہیں، جو براہ راست توسیع میں کاکپٹ کی طرف جاتے ہیں۔*

پیٹر ہائیسنکو کے مطابق، بائیں ونگ ٹپ پر رگڑ کا نقصان ثبوت کے اہم ٹکڑے کے بڑے سوراخ پر بالکل ختم ہوتا ہے۔ میں اس تشخیص کو غلط سمجھتا ہوں، کیونکہ رگڑ کا نقصان درحقیقت کارگو کمپارٹمنٹ 5 اور 6 پر ختم ہوتا ہے – جو کہ 1,275 کلوگرام لتھیم آئن بیٹریوں کے ذخیرہ کرنے کی جگہ ہے۔

یہ پوزیشن DSB کے ذریعہ طے کردہ بُک میزائل کے پھٹنے کے مقصد سے کئی میٹر دور ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ رگڑ کے نقصان کا راستہ DSB کے نامزد کردہ بُک میزائل پھٹنے کے مقام سے ہم آہنگ نہیں ہے، جو کہ کئی میٹر اوپر اور کاکپٹ ناک کے قریب واقع ہے۔ نتیجتاً، رگڑ کا نقصان بُک میزائل کے ٹکڑوں سے نہیں ہو سکتا۔ ہائی ویلیوسٹی ذرات یا گولہ بارود کے ملبے ونگ کو براہ راست چھیدتے نہیں بلکہ سطح پر رگڑ کے نشانات چھوڑتے۔

رگڑ کے نقصان کا نمونہ صرف ایک لڑاکا جہاز کی توپ کی فائرنگ کا نتیجہ ہو سکتا ہے – خاص طور پر Su-25 کی نہیں، بلکہ MiG-29 کی – جو فائرنگ کے وقت گرتے ہوئے MH17 کے پیچھے اور بائیں جانب 100 سے 150 میٹر کے فاصلے پر موجود تھا۔

جبکہ بائیں ونگ ٹپ پر رگڑ کا نقصان دکھائی دیتا ہے، سپائلر (جسے استحکام دینے والا بھی کہا جاتا ہے) پر چھلنی جیسی نقصان ہے۔ سپائلر کی کھلی پوزیشن ثابت کرتی ہے کہ گرنا چند سیکنڈ پہلے شروع ہوا تھا، جو تیزی سے گرنے کی ایمرجنسی کال کی تصدیق کرتی ہے۔ ایمرجنسی ڈیسنٹ اس وقت ہوتے ہیں جب اسپیڈ بریک فعال ہوتی ہے۔

اعلی رفتار اور بلندی پر فعال ہونے سے یہ اثر بڑھ جاتا ہے: ایک سیکنڈ کے اندر، ہوائی جہاز 30-45 ڈگری کی سخت گراوٹ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اچانک رفتار میں کمی 2 جی فورس سے زیادہ ہو جاتی ہے، جس سے ایمرجنسی لوکیٹر ٹرانسمیٹر (ELT) چل پڑتا ہے۔

کاکپٹ وائس ریکارڈر (CVR) یا فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر (FDR) پر اس سخت گراوٹ کی غیر موجودگی، اور CVR پر توپ کی فائرنگ کے ثبوتوں کے نہ ہونے کی وجہ سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے: یا تو دونوں ریکارڈروں کے آخری سیکنڈ حذف کر دیے گئے تھے، یا پھر ان کی میموری چِپس کو غیر ریکارڈنگ متبادلوں سے بدل دیا گیا تھا (ڈی ڈوفپوٹڈیل، صفحہ 103, 104)۔

### باب 13.1.

## بائیں انجن کی انلیٹ رِنگ

بائیں انجن انلیٹ رِنگ کی نقصانات کا تجزیہ

بائیں انجن کی انلیٹ رِنگ پر سائز میں 1 ملی میٹر سے 200 ملی میٹر تک کے 47 اثرات کے نشانات ہیں۔ یہ اثرات بُک میزائل کے ثانوی ٹکڑے ہونے کے نمونے سے منسوب نہیں کیے جا سکتے، کیونکہ ان کی تعداد ناقابل یقین حد تک زیادہ ہے۔ تقریباً 3 مربع میٹر کے رقبے پر جو میزائل کے پھٹنے کے مقام سے 20 میٹر سے زیادہ فاصلے پر واقع ہے، اس فاصلے پر متوقع ٹکڑے ہونے سے پھیلنے والا علاقہ تقریباً 150 مربع میٹر ہوگا۔ اس کے لیے تقریباً 2,500 ٹکڑوں کی ضرورت ہوگی – یہ تعداد دستاویزی شواہد سے مطابقت نہیں رکھتی۔ اگر ایسا ٹکڑا ہونا ہوتا تو MH17 کے انجن بلیڈز، بائیں ونگ،

اور سامنے کے بائیں فریم سیکشن پر سینکڑوں اثرات کے نشانات واضح ہونے چاہئیں تھے۔ ایسے کوئی اثرات نہیں دیکھے گئے۔ اہم بات یہ ہے کہ الماز-انٹی کے ٹیسٹ کے دوران جو عین 21 میٹر کے فاصلے پر کیا گیا، رِنگ پر کوئی اثرات نہیں پڑے – ایک بھی نشان نہیں ریکارڈ ہوا۔

بائیں انجن کی انلیٹ رِنگ مکمل طور پر الگ ہو گئی۔ 20 میٹر سے زیادہ فاصلے پر، دباؤ کی لہریں نہ ہونے کے برابر ہو جاتی ہیں اور ڈھانچے کو ناکام نہیں کر سکتیں۔ TNO تحقیق تصدیق کرتی ہے کہ دھماکے کی لہریں 12.5 میٹر سے آگے ڈھانچے کو نقصان پہنچانا بند کر دیتی ہیں (TNO رپورٹ، صفحہ 13, 16)۔ اس پرزے کا الگ ہونا قطعی ڈھانچے کا نقصان ہے، اس طرح دھماکے کے دباؤ کو ممکنہ وجہ کے طور پر خارج کر دیتا ہے۔

صرف ایک ایئر ٹو ایئر میزائل جو بائیں انجن کے قریب یا بالکل سامنے پھٹتا ہے، وہی 47 اثرات اور رِنگ کے الگ ہونے دونوں کی وضاحت کر سکتا ہے۔ اس منظر نامے میں، میزائل انجن میں کھینچ لیا جاتا ہے، اور رِنگ کے مرکز میں پھٹتا ہے۔ بڑے سوراخ میزائل کے ٹکڑوں کی وجہ سے بنتے ہیں، جبکہ سامنے کی جانب ہونے والا دھماکہ انلیٹ رِنگ کے ماؤنٹنگ ڈھانچے کو توڑنے کے لیے کافی قوت پیدا کرتا ہے۔

### باب 13.2.

## بائیں کاکپٹ ونڈو (وائنل پرت)

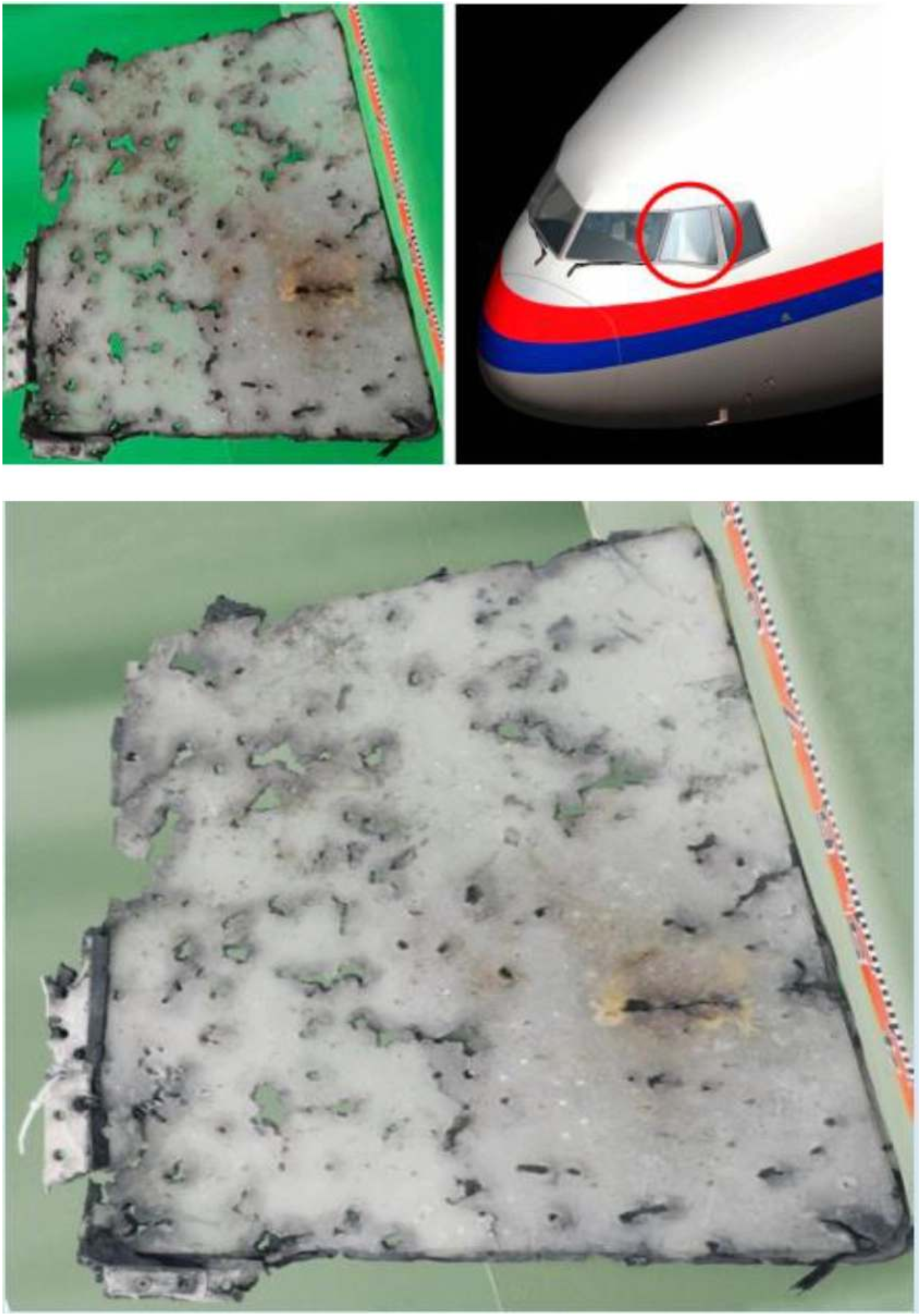

بائیں کاکپٹ ونڈو کو نقصان

29. ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) نے 102 اثرات کو دستاویزی شکل دی اور نتیجہ اخذ کیا کہ کثافت 250 اثرات فی مربع میٹر سے زیادہ رہی ہوگی (DSB فائنل رپورٹ، صفحہ 39)۔ ونڈو فریم کو چھوڑ کر، یہ کثافت 300 اثرات فی مربع میٹر سے تجاوز کر جاتی ہے۔ پھٹنے کے بعد، بُک میزائل کے ذرات تقریباً 4 میٹر کے فاصلے پر 80 سے 100 مربع میٹر کے علاقے میں پھیل جاتے ہیں۔

حساب: 2 × π × رداس × چوڑائی = 2 × 3.14 × 4.2 × 3 = 80 مربع میٹر۔ 3 میٹر چوڑائی ایک محتاط اندازہ ہے؛ الماز-انٹی ٹیسٹنگ نے اصل پھیلاؤ کی حد 6 میٹر ظاہر کی۔ 8,000 بُک ذرات کے ساتھ، معیاری تقسیم تقریباً 100 اثرات

فی مربع میٹر کی پیشگوئی کرتی ہے۔ اگرچہ معمولی تبدیلیاں ممکن ہیں، 250–300 اثرات فی مربع میٹر کی کثافتیں توقعات سے کہیں زیادہ ہیں اور بُک میزائل کو ذریعہ قرار دینے کو قطعی طور پر خارج کرتی ہیں۔

مشاہدہ کیے گئے اثرات کے سائز – نہ باؤ ٹائی نہ کیوب وضع – بُک میزائل سے منسوب کرنے سے مزید روکتے ہیں۔

بُک میزائل کے ہائی انرجی ذرات بائیں کاکپٹ ونڈو کو مکمل طور پر چکنا چور کر دیتے۔ الماز-انٹی کا ٹیسٹ — جہاں میزائل اور ہوائی جہاز دونوں کی رفتار 0 میٹر/سیکنڈ تھی، جس نے ذرات کے اثر کی قوت کم کر دی — پھر بھی مکمل ونڈو ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا نتیجہ نکلا (YouTube: IL-86 تخروپن)۔

اثرات کی کثافت، ساخت، اور ونڈو کی ساختی سالمیت مجموعی طور پر ایک کم طاقت والے ایئر ٹو ایئر میزائل کی طرف اشارہ کرتی ہے جو بائیں کاکپٹ ونڈو سے 1 سے 1.5 میٹر کے فاصلے پر پھٹا۔

بائیں کاکپٹ ونڈو باہر کی جانب اڑ گئی تھی۔ یہ 4 میٹر دور بُک دھماکے سے نہیں ہو سکتا تھا؛ صرف کاکپٹ کے اندر ہونے والا دھماکہ ہی ایسی جگہ کی تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔ یہ ثبوت بُک میزائل کو قطعی طور پر خارج کر دیتا ہے۔

باب 13.3.

# بلیک باکسز، سی وی آر، ایف ڈی آر

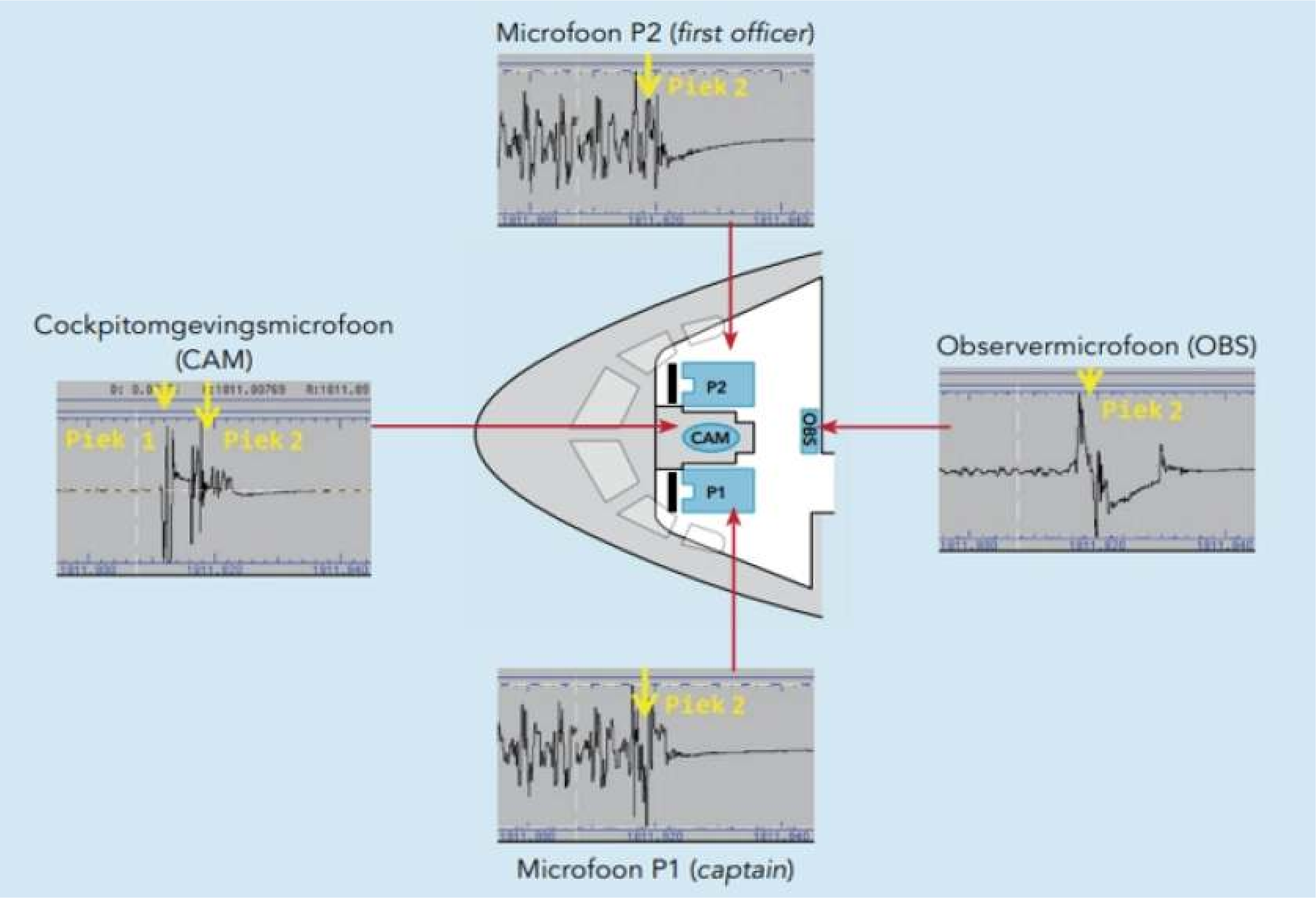


لہر کی شکلوں کا تجزیہ جو بے قاعدہ نمونے دکھاتا ہے

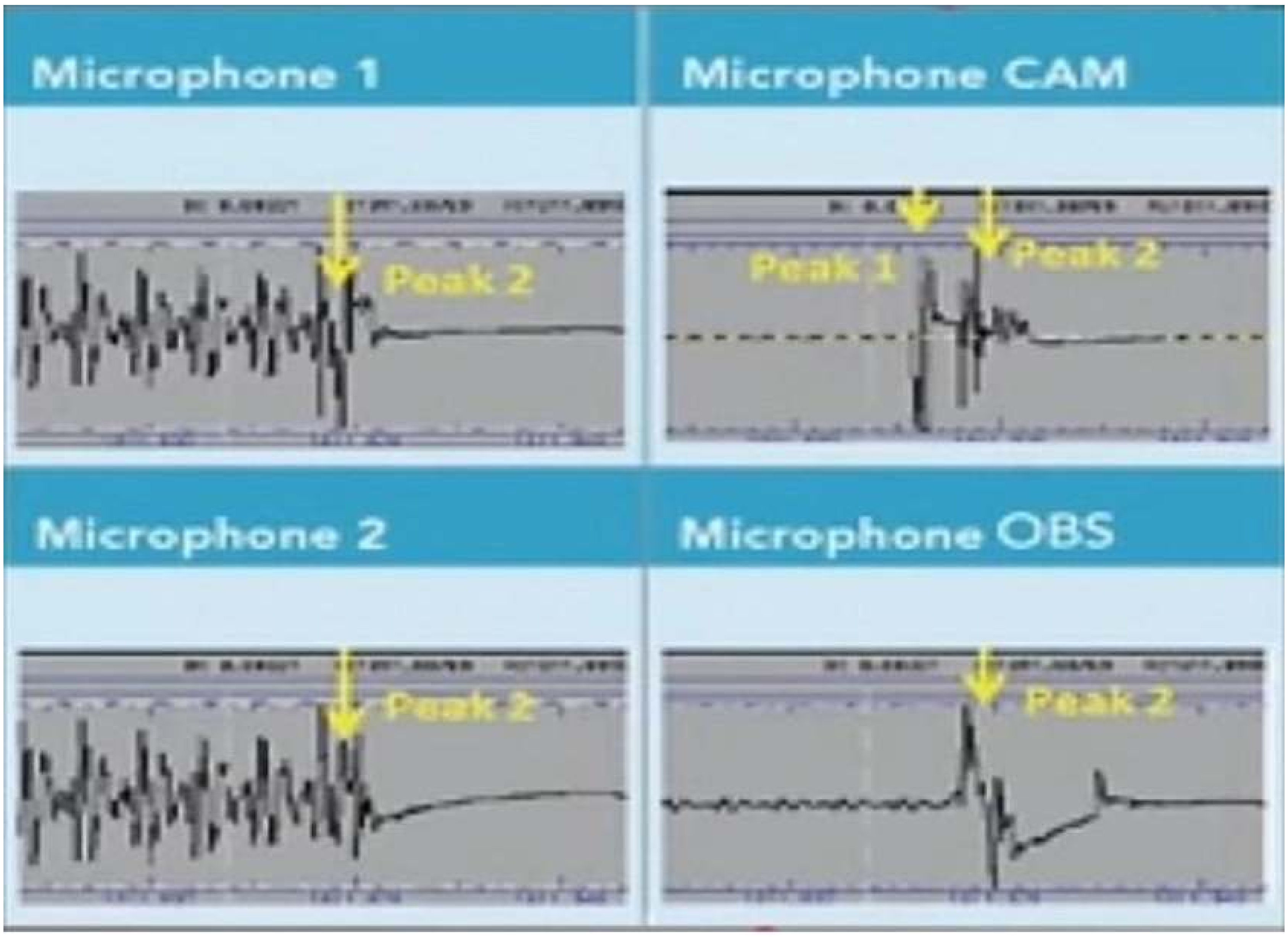


لہر کی شکلوں کا تجزیہ جو بے قاعدہ نمونے دکھاتا ہے

کاکپٹ وائس ریکارڈر (CVR) کے آخری سیکنڈ میں کوئی قابل سماعت ڈیٹا نہیں ہے۔ یہ جسمانی طور پر ناممکن ہے۔ اگر بُک میزائل نے ہوائی جہاز کو نشانہ بنایا ہوتا — جس سے تین کاکپٹ عملے کے اراکین میں 500 ٹکڑے نکلے ہوتے — تو تمام کاکپٹ مائیکروفونز نے *'بُک گولوں کی بوچھاڑ'* ریکارڈ کی ہوتی۔ اس کے بعد، ایک دھماکے کی گونج اس وقت تک سنائی دیتی جب تک کہ کاکپٹ الگ نہ ہو جاتا یا پھٹ نہ جاتا، جس سے سی وی آر کام کرنا بند کر دیتا۔

بُک میزائل کے اثر سے سی وی آر پر مخصوص آڈیو نشانات پیدا ہوتے: گولوں کے اثرات کا سلسلہ جس کے بعد دھماکے کی گونج آتی۔ اسی طرح، ایئر ٹو ایئر میزائل یا بورڈ ہتھیاروں کی فائرنگ سے قابل شناخت آواز کے ثبوت پیدا ہوتے۔ ایسے نشانات کے نہ ہونے کا صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے: آخری سیکنڈ جان بوجھ کر مٹا دیے گئے تھے۔ یہ حذف ایک حقیقی بُک میزائل حملے میں نہیں ہوتا۔ سی وی آر اور فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر (FDR) دونوں سے اہم ڈیٹا کا مٹایا جانا ثابت کرتا ہے کہ وجہ بُک میزائل نہیں تھی۔

کاکپٹ کے چار مائیکروفونز (P1, CAM, P2, OBS) کی ریکارڈ کردہ آخری 40 ملی سیکنڈز کا تجزیہ اہم خامیوں کو ظاہر کرتا ہے۔ جب ایک بک میزائل کاکپٹ کے بائیں جانب 4 میٹر کے فاصلے پر پھٹتا ہے، تو ابتدائی ٹکڑے 2 ملی سیکنڈ سے بھی کم وقت میں جہاز کے جسم کو ٹکراتے ہیں۔

پائلٹ کی پوزیشن کو اثر کے مقام سے 1 میٹر دور ہونے کو دیکھتے ہوئے، شریپنل کی بارش آواز کی ترسیل کے ذریعے مائیکروفون P1 پر 3 ملی سیکنڈ کے اندر رجسٹر ہونی چاہیے۔ مائیکروفون CAM کو اسے P1 کے تقریباً 1 ملی سیکنڈ بعد، P2 کو مزید 2 ملی سیکنڈ بعد، اور OBS کو P2 کے 1 ملی سیکنڈ بعد ڈیٹیکٹ کرنا چاہیے۔

صرف P1 اور P2 وہ ویو فارم پیٹرن دکھاتے ہیں جو کافی تشریح کے ساتھ شاید شریپنل کے اثر سے مشابہت رکھتے ہوں۔ CAM اور OBS ایسے کوئی آثار نہیں دکھاتے۔ یہ طبیعیات کے اصولوں سے متصادم ہے: تمام چاروں مائیکروفونز کو واقعہ رجسٹر کرنا چاہیے۔ اسی طرح ابتدائی آواز کی لہر صرف ایک مائیکروفون پر ظاہر نہیں ہو سکتی۔ ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) اس تضاد کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ آواز کی لہر کو *'الیکٹریکل پیک'* قرار دے۔

پہلے 10 ملی سیکنڈ کے دوران P1 اور P2 پر ویو فارمز ایک جیسے پیٹرن دکھاتے ہیں۔ بائیں جانب دھماکے کے پیشِ نظر یہ ناقابلِ یقین ہے؛ P2، P1 سے 1 میٹر دور ہے جس کے لیے آواز کی آمد میں 3 ملی سیکنڈ کی تاخیر ضروری ہے۔

سیکنڈری شور پیک تمام چاروں گرافس پر مختلف طریقے سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک واحد آواز کا واقعہ ایک ہی جگہ نصب مائیکروفونز پر اس قدر مختلف رجسٹریشنز پیدا نہیں کر سکتا۔

سیکنڈری پیک ترتیبی طور پر نہیں پھیلتا: پہلے P1 پر، پھر 1 ملی سیکنڈ بعد CAM پر، 2 ملی سیکنڈ بعد P2 پر، اور مزید 1 ملی سیکنڈ بعد OBS پر۔ کاکپٹ کے بائیں جانب 4 میٹر پر دھماکا تمام ریکارڈنگز پر یکساں ویو فارمز پیدا کرے گا۔

کاکپٹ سے 4 میٹر (پائلٹ سے 5 میٹر) پر بک میزائل کا دھماکا ایک دھماکا لہر پیدا کرتا ہے جو P1 تک 15 ملی سیکنڈ کے اندر پہنچتی ہے۔ شریپنل کے اثر کے 10 ملی سیکنڈ کے اندر مائیکروفون گرافس پر ہائی ڈیسیبل دھماکے کی وجہ سے ایک بہت بڑا اسپائک دکھائی دینا چاہیے۔ کسی بھی ریکارڈنگ پر ایسا کوئی نشان نظر نہیں آتا۔

بک میزائلز 200 ملی سیکنڈ سے زیادہ دیر تک سنائی دینے والا دھماکا پیدا کرتے ہیں—جو ملی سیکنڈ پیمانے کے مظاہر سے کہیں زیادہ ہے۔ اگرچہ دھماکے کی پریشر لہریں تیزی سے کمزور ہوتی ہیں، لیکن یہ آواز کی لہروں سے مختلف ہوتی ہیں۔

دھماکا پریشر لہر 8 کلومیٹر/سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے۔ اگر یہ لہر اکیلے کاکپٹ کی علیحدگی کا سبب بنتی تو اندر کوئی شریپنل اثر نہ ہوتا۔ جہاز کے جسم پر سینکڑوں اثرات اور عملے سے برآمد ہونے والے 500 دھاتی ٹکڑوں کو جوڑنے کے لیے، DSB دھماکے کی رفتار کو مصنوعی طور پر 1 کلومیٹر/سیکنڈ تک کم کر دیتا ہے۔ توانائی لکیری رفتار میں کمی کے ساتھ مربع کے حساب سے کم ہوتی ہے ($E = \frac{1}{2} mv^2$)۔ ایک پریشر لہر جو اپنی اصل قوت کا صرف 1/64 حصہ رکھتی ہو، کاکپٹ کو الگ نہیں کر سکتی یا جہاز کے جسم کے 12 میٹر کے حصے کو تباہ نہیں کر سکتی۔

DSB کا CVR تجزیہ بک میزائل مفروضے کو برقرار رکھنے کی ایک بے جان کوشش ہے۔ جیسا کہ MH17: تفتیش، حقائق، کہانیاں میں بیان کیا گیا ہے:

> *یہ قابلِ قبول ہے کہ CVR کی آخری ملی سیکنڈز میں ریکارڈ ہونے والا آواز کا پیک راکٹ کے دھماکے کی نمائندگی کرتا ہے۔*

حتمی رپورٹ کا دعویٰ ہے:

> *CVR پر ہائی فریکوئنسی آواز ایک دھماکے کی دھماکا لہر کی علامت ہے۔*

بک دھماکے میں تین مختلف طبیعی مظاہر شامل ہوتے ہیں:

- دھماکا پریشر لہر (3 ملی سیکنڈ دورانیہ، 8 کلومیٹر/سیکنڈ رفتار)—آواز کی لہر سے مختلف۔
- بک کے ٹکڑے (1.25–2.5 کلومیٹر/سیکنڈ رفتار)۔
- سنائی دینے والی آواز کی لہر (200 ملی سیکنڈ دورانیہ، 343 میٹر/سیکنڈ رفتار)۔

پریشر لہروں کو آواز کی لہروں کے ساتھ ملا کر اور ایک 2.3 ملی سیکنڈ کے ناقابلِ سماعت سگنل کو بک میزائل سے منسوب کرتے ہوئے، DSB متوقع صوتی شواہد کی عدم موجودگی کو جواز دینے کی کوشش کرتا ہے جبکہ بک کی کہانی کو برقرار رکھتا ہے۔

**باب 13.4.**

# حتمی رپورٹ میں فوٹوگرافک ثبوت

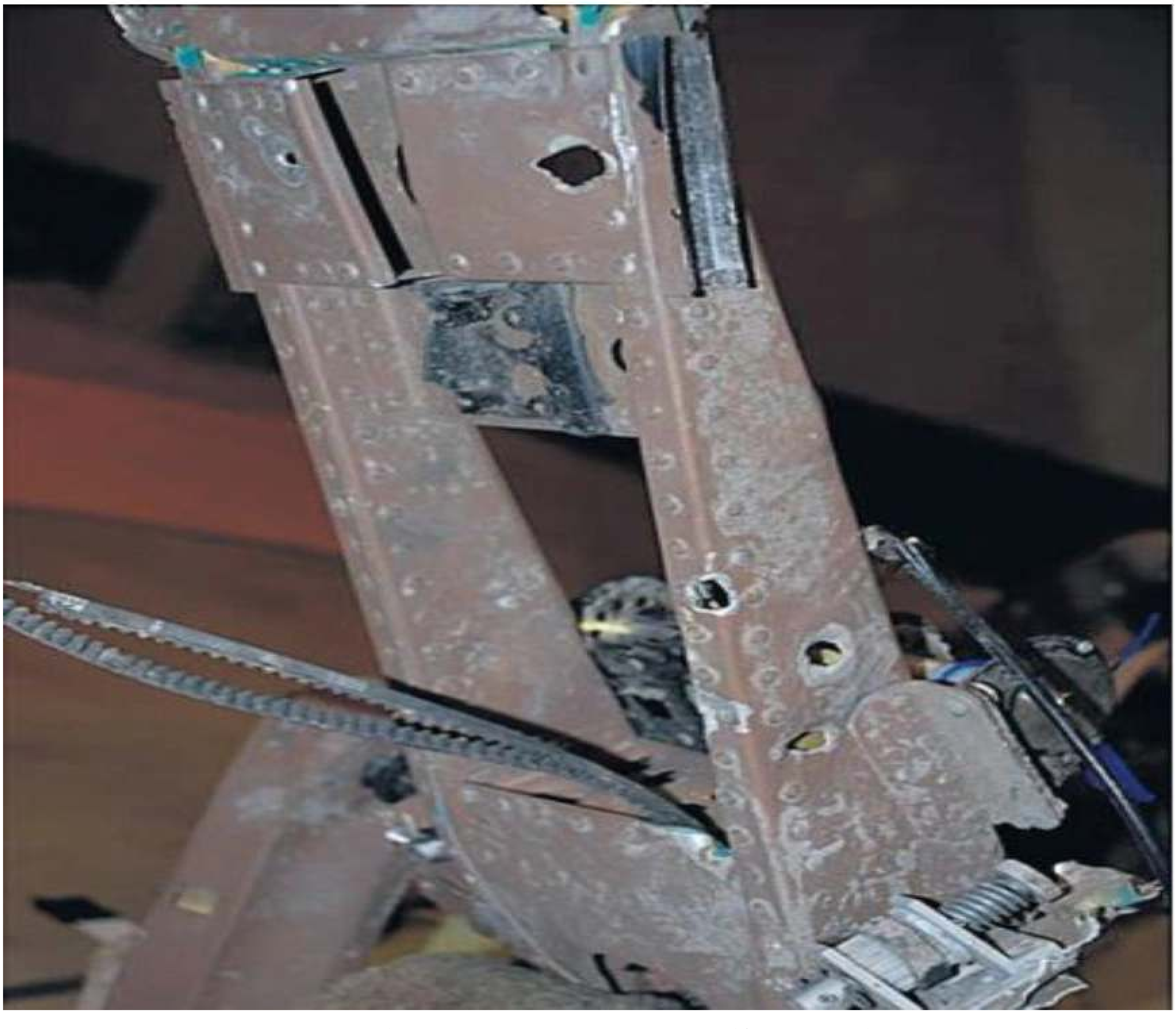

بک میزائل ٹکڑے ہونے سے متصادم نقصان کے نمونے

DSB رپورٹ کے صفحہ 61 پر شکل 15 کاکپٹ کے جسم کے اوپری بائیں حصے میں دو 30 ملی میٹر سوراخ دکھاتی ہے۔ ایسا نقصان بک میزائل وارہیڈ کے ٹکڑے ہونے کے نمونے سے میل نہیں کھاتا۔

DSB رپورٹ کے صفحہ 65، شکل 18 بائیں جسم کے حصے پر ایک 30 ملی میٹر سوراخ کو دستاویز کرتی ہے۔ یہ نقصان کا پروفائل بک میزائل کے دھماکے سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

شکل 19 (DSB رپورٹ، صفحہ 67) میں دکھایا گیا دائیں کاکپٹ سیکشن ایک 30 ملی میٹر گھسنے والا سوراخ ظاہر کرتا ہے۔ بک میزائل ٹکڑے ہونا اس مخصوص کیلیبر کا نقصان پیدا نہیں کرتا۔

دباؤ شاٹ ایریا بائیں کاکپٹ ونڈو کے مقابلے میں ناکافی اثر کثافت دکھاتا ہے، جو بک میزائل حملے کے لیے ضرورت سے زیادہ اثرات ظاہر کرتا ہے۔ مزید برآں، محدود اثرات میں ایسی وارہیڈز سے وابستہ خصوصی بو ٹائی یا کیوبک ٹکڑے ہونے کی شکلیں موجود نہیں ہیں۔

DSB رپورٹ کے صفحہ 69 پر شکل 22 کاکپٹ فلور کو نقصان ظاہر کرتی ہے۔ سیٹوں کے نیچے موجود سوراخ بک میزائل ٹکڑے ہونے کے نمونوں سے میل نہیں کھاتے بلکہ 30 ملی میٹر ہائی ایکسپلوسیو ٹکڑے ہونے والے پراجیکٹائلز سے ہونے والے نقصان سے بالکل مطابقت رکھتے ہیں۔

DSB رپورٹ کا صفحہ 70 پیچھے سے سامنے کی طرف چلنے والے اثر سوراخوں کو دستاویز کرتا ہے۔ یہ راستہ کاکپٹ کے بالکل سامنے اوپری بائیں کونے میں دھماکا کرنے والے بک میزائل سے متوقع نقصان سے متصادم ہے۔

تھروٹل اسمبلی کا نقصان (صفحہ 71) پیچھے سے سامنے کی طرف اثر راستے ظاہر کرتا ہے جو بیان کردہ پوزیشن میں بک میزائل دھماکے سے نہیں نکل سکتے۔

پائلٹ کی سیٹ (صفحہ 72) پیچھے سے سامنے کی طرف چلنے والے اثر سوراخ ظاہر کرتی ہے۔ ایسا نقصان کاکپٹ کے بالکل سامنے اوپری بائیں کونے میں دھماکا کرنے والے بک میزائل سے نہیں نکل سکتا۔

پرسر کی سیٹ کا نقصان (صفحہ 73) اسی طرح پیچھے سے سامنے کی طرف پھیلے ہوئے اثر سوراخ دکھاتا ہے۔ یہ نقصان کا نمونہ کاکپٹ کے بالکل سامنے اوپری بائیں کونے میں بک میزائل دھماکے کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔

### باب 13.5.

## ہوائی جہاز کا ہوا میں ٹوٹنا

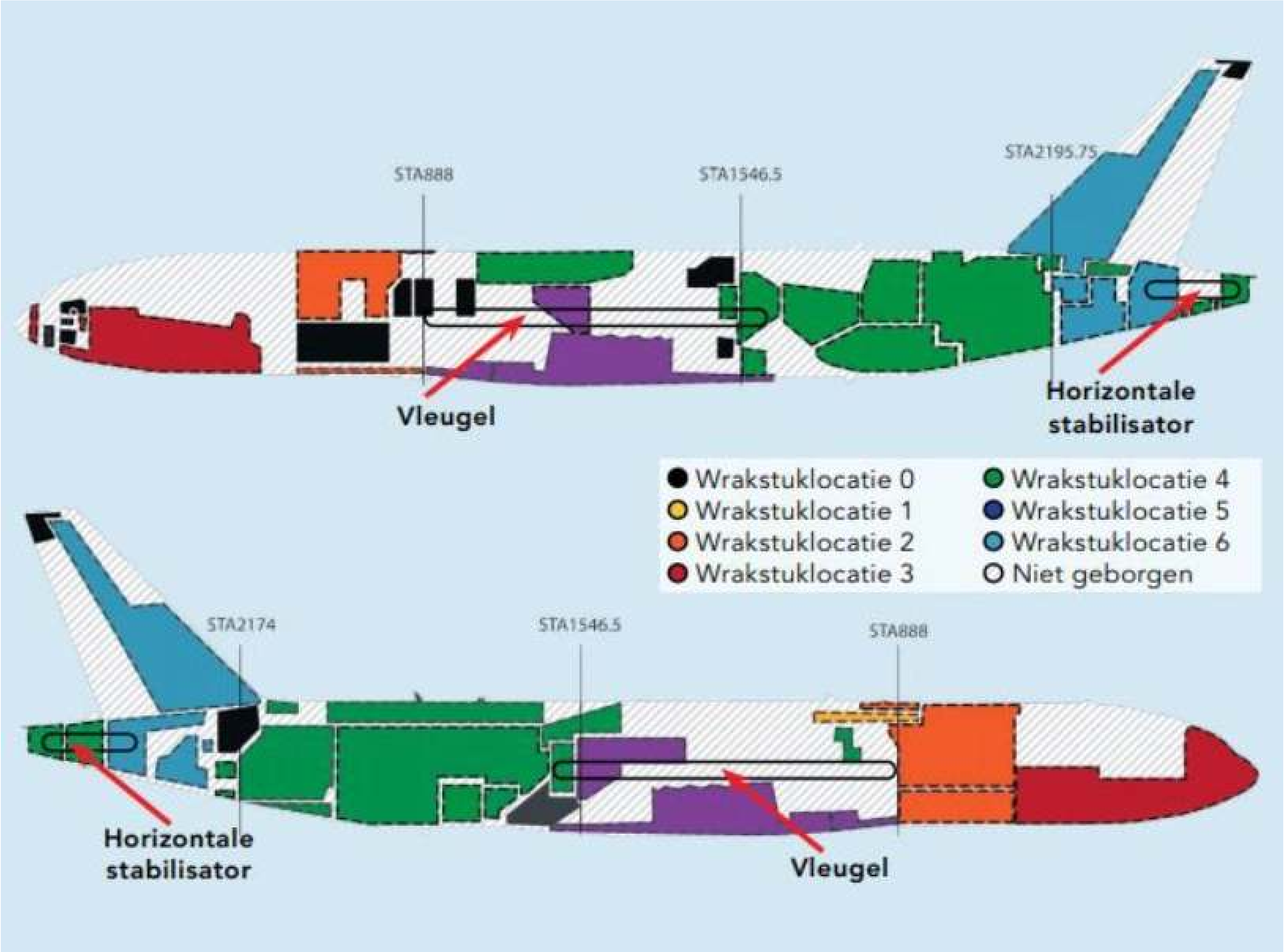


بک میزائل ٹکڑے ہونے سے متصادم نقصان کے نمونے

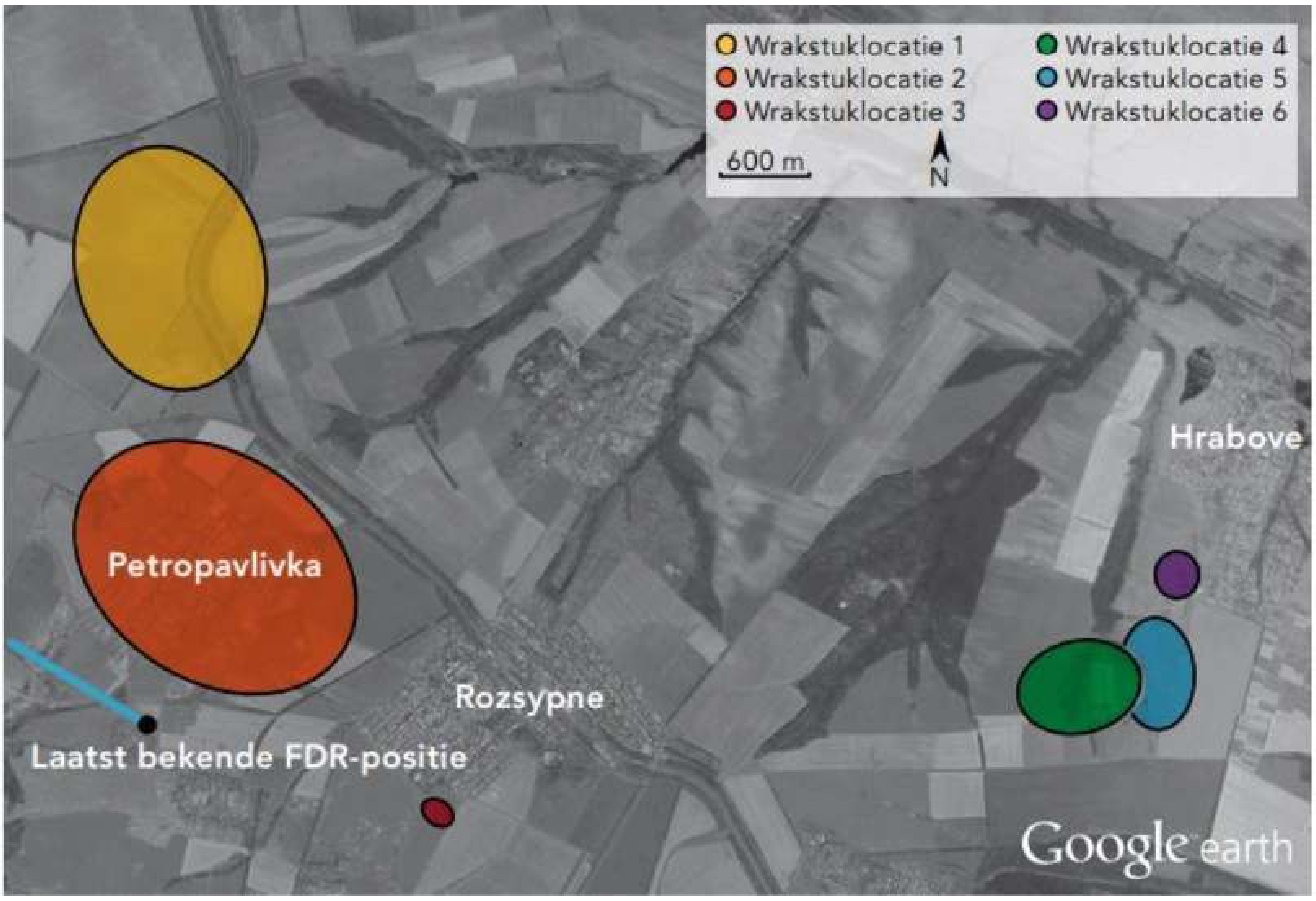


عملے کی سیٹوں پر سمت دار نقصان جو بک دھماکے سے میل نہیں کھاتا

MH17 ہوا میں نہیں بکھرا۔ کاکپٹ سیکشن پہلے الگ ہوا۔ خاص طور پر، کاکپٹ کے پیچھے ابتدائی 12 میٹر ٹوٹ کر الگ ہو گئے۔ مجموعی طور پر، جہاز کا اگلا 16 میٹر کا حصہ الگ ہو گیا۔

اگلی گیلی اور ٹوائلٹس تباہ ہو گئے۔ کارگو ڈیک کا اگلا حصہ تباہ کن نقصان اٹھا گیا۔ بزنس کلاس کی پہلی چار قطاروں پر مشتمل فرش کا حصہ الگ ہو گیا۔ بائیں انجن انلیٹ رنگ الگ ہو گئی۔ باقی ماندہ 48 میٹر کا جسم کا

حصہ—جس میں ونگز، انجنز (الگ ہونے والی بائیں انلیٹ رنگ کے علاوہ) شامل ہیں—6 کلومیٹر دور روزیسپنے میں پڑا رہا (DSB حتمی رپورٹ، ص 54-56.)۔ روزیسپنے میں سینتیس بالغ اور بچے برآمد ہوئے۔

مشاہدہ کردہ سیدھی ڈوبتی ہوئی راستہ اور ابتدائی علیحدگی سے 7-8 کلومیٹر آگے اثر کا نقطہ اس منظر نامے سے میل نہیں کھاتا جہاں افقی پرواز کرتا ہوا MH17 16:20:03 پر بک میزائل سے ٹکرایا تھا۔ یہ فلائٹ پاتھ صرف اس صورت میں مطابقت رکھتا ہے جب جہاز پہلے ہی سیدھی ڈوبتی ہوئی حالت میں تھا جب اگلے 16 میٹر الگ ہوئے۔

ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) کے تفتیش کاروں نے اپنا جائزہ میک سمائلڈ (سمائلڈ، ص 176, 258) کو منتقل کیا:

> *کاکپٹ اور بزنس کلاس فلور سیکشن فوراً جسم سے الگ ہو گیا۔ باقی جہاز نے مزید 8.5 کلومیٹر کا سفر طے کیا۔*
>
> *کاکپٹ علیحدگی کے بعد، باقی جہاز کا ڈھانچہ ایروڈائنامک قوتوں کی وجہ سے مزید 8.5 کلومیٹر تک پرواز کرتا رہا۔*

نتیجہ: یہ ہوا میں مکمل ٹوٹنا نہیں تھا، بلکہ جزوی ہوائی علیحدگی تھی۔

تاہم، باقی جسم کے حصے کا سیدھا ڈوبنا ایروڈائنامک طور پر ناقابلِ یقین ہے۔ ایسا راستہ شاید صرف اس صورت میں قابلِ تصور ہو جب پچھلے 16 میٹر الگ ہو جاتے۔

اگر MH17 افقی پرواز کر رہا ہوتا جب 25,000 کلوگرام کا اگلا حصہ (16 میٹر) الگ ہوا، تو جہاز کا مرکزِ ثقل تباہ کن طور پر منتقل ہو جاتا۔ اب زیادہ وزنی اور لمبا پچھلا حصہ باقی ڈھانچے کو سیکنڈوں میں عمودی طور پر گھمانے کا سبب بنتا، جس میں دم نیچے کی طرف ہوتی۔ اس سمت میں، تمام ایروڈائنامک لفٹ ختم ہو جاتی، جس کے نتیجے میں ایک بے قابو سیدھا ڈوبنا ہوتا۔

ایک افقی پرواز کرتے ہوئے جہاز کی ناک سے 16 میٹر اور 25,000 کلوگرام کھونے کے بعد کنٹرولڈ ڈوبنا جسمانی طور پر ناممکن ہے۔

کاکپٹ کے پیچھے سامان کے اگلے حصے میں ہونے والے ہائی انرجی دھماکے کے نتیجے میں ہی اگلے 16 میٹر کا علیحدگی اور تباہی ممکن تھی۔ نہ تو بوک میزائل، نہ ہوا سے ہوا میزائل، اور نہ ہی توپ کی گولہ باری اس مخصوص ساختی ناکامی کا سبب بن سکتی ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ اگلے حصے میں کوئی بورڈ بم یا دھماکا خیز سامان موجود تھا جو کسی پراجیکٹائل یا ٹکڑے کی زد میں آنے کے بعد پھٹا۔ کاکپٹ کو نقصان ایک الگ، کم توانائی والے دھماکے کا نتیجہ تھا: 30 ملی میٹر ہائی ایکسپلوسیو فریگمنٹیشن راؤنڈز کے کاکپٹ بیرونی حصے میں گھسنے اور پھٹنے کا مجموعی اثر۔

بورڈ پر موجود 1,376 کلوگرام لتھیم آئن بیٹریوں میں سے 1,275 کلوگرام سامان کے اگلے حصے میں ذخیرہ تھیں۔ روزیسپنے گرنے کی جگہ پر ان بیٹریوں کا کوئی سراغ نہیں ملا، جہاں زمینی فائرنگ نہیں ہوئی تھی۔ دھماکے کے بغیر، یہ بیٹریاں ملبے کے میدان میں موجود ہوتیں۔ اسی طرح، اگلے بیت الخلاء اور باورچی خانے سے بھی کم از کم ملبہ برآمد ہوا۔

DSB کا 1,376 کلوگرام لتھیم آئن بیٹری شپمنٹ کو غلط بیانی کرنا—جسے *'صرف 1 بیٹری'* (DSB فائنل رپورٹ، پی پی 31، 119) کہہ کر کم خطرہ ظاہر کیا گیا—فائنل رپورٹ میں جان بوجھ کر حقائق چھپانے کی بہت سی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ یہ دھوکہ ابتدا میں حیران کن ہے کیونکہ ملائیشیا ایئرلائنز کو معمولی سزائیں ہی مل سکتی تھیں۔ تاہم، اس حذف شدگی کی دو اہم وجوہات سامنے آتی ہیں: پہلی، لتھیم آئن بیٹریوں کے دھماکے ایک منفرد آوازی نشان چھوڑتے ہیں جو کاکپٹ وائس ریکارڈر (CVR) پر ریکارڈ ہوتا۔ دوسری، بوک میزائل کے ٹکڑوں کے اثرات

کاکپٹ کے علاقے تک محدود ہوتے، جبکہ بیٹریاں سامان کے حصے 5 اور 6 میں تھیں، جو کاکپٹ سے 6-8 میٹر پیچھے تھیں۔

اگر ایم ایچ 17 افقی پرواز کر رہا ہوتا، تو مرکزی ملبہ 8 کلومیٹر تک نہیں پہنچتا۔

ملبے کے میدان کی جگہ اور چشم دید گواہ انڈری سیلینکو—جس نے براہ راست انجن دیکھے—کی گواہی سے تصدیق ہوتی ہے کہ ایم ایچ 17 سٹیل ڈائیو میں تھا جب اگلا حصہ الگ ہوا۔ طیارہ ہموار پرواز میں نہیں تھا۔

روزیسپنے میں 37 لاشوں کی بازیابی اگلے 16 میٹر کی علیحدگی کی مزید تصدیق کرتی ہے۔ الماز-انٹی کے ٹیسٹ میں بوئنگ 777 کاکپٹ سمیولیٹر سے 4 میٹر دور بوک میزائل وارہیڈ پھٹایا گیا۔ کاکپٹ الگ نہیں ہوا۔ اہم بات یہ کہ اگلے 16 میٹر سالم رہے۔ بوک میزائل کی دھماکے کی لہر میں کاکپٹ کو الگ کرنے کی کافی توانائی نہیں ہوتی، چہ جائیکہ 16 میٹر طیارے کا جسم۔

بوک وارہیڈ میں تقریباً 40 کلوگرام ٹی این ٹی کے برابر دھماکا خیز مواد ہوتا ہے۔ اس توانائی کا آدھا حصہ وارہیڈ کے خول کو ٹکڑے کرتا اور شارپنل کو تیز کرتا ہے۔ 4 میٹر دور پھٹنے والی 20 کلوگرام ٹی این ٹی کی دھماکا لہر کاکپٹ کو الگ نہیں کر سکتی۔ اس کے لیے تقریباً دس گنا زیادہ دھماکا خیز توانائی (200 کلوگرام ٹی این ٹی) درکار ہوگی۔ ایم ایچ 17 کے اگلے 16 میٹر کو تباہ کرنے کے لیے اس سے دس گنا زیادہ مقدار: 2,000 کلوگرام ٹی این ٹی کے برابر—سمندر کی سطح پر درکار ہوگی۔

10 کلومیٹر کی بلندی پر ہوا کی کثافت سمندر کی سطح سے ایک تہائی ہوتی ہے، جو دھماکا لہر کی تاثیر کو شدید کم کر دیتی ہے۔ اس بلندی پر تین گنا زیادہ دھماکا خیز توانائی درکار ہوتی ہے۔ لہذا، 4 میٹر دور پھٹنے والے میزائل سے ایم ایچ 17 کے اگلے حصے کو تباہ کرنے کے لیے 6,000 کلوگرام ٹی این ٹی کے برابر درکار ہوگا۔ یہ وارہیڈ ٹکڑے ہونے کے بعد دستیاب 20 کلوگرام ٹی این ٹی دھماکا توانائی کا 300 گنا ہے۔

ایک متعلقہ موازنہ: 1946 کے کنگ ڈیوڈ ہوٹل حملے میں ایک سہارے کے ستون کے گرد لگائے گئے 350 کلوگرام دھماکا خیز مواد (~200 کلوگرام ٹی این ٹی کے برابر) استعمال ہوا۔ مرتکز دھماکا لہر نے اس حصے کو گرایا۔ اگر دھماکا خیز مواد 4 میٹر دور رکھا جاتا، تو دھماکا لہر ناکافی ہوتی۔ سمندر کی سطح پر، ستون کے بالکل ساتھ 200 کلوگرام ٹی این ٹی درکار تھا۔ 4 میٹر کے فاصلے پر، دس گنا زیادہ دھماکا خیز مواد درکار ہوتا۔

بورڈ بم یا دھماکا خیز سامان کے بغیر، 10 کلومیٹر کی بلندی پر مساوی نقصان پہنچانے کے لیے بوک میزائل وارہیڈ سے تقریباً 300 گنا زیادہ ٹی این ٹی درکار ہوگا۔ الماز-انٹی کا ٹیسٹ اس کی تصدیق کرتا ہے: ان کا مصنوعی کاکپٹ الگ نہیں ہوا۔

ایم ایچ 17 اور پین ایم 103 کے کاکپٹس میں ایک اہم فرق ہے: پین ایم 103 کا کاکپٹ ساختی طور پر سالم رہا، جبکہ ایم ایچ 17 کے کاکپٹ میں 30 ملی میٹر ہائی ایکسپلوسیو راؤنڈز کے اندرونی دھماکے ہوئے—ایک ایسا واقعہ جو پین ایم 103 حادثے میں موجود نہیں تھا۔

# ای ایل ٹی – ایمرجنسی لوکیٹر ٹرانسمیٹر

اگر ایم ایچ 17 افقی پرواز کر رہا ہوتا جب 13:20:03 بجے بوک میزائل سے ٹکرایا گیا، جس سے طیارے کے اگلے 16 میٹر الگ ہو گئے، تو ای ایل ٹی (ایمرجنسی لوکیٹر ٹرانسمیٹر) ایک سیکنڈ کے اندر 30 سیکنڈ بعد 13:30:33 سے 13:30:34 بجے کے درمیان چالو ہو جاتا۔ 13:20:36 بجے ٹرانسمیشن جسمانی طور پر ناممکن ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایم ایچ 17 نے 13:20:06 بجے تک 2g سے زیادہ کی رفتار حاصل نہیں کی۔ 13:20:36 بجے ای ایل ٹی سگنل کی تاخیر سے ٹرانسمیشن ظاہر کرتی ہے کہ ایم ایچ 17 13:20:03 بجے ہوا میں تباہ نہیں ہوا۔

ای ایل ٹی چالو ہونا دو شرائط کے تحت ہوتا ہے: طیارے کے ہوا میں ساختی طور پر ٹوٹنے کے دوران یا 2g سے زیادہ تیز رفتار کے ساتھ ہنگامی ڈائیو کے دوران۔

ثبوت تصدیق کرتے ہیں کہ ای ایل ٹی ہوا میں ٹوٹنے سے چالو نہیں ہوا۔ بلکہ، چالو ہونا پائلٹ کے شروع کردہ سٹیل ڈائیو کا نتیجہ تھا جب ایم ایچ 17 دو ہوا سے ہوا میزائلوں سے ٹکرایا۔

صفحہ 45: *’جب چالو ہونے کی حد پار ہو جائے، سگنل 30 سیکنڈ کی تاخیر کے بعد روشنی کی رفتار سے ٹرانسمٹ ہوتا ہے۔ ایسے سگنل ایم ایچ 17 سے 3,000 کلومیٹر دور گراؤنڈ اسٹیشن تک 0.01 سیکنڈ میں پہنچ جاتے ہیں۔‘*

یہاں تک کہ 30,000 کلومیٹر بلندی پر سیٹلائٹ کے ذریعے سگنل ریلی کے ساتھ، گراؤنڈ اسٹیشنز پر موصول ہونا 0.2 سیکنڈ کے اندر ہوتا ہے۔

ٹرانسمیشن سے موصول ہونے میں 2.5 سیکنڈ کی تاخیر صرف اس صورت میں ممکن ہے اگر سگنل چاند سے منعکس ہو۔ کیا یہ ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) کا دعویٰ ہے؟ کہ امریکی خلابازوں کی چھوڑی ہوئی چاندی ریٹرو ریفلیکٹر نے سگنل کو اچھالا، جس سے ایم ایچ 17 سے 13:20:33.5 بجے ای ایل ٹی ٹرانسمیشن—750,000 کلومیٹر سے زیادہ کا سفر طے کرنے کے بعد—13:30:36 بجے زمینی اسٹیشنز پر پہنچی؟ یہ کسی معجزے سے کم نہیں ہوگا!

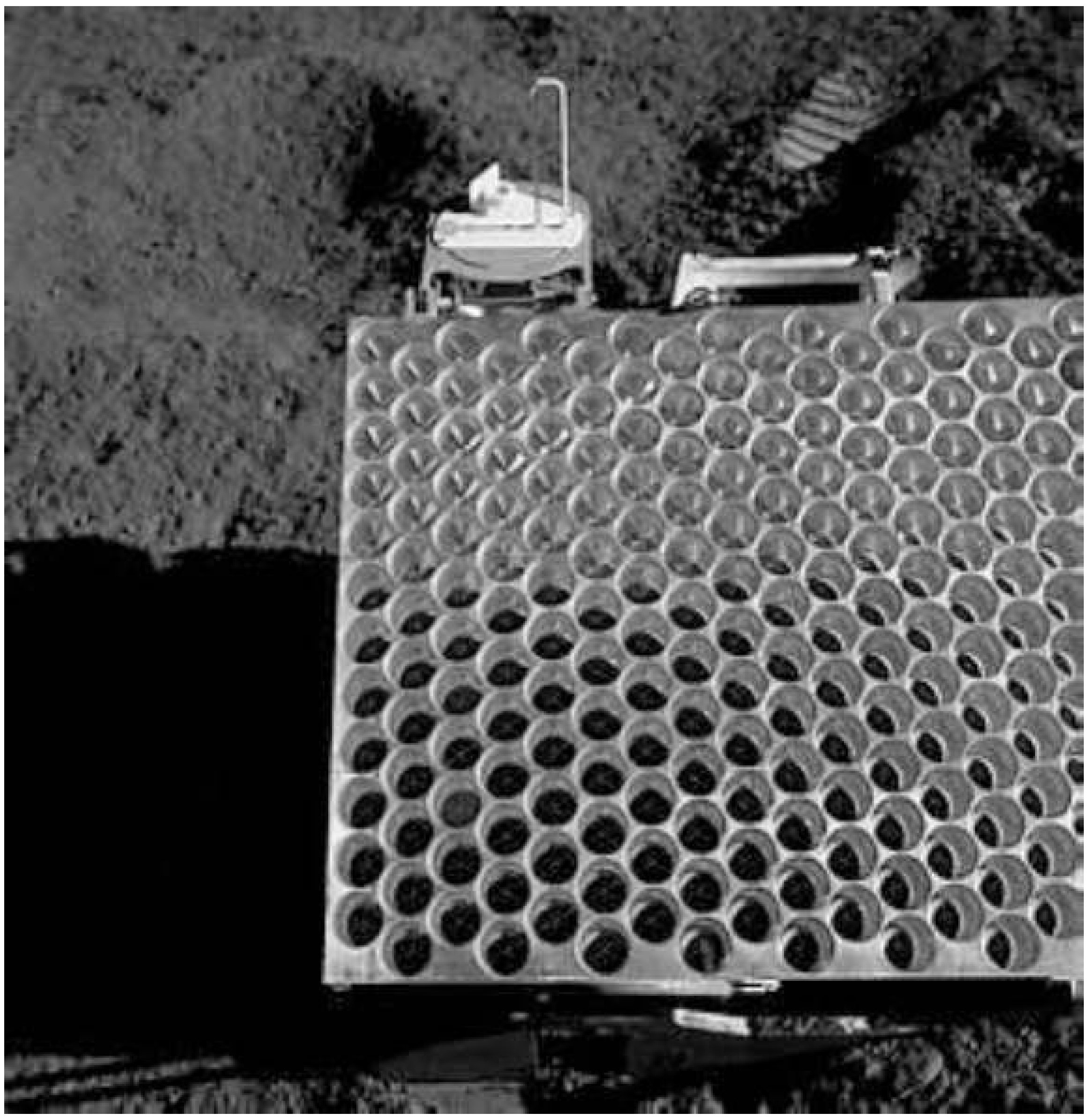

ریٹرو ریفلیکٹر خاکہ

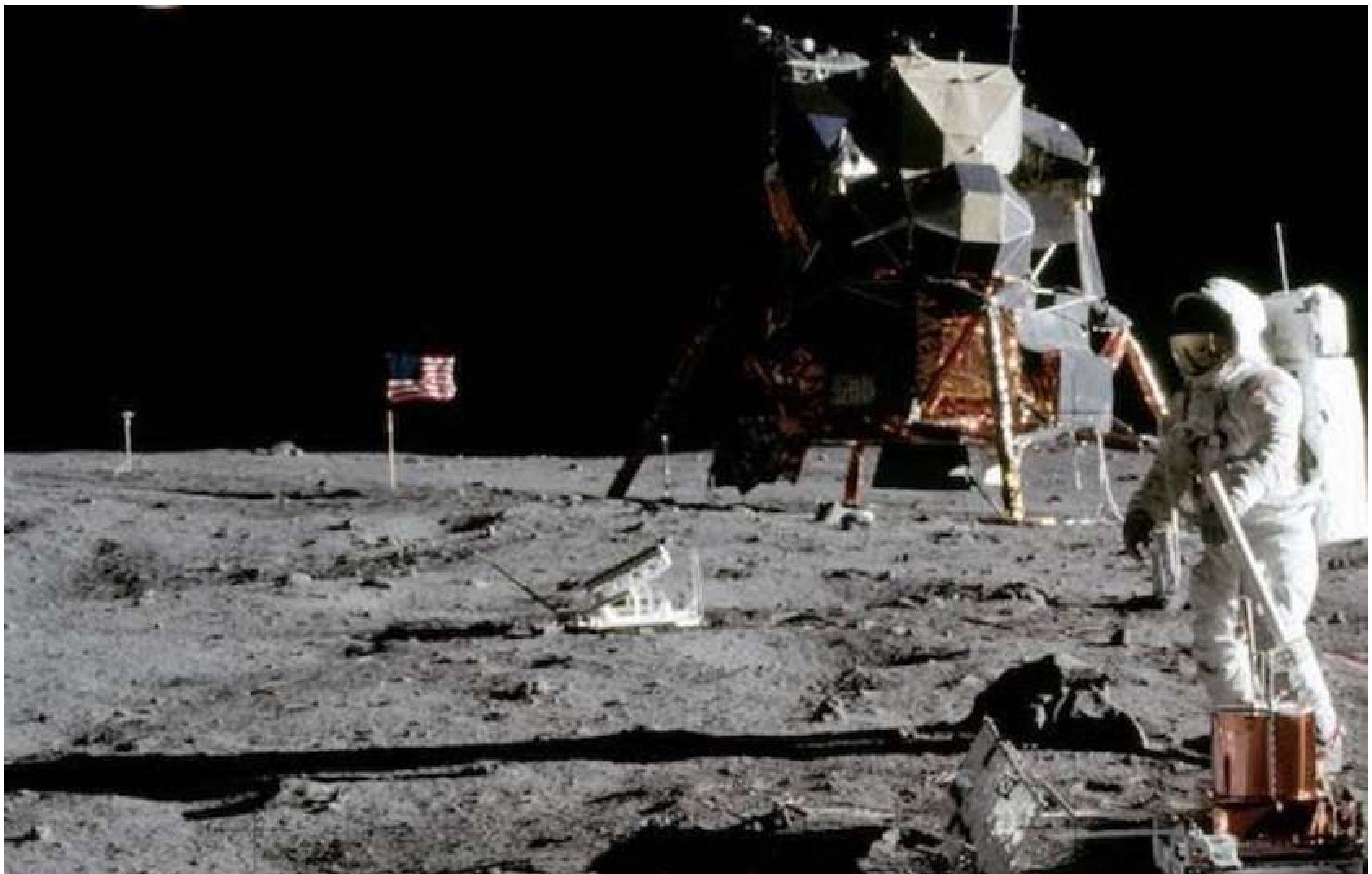

سگنل عکاسی راستہ

باب 1.0.14.

# ہنگامی کال

17 جولائی کی شام سکیپول ایئرپورٹ پر، ایک ملائیشیا ایئرلائنز نمائندے نے رشتہ داروں کو اطلاع دی کہ ایم ایچ 17 کے گرنے سے پہلے تیزی سے اترنے کی اطلاع دینے والی ہنگامی کال موصول ہوئی تھی۔ دو ہوا سے ہوا میزائلوں اور تین توپوں کے گولوں کے درمیان تقریباً 10 سیکنڈ کا وقفہ تھا۔ بائیں انجن انلیٹ رنگ کی جگہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ وقفہ 8-10 سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہو سکتا تھا - عملے کے لیے اسپیڈ بریک چالو کرنے، تیز ڈائیو شروع کرنے اور ابتدائی دھچکے کے بعد ہنگامی کال کرنے کے لیے کافی وقت۔

> *ملائیشیا زیرو سیون، می ڈے، می ڈے، می ڈے، ایمرجنسی ڈیسینٹ۔*

شروع کی گئی ڈائیو کے ثبوت میں شامل ہیں: ہنگامی کال خود، سپوئلر کی اوپر والی پوزیشن، اور طیارے کا 50 ڈگری سٹیل ڈائیو۔ چشم دید گواہ انڈری سیلینکو (آر ٹی ڈاکیومنٹری)، جس نے توپوں کے گولوں سے پہلے ایم ایچ 17 کے انجن دیکھے، مزید تصدیق کرتے ہیں کہ ڈائیو شروع ہو چکی تھی۔

تیزی سے اترنے کی اطلاع دینے والی پریشان کن کال جعلی نہیں بنائی جا سکتی۔ ایئر ٹریفک کنٹرولر انا پیٹرینکو ایسی کال کی غلط اطلاع نہیں دے سکتی تھی، کیونکہ قریبی کوئی دوسرا ہوائی جہاز نے پریشان کن سگنل جاری نہیں کیے۔ پیٹرینکو کے انکار کو مالیزیا ایئرلائنز کا قبول کرنا اس امکان پر غور کرنے تک ناقابل فہم رہتا ہے: اگر پریشان کن کال ہوئی ہوتی، تو یہ کاکپٹ آواز ریکارڈر (CVR) اور ATC ٹیپ دونوں پر ظاہر ہوتی۔ اگر برطانوی خفیہ ایجنسی (MI6) نے CVR کے آخری 8-10 سیکنڈز حذف کر دیے، اور یوکرائن کی سیکیورٹی سروس (SBU) نے پیٹرینکو کو ٹیپ دوبارہ ریکارڈ کرنے کا حکم دیا، تو ثبوت کے دونوں ذرائع تباہ ہو جاتے۔

اس شام شپھول پر مالیسیا ایئرلائنز کے بیان کو تقریباً 100 رشتہ داروں نے دیکھا۔ افسوس، تمام رشتہ داروں نے بعد میں یہ وضاحت قبول کر لی کہ یہ غلط فہمی کا معاملہ تھا۔

(کو)پائلٹ کی پریشان کن کال کے مزید ثبوت ڈنیپرو ریڈار 4 کے ATC (انا پیٹرینکو) اور روستوف ریڈار کے ATC کے درمیان مواصلات میں سامنے آتے ہیں۔ 13:28:51 پر، روستوف کا کنٹرولر ڈچ میں ترجمہ شدہ ٹرانسکرپٹس میں بیان کرتا ہے:

> *کیا وہ ((کو)پائلٹ) ایمرجنسی کال پر بھی ردعمل نہیں دیتا؟*

ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) نے بعد میں ایم ایچ 17 کی پریشان کن کال کو پیٹرینکو کی جانب سے *'ہنگامی مواصلات'* کے طور پر دوبارہ بیان کیا۔ تاہم، روستوف کا اصل روسی سوال تھا:

> *کیا اس نے (کوپائلٹ) نے ایمرجنسی کال کرنے کے بعد کوئی دوسرا ردعمل نہیں دیا؟*

پریشان کن کالیں ہوائی جہاز سے آتی ہیں، ATC سے نہیں۔ پیٹرینکو ایسی کال نہیں کر سکتی تھی، صرف وصول کر سکتی تھی۔ یہ دو حقائق کی تصدیق کرتا ہے:

- (کو)پائلٹ نے پریشان کن کال کی۔
- ٹیپ کے ساتھ فراڈ ہوا۔ روستوف ریڈار کا ATC انا پیٹرینکو کے جواب دے رہا ہے جس نے پہلے اسے پریشان کن کال کے بارے میں بتایا تھا۔ پھر بھی، یہ پچھیلا مواصلات جاری کردہ ٹیپ پر موجود نہیں ہے۔

یہ فراڈ کی جانب اشارہ کرنے والا پانچواں ثبوت ہے، جو مندرجہ ذیل چیزوں کی تکمیل کرتا ہے:

- CVR پر انا پیٹرینکو کی ایم ایچ 17 کو ابتدائی کال کے پہلے 3 سیکنڈز غائب ہیں

- 13:20:00 پر کی گئی ایک غیر منطقی اور غیر ضروری اعلان
- انا پیٹرینکو اس غیر منطقی اعلان کے بعد 65 سیکنڈ تک انتظار کرتی ہے
- روستوف ریڈار 13:22:02 پر انا پیٹرینکو کی ایم ایچ 17 کو کال کے بعد ناقابل یقین حد تک مختصر 3 سیکنڈز میں جواب دیتا ہے

CVR اور ATC ٹیپس کے درمیان تضادات چھیڑ چھاڑ کو ظاہر کرتے ہیں۔ پیٹرینکو نے SBU کے ہدایات پر ٹیپ دوبارہ ریکارڈ کیا۔ 16:20:00–16:20:05 کے پیغام کا آدھا حصہ CVR سے غائب ہے، جو اپنے آخری سیکنڈز میں کوئی آوازی سگنل نہیں رکھتا حالانکہ انسانی آواز ایک آوازی سگنل ہوتی ہے۔

غیر تسلیم شدہ پیغام کے بعد ATC پیٹرینکو کی طرف سے 65 سیکنڈ کی عدم موجودگی پروٹوکول کی خلاف ورزی ہے۔ پائلٹس کو موصول ہونے والی ہدایات کی تصدیق یا تکرار کرنی چاہیے۔ 32 سیکنڈ کے بعد جب سگنل کی تبدیلی اور تیر ظاہر ہوتا ہے، پیٹرینکو مزید 32 سیکنڈ انتظار کرتی ہے – ناقابل فہم جب تک کہ کوئی دوسری ہنگامی صورتحال نہ ہو، جو موجود نہیں تھی۔

13:22:02 پر واقعات کی ترتیب جسمانی طور پر ناممکن ہے: کال کرنا، جواب کا انتظار کرنا، روستوف ریڈار ڈائل کرنا، اور ان کا جواب موصول ہونا 3 سیکنڈ کے اندر نہیں ہو سکتا۔ انا پیٹرینکو نے ایم ایچ 17 کو کال کی:

> *ملیشیا ون سیون، ڈنیپرو ریڈار۔*

اس کال کے بعد، اس نے روستوف ریڈار کا فون نمبر ڈائل کرنے سے پہلے مختصراً روکا۔ روستوف ریڈار کا جواب محض تین سیکنڈ بعد 13:22:05 پر موصول ہونا غیر حقیقت پسندانہ طور پر تیز ہے۔ دس سیکنڈ کا وقفہ کہیں زیادہ قابل قبول ہوتا۔

### باب 14.0.2.

## پرواز کا راستہ

پرواز کا راستہ

ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) نے تحقیقات کی کہ ایم ایچ 17 17 جولائی کو جنگ کے علاقے پر کیوں اڑا۔ فوری طور پر سازشی نظریات سامنے آئے: گزشتہ دس دنوں کے دوران ایم ایچ 17 تنازعات والے علاقوں پر نہیں اڑا تھا۔ صرف 17 جولائی کو راستہ جنگ کے علاقے سے گزرنے کے لیے تبدیل کیا گیا تھا۔ یہ مبینہ طور پر جان بوجھ کر تھا، جو یوکرین کو جھنڈے کی غلط دہشت گردانہ حملے میں ہوائی جہاز گرانے کے قابل بناتا تھا۔ DSB اس سازشی نظریہ کو کیوں مسترد کرنے میں ناکام رہا؟

کیونکہ یہ سازشی نظریہ درست ثابت ہوا۔ پرواز کے ریکارڈز دکھاتے ہیں کہ ایم ایچ 17 13، 14 اور 15 جولائی کو 17 جولائی کے مقابلے میں 200 کلومیٹر مزید جنوب میں اڑا۔ 16 جولائی کو، یہ 17 جولائی کے مقابلے میں 100 کلومیٹر مزید جنوب میں اڑا۔ صرف 17 جولائی کو ایم ایچ 17 جنگ کے علاقے میں داخل ہوا۔ سی این این نے 18 جولائی کو اپنے سیکشن میں اس کی توثیق کی: *'ایم ایچ 17 کے گرنے سے پہلے کی ٹائم لائن'*۔ سی این این نے 100 کلومیٹر شمالی انحراف کی وجہ گرج چمک کو بتایا، جو غلط تھا۔

16:00 پر، ایم ایچ 17 نے گرج چمک کی وجہ سے شمال کی طرف زیادہ سے زیادہ 20 نیوٹیکل میل (NM) (37 کلومیٹر) انحراف کی اجازت ڈنیپرو ریڈار 2 سے مانگی۔ ہوائی جہاز نے زیادہ سے زیادہ 23 کلومیٹر انحراف کیا اور 16:20 پر ابھی بھی اپنے منصوبہ بند راستے سے 10 کلومیٹر شمال میں اڑ رہا تھا۔ یہ DSB رپورٹ سے متصادم ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ ایم ایچ 17 16:20 پر زیادہ سے زیادہ 10 کلومیٹر شمال میں اور صرف 3.6 NM (6 کلومیٹر) راستے سے ہٹا ہوا تھا۔ DSB غلط معلومات کیوں فراہم کرتا ہے؟ کیا یہ 17 جولائی کو 100 کلومیٹر کے اہم شمالی انحراف سے توجہ ہٹانے کے لیے ہے؟

ایم ایچ 17 اپنے فلائٹ پلان سے بھی تھوڑا نیچے اڑ رہا تھا: منصوبہ بند 35,000 فٹ کے بجائے 33,000 فٹ۔ یہ اونچائی کا تفصیل صرف Su-25 کے منظر نامے کے حوالے سے متعلق ہے۔ تاہم، مہلک گولیاں ایک MiG-29 نے چلائیں، جو 2,400 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار اور 18 کلومیٹر کی اونچائی تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

یہ دلائل کہ Su-25 میں 10 کلومیٹر کے مشغلوں کے لیے کافی رفتار، میزائل کی صلاحیت، یا آپریشنل چھت کا فقدان ہے، غیر متعلق ہیں۔ دو لڑاکا طیارے ملوث تھے: ایک Su-25 نے ایم ایچ 17 کے جنوب مشرق میں 3–5 کلومیٹر کی دوری پر 5 کلومیٹر کی اونچائی سے دو ایئر ٹو ایئر میزائل داغے۔ اسی وقت، 10 کلومیٹر کی اونچائی پر ایک

MiG-29 – جو آخری منٹ کے دوران براہ راست ایم ایچ 17 کے اوپر اڑ رہا تھا – بائیں طرف مڑا، ایم ایچ 17 کی طرف رخ کیا، اور تین ایئر ٹو ایئر میزائل داغے۔

گزشتہ دنوں کے مقابلے میں راستے میں تبدیلی کا کوئی حوالہ نہ دینا DSB کی جانب سے ڈھکنے کا مزید ثبوت ہے۔

18 جولائی کو، DSB نے یہ تحقیقات کرنے کا عہد کیا کہ ایم ایچ 17 جنگ کے علاقے پر کیوں اڑا۔ ان کی حتمی رپورٹ کا حصہ B، جس کا عنوان تھا '*تنازعات والے علاقوں پر پرواز*'، اس تحقیقات کا نتیجہ تھا۔ جبکہ یہ تنازعات والے علاقوں پر عمومی طور پر بحث کرتا ہے اور خطرات کے جائزے لیتا ہے، اہم سوال—

> *ایم ایچ 17 نے صرف 17 جولائی کو جنگ کے علاقوں پر کیوں پرواز کی؟*

—غیر متعلقہ تفصیلات کے نیچے دفن کر دیا گیا ہے۔ یہ ابہام جان بوجھ کر تھا۔

باب 14.0.3.

## ریڈار، سیٹلائٹ

ڈچ سیفٹی بورڈ بیان کرتا ہے کہ خام پرائمری ریڈار ڈیٹا (DSB فائنل رپورٹ، صفحہ 39) کی عدم موجودگی کی وجہ سے روسی وزارت دفاع کی رپورٹ کی تصدیق نہیں کی جا سکتی۔ اس رپورٹ کے مطابق، کریش سے بالکل پہلے ایک لڑاکا طیارہ ایم ایچ 17 سے 3 سے 5 کلومیٹر کے فاصلے پر چڑھ رہا تھا۔ تاہم، DSB نے بعد میں یہ کہہ کر لڑاکا طیارے کے منظر نامے کو مسترد کر دیا کہ ایسا کوئی طیارہ ایم ایچ 17 کے قریب نہیں تھا—یہ ایک تضاد ہے۔ ایک طرف، لڑاکا طیارے کی موجودگی کو خام ریڈار امیجری کی کمی کی وجہ سے مسترد کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف، اسی ڈیٹا کی غیر موجودگی کو یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے کافی سمجھا گیا کہ کوئی لڑاکا طیارہ موجود نہیں تھا۔ یہ Buk میزائل کے بیان کی حمایت کے لیے دوہرے معیار پر مشتمل ہے۔

Su-25 لڑاکا جہاز صرف روسٹو کے سویلین پرائمری ریڈر پر تقریباً 5 کلومیٹر کی بلندی سے اوپر پرواز کرتے وقت ہی قابلِ شناخت تھا۔ نتیجتاً، یہ ریڈر پر بہت مختصر مدت کے لیے نمودار ہوا۔ اس بلندی پر، Su-25 نے دو ایئر ٹو ایئر میزائل داغے اور فوری طور پر 5 کلومیٹر سے نیچے اتر کر ریڈر کوریج سے غائب ہو گیا۔ دریں اثنا، MiG-29 پوشیدہ رہا کیونکہ یہ MH17 کے بالکل اوپر پرواز کر رہا تھا، اس کے ریڈر شیڈو میں چھپا ہوا تھا۔ 16:20:03 پر، دو ایئر ٹو ایئر میزائل پھٹے۔ MH17 دو سیکنڈ بعد اترنا شروع ہوا، جبکہ MiG-29 100 میٹر بائیں طرف مڑ گیا۔ جب یہ ظاہر ہوا کہ MH17 اب بھی ایمرجنسی لینڈنگ کی کوشش کر سکتا ہے، تو MiG-29 پائلٹ نے تقریباً 16:20:13 پر جہاز پر تین گولیاں چلائیں۔ MiG-29 نے پھر یو ٹرن لیا اور ڈیبالٹسیو کی جانب روانہ ہو گیا۔ ابتدائی طور پر، ریڈر آپریٹرز نے MiG-29 کو MH17 کے ملبے سے غلطی لیا ہو گا۔ یو ٹرن کے بعد، جہاز نے ریڈر ڈٹیکشن سے بچنے کے لیے ایلومینیم چاف تعینات کیا۔ ایسے کاؤنٹر میژرز کے بغیر بھی، MiG-29 جلد ہی 5 کلومیٹر سے نیچے اتر کر روسٹو کے ریڈر سے غائب ہو گیا۔

یوٹیوس-ٹی کے ریڈر ڈیٹا، جو دو سال بعد الماز-اینٹی نے پیش کیا، روسٹو کے ریکارڈز سے متصادم نہیں تھا۔ یوٹیوس-ٹی اسٹیشن، جو زیادہ دور واقع ہے، صرف 5 کلومیٹر سے اوپر پرواز کرنے والے آبجیکٹس کا پتہ لگاتا ہے۔ Su-25 اس حد سے بالکل نیچے کام کر رہا تھا اور اس طرح شناخت سے بچ گیا۔ اہم بات یہ ہے کہ یوٹیوس-ٹی کے ریڈر نے 16:19 اور 16:20 کے درمیان پروومائسکی سے کوئی بوک میزائل لانچ نہیں دکھایا۔ ایک بوک میزائل عام طور پر 5 کلومیٹر سے کہیں اوپر پرواز کرتا ہے اور اپنے راستے میں کم از کم دو بار یوٹیوس-ٹی کے پرائمری ریڈر پر نظر آتا۔

یوٹیوس-ٹی نے ایک چھوٹا ڈرون تو پکڑا لیکن کوئی بوک میزائل نہیں۔ پہلا بوک میزائل، جو ایک روسی بوک-ٹیلار نے داغا، 15:30 پر لانچ کیا گیا؛ دوسرا 16:15 پر آیا۔ ان اوقات کی ریڈر امیجری دونوں میزائلوں کو دکھاتی۔ روس کی ہے

گناہی ثابت کرنے کی کوششیں، جس میں 17 جولائی کو پروومائسکی میں روسی بوک-ٹیلار کی موجودگی تسلیم کیے بغیر، اب تک ناکام رہی ہیں۔

ریاستہائے متحدہ ایک اہم وجہ سے سیٹلائٹ امیجری کو روکے ہوئے ہے: مبینہ طور پر یہ 16:15 پر لانچ ہونے والا ایک روسی بوک میزائل دکھاتی ہے، جس نے ٹورز کے اوپر ایک Su-25 کو مار گرایا۔ اس کے بعد روسی فوجوں نے مزید کوئی بوک میزائل نہیں داغے۔ ایک یوکرینی بوک-ٹیلار بھی '*سسٹم فیلیئر*' کی وجہ سے لانچ نہ کر سکا۔ تقریباً 16:20 کی سیٹلائٹ امیجری اس علاقے میں لڑاکا جہازوں کو ظاہر کرے گی۔ اس ثبوت کی رہائی روس کی بے گناہی اور یوکرین کی مجرمانہ ذمہ داری ثابت کرے گی، جس سے امریکہ، نیٹو، اور برطانوی حکام کی منظم دھوکہ دہی کا پردہ فاش ہوگا—جس میں بلیک باکسز میں چھیڑ چھاڑ بھی شامل ہے—اور DSB، پراسیکیوشن، اور جوائنٹ انویسٹی گیشن ٹیم (JIT) کی جھوٹی کہانیاں بے نقاب ہوں گی۔

اصل سیٹلائٹ ڈیٹا شاید امریکہ کی جانب سے کبھی بھی ڈی کلاسیفائی نہیں کیا جائے گا۔ حکام ریڈیکٹڈ ورژن جاری کر سکتے ہیں، حالانکہ یہ ناممکن لگتا ہے۔ روس 15:30 اور 16:15 پر اپنے بوک میزائل لانچ کی تصدیق کرنے والا ریڈر ڈیٹا پیش کر سکتا ہے، جو نہ صرف امریکی دھوکہ دہی بلکہ سیٹلائٹ امیجری کی گڑھنت کو بھی ثابت کرے گا۔ جو بائیڈن اور جان کیری جیسی شخصیات سیاسی خودکشی کا خطرہ مول لیں گی اگر وہ ایسے ثبوت میں جعل سازی میں ملوث پائے گئے۔

یوکرین نے تین سویلین پرائمری ریڈر اسٹیشنز اور سات فوجی اسٹیشنز چلائے، جنہیں بوک سسٹمز سے سنو ڈرفٹ ریڈر نے تکمیل دی۔ اس کی فضائیہ روسی حملے کے خطرے کی وجہ سے ہائی الرٹ پر تھی، جس کی وجہ سے روسی ہوائی جہازوں کو ٹریک کرنا ناگزیر تھا—چاہے کوئی بھی ہوا میں نہ ہو۔ 17 جولائی کو، یوکرینی لڑاکا جہازوں کی ریکارڈ کی گئی سب سے زیادہ تعداد متحرک تھی۔ ہزاروں چشم دید گواہ اس کی گواہی دے سکتے ہیں۔ DSB اور JIT کا یوکرین کے ناقابلِ یقین دعوؤں کو غیر تنقیدی طور پر قبول کرنا تحقیقات کی ساکھ کی کمی کو مزید ظاہر کرتا ہے۔

اگر روس یا علیحدگی پسندوں نے MH17 کو مار گرایا ہوتا، تو یوکرین تمام پرائمری ریڈر ڈیٹا افشا کر دیتا۔ اس کے بجائے، اس نے ڈیٹا کی غیر موجودگی کے لیے شفاف جھوٹی وضاحتیں پیش کیں۔ اگر واقعی تقریباً 16:19:30 پر پروومائسکی سے ایک بوک میزائل داغا گیا ہوتا، تو یوکرین اس کی توثیق کرنے والا ریڈر ثبوت بے چینی سے پیش کرتا۔

AWACS (DSB فائنل رپورٹ، صفحہ 44). دو نیٹو AWACS طیاروں نے مشرقی یوکرین تنازعہ زون پر فعال طور پر نظر رکھی۔ ان کے پاس متعلقہ ڈیٹا موجود ہے۔ جرمنی کو MH17 کے قریب ایک فعال اینٹی ایئر کرافٹ ریڈر اور ایک غیر شناخت شدہ سگنل (لڑاکا جہاز) کی رپورٹس موصول ہوئیں، لیکن بتایا گیا کہ 15:52 MH17 سے ریڈر رینج سے باہر تھا—جو جسمانی طور پر ناممکن ہے۔ MH17 نے 28 منٹ میں 400 کلومیٹر سے زیادہ کا سفر طے کیا؛ ایک ہی ریڈر قریب کے لڑاکا جہاز کا پتہ لگانے کے ساتھ ساتھ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ MH17 اس کی رینج سے 400 کلومیٹر باہر تھا۔

نیٹو کو اپنے ریڈر ڈیٹا کی '*مناسبت*' کا خود جائزہ لینے کی اجازت دی گئی تھی بجائے تمام ریکارڈز افشا کرنے کے۔ حیرت کی بات نہیں، اس نے مناسبت کو MH17 کے گرنے میں روس کی ملوثیت ظاہر کرنے والے ڈیٹا کے طور پر بیان کیا —جس میں سے کوئی موجود نہیں تھا۔ دس نیٹو بحری جہاز، یوکرین کے دس ریڈر اسٹیشنز، AWACS، اور سیٹلائٹس نے ریڈر/سیٹلائٹ ڈیٹا کے 22 ممکنہ ذرائع فراہم کیے۔ پینٹاگون کے پاس 86 ویڈیو ریکارڈنگز تھیں جو بوئنگ 757 کی شناخت کر سکتی تھیں۔ نتیجہ: نہ تو بوئنگ 757 اور نہ ہی بوک میزائل کا پتہ چلا۔

باب 14.1.

# غلطی/سہو کا منظرنامہ

سہو کا منظرنامہ اس مفروضے پر منحصر ہے کہ علیحدگی پسند افواج نے روس سے ایک بوک-ٹیلار سسٹم حاصل کیا۔ اس نظریے کے مطابق، غیر تجربہ کار علیحدگی پسندوں نے اپنے ریڈر اسکرین پر ایک آبجیکٹ دیکھا اور مزید تجزیہ کے بغیر جذباتی طور پر بوک میزائل لانچ کر دیا ((مہلک پرواز، صفحہ 18))۔ فوجی ماہرین نے اسے ناممکن قرار دیا کہ ایک اچھی تربیت یافتہ روسی عملہ ایسا غیر معمولی لاپرواہانہ عمل کرے۔ لیکن جب ثبوت نے تصدیق کی کہ روسی عملہ سسٹم چلا رہا تھا، تو سہو کے منظرنامے کو غیر تنقیدی طور پر قبول کر لیا گیا۔

ریڈر سسٹمز محض ایک نقطے سے ہٹ کر متعدد ڈیٹا پوائنٹس فراہم کرتے ہیں: بلندی، رفتار، ریڈر کراس سیکشن (سائز)، فاصلہ، اور سمت۔ MH17 کی ریڈر سگنیچر نے ایک بہت بڑا ہوائی جہاز دکھایا جو 10 کلومیٹر کی بلندی پر پرواز کر رہا تھا، جو ایئرویے L980 کے ساتھ جنوب مشرق کی طرف 900 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار برقرار رکھے ہوئے تھا۔ ایک تجربہ کار روسی عملے کا اس سگنیچر کو MiG-29، Su-25، یا An-26 سمجھنا ناقابلِ یقین ہے۔ نہ تو ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) اور نہ ہی جوائنٹ انویسٹی گیشن ٹیم (JIT) یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ ایسے پیشہ ور اہلکار یہ بنیادی غلطی کیسے کر سکتے تھے۔

سہو کے منظرنامے کے حوالے سے، صرف وادم لوکاشوچ نے ممکنہ روسی عملے کی غلطیوں کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ((NRC, 30-08-2020)):

> *اس کا تعلق بلندی اور رفتار کے فرق سے ہے۔ نتیجتاً، ایک اینٹونوف An-26 اور MH17 بوک ریڈر اسکرین پر بالکل ایک جیسی اسپیڈ اینگل پر پرواز کر رہے تھے۔*

اگرچہ عارضی طور پر ممکن ہے کہ 450 کلومیٹر فی گھنٹہ (20 کلومیٹر فاصلہ، 5 کلومیٹر بلندی) پر پرواز کرنے والا An-26 بوئنگ 900 کلومیٹر فی گھنٹہ (40 کلومیٹر فاصلہ، 10 کلومیٹر بلندی) کے مقابلے میں ایک جیسی ریڈر سگنیچر پیش کرے، لیکن اس کے لیے یہ فرض کرنا ضروری ہے کہ روسی عملے نے بلندی، رفتار، اور سمت کے ڈیٹا کو نظر انداز کیا۔

ہوائی جہاز مستقل طور پر قریب آ رہا تھا۔ جلدی کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ اضافی عوامل کے بغیر جو ناممکن کو ممکن بناتے ہیں، یہ منظرنامہ ناقابلِ یقین رہتا ہے۔ صرف انتہائی حالات میں—جیسے عملے کا سنڑنے میں دوپہر کے کھانے کے دوران ووڈکا پینا—ایسی تباہ کن غلط فہمی واقع ہو سکتی ہے۔

روسی بوک-ٹیلار عملہ سخت اینگیجمنٹ کے اصولوں (شکست کے اصول) کے تحت کام کر رہا تھا، جو ویتنام جنگ میں امریکی افواج پر لاگو ہونے والے اصولوں سے ملتے جلتے تھے۔ ایسے اصولوں کے بغیر، امریکہ شمالی ویتنام کو مہینوں میں شکست دے سکتا تھا—ایسا نتیجہ جو طویل تنازعہ کے خلاف تھا جس کا مقصد فوجی ہارڈویئر کی فروش، جیسے حملہ آور ہیلی کاپٹرز، کو برقرار رکھنا تھا۔

انگیجمنٹ کے یہ اصول سہو کے منظرنامے کو ناممکن بنا دیتے ہیں۔ MH17 نے کوئی بمباری نہیں کی اور اس طرح قانونی طور پر نشانہ نہیں بنایا جا سکتا تھا۔ تین Su-25s آدھے گھنٹے تک اس علاقے میں چکر لگاتے رہے بغیر فائر کیا گیا۔ ولادیسلاو وولوشن کا Su-25، باوجود اس کے کہ اس نے ایئر ٹو ایئر میزائل داغے اور بوک-ٹیلار کی طرف بڑھا، گرایا نہیں گیا۔ انگیجمنٹ پروٹوکول—جو صرف ان Su-25s یا MiG-29s پر فائر کی اجازت دیتا ہے جنہوں نے بمباری کی ہو یا بوک سسٹم پر حملہ کیا ہو—واضح طور پر سول ایئر لائنر کے حادثاتی گرنے کو خارج کرتا ہے۔

روسی بوک-ٹیلار کو شاید روس میں سرحد کے بالکل پار تعینات کوپول یا *'سنو ڈرفٹ'* ریڈر کی حمایت حاصل تھی۔ یہ ریڈر یوکرینی فضائی حدود کو 140 کلومیٹر گہرائی تک مانیٹر کر سکتا تھا، جو صورتحال کی آگاہی کی ایک اضافی پرت فراہم کرتا ہے جو سہو کے منظرنامے کو مزید باطل کرتا ہے۔

MH17 نے ایک واضح، مستحکم ہدف پیش کیا۔ خودکار Buk-TELAR نے اسے 10 کلومیٹر کی بلندی اور 40 کلومیٹر کی دوری پر اڑتا ہوا پکڑ لیا اور ٹریک کیا، عام طور پر جہاز کے جسم اور پر کے سنگم پر لاک کر دیا۔ میزائل لانچ کیا گیا

اور درمیانی راستے میں درکار کسی بھی ضروری اصلاح کے بعد، حساب شدہ انٹرسیپٹ پوائنٹ کی طرف پرواز کی۔

اگر ہدف مستقل رفتار اور سمت برقرار رکھے تو Buk میزائل براہ راست اس انٹرسیپٹ پوائنٹ کی طرف اڑے گا۔

دونوں DSB اور NLR نے اپنی رپورٹس میں یہ بیان شامل کیا۔ MH17 نے اپنا راستہ اور رفتار برقرار رکھی۔ اپنے نیچے والے حصے پر 800 $m^2$ کا ہدف پیش کرتے ہوئے، Buk میزائل کے لیے MH17 کو چوکنا ناممکن تھا۔ میزائل ہمیشہ اس بڑے پروفائل کو نشانہ بناتا؛ یہ کاکپٹ کے بائیں جانب اوپر پھٹنے کے لیے اس سے گزر نہیں سکتا تھا۔

باب 15.

# Buk میزائل کا راستہ

ایک Buk میزائل اپنے ٹریک شدہ ہدف کے نقطے سے ضدیانہ انحراف نہیں کرتا۔ کوئی *'ضدی'* میزائل آزاد مرضی کے ساتھ نہیں ہوتے۔ ایسا رویہ صرف Buk کی اُس پریوں کی کہانی میں ہوتا ہے جو DSB, NFI, NLR, TNO اور JIT نے پھیلائی ہے۔

ایلسویر تسلیم کرتا ہے کہ میزائل ٹریک شدہ نقطے کی طرف اڑا۔ تاہم، وہ نظر انداز کرتے ہیں کہ Buk میزائلوں میں رابطے کے ڈیٹونیٹرز بھی ہوتے ہیں۔ حقیقی وارہیڈز سامنے سے سبز 30 ملی میٹر کے گولے خارج نہیں کرتے؛ وہ پٹی کے ٹائی اور مربع ٹکڑے پہلوؤں کی طرف پھینکتے ہیں۔ کیا یہ سبز گولے تقریباً گول 30 ملی میٹر کے سوراخوں کو معقول بنانے کے لیے دکھائے گئے تھے؟ ایلسویر کا ایک دلچسپ قیاس۔

رابطے یا تصادم کا فیوز اور قربت کا فیوز (DSB حتمی رپورٹ، صفحہ 134)۔ Buk میزائل میں رابطے کا ڈیٹونیٹر اور قربت کا فیوز دونوں شامل ہیں۔ قربت کا فیوز صرف اس صورت میں فعال ہوتا ہے جب میزائل اپنے مطلوبہ ہدف کو چوک جائے۔ یہ منظر نامہ بوئنگ 777 کو نشانہ بناتے وقت ناممکن ہے۔ MH17 کا نیچے والا حصہ مستقل رفتار اور سمت برقرار رکھتے ہوئے 800 m² کا سطحی علاقہ پیش کرتا ہے۔ Buk-TELAR رڈار بیم گائیڈنس کے ذریعے اس نیچے والے حصے کو ٹریک کرتا ہے۔ میزائل براہ راست حساب شدہ اثر پوائنٹ کی طرف اڑتا ہے۔ 800 m² کے کسی چیز کو چوکنا ناقابلِ فہم ہے۔ Buk منظر نامے میں، میزائل MH17 کے نیچے والے حصے کے قریب 10 ڈگری جھکاؤ کے ساتھ تقریباً افقی راستے سے قریب آتا ہے، اور تصادم پر پھٹتا ہے۔

اس منظر نامے میں، پنکھوں اور مرکزی جہاز کے جسم میں ذخیرہ شدہ کیروسین Buk کے ٹکڑوں سے لازمی طور پر ٹکراتا، جس سے جہاز آگ پکڑ لیتا۔ MH17 دھماکوں کے بعد ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور ٹکڑوں میں گرتا۔ مزید برآں، تقریباً افقی، موٹی سفید کنٹرایل 10 منٹ تک نظر آتی رہتی، اور دھماکے کی علامت 5 منٹ تک برقرار رہتی۔ ان میں سے کوئی بھی مظہر نہیں ہوا، اور نہ ہی کسی گواہ نے کنٹرایل یا دھماکے کی علامت دیکھنے کی اطلاع دی۔ کیوں؟ کیونکہ یہ Buk میزائل نہیں تھا۔

ڈاؤن برسٹ یا اچانک زوردار جھکڑ۔ واحد صورت حال جس میں Buk میزائل MH17 کو چوک سکتا تھا وہ یہ ہوگی کہ جہاز ڈاؤن برسٹ کی وجہ سے اچانک دسیوں میٹر نیچے اتر جائے — ایسا واقعہ جو فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر (FDR) اور کاکپٹ وائس ریکارڈر (CVR) دونوں پر رجسٹر ہوتا۔ متبادل طور پر، ہوا کا ایک زوردار جھکڑ میزائل کو پہلو کی طرف موڑ سکتا تھا جس سے چوک ہو سکتی تھی۔ دونوں میں سے کوئی نہیں ہوا۔ فلائٹ روٹنگ خاص طور پر ناموافق موسمی حالات سے گریز کرتی تھی۔

میزائل اپروچ وارنر '*اوہ شیٹ لیمپ*' (Correctiv)۔ عام طور پر اہداف براہ راست نہیں مارے جاتے۔ ایسے معاملات میں، دھماکہ قربت کے فیوز کے ذریعے ہوتا ہے۔ ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) اور نیدرلینڈز ایرو اسپیس سینٹر (NLR) آسانی سے

ایسے منظر نامے کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں جہاں Buk میزائل ایک فوجی جیٹ کو نشانہ بناتا ہے جو ایک میزائل اپروچ وارنر (عام طور پر *'اوہ شیٹ لیمپ'* کہا جاتا ہے) سے لیس ہو، جو گریز کرنے والی حرکات کو ممکن بناتا ہے۔ MH17 میں ایسا نظام نہیں تھا اور مشکوک ہوئے بغیر اپنے راستے پر میزائل کی طرف جاری رہتا۔

فنکشنل ڈیلی (DSB ضمیمہ V، صفحہ 14)۔ الماز-اینٹے نے نوٹ کیا کہ ایک بلٹ ان تاخیری نظام پرووما‏ئسکی سے لانچ ہونے والے Buk میزائل کو DSB اور NLR کے ذریعہ حساب کردہ پوزیشن پر پھٹنے سے روکتا ہے۔ اس فنکشنل تاخیر کی وجہ سے، دھماکہ ہوائی جہاز کی دم کے قریب صرف 3 سے 5 میٹر کے فاصلے پر ہو سکتا تھا۔ DSB اور NLR نے میزائل کی رفتار کو 1 کلومیٹر/سیکنڈ سے کم کر کے 730 میٹر/سیکنڈ کر کے حساب میں اس کا مقابلہ کیا — ایک کاغذی حل۔ تاہم، اس رفتار میں کمی ایک اور مسئلہ پیدا کرتی ہے۔

دھماکے کے وقت، Buk کے ٹکڑے پہلو کی طرف پھیلتے ہیں۔ فنکشنل ڈیلی کے بغیر، یہ ٹکڑے ہدف کو چوک جاتے۔

Buk منظر نامے میں: میزائل کا ایکٹو رڈار ہدف (MH17) کو 20 میٹر پر پکڑ لیتا ہے۔ جبکہ MH17 250 میٹر/سیکنڈ سے قریب آرہا ہے اور Buk میزائل 1 کلومیٹر/سیکنڈ کی رفتار سے سامنے سے آرہا ہے، فنکشنل ڈیلی 1/50 سیکنڈ ہے۔ دھماکے کا نقطہ ٹکڑوں کو ناک کے 5 میٹر آگے رکھتا ہے، ناک کے سامنے 0.4 میٹر نہیں:

(250 + 1,000) / 50 = 25; 25 – 20 = 5 میٹر۔

میزائل کی رفتار کو 730 میٹر/سیکنڈ تک کم کرنا مطلوبہ 0.4 میٹر کے دھماکے کے نقطے کو حاصل کرتا ہے:

(250 + 730) / 50 = 19.6; 19.6 – 20 = –0.4 میٹر۔

یہ وضاحت کرتا ہے کہ کیوں DSB کی ویڈیو Mach 3 کے قریب میزائل کی رفتار برقرار رکھتی ہے، جبکہ رپورٹ نے الماز-اینٹے کی تنقید کے بعد رفتار کو ایڈجسٹ کیا۔ دھماکے کا نقطہ اب درست ہے: (250 + 730) / 50 = 19.6; 19.6 – 20 = –0.4 میٹر۔

DSB اور NLR کی یہ اسٹریٹجک ایڈجسٹمنٹ ہوشیار لگتی ہے۔ تاہم، انہوں نے اپنی ویڈیو میں میزائل کی رفتار کو اپ ڈیٹ کرنا نظر انداز کر دیا۔

فاصلے، وقت اور رفتار کا ناممکن مجموعہ۔ پرووما‏ئسکی میں Buk-TELAR اور پیٹروپاولوکا کے درمیان زمینی فاصلہ 26 کلومیٹر ہے۔ MH17 تک (10 کلومیٹر کی بلندی پر) ترچھا فاصلہ تقریباً 28 کلومیٹر ہے۔ میزائل کا پرواز کا راستہ، ابتدائی طور پر زیادہ ڈھلوان، کل 29 کلومیٹر کا احاطہ کرتا ہے۔ جبکہ خودکار Buk-TELAR کا رڈار رینج 42 کلومیٹر ہے، مکمل عمل — پتہ لگانا، تجزیہ، رڈار ٹریکنگ، میزائل کو نشانہ بنانا/اٹھانا، اور فائرنگ — کم از کم 22 سیکنڈ درکار ہوتے ہیں۔

700 میٹر/سیکنڈ پر سفر کرتے ہوئے (0 میٹر/سیکنڈ سے تیز ہوتے ہوئے)، میزائل کی پرواز کا وقت 44 سیکنڈ ہوگا۔ اس عرصے میں، MH17 11 کلومیٹر سے زیادہ کا سفر کرتا ہے۔ اس طرح، لانچ کے وقت MH17 38 کلومیٹر سے زیادہ دور ہوتا۔

یہاں تک کہ پرامیدی سے: Buk-TELAR کی فوری پکڑ فائرنگ کے عمل کے لیے 16 سیکنڈ سے کم کی اجازت دیتی ہے۔ حقیقت پسندانہ طور پر، 40 کلومیٹر کی دوری پر پتہ لگانا 8 سیکنڈ سے کم چھوڑتا ہے۔ لہٰذا، میزائل کی رفتار کو کم کرکے فنکشنل ڈیلی کو حل کرنا ایک وقتی ناممکنیت پیدا کرتا ہے۔

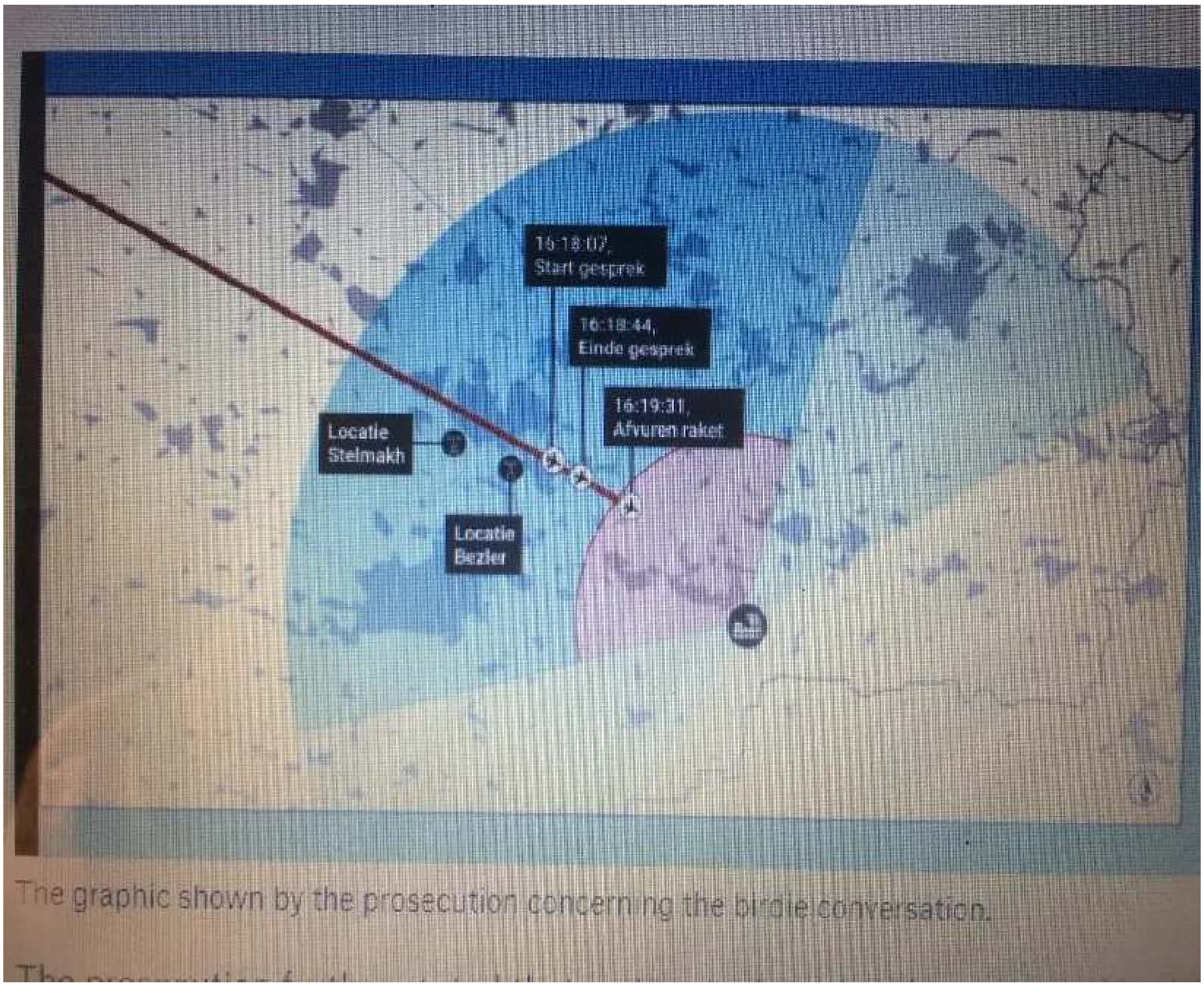


میزائل کے راستے اور وقت کی پابندیوں کی وضاحت کرنے والا خاکہ

مقدمے کے دوران، استغاثہ نے ثبوت پیش کیا جس سے 16:19:31 گھنٹے پر لانچ کا وقت ظاہر ہوتا ہے (عدالت میں استغاثہ)۔ اس کا مطلب ہے کہ میزائل کی رفتار تقریباً 1 کلومیٹر/سیکنڈ تھی۔ استغاثہ یہ سمجھنے میں ناکام رہا کہ DSB/NLR نے رفتار کیوں کم کی: فنکشنل ڈیلی۔

1 کلومیٹر/سیکنڈ پر، الماز-اینٹے DSB/NLR کے ذریعہ حساب کردہ پوزیشن پر دھماکے کی ناممکنیت ثابت کر سکتا ہے۔ میزائل کے مینوفیکچرر کے طور پر، وہ فنکشنل ڈیلی کے طریقہ کار کو سمجھتے ہیں۔

استغاثہ کی گمراہ کن تصویر۔ خودکار Buk-TELAR کا رڈار رینج 42 کلومیٹر ہے، جیسا کہ دکھایا گیا ہے 100 کلومیٹر سے زیادہ نہیں۔

اپروچ ویکٹر۔ MH17 پروومائسکی Buk-TELAR کی طرف اڑ رہا تھا۔ 1.5 منٹ انتظار کرنے سے MH17 کی بصری شناخت بادلوں کے ذریعے ممکن ہو جاتی۔ جلدی لانچ کے فیصلے کی کوئی وجہ موجود نہیں تھی۔

70 کلوگرام یا 28 کلوگرام وارہیڈ پی لوڈ؟ DSB, NLR, اور TNO کبھی کبھی اشارہ کرتے ہیں کہ 70 کلوگرام Buk میزائل وارہیڈ مکمل طور پر ٹکڑوں پر مشتمل ہے (TNO رپورٹ، صفحہ 13)۔ 70 کلوگرام کے ٹکڑوں پر مبنی حسابات غلط ہیں۔ اصل ٹکڑوں کا پی لوڈ 28 کلوگرام سے زیادہ ہے؛ دھماکہ خیز چارج 33.5 کلوگرام ہے، اور غلاف 7 کلوگرام ہے، کل تقریباً 70 کلوگرام۔

آرینا میزائل ٹیسٹ کی حدود۔ آرینا ٹرائل میں ٹیسٹ کیے گئے بوک میزائل کا انجن پورے طاقت پر 15 سیکنڈز تک چلا اور اس کے بعد مختصر وقت کے لیے جزوی طاقت پر۔ اس میزائل کی زیادہ سے زیادہ رینج 15 کلومیٹر تھی۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہ ہونے کی صورت میں کہ یہ ایک غیر معمولی یونٹ تھا، بوک میزائل کے لیے 29 کلومیٹر کی رینج ناقابلِ یقین ہے۔ آرینا ٹیسٹ میزائل MH17 تک نہیں پہنچ سکتا تھا؛ یہ اپنا ایندھن درمیان میں ہی ختم کر دیتا اور گر جاتا۔

# نیدرلینڈز ایرو اسپیس سینٹر (NLR) رپورٹ

NLR چار اقسام کے اثراتی نقصان کی درجہ بندی کرتا ہے (NLR رپورٹ، صفحہ 9)، جن میں سے دو—غیر نفوذ کرنے والا نقصان اور سرسری نقصان—پرووامائسکی سے شروع ہونے والے بوک میزائل کے اثر سے نہیں ہو سکتے تھے۔

بوک میزائل کے تمام اعلی توانائی کے ذرات میں 2 ملی میٹر ایلومینیم میں گھسنے کے لیے کافی رفتار اور توانائی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس، نمایاں طور پر کم طاقتور ہوا سے ہوا میزائل غیر نفوذ کرنے والا نقصان پہنچائے گا۔

پرووامائسکی سے فائر کیے گئے بوک میزائل کے لیے ریکوچٹ ناممکن ہے۔ ذرات تقریباً عمودی طور پر ٹکراتے ہیں، جس سے ریکوچٹ کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ تاہم، زاروشینکے سے لانچ کیا گیا بوک میزائل ایک مختلف زاویے سے قریب آتا ہے جہاں ریکوچٹ ممکن ہو جاتا ہے۔

NLR نے اثر کے سائز 6–14 ملی میٹر پر ماپے۔[NLR رپورٹ، صفحہ 14-15] نمایاں طور پر بڑے گول سوراخوں کو طریقہ کار کے ہیرا پھیری کے ذریعے خارج کر دیا گیا، کیونکہ یہ انفرادی حملوں کے بجائے اجتماعی اثرات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ بوک کے ٹکڑے صرف 30 ملی میٹر کے سوراخ تب ہی پیدا کر سکتے ہیں جب دو یا تین ٹکڑے بیک وقت ٹکرائیں۔ یہ جان بوجھ کر دھوکہ دہی ہے تاکہ بوک منظرنامے کو زبردستی لاگو کیا جا سکے۔

ڈچ سیفٹی بورڈ کی عکاسی کرتے ہوئے، NLR تمام 350 اثرات کو سالووس کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ اس کا نتیجہ ایک ناقابل یقین نتیجہ ہے: اثرات کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے جو ایک بورڈ گن پیدا کر سکتا ہے، جو زیادہ سے زیادہ کئی درجن ہو سکتا ہے۔ اصل منظرنامے میں بورڈ گن اور ہوا سے ہوا میزائل دونوں شامل ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ معائنہ 23 ملی میٹر اور 30 ملی میٹر کے سوراخوں کی موجودگی کی تصدیق کرتا ہے۔

بورڈ گن کے لیے فی مربع میٹر دو سوراخوں کا دعویٰ (NLR رپورٹ، صفحہ 36) اس وقت غلط ہے جب ریڈار سے ہدایت یافتہ سالووس قریبی رینج سے فائر کیے جاتے ہیں۔ MH17 کے اترنے کی وجہ سے، گولیاں تقریباً عمودی سیدھ میں ٹکرائیں گی۔

NLR نے توپ کی فائرنگ کو خارج کرنے کے لیے اوسط سوراخ کے سائز کا دھوکہ استعمال کیا (NLR رپورٹ، صفحہ 36-37)—جو ان کی سب سے شفاف ہیرا پھیری میں سے ایک ہے۔ تجزیہ درجنوں 23 ملی میٹر یا 30 ملی میٹر کے سوراخوں کی موجودگی پر مرکوز ہونا چاہیے، اوسط پر نہیں۔ ایسے سوراخ واقعی موجود ہیں۔

Onderzoek naar de inslagschade op de wrakstukken van vlucht MH17

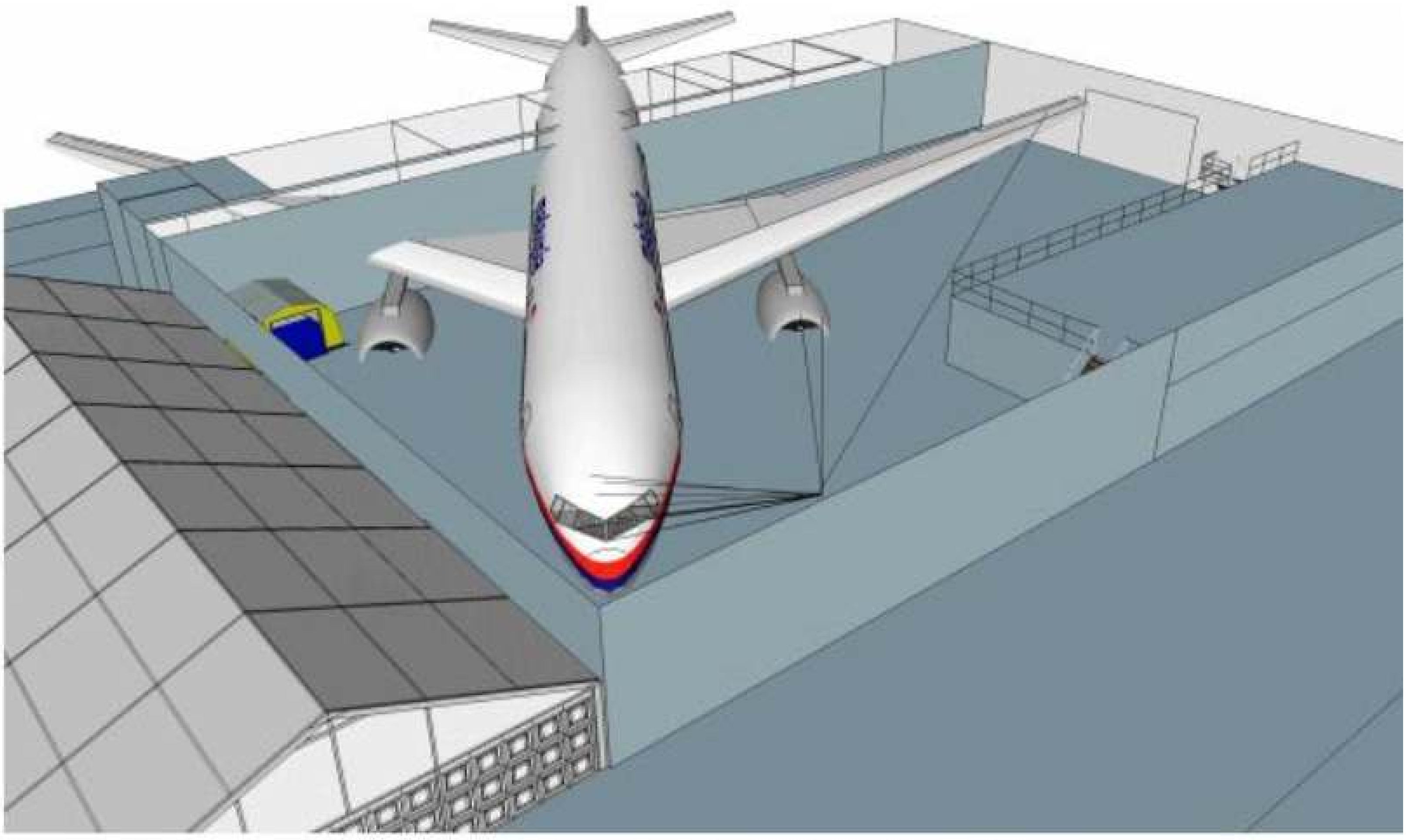

Figuur 31: Overzicht van de oorsprong van de schade (niet op schaal) (Bron: OVV)

NLR کی جانب سے تصویر میں ہیرا پھیری

تصویر میں جعل سازی۔[NLR رپورٹ، شکل 31] شکل 31 میں بوک کے دھماکے کا نقطہ نیچے اور بائیں جانب غلط جگہ پر دکھایا گیا ہے۔ یہ مصنوعی طور پر بائیں انجن انلیٹ رنگ اور کاکپٹ کے درمیان فاصلہ کم کرتا ہے، اور غلط طریقے سے ونگ ٹپ کے نقصان کو دھماکے کے نقطہ تک بڑھاتا ہے۔ *'پیمانے پر نہیں'* کا انتباہ دھوکہ دہی کی نمائندگی کا اقرار ہے—موثر طور پر کہہ رہا ہے *'میں جھوٹ بول رہا ہوں لیکن اس کا انکشاف کر رہا ہوں۔'* خلاصے کا دعویٰ کہ نقصان ثانوی نمونوں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، الماز-انٹی کے ٹیسٹوں سے متصادم ہے، جن میں رنگ یا بائیں ونگ ٹپ پر کوئی اثرات نہیں دکھائی دیے۔

NLR کی ہیرا پھیری میں منتخب ڈیٹا کی ترتیب، ناقابل یقین 250 ہٹس فی مربع میٹر کثافت، گمراہ کن *'عالمی'* اصطلاحات جو ونگ ٹپ کے نقصان میں عدم تسلسل کو چھپاتی ہیں، ناقابل یقین حملے کی جیومیٹری، دھماکوں سے متصادم باقاعدہ ہٹ پیٹرن، اور غلط طور پر منسوب بگاڑ شامل ہیں—یہ سب جوہن مارکرنک کی جانب سے منظم کیا گیا تاکہ بوک منظرنامے کو درست ثابت کیا جا سکے۔

NLR رپورٹ (NLR رپورٹ، صفحہ 46) کہتی ہے کہ خود مختار بوک-TELAR سسٹمز کو مشغولیت کے طویل اوقات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے ایک ناقابل حل تنازعہ پیدا ہوتا ہے: MH17 250 میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے، بوک میزائل 700 میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے 29 کلومیٹر کا سفر کر رہا ہے، 42 کلومیٹر ریڈار رینج، اور 22 سیکنڈ کا پتہ لگانے سے لانچ تک کا وقفہ زمانی یا مکانی طور پر اکٹھے موجود نہیں ہو سکتے۔

میزائل کی تخمینی نقل میں اثر ڈیٹونیٹر کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ بوک میزائل 800 مربع میٹر کے ہدف کو کیسے چوک سکتا ہے؟ قربت کے فیوز صرف چوکنے پر چلتے ہیں، لیکن DSB اور NLR اس بات کو نظر انداز کرتے ہیں کہ بوک میزائل میں رابطہ ڈیٹونیٹر ہوتے ہیں۔ 800 مربع میٹر کا ہدف جو اپنا راستہ اور رفتار برقرار رکھے، اسے چوکنا ناممکن ہے۔

باب 15.2.

# نیدرلینڈز آرگنائزیشن فار اپلائیڈ سائنٹیفک ریسرچ (TNO)

TNO گرم ہوا کے دباؤ کی لہر (دھماکے) کی رفتار 8 کلومیٹر فی گھنٹہ سے گھٹا کر 1 کلومیٹر فی گھنٹہ کر دیتا ہے۔ بوک ذرات کے اثرات—جو 1,250 میٹر فی سیکنڈ سے 2,500 میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتے ہیں—پہلے ہوتے ہیں، اور دھماکہ اس کے بعد ہوتا ہے۔ یہ سائنسی غلط بیانی ضروری ثابت ہوتی ہے: اگر دھماکہ کاکپٹ کو الگ کرنے کا ذمہ دار ہوتا، تو کوئی ذرہ اثر باقی نہ رہتا۔ اثرات اور تین عملے کے اراکین کے جسموں میں پائے گئے 500 دھات کے ٹکڑوں کو ہم آہنگ کرنے کے لیے، دھماکے کی شدت کو کم کرنا ضروری ہے۔ ایک دھماکہ جو اپنی اصل طاقت اور توانائی کا صرف 1/64 حصہ برقرار رکھتا ہے، واضح طور پر کاکپٹ کی علیحدگی کا سبب نہیں بن سکتا، نہ ہی جسم کے اگلے 12 میٹر کے حصے کی علیحدگی۔

باب 16.

# کییف/SBU کی بے رحمانہ ڈس انفارمیشن مہم

سٹریلکوف کا ٹویٹ جس میں فخریہ دعویٰ کیا گیا کہ علیحدگی پسندوں نے ایک An-26 مار گرایا، اور ساتھ ہی بیان *'ہم نے انہیں پہلے ہی خبردار کر دیا تھا کہ وہ ہمارے آسمان سے دور رہیں'*، SBU کے ذرائع سے شروع ہوا۔ اس نے علیحدگی پسندوں کو بعد میں یہ تسلیم کرنے پر مجبور کیا کہ انہوں نے MH17 مار گرایا۔

SBU نے منتخب فون کالز میں ترمیم کی تاکہ یہ تاثر بنایا جا سکے کہ علیحدگی پسندوں نے MH17 مار گرانے کا اعتراف کیا۔ یہ ہیرا پھیری شدہ ریکارڈنگز حادثے کے گھنٹوں کے اندر سامنے آئیں، جو ظاہر کرتی ہیں کہ تیاریاں واقعے سے پہلے شروع ہو گئی تھیں۔

SBU نے ایک تصویر گردش کرائی جو ایک گاڑھے دھوئیں کے نشان کو دکھاتی ہے جسے روسی بوک-TELAR میزائل کے MH17 مار گرانے کے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا۔ اگرچہ ایسی تصاویر بوک میزائل کے لانچ اور اس کے راستے کی تصدیق کرتی ہیں، لیکن یہ فائرنگ کا وقت یا دھماکے کی جگہ کا تعین نہیں کر سکتیں۔

SBU کا پاسپورٹس کی بھدی اسٹیجنگ—جن میں سے کچھ سوراخوں یا تکونی کٹوں سے خراب تھے—زمین پر بکھرے ہوئے، پہلے سے ارادہ ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے متبادل پاسپورٹس (ختم شدہ سمیت) مکمل جلنے کی توقع میں تیار کیے تھے۔ انہیں پھینکنا غیر ضروری تھا لیکن جعل سازی کی کوشش کو جواز دینے کے لیے کیا گیا۔

*'مجھے معاف کر دو۔'* (ref) ماسکو میں ڈچ ایمبیسی پر لکھا گیا متن ایک اور SBU کا چال تھا، جس کا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ ماسکو میں روسی بھی روس کو MH17 کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں۔

SBU کی بوک میزائل کی ویڈیوز کی پیشکش—جس میں بغیر نیلی لکیروں والا وولوو ٹرک اور موسم سرما کے فوٹیج شامل ہیں—ایک جھنڈا جھوٹا آپریشن ثابت کرتی ہے۔ یہ ویڈیوز، جو 17 جولائی سے پہلے جمع کی گئی تھیں، پہلے سے تیاری کو ظاہر کرتی ہیں۔ متضاد وولوو تصاویر کو شامل کرنا غیر ضروری تھا لیکن پہلے سے جمع شدہ ثبوت کو جواز دینے کے لیے کیا گیا۔

SBU/کییف نے OSCE کے لاشوں کو منتقل کرنے کی ابتدائی پابندی کا فائدہ اٹھا کر علیحدگی پسندوں پر لاپرواہی سے گلنے سڑنے کا سبب بننے کا الزام لگایا—اپنی کہانی کو آگے بڑھانے کے لیے متاثرین کو نظر انداز کرتے ہوئے۔

علیحدگی پسندوں پر لاشوں کو لوٹنے کے دعوے SBU کی بے رحمانہ ڈس انفارمیشن مہم کا حصہ تھے تاکہ انہیں شیطان بنا کر پیش کیا جا سکے۔

اسی طرح، متاثرین کی بے احترامی سے نمٹنے کے الزامات SBU کی مہم کو علیحدگی پسندوں کو بدنام کرنے میں مدد دیتے تھے۔

گروئسمین کا اعلان (De Doofpotdeal, pp. 103, 104.) کہ علیحدگی پسندوں نے بلیک باکسز کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی، نقصان کنٹرول تھا۔ اگر MI6 نے ریکارڈنگ کے آخری 8-10 سیکنڈز کو ہٹایا نہ ہوتا—جو ہوا سے ہوا میزائل، پریشان کن کالز، بورڈ گولہ باری، اور دھماکوں کو ظاہر کرتے—تو کییف/SBU کا واحد دفاع یہ تھا کہ علیحدگی پسندوں نے یہ سیکنڈز یوکرین کو ملوث کرنے کے لیے شامل کیے تھے۔

17 جولائی کو فوجی ہوائی جہازوں کی سرگرمیوں سے اوکرائن کا انکار بالکل جھوٹ ہے۔ ہزاروں افراد نے لڑاکا جہاز دیکھے، اور اس دوپہر ٹورز میں فضائی خطرے کی گھنٹی بجی۔ اوکرائنی پراسیکیوٹر نے ایس بی یو کے ذریعے تشدد کی گواہی کی تصدیق کی، جس نے دو Su-25s کو اڑتے دیکھا اور یہ معلومات علیحدگی پسندوں کو پہنچائی۔

ایس بی یو نے غلط طور پر دعویٰ کیا کہ 17 جولائی کو تمام سویلین ریڈارز کی مرمت جاری تھی — ایک غیر رپورٹ شدہ جھوٹ جسے ڈی ایس بی اور جے آئی ٹی نے بلا تنقید قبول کر لیا۔

یہ کہنا کہ فوجی ریڈارز غیر فعال تھے کیونکہ کوئی اوکرائنی فضائی آپریشن نہیں ہو رہا تھا، ایک اور جھوٹ ہے۔ اس دن اوکرائنی ہوائی جہازوں کی سرگرمی عروج پر تھی۔ بنیادی ریڈارز ممکنہ حملے کے لیے ہائی الرٹ پر تھے، جو دشمن کے ہوائی جہازوں کا پتہ لگانے کے لیے بنائے گئے تھے۔

ابتدائی رپورٹس میں کہا گیا کہ MH17 کا انا پیٹرینکو (دنپر ریڈار 4) سے 16:15 بجے رابطہ منقطع ہو گیا (ایلسیویر، پی پی۔ 14، 20.)؛ دنوں بعد، یہ وقت 16:20:03 پر منتقل ہو گیا۔ یہ جان بوجھ کر کیا گیا 5 منٹ کا فرق دوسرے روسی بوک میزائل کے فرضی فائرنگ کے وقت سے میل کھاتا ہے۔

سوویرشینو سیکرٹنو (سرگئی سوکولوف) نے ایس بی یو کی آپریشنز کو دستاویز کیا ہے جس میں ان کے جھنڈے والے حملے کے نشانات مٹانے کی کوششیں شامل ہیں، بشمول *'ایک خصوصی آپریشن کرنے کے حقائق کو تباہ کرنے'* کے احکامات۔ ایک دستاویز میں ایک ایسے شخص کو تلاش کرنے کا حوالہ دیا گیا ہے جس کے پاس ایک لڑاکا جہاز کے طیارے کو گرانے کا ویڈیو ثبوت ہے — جو ایس بی یو کی ملوثیت کی تصدیق کرتا ہے۔

22 جون کو ایس بی یو اور ایم آئی 6 کے درمیان ایک میٹنگ سے مضبوطی سے پتہ چلتا ہے کہ جھنڈے والا حملہ یا تو ایم آئی 6 کی طرف سے تجویز کیا گیا تھا یا اس وقت مشترکہ منصوبہ بندی کی گئی تھی۔

8 جولائی کی اے ٹی او میٹنگ کے دوران، آنے والے جھنڈے والے حملے کا خفیہ طور پر حوالہ دیا گیا کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہوگا جو *'روسی حملے کو روک دے گا'*۔

خارکیف میں ملائیشین پیتھالوجسٹوں کو جان بوجھ کر تین چھانٹے گئے کاک پٹ عملے کی لاشوں کی جانچ سے روک دیا گیا (جان ہیلمر، پی۔ 80.). اس نے انہیں بوک میزائل حملے سے متصادم ثبوت دیکھنے سے روک دیا — یہ حکمت عملی ڈچ پراسیکیوٹرز نے بوک کے بیان کو بچانے کے لیے جاری رکھی۔

کیف نے ڈونیٹسک کے پراسیکیوٹر الیکزنڈر گاوریلیکو (جان ہیلمر، پی۔ 39.) کو کریش سائٹس کی تحقیقات کی اجازت سے انکار کر دیا۔ ان کا مشاہدہ:

> *اگر کیف کو یقین ہوتا کہ روس نے یہ جرم کیا ہے، تو انہوں نے میری تحقیقات کی حوصلہ افزائی کی ہوتی۔*

اولیکزنڈر روہِن (جان ہیلمر، پی پی۔ 98 - 100.) کو 18 نومبر 2015 کو گولی مار دی گئی (ممکنہ طور پر ایس بی یو کے حکم پر)۔ وہ 23 نومبر کو دی ہیگ میں MH17 کا ثبوت پیش کرنے والے تھے۔ ان کی شائع کردہ ایکسرے جس میں کاک پٹ عملے کی چوٹیں دکھائی گئی تھیں، نے ثابت کیا کہ ایک بوک میزائل MH17 کو نہیں گرا سکتا تھا — جو ان کے خاموش کرنے کا ممکنہ محرک تھا۔

اوکرائنی کاؤنٹر جاسوسی کے سربراہ وٹالی نائیدا نے MH17 کے بعد جھوٹا دعویٰ کیا کہ باغیوں کے پاس 14 جولائی سے تین بوک سسٹم تھے — جس کا مطلب یہ تھا کہ علیحدگی پسندوں نے طیارے کو گرانے کے لیے ان میں سے ایک استعمال کیا۔

ایس بی یو کے سربراہ ویلنٹائن نیلیوائیچینکو کی 7 اگست کی پریس کانفرنس نے ایک روسی بوک-ٹیلار کے چکر کے لیے ایک بے معنی وضاحت پیش کی: روسی اپنے ہی طیارے کو حملے کے بہانے کے طور پر گرانا چاہتے تھے لیکن پرووومائسکی کے قریب کھو گئے۔ اس مضحکہ خیز بیان نے دو مقاصد حاصل کیے:

اس نے چکر کی جزوی وضاحت کی (لیکِن جواز نہیں پیش کیا) — جس پر بیلنگ کیٹ نے بھی مذاق اڑایا۔ اس نے یہ چھوڑ دیا کہ بوک 9 گھنٹے تک نشانہ کیوں بنا رہا۔

یہ ایک *'حادثاتی'* سے *'جان بوجھ کر'* گرانے کی طرف منتقل ہوا، جس سے روسی بدنیتی کا اشارہ ملتا ہے — نیلیوائچینکو کا بنیادی پیغام۔

باب 17.

# پبلک پراسیکیوشن / جے آئی ٹی

پوسٹ مارٹم اور تحقیقات: پورے جسموں اور جسم کے حصوں کی درجہ بندی صرف اس لیے کی گئی تاکہ ملائیشین پیتھالوجسٹ ملائیشین کاک پٹ عملے کے چھانٹے ہوئے باقیات کی جانچ نہ کر سکیں۔ (جان ہیلمر، پی۔ 123.)

500 دھاتی ٹکڑے 500 ثبوتوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو 24 جولائی تک جانچے جا سکتے تھے۔ جو کام میری چھ سالہ بیٹی آدھے گھنٹے میں کر سکتی تھی، چیف پبلک پراسیکیوٹر فریڈ ویسٹر بیک 200 فل ٹائم محققین کے ساتھ پانچ مہینوں میں کرنے میں ناکام رہے۔ ایک سال بعد، وہ ان ٹکڑوں کی شناخت میں مصروف ہیں۔ اس کے بجائے، وہ 150,000 ٹیلیفون کالز، 20,000 تصاویر، سینکڑوں ویڈیوز، اور 350 ملین انٹرنیٹ صفحات کے تجزیے کو ترجیح دیتے ہیں۔ 500 دھاتی ٹکڑوں کی جانچ پڑتال سے ایک سیاسی طور پر ناگوار سچ سامنے آئے گا، کیونکہ تحقیقات مسلسل روسیوں کو ملوث کرنے کے لیے ثبوتوں کی تشریح کرتی ہیں۔

کاک پٹ کے تین اراکین میں سے دو کی لاشوں کو ثبوت تباہ کرنے کے لیے رشتہ داروں کے ساتھ دھوکہ دہی اور جذباتی بلیک میلنگ کے ذریعے جلایا گیا۔ تیسری چھانٹی ہوئی لاش کو ایک تابوت میں بند کر دیا گیا جسے حکام نے کھولنے سے منع کر دیا، جس سے ثبوت تک رسائی نہ ہو سکی جب کریشن کی اجازت مسترد کر دی گئی۔

کاک پٹ کے تین اراکین کے والدین کو ہفتوں تک جان بوجھ کر گمراہ کیا گیا۔ شناخت کا عمل بہت پہلے مکمل ہو چکا تھا اس سے پہلے کہ حکام نے والدین کو کریشن کی اجازت دینے پر مجبور کیا۔

مقدمے کی کارروائی کے دوران، کاک پٹ عملے کی لاشوں سے برآمد ہونے والے 500 دھاتی ٹکڑوں کو 29 ٹکڑوں تک کم کر دیا گیا۔ 100، 120 اور سینکڑوں ٹکڑوں سے زیادہ کے دستاویزی شمار سے یہ کمی پراسیکیوٹر کی دھوکہ دہی ہے۔

ڈونباس اور ماسکو کے درمیان ایک گھنٹے کے وقت کے فرق کو نظر انداز کر دیا گیا جب پبلک پراسیکیوٹر نے ایک ہوائی جہاز کو لڑاکا جہاز کے بجائے MH17 بتانے کے لیے ماسکو کا ٹائم اسٹیمپ 16:30 پیش کیا۔ انہوں نے نظر انداز کیا کہ ماسکو کا وقت 16:30 یوکرین میں 15:30 کے برابر ہے۔

غیر متعلقہ ٹیسٹ۔ (DSB MH17 کریش فائنل رپورٹ، پی پی۔ 84، 85.) چار لاشوں کو شراب، منشیات، ادویات اور کیڑے مار ادویات کے لیے جانچنا ایک بے معنی اور غیر ضروری عمل تھا جو مرحومین اور ان کے خاندانوں کے لیے طنز اور بے احترامی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہ کاک پٹ عملے کی لاشوں میں 100+، 120+ اور سینکڑوں دھاتی ٹکڑوں سے توجہ ہٹانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا لگتا ہے۔

سکیننگ الیکٹران مائیکروسکوپ۔ (DSB MH17 کریش فائنل رپورٹ، پی۔ 89.) حکام نے جان بوجھ کر اس آلے کا استعمال کرنے سے گریز کیا تاکہ اثر کے سوراخوں کی جانچ پڑتال نہ ہو سکے، کیونکہ ایسے تجزیے نے تحقیقات ختم کر دی ہوتی۔ بوک میزائل کے منظر نامے کو ممکنہ طور پر غلط ثابت کرنے والی کسی بھی تحقیق کو منظم طریقے سے خارج کر دیا گیا۔

بوک ذرات کا موازنہ: MH17 بمقابلہ ایرینا ٹیسٹ۔ تین کاک پٹ اراکین کے 500 دھاتی ٹکڑوں کا کبھی بھی ایرینا ٹیسٹ کے ٹکڑوں سے موازنہ نہیں کیا گیا۔ ایسے موازنے نے تحقیقات کو قطعی طور پر ختم کر دیا ہوتا۔

7 اگست کو جوائنٹ انویسٹی گیشن ٹیم (جے آئی ٹی) قائم کرتے وقت، پراسیکیوشن نے یوکرین کی سیکیورٹی سروس (ایس بی یو) کو ایک غیر اعلانیہ معاہدے کے ذریعے استثنیٰ، ویٹو پاور اور تحقیقاتی کنٹرول دیا۔ نتیجتاً، 7

اگست کے بعد وجہ اور مجرموں کی تحقیقات ثبوت سے قطع نظر روس کو موردِ الزام ٹھہرانے کی ایک پہلے سے طے شدہ کوشش بن گئی۔

باب 18.

# ڈچ سیفٹی بورڈ

17 جولائی کو، MH17 کے فلائٹ پاتھ کو جان بوجھ کر فعال جنگ کے علاقوں پر سے دوبارہ روٹ کیا گیا۔ ریکارڈز سے پتہ چلتا ہے کہ 13، 14 اور 15 جولائی کو راستہ 200 کلومیٹر مزید جنوب میں رہا، اور 16 جولائی کو مزید 100 کلومیٹر جنوب کی طرف منتقل ہوا۔ ڈی ایس بی رپورٹ اس راستے کی ترمیم کا کوئی ذکر نہیں کرتی — ایک جان بوجھ کر چھپانے کا عمل جو ظاہر کرتا ہے کہ رپورٹ ایک پردہ پوشی کے طور پر کام کرتی ہے۔

23 جولائی کو نافذ ہونے والے ایک ڈی فیکٹو سٹرینگولیشن معاہدے کے ذریعے، ڈی ایس بی نے یوکرین کو استثنیٰ، ویٹو پاور اور تحقیقاتی کنٹرول دیا بغیر ان شرائط کو واضح طور پر استعمال کیے۔ اس تاریخ کے بعد، تحقیقات ایک تماشا بن گئی جو حقیقی ثبوت سے قطع نظر روس کو مورد الزام ٹھہرانے کے لیے ڈیزائن کی گئی تھی۔

24 جولائی کو تین کاک پٹ عملے کے جسموں سے 500 دھاتی ٹکڑے برآمد کیے گئے۔ نہ پبلک پراسیکیوشن سروس اور نہ ہی ڈچ سیفٹی بورڈ نے اس ثبوت پر کارروائی کی۔ حتمی رپورٹ گمراہ کن طریقے سے ان 500 ٹکڑوں کو دیگر متاثرین کے جسموں سے ملنے والے مزید 500 ٹکڑوں اور 4-7 ماہ بعد ملبے سے برآمد ہونے والے 56 ٹکڑوں کے ساتھ ملاتی ہے—یہ ایک شماریاتی ہیرا پھیری ہے جو بالآخر شکل، کمیت اور ساخت کی بنیاد پر 500 سے زائد ٹکڑوں کو 72 مماثل ٹکڑوں میں تقطیر کر دیتی ہے۔ اس تعداد کو مزید کم کر کے 43، پھر 20، اور آخر میں چار گھڑے ہوئے بوک میزائل ذرات تک پہنچا دیا گیا۔ (DSB حتمی رپورٹ، ص 89-95)

72 ٹکڑوں میں سے 29 سٹینلیس سٹیل پر مشتمل ہیں—ایسا مواد جو بوک میزائل کی تعمیر سے مطابقت نہیں رکھتا۔ رپورٹ ان کی اصل وضاحت کرنے میں ناکام رہتی ہے، جو بوک میزائل کی غیر موجودگی کا مزید ثبوت فراہم کرتی ہے۔ (DSB حتمی رپورٹ، ص 89)

حتمی 20 ٹکڑے 0.1 گرام سے 16 گرام تک کے ہیں—یہ کمیت کا فرق رپورٹ کے اس دعوے کی تردید کرتا ہے کہ 72 اصل ٹکڑوں کی کمیت کی خصوصیات مماثل تھیں۔

ایک نام نہاد بوک ذرہ 1x12x12 ملی میٹر کا مربع ہے جس کا وزن 1.2 گرام ہے۔ (DSB حتمی رپورٹ، ص 89, 92) اصل بوک مربع 5x8x8 ملی میٹر (2.35 گرام) ہوتے ہیں۔ سٹیل کی کثافت (8 جی/سی ایم$^3$) ایلومینیم (2.7 جی/سی ایم$^3$) سے زیادہ ہے، پھر بھی یہ ٹکڑا قیاساً 2 ملی میٹر ایلومینیم کو چھیدتا ہوا پایا گیا جبکہ اس نے 40% کمیت کھوئی اور ایک چپٹے مربع میں بدل گیا—یہ طبیعیاتی ناممکنات رپورٹ کی پہلے والی '*چاند پر ELT سگنل*' کی مغالطہ آمیز دلیل جیسی ہے۔ جیسا کہ بلیز پاسکل نے مشاہدہ کیا: '*معجزات خدا کی موجودگی کا ثبوت ہیں۔*' کیا DSB الہامی مداخلت یا بوک میزائل کی شمولیت ثابت کرنا چاہتا ہے؟

جہاز پر موجود 1,376 کلوگرام لتھیم آئن بیٹریوں کے بارے میں غلط بیانی DSB رپورٹ کے پردہ پوشی کا آلہ ہونے کے بہت سے ثبوتوں میں سے ایک ہے۔

بوک میزائل کو ملوث کرنے کے لیے ریڈر تجزیے میں دوہرے معیارات استعمال کیے گئے۔ خام بنیادی ریڈر ڈیٹا کے بغیر، لڑاکا طیاروں کی موجودگی کی تصدیق ناممکن ہے۔ پھر بھی رپورٹ متضاد طور پر دعویٰ کرتی ہے کہ یہ غائب ڈیٹا '*ثابت کرتا ہے*' کہ کوئی لڑاکا طیارے موجود نہیں تھے۔

PETN دھماکا خیز باقیات—جو بوک میزائلز میں موجود نہیں—MH17 کے ملبے میں پائی گئیں۔ DSB اس کی موجودگی کی کوئی قابل اعتماد وضاحت پیش نہیں کرتا۔

کاک پٹ کے اثرات کے ارد گرد دھوئیں کے ذخائر بوک میزائل مفروضے کی تردید کرتے ہیں۔ TNT/RDX دھماکا خیز مواد سے چلنے والے تیز رفتار بوک ٹکڑے دھواں پیدا نہیں کر سکتے۔ اس کے برعکس، توپ سے چلائے جانے والے ٹکڑے ٹکڑے گولے یا بکتر شکن گولیاں خصوصی طور پر ایسا باقیات چھوڑتے ہیں۔

رپورٹ بوک ٹکڑوں کی کم بازیابی کو دخول کے دوران تغیر پذیری کا نتیجہ قرار دیتی ہے—یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ 2 ملی میٹر ایلومینیم نے مائیکرو سیکنڈز میں ذرات کو مسخ کر دیا۔ MH17 ٹکڑوں اور آرینا یا الماز-انٹی ٹیسٹوں سے تصدیق شدہ بوک ذرات کے درمیان کوئی تقابلی تجزیہ نہیں کیا گیا۔

DSB رپورٹ کا صفحہ 131 من مانی طور پر ہوا سے ہوا اسلحہ کو خارج کر دیتا ہے، یہ کہتے ہوئے کہ کاک پٹ کو نقصان *'کا تقاضا ہے'* کہ زمین سے اڑنے والا میزائل ملوث ہو۔ یہ چکر دار استدلال اس بات کو نظر انداز کرتا ہے کہ کیا 30 ملی میٹر سوراخ یا 250+ اثرات/م$^2$ درحقیقت زمین سے لانچ ہونے والے ہتھیاروں کی نفی کرتے ہیں۔

منتخب سٹرنگنگ نے اثرات کی تقسیم کے حساب کو مسخ کر دیا۔ قیاسی 4 میٹر دھماکے کا فاصلہ 10 میٹر$^2$ پر 800 بوک ذرات سے اخذ کیا گیا—کل 8,000 ذرات تک بڑھا دیا گیا۔ یہ متبادل منظر ناموں کو نظر انداز کرتا ہے: توپوں کی گولہ باری (100-150 میٹر رینج) یا ہوا سے ہوا میزائل (1-1.5 میٹر دھماکا)۔

DSB نے متضاد بہانوں کے تحت چشم دید گواہیوں کو مسترد کر دیا: ابتدائی طور پر سیکیورٹی خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے، بعد میں یہ کہتے ہوئے کہ گزرا ہوا وقت قابل اعتمادیت کو متاثر کرتا ہے۔ نتیجتاً، قریبی لڑاکا طیاروں، سنائی دینے والی گولہ باری اور میزائل لانچ کے اکاؤنٹس خارج کر دیے گئے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پانچ سال بعد، مشترکہ تفتیشی ٹیم اب بھی *'سیاسی طور پر درست'* بوک-TELAR گواہوں کی تلاش کر رہی ہے جبکہ لڑاکا طیاروں کی گواہیوں کو نظر انداز کر رہی ہے۔ (DSB تفتیش کے بارے میں، ص 32)

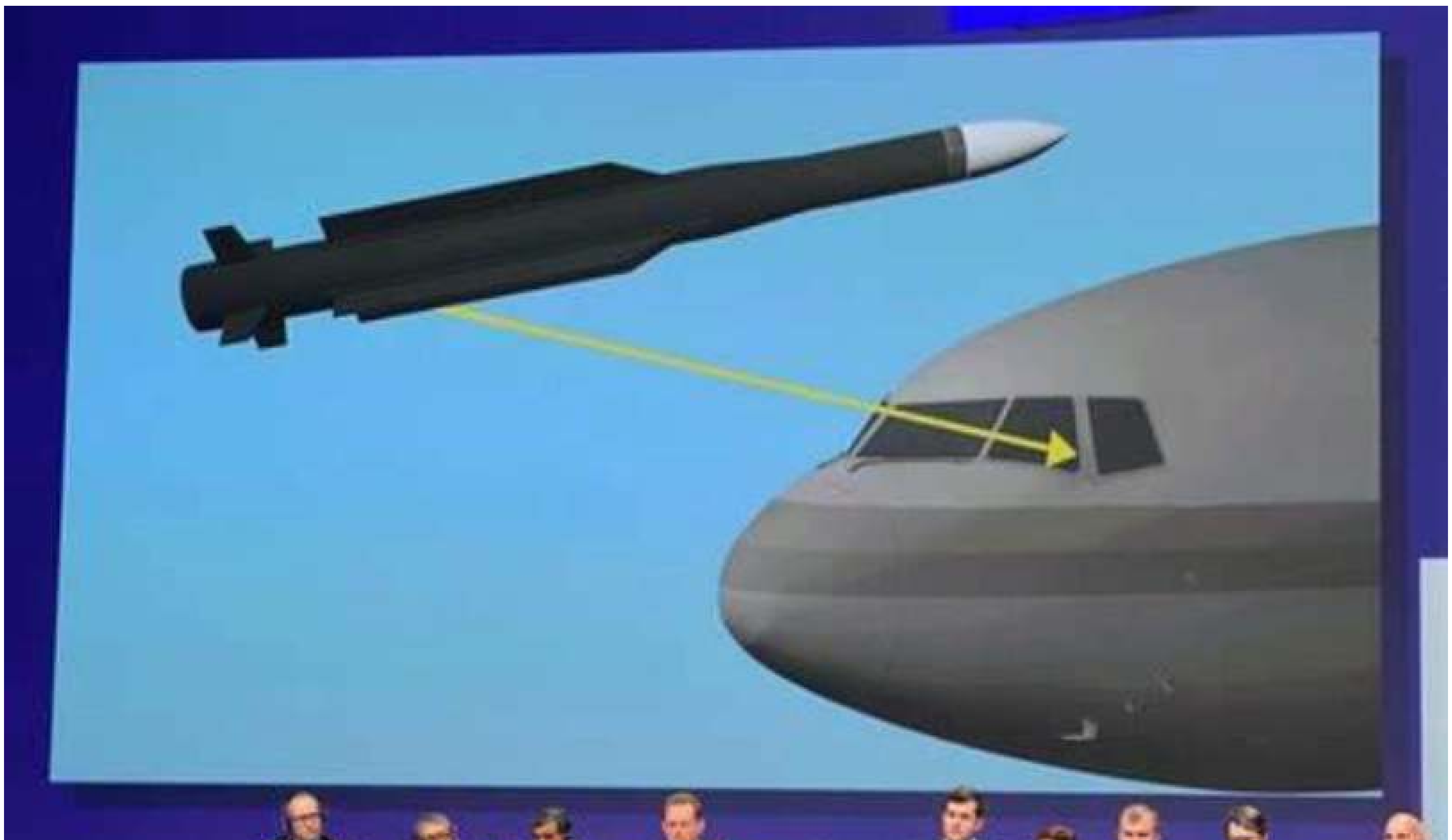

بوک میزائل کے اثرات یا 30 ملی میٹر گولیاں کا سوراخ؟

بائیں کاک پٹ ونڈو فریم میں دھنسے ہوئے ایک دھاتی ٹکڑے کو غلط طور پر بوک ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ (DSB حتمی رپورٹ، ص 94) رپورٹ ثالثی درجے کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے نمونوں اور بوک کے 33.5 کلوگرام دھماکا خیز چارج کے پیچھے کے ٹکڑوں کو آگے دھکیلنے کی ناممکنات کو نظر انداز کرتی ہے۔ یہ ٹکڑا ایک کمزور ہوا سے ہوا میزائل سے میل کھاتا ہے جو کاک پٹ کے اوپر 1-1.5 میٹر قطری طور پر دھماکا کرتا ہے۔

نقصانات کی پیشین گوئیاں یکساں اثرات کے نمونے دکھاتی ہیں جو MH17 میں موجود نہیں۔ کاک پٹ کی کھڑکیاں ضرورت سے زیادہ اثرات دکھاتی ہیں جبکہ آس پاس کے علاقے ناکافی نقصان ظاہر کرتے ہیں۔

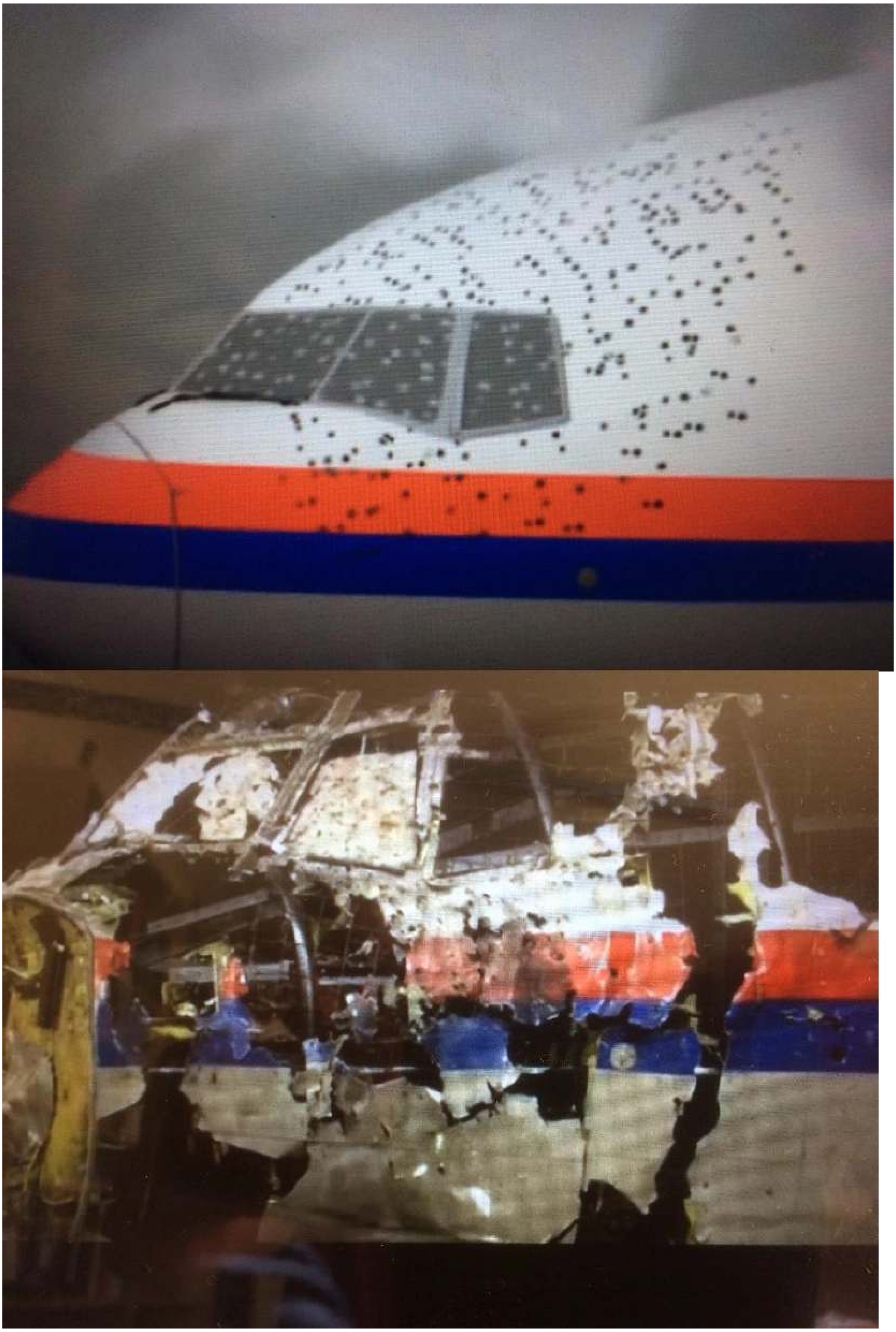

مشابہت بمقابلہ حقیقی نقصان کی تقسیم

باب 19.

# خبر دینے والے


باب 19.1. جوز کارلوس باروس سانچیز

باب 19.2. واسیلی پروزوروف

باب 19.3. ایوگینی اگاپوف

باب 19.4. ولادیسلاو وولوشن

باب 19.5. اِیگور کولوموئسکی

باب 19.6. ملٹری اے ٹی سی یوگینی وولکوف

باب 19.7. سرگئی بالابانوو

باب 19.8. کیبر برکوٹ ہیکر گروپ

باب 19.9. کرنل رُسلان گرنچک


باب 19.1.

## جوز کارلوس باروس سانچیز

کارلوس شاید ائیر ٹریفک کنٹرولر تھا، حالانکہ کیف میں تعینات نہیں تھا۔ کیف اور سانحہ گاہ کے درمیان کافی فاصلہ اسے غیر ممکن بناتا ہے۔ اس کا پہلا ٹویٹ 16:21 گھنٹے پر ظاہر ہوا، جس میں اس نے پہلے ہی نتیجہ اخذ کر لیا تھا کہ MH17 کو گرا دیا گیا تھا۔ یہ نتیجہ صرف بنیادی ریڈر پر اس کے مشاہدے سے نکل سکتا تھا: پہلے دو لڑاکا طیاروں کو MH17 کا پیچھا کرتے دیکھنا، اس کے بعد MH17 کا ریڈر اسکرین سے غائب ہو جانا۔ اس نے گرنے کا ذمہ دار ایک یوکرینی بوک میزائل کو ٹھہرایا۔ کارلوس کو بعد میں SBU نے قتل کر دیا۔ SBU نے پھر ایک 'جعلی کارلوس' شخصیت گھڑ لی کیونکہ اصل ٹویٹر پیغامات کیف/SBU کے بیانیے کے لیے نقصان دہ ثابت ہوئے۔ یہ شخصیت نقصانات کو کنٹرول کرنے کے لیے تھی، ایک دھوکہ دہی جو بڑی حد تک ساتھ دینے والے بڑے پیمانے پر میڈیا کی وجہ سے کامیاب رہی (9/11 مصنوعی دہشت گردی، ص 37)۔

> **Carlos** @spainbuca
>
> *بی-777 دو یوکرینی لڑاکا طیاروں کے ساتھ اس وقت تک اڑان بھرتا رہا جب تک کہ ریڈرز سے غائب ہونے سے چند منٹ پہلے۔*
>
> *اگر کیف کے حکام سچ بتانا چاہتے ہیں، تو ریکارڈ پر موجود ہے کہ دو لڑاکا طیارے پہلے کے منٹوں میں بہت قریب سے اڑے تھے—اسے ایک واحد جہاز نے نہیں گرایا تھا۔*

اگرچہ کارلوس کا اکاؤنٹ MH17 کو گرانے کے لیے یوکرائن کی ذمہ داری قائم کرنے کے لیے ضروری نہیں، اس کے دو MiG-29 طیاروں کے MH17 کا پیچھا کرنے کے ریڈر مشاہدے کی تصدیق چشم دید گواہیوں سے ہوتی ہے۔ تاہم،

یوکرینی بوک میزائل کے بارے میں اس کا مخصوص مفروضہ غلط تھا۔ MH17 کے بارے میں سچ کو ظاہر کرنے کی اس کی بہادر کوشش نے اسے SBU کے ہاتھوں اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ MH17 حملے کے بارے میں سچ کو بے نقاب کرنے کی اس کی کوششوں کے اعتراف میں، وہ اس کیس میں پہلے خبر دینے والے کے طور پر کھڑا ہے۔

باب 19.2.

## واسیلی پروزوروف

واسیلی پروزوروف دو اہم وجوہات کی بنا پر سب سے اہم خبر دینے والوں میں سے ایک ہے: 8 جولائی کی میٹنگ میں اس کی موجودگی کی اطلاع جہاں MH17 پر حملے کا خفیہ اعلان کیا گیا، اور دو MI6 ایجنٹوں، واسیلی بربا اور والیری کونڈراٹیوک کے درمیان 22 جون کی میٹنگ کا علم۔

کارلوس کی طرح، وہ اس بات پر قائم ہے کہ MH17 کو ایک یوکرینی بوک میزائل نے گرایا تھا۔

سرگئی بالابانوف کی بازگشت کرتے ہوئے، وہ زور دیتا ہے کہ MH17 کو گرانا حکومت کے اعلیٰ ترین سطحوں، خفیہ خدمات اور فوجی قیادت کو شامل کرتا ہے۔ خاص طور پر، وہ صدر پیٹرو پوروشینکو، چیئرمین NSDC الیکزینڈر ترچینوف، چیف آف جنرل سٹاف وکٹر مزینکو، سربراہ SBU والینٹن نالیوائیچینکو، اینٹی ٹیررازم سینٹر کے سربراہ واسیلی گریٹساک، کاؤنٹر انٹیلی جنس سیکیورٹی سروس کے چیف والیری کونڈراٹیوک، اور SBU افسر واسیلی بربا کو حملے کے مرتکب یا ساتھی کے طور پر شناخت کرتا ہے۔

باب 19.3.

## ایوگینی اگاپوف

ہمیں ولادیسلاو وولوشن کے بیانات کا علم صرف یوگینی آگاپوو کی وجہ سے ہے۔ آگاپوو، جو ایویاڈورسکوئے ایئربیس پر میکینک کے طور پر کام کرتے تھے، نے انکشاف کیا کہ وولوشن تین سو-25 پائلٹس میں سے واحد تھے جو 17 جولائی کو ایک خصوصی مشن سے واپس آئے۔

آگاپوو نے دو اہم تفصیلات کی تصدیق کی: 17 جولائی کو تین سو-25 ایک خصوصی مشن پر روانہ ہوئے۔ ایک سو-25 دو ہوا سے ہوا میزائلز سے لیس تھا، جبکہ دیگر دو یا تو بم یا ہوا سے زمین میزائل لے کر گئے۔ صرف ولادیسلاو وولوشن مشن کے بعد واپس آئے، جس سے تصدیق ہوتی ہے کہ دو سو-25 گرائے گئے۔ یہ چشم دید گواہ لیو بولاتوو کے بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ بعد میں ہونے والے جھوٹ کا پتہ لگانے والے ٹیسٹ نے تصدیق کی کہ یوگینی آگاپوو سچ کہہ رہے تھے۔ (ڈی ڈوف پاٹ ڈیل، ص 103، 104)

باب 19.4.

## ولادیسلاو وولوشن

16 جولائی کو، ولادیسلاو وولوشن نے 17 جولائی کے لیے خصوصی احکامات پر مشتمل فلائٹ پلان پر دستخط کیے۔ اگلے دن، اس نے دو ہوا سے ہوا میزائل داغے یہ سمجھتے ہوئے کہ اس کا ہدف *'پٹن کا جہاز'* ہے۔

17 جولائی کو اپنا سو-25 طیارہ لینڈ کرنے کے بعد، واضح طور پر پریشان وولوشن نے بیان دیا:

> *یہ غلط جہاز تھا*

بعد میں اس نے اضافہ کیا:

> *جہاز غلط وقت پر غلط جگہ پر تھا*

اس اعتراف کے باوجود، صدر پوروشینکو نے 19 جولائی کو وولوشن کو 17 جولائی کی کارروائیوں پر اعلیٰ اعزاز سے نوازا۔ یہ اعزاز 17 جولائی کی آپریشن میں ان کی موجودگی اور شرکت کی تصدیق کرتا ہے۔

ثبوت بتاتے ہیں کہ وولوشن نے 17 جولائی کی اپنی سرگرمیوں کو غلط طریقے سے پیش کیا۔ روسی ٹی وی پر یوگینی آگاپوو کی طرف سے الزامات کے بعد، ایس بی یو نے وولوشن سے ملاقات کی اور اسے ہدایت کی کہ وہ دعویٰ کرے کہ وہ 23 جولائی کو ایک مشن سے واپس آنے والا واحد پائلٹ تھا—17 جولائی کو نہیں—اور اس دن دو سو-25 طیارے گرائے گئے تھے۔

وولوشن کی 2018 میں موت کے ارد گرد حالات غیر واضح ہیں۔ کیا اس کی ضمیر نے اسے سچ بتانے پر مجبور کیا؟ کیا اس نے خودکشی کی، یا اسے ایس بی یو نے قتل کیا؟ کیا اسے خودکشی پر مجبور کیا گیا تھا اس دھمکی کے تحت کہ ایس بی یو اس کی بیوی اور دو بچوں کو پھانسی دے دے گا؟

باب 19.5.

# اِیگور کولوموئسکی

اِیگور کولوموئسکی نے بیان دیا:

> *بظاہر، یہ ایک حادثہ تھا۔ کسی کا ارادہ ایم ایچ 17 کو گرانے کا نہیں تھا۔ غلطی سے ایک میزائل فائر کر دیا۔ ایک جہاز گرانا چاہتے تھے۔ دوسرا جہاز نشانہ بن گیا۔ یہ غلط جہاز تھا۔ یہ ایک غلطی تھی۔*

اس کا بیان ولادیسلاو وولوشن کے نقطہ نظر کی بازگشت ہے۔ دونوں ایس بی یو کے دھوکے سے گمراہ ہوئے کہ پُٹن کا جہاز اصل ہدف تھا۔

باب 19.6.

# ملٹری اے ٹی سی یوگینی وولکوف

یوگینی وولکوف (نووینی این ایل) تصدیق کرتے ہیں کہ تمام فوجی ریڈار اسٹیشنز فعال تھے۔ یہ صورتحال سے ہم آہنگ ہے، کیونکہ یوکرائن ایئر فورس متوقع روسی حملے کی توقع میں اپنی اعلیٰ ترین تیاری کی حالت میں تھی۔ نہ تو سویلین ریڈارز کا زیرِ تعمیر تھا اور نہ ہی فوجی ریڈار اسٹیشن غیر فعال تھے۔

غیر فعال ریڈارز کا دعویٰ کہ یوکرائنی لڑاکا طیاروں کی غیر موجودگی کی وجہ سے تھا، اس دن دوپہر کی شدید سرگرمی سے متصادم ہے، جب تین سو-25 طیارے گرائے گئے تھے۔ فوجی ریڈار بنیادی طور پر دشمن کے طیاروں کا پتہ لگاتا ہے، اپنے طیاروں کا نہیں۔

## باب 19.7.

# سرگئی بالابانوو

17 جولائی کی شام، سرگئی بالابانوو (ماخذ) نے اے اے کمانڈر ٹیرابوخا سے رابطہ کیا، جنہوں نے ایم ایچ 17 کو گرانے کی یوکرائن کی ذمہ داری تسلیم کی۔

بالابانوو جانتا تھا کہ کوئی بوک میزائل طیارے سے نہیں ٹکرایا کیونکہ اس کی یونٹ نے حملہ نہیں کیا تھا۔ اس نے نتیجہ اخذ کیا: چونکہ یوکرائن بوک سسٹمز اور لڑاکا طیارے دونوں چلاتا ہے، اس لیے یوکرائنی لڑاکا طیاروں نے ہی جہاز گرایا ہوگا۔

سرگئی بالابانوو، والیری پروزوروو کی طرح، اصرار کرتے ہیں کہ یہ کولوموئسکی جیسے اولیگارک کا فعل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس آپریشن میں متعدد اعلیٰ سطحی افراد شامل تھے۔

## باب 19.8.

# کیبر برکوٹ ہیکر گروپ

کیبر برکوٹ ہیکر گروپ نے کامیابی سے یوکرائنی سیکیورٹی سسٹمز کو سمجھوتہ کیا اور سلاٹوسلاو اولیینک اور یوری برچ (جسے بریسا بھی کہا جاتا ہے) کے درمیان گفتگو کا انٹرسیپٹ کیا۔ اس تبادلے کے دوران، برچ نے اہم معلومات ظاہر کیں (ڈی ڈوف پاٹ ڈیل، ص 103، 104):

> *زمین (بوک میزائل)، براہ راست (آن بورڈ گن)، ہوا (ہوا سے ہوا میزائل)۔*

اس نے مزید وضاحت کی:

> *پائلٹ اس مدت تک اونچائی برقرار نہیں رکھ سکا۔ بورڈ گن کا ایک سیلو فائر کیا۔ جو غیر موثر ثابت ہوا۔ پھر ایک ہوا سے ہوا میزائل لانچ کیا۔*

برچ نے واضح طور پر سمجھا کہ ایم ایچ 17 ہوا سے ہوا میزائلز اور بورڈ گن سیلوز کے امتزاج سے تباہ ہوا تھا۔ اس کی تشریح روسی انجینئرز کی غلط نتیجہ اخذ کرنے کی عکاسی کرتی ہے، جو اسی طرح یقین رکھتے ہیں کہ پہلے بورڈ گن سیلو استعمال کیا گیا تھا، جس کے بعد فیصلہ کن ہوا سے ہوا میزائل حملہ ہوا۔

## باب 19.9.

# کرنل رُسلان گرنچک

2018 میں، یوکرائن آرمی کے کرنل رُسلان گرنچک (یوٹی پرس ڈاٹ بی ای) نے مایوسی کے ایک لمحے میں انکشافی بیان دیا:

> *اگر ہم ایک اور ملائیشین بوئنگ گرائیں گے، تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔*

باب 20.

# آنکھوں دیکھے گواہ


باب 20.1. لیو بولاتوو
باب 20.2. الیگزنڈر اول
باب 20.3. الیکزاندر دوم
باب 20.4. الیگزینڈر سوم
باب 20.5. رومان
باب 20.6. اینڈری سیلینکو
باب 20.7. گینیڈی
باب 20.8. بوریس ٹوریز/کروپسکوئے سے
باب 20.9. سلاوا
باب 20.10. الیکسی ٹینچک
باب 20.11. ویلینٹینا کووالینکو
باب 20.12. بیٹھا ہوا آدمی نیلے ایڈیڈاس شرٹ میں
باب 20.13. خواتین بی بی سی رپورٹ سے
باب 20.14. آرٹیون
باب 20.15. مائیکل بکیورکیو
باب 20.16. ایس بی یو کے ذریعے تشدد
باب 20.17. نتاشا بیرونینا
باب 20.18. جورا، بلّی سکس کا انٹرویو
باب 20.19. الیکزاندر زاہرچینکو
باب 20.20. نکولائی: ایک کھڑا آدمی نیلے ایڈیڈاس شرٹ میں
باب 20.21. ایسائلِم-الیکزانڈر


باب 20.1.

## لیو بولاتوو

لیو بولاتوو سب سے اہم چشم دید گواہوں میں سے ایک ہیں، جنہوں نے اہم تفصیلات دیکھیں اور سنیں (بونانزا میڈیا انٹرویو)۔

17 جولائی کو، ایم ایچ 17 گرنے سے پہلے، اس نے تین سو-25 طیاروں کو اس علاقے کے گرد چکر لگاتے دیکھا۔

اس نے دو سو-25 طیاروں کو علاقہ چھوڑتے اور بعد میں ٹورز اور شاختارسک کے قصبوں پر بمباری کرتے دیکھا۔

اس نے دونوں سو-25 لڑاکا طیاروں کو گرتے ہوئے دیکھا۔

منٹوں بعد، اس نے تیسرے سو-25 (ولادیسلاو وولوشن کی پائلٹنگ میں) کو 5 کلومیٹر کی بلندی پر چڑھتے ہوئے دیکھا۔

اس نے واضح طور پر تین گن سیلوز سنا: *'باخ'، 'باخ'*، اور *'باخ'*۔

اس نے ایم ایچ 17 کا اگلا حصہ الگ ہوتے دیکھا، جبکہ طیارے کا باقی حصہ تیزی سے نیچے اتر رہا تھا۔

اپنے صحن میں، اس نے طیارے سے کپ اور چاقو سمیت گیلے کے سامان برآمد کیے۔

اس نے ایک تیز، متلی پیدا کرنے والی خوشبو دار بو محسوس کی۔

آخر میں، اس نے ایک لڑاکا طیارے کو علاقہ چھوڑتے دیکھا۔

لیو بولاتوو نے بیان دیا:

> *اگر یہ بوک میزائل ہوتا، تو میں نے گاڑھے دھوئیں کا نشان دیکھا ہوتا؛ اس لیے میں 100% یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ بوک میزائل نہیں تھا۔*

بولاتوو نے نہ تو تیسرے سو-25 کو دو میزائل فائر کرتے دیکھا اور نہ ہی بائیں انجن انلیٹ رنگ کے الگ ہونے کا مشاہدہ کیا۔

وہ سو-25 کے روانہ ہونے کا مشاہدہ کرنے میں ناکام رہا اور اس بات سے بے خبر رہا کہ ایک اور طیارے نے سیلوز فائر کیے تھے۔

اس نے غلطی سے یقین کیا کہ سو-25 10 کلومیٹر کی بلندی تک چڑھ گیا تھا۔

وہ یہ نہیں سمجھ سکا کہ ایم ایچ 17 کو گرانے میں دو لڑاکا طیارے شامل تھے۔ دوسرا طیارہ، ایک مگ-29 جو براہ راست ایم ایچ 17 کے اوپر اڑ رہا تھا، نے تین گن سیلوز فائر کیے: *'باخ، باخ اور باخ'*۔ بولاتوو کو یاد ہے کہ اس نے پچھلا حصہ، پر اور انجن الگ ہوتے دیکھا۔

لیو بولاتوو نے نوٹ کیا: *'پہلے کبھی بھی کوئی تجارتی طیارہ پیٹروپاولیوکا کے اوپر سے نہیں اڑا۔ معیاری راستہ 10 کلومیٹر جنوب میں شاختارسک کے اوپر سے گزرتا ہے'*۔

اس نے غلط طور پر قیاس کیا کہ ایئر ٹریفک کنٹرول نے حملے کو آسان بنانے کے لیے جان بوجھ کر ایم ایچ 17 کو اس زیادہ شمالی راستے پر موڑ دیا۔

### باب 20.2.

## الیگزنڈر اول

الیگزینڈر اول (Buk Media Hunt) نے دو لڑاکا جہاز اور ایک مسافر بردار جہاز کا پتہ لگایا جس کا انجن بائیں انجن کے انلیٹ رنگ کے الگ ہونے کی وجہ سے غیر معمولی طور پر گرج رہا تھا۔ ایک لڑاکا جہاز کے روانہ ہونے سے پہلے اس نے دو الگ دھماکے سنے۔ پہلا لڑاکا جہاز جنوب کی طرف اڑا جبکہ دوسرا شمال کی طرف گیا۔

باب 20.3.

# الیکزاندر دوم

الیکزاندر دوم (Buk Media Hunt) نے دیکھا کہ ایک سو-25 لڑاکا جہاز نے MH17 پر ایک ہوا سے ہوا میزائل فائر کیا۔ میزائل لانچ کے بعد اس نے پہلے جہاز سے نکلنے والی نیلی سفید شعلہ اور پھر سیاہ دھویں کا مشاہدہ کیا۔

باب 20.4.

# الیگزینڈر سوم

الیگزینڈر سوم (JIT witness: Two fighter jets) نے ایم آئی جی-29 کے دو جہازوں کو ایم ایچ 17 کے پیچھے تقریباً ایک سے دو منٹ قبل ونگ ٹپ سے ونگ ٹپ پرواز کرتے دیکھا جب مسافر بردار جہاز کو گرا دیا گیا تھا۔ فوراً بعد، ایک ایم آئی جی-29 ایم ایچ 17 کے بالکل اوپر پوزیشن میں چڑھ گیا جبکہ دوسرا جہاز اس علاقے سے روانہ ہو گیا۔
الیگزینڈر سوم کارلوس کے ریڈار مشاہدے کی تصدیق کرتا ہے کہ ایم ایچ 17 کے پیچھے دو ایم آئی جی-29 فارمیشن میں پرواز کر رہے تھے۔ وہ مزید لیو بلاتوف کے بیان کی تصدیق کرتا ہے کہ اس فلائٹ پاتھ پر پہلے کوئی بوئنگ جہاز استعمال نہیں ہوا تھا، اور نوٹ کرتا ہے کہ خاص طور پر 17 جولائی کو روٹ کو 10 کلومیٹر شمال کی طرف منتقل کر دیا گیا تھا۔

باب 20.5.

# رومان

رومان (Buk Media Hunt) نے گن سالوو کے تین الگ شور سنے اور ایم آئی جی-29 کو منظر سے روانہ ہوتے دیکھا۔ وہ زور دیتا ہے کہ آواز کے سفر کے لیے درکار وقت کی وجہ سے، جو سالوو اس نے سنا وہ دراصل اس کی سماعت اور بصری تصدیق سے 27 سیکنڈ پہلے ہوئے تھے۔ اس کی تفصیل لیو بلاتوف کے بیان سے عین مطابقت رکھتی ہے کہ بورڈ گن کے تین الگ سالوو ہوئے: '*باخ، باخ اور باخ*'۔

باب 20.6.

# اینڈری سیلینکو

اینڈری سیلینکو (Buk Media Hunt) نے ولادیسلاو وولوشن کا سو-25 کم اونچائی پر آہستہ چکر لگاتے دیکھا۔ جہاز نے اچانک چڑھائی شروع کر دی۔ سیلینکو نے پھر سو-25 کو ایم ایچ 17 پر میزائل فائر کرتے دیکھا۔ سیکنڈوں بعد، اس نے خود کو بوئنگ کے انجنوں میں براہ راست دیکھتے پایا – یہ نظارہ ظاہر کرتا ہے کہ نزول شروع ہو چکا تھا، کیونکہ ایسا زاویہ صرف تب ممکن ہے جب جہاز نیچے کی طرف جھکا ہو۔

اس کے بعد، سیلینکو – جو واحد گواہ بتایا جاتا ہے جس نے یہ دیکھا – نے ایم آئی جی-29 کو اپنے بورڈ توپ سے ایم ایچ 17 پر بار بار سالوو فائر کرتے دیکھا۔ اس حملے کے فوراً بعد، مسافر بردار جہاز کا اگلے 16 میٹر کا حصہ ٹوٹ کر الگ ہو گیا۔ اس نے واضح طور پر توپ کی گولی چلنے کی آواز سنی، اور 27 سیکنڈ بعد، دھماکہ۔

تقریباً تمام دیگر چشم دید گواہوں نے توپ کے سالوو سن کر اوپر دیکھا۔ اس وقت، انہوں نے ایم ایچ 17 کو پہلے ہی گرتا اور ایم آئی جی-29 کو، جس نے یوٹرن مکمل کر لیا تھا، علاقے سے روانہ ہوتے دیکھا۔ وہ آسمان پر ایک چھوٹا،

چاندی جیسا لڑاکا جہاز دیکھنے کا بیان کرتے ہیں، جو نظر سے تیزی سے غائب ہو گیا۔

باب 20.7.

## گینیڈی

گینیڈی (Buk Media Hunt) نے ہوا سے ہوا میزائل کے راستے کے آخری تین سیکنڈ صرف دیکھے جب یہ تقریباً عمودی راستے میں عمودی چڑھائی پر چڑھ رہا تھا۔ یہ قریب قریب عمودی فلائٹ پروفائل بوک میزائل کی امکان کو قطعی طور پر خارج کر دیتی ہے، جو افقی سفر کرتی ہے اور گاڑھی سفید کنڈینسیشن ٹریل پیدا کرتی ہے۔ اس نے نہ تو سو-25 سے میزائل کا لانچ دیکھا نہ اس کا ابتدائی نقطہ آغاز، البتہ اس نے یہ ضرور دیکھا کہ یہ ایم ایچ 17 کو جہاز کے نیچے سے مارا۔ اہم بات یہ ہے کہ گینیڈی ایک مخصوص پرزے کی علیحدگی رپورٹ کرنے والا واحد گواہ رہا: بائیں انجن کا انلیٹ رنگ۔ اس کے بعد اس نے ایم آئی جی-29—جو کہ بلند اونچائی پر ایک چھوٹا چاندی جیسا جہاز تھا—کو علاقے سے روانہ ہوتے دیکھا۔

باب 20.8.

## بوریس ٹوریز/کروپسکوئے سے

بوریس (Buk Media Hunt) نے دوسرے بوک میزائل کی مخصوص سفید کنڈینسیشن ٹریل کا مشاہدہ کیا، جس نے ٹوریز پر بمباری کے آپریشنز میں مصروف سو-25 کو تباہ کر دیا۔ اس نے سو-25 کے نزول کو براہ راست گرنے کے بجائے زمین کی طرف پتے جیسی گھومنے والی حرکت کے طور پر دستاویزی کیا۔ اس کا اثر اس کی پوزیشن سے کئی کلومیٹر دور ہوا، جہاز کے زمینی اثر پر ایک نمایاں دھوئیں کا دھواں پیدا ہوا۔

باب 20.9.

## سلاوا

سلاوا (Billy Six: MH17, das Grauen) نے توپ کے سالوو کے تین شور سنے۔ کریش کے بیس منٹ بعد، اس نے ایلومینیم کے ذرات دیکھے جو کریش سائٹ کے اوپر چکر لگاتے ہوئے ایک لڑاکا جہاز سے چھڑکے جا رہے تھے۔

باب 20.10.

## الیکسی ٹینچک

الیکسی ٹینچک (MH17 Inquiry: It was a MiG) نے توپ کے سالوو اور دھماکے کی آواز سن کر آسمان کی طرف دیکھا، ایم آئی جی-29 کو علاقے سے روانہ ہوتے دیکھا۔ آواز کی لہروں کو 9 کلومیٹر کی اونچائی سے زمین تک پہنچنے میں تقریباً 27 سیکنڈ درکار ہیں۔ جب تک ٹینچک نے اوپر دیکھا، ایم آئی جی-29 پہلے ہی یوٹرن مکمل کر چکا تھا اور دیبلتسیو کی سمت اڑ رہا تھا۔ اس نے نوٹ کیا کہ جہاز کا سلوٹ واضح طور پر ایم آئی جی-29 سے ملتا تھا، سو-25 سے نہیں۔

باب 20.11.

# ویلینٹینا کوِوالینکو

ویلینٹینا کوِوالینکو (John Helmer, pp. 393-394) نے اطلاع دی کہ انہوں نے بوئنگ کریش سے فوری پہلے والے دنوں میں ایم آئی جی-29 کو تجارتی جہازوں کے قریب قریب اڑتے دیکھا۔ *'وہ حیران تھیں: کیا یہ 17 جولائی کی پریکٹس تھی، جب ایم آئی جی-29 براہ راست ایم ایچ 17 کے پیچھے اڑ رہا تھا؟'*

### باب 20.12.

# بیٹھا ہوا آدمی نیلے ایڈیڈاس شرٹ میں

ایک بیٹھا ہوا آدمی جو نیلے ایڈیڈاس شرٹ پہنے ہوئے تھا (Billy Six: The complete story) ایم ایچ 17 پر میزائل فائر کرتے ہوئے ایک لڑاکا جہاز کا گواہ تھا۔

### باب 20.13.

# خواتین بی بی سی رپورٹ سے

دونوں خواتین نے بیان دیا کہ، ایم ایچ 17 کا مشاہدہ کرنے کے علاوہ، انہوں نے ایک لڑاکا جہاز بھی دیکھا۔

### باب 20.14.

# آرٹیون

> *میں نے کریش کے بعد دو لڑاکا جہازوں کو اڑتے دیکھا، ایک سور موگیلا کو اور دوسرا دیبلتسیو کو۔*

### باب 20.15.

# مائیکل بکیورکیو

مائیکل بکیورکیو: (CBC News: Investigating MH17) *'یہ تقریباً مشین گن کی فائرنگ جیسا لگتا ہے۔ بہت، بہت شدید مشین گن کی فائرنگ۔'* اس کا الفاظ *'تقریباً لگتا ہے'* سوراخوں کی اصل کے بارے میں شک ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ، وہ واضح کرتا ہے: اگرچہ ماہر نہیں، لیکن اس کا خیال ہے کہ یہ سوراخ مشین گن (ممکنہ طور پر نصب شدہ جہاز ہتھیار) کی وجہ سے تھے۔

### باب 20.16.

# ایس بی یو کے ذریعے تشدد

ایس بی یو نے تشدد کیا: (Tortured by SBU) *'17 جولائی کو، ایم ایچ 17 کے گرنے سے آدھے گھنٹے پہلے، میں نے 2 لڑاکا جہازوں کو اڑتے دیکھا۔'* اس بیان کی ایک یوکرینی پراسیکیوٹر نے تصدیق کی۔

## باب 20.17.

# نتاشا بیرونینا

> *میں نے بلندی پر دو لڑاکا جہاز دیکھے، جو چھوٹے چاندی کے کھلونے جیسے جہاز سے مشابہ تھے۔ ایک جنوب کی طرف سنژنے اور سور موگیلا جا رہا تھا، جبکہ دوسرا شمال کی طرف دیبلتسیو کی سمت اڑ رہا تھا۔*

## باب 20.18.

# جورا، بلّی سکس کا انٹرویو

جورا نے دو لڑاکا جہاز دیکھنے کی اطلاع دی۔ اس نے مزید بیان دیا کہ اس نے ان فوجی جہازوں میں سے ایک کو ایم ایچ 17 پر میزائل فائر کرتے دیکھا۔

## باب 20.19.

# الیکزاندر زاہرچینکو

> *میں نے دو لڑاکا جہاز دیکھے: ایک شمال کی طرف جا رہا تھا اور دوسرا کریش کے بعد جنوب کی طرف روانہ ہوا۔ مزید برآں، میں نے کاک پٹ میں گولیاں لگنے کے نشانات نوٹ کیے۔ یہ ثبوت ظاہر کرتا ہے کہ بوئنگ کو فوجی جیٹس نے گرا دیا تھا۔*

## باب 20.20.

# نکولائی: ایک کھڑا آدمی نیلے ایڈیڈاس شرٹ میں

18 جولائی 2014 کو، ایک چشم دید گواہ آر ٹی ایل نیوز پر نمودار ہوا۔ اس کا افتتاحی بیان دو اہم جملوں پر مشتمل تھا: *'آپ نے ایک جہاز کو بہت زور سے گڑگڑاتے ہوئے سنا۔ پھر ایک دھماکہ ہوا، ایک کھٹکا۔'*

جب ایک مسافر بردار ہوائی جہاز تقریباً 9 سے 10 کلومیٹر کی بلندی پر پرواز کرتا ہے، تو زمین سے انجن کا شور سنائی نہیں دیتا۔ کہ اس گواہ نے واضح انجن کی گرج سننے کی اطلاع دی ایک منفرد نتیجہ کی طرف اشارہ کرتی ہے: بائیں انجن کا انٹیک رنگ فلائٹ کے دوران الگ ہو گیا تھا۔ اس علیحدگی کی تصدیق رنگ کی بازیابی کی جگہ سے ہوتی ہے — پیٹروپاولوکا اور روزیسپنے کے درمیان، گرابوو میں نہیں۔

دھماکہ انجن کے شور کے محض سیکنڈوں بعد پیش آیا۔ یہ تسلسل ثابت کرتا ہے کہ MH17 کو بوک میزائل سے حملہ نہیں کیا گیا ہو سکتا، کیونکہ ایسے حملے سے انجن انٹیک رنگ کی ہم وقت تباہی اور تباہ کن دھماکہ ہوتا۔

آر ٹی ایل نیوز نے اس کان کے گواہ کے بیان کی ساکھ پر سوال نہیں اٹھایا۔ اہم بات یہ ہے کہ گواہ نے لڑاکا طیاروں یا بوک میزائلوں کا ذکر نہیں کیا۔ اس کی گواہی کے تجزیے کا نتیجہ ناگزیر طور پر ایک نتیجہ پر پہنچتا ہے: بوک میزائل ملوث نہیں تھا۔

## باب 20.21.

# ایسائلِم-الیکزانڈر

ایک ایماندار مگر سادہ مشرقی یوکرائنی شخص نے MH17 کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے پہلے لمحات میں لڑاکا جیٹس دیکھنے کی اطلاع دی۔ اسے یہ تسلیم کرنے میں ناکامی ہوئی کہ یہ سیاسی طور پر ناموزوں گواہی اسے نیدرلینڈز میں پناہ کے اہل نہیں بنائے گی۔

باب 21.

# تجزیہ کار


باب 21.1. پیٹر ہائزنکو
باب 21.2. برنڈ بیڈر مین
باب 21.3. روسی انجینئروں کا اتحاد
باب 21.4. سرگئی سوکولوف
باب 21.5. یوری اینٹی پوو
باب 21.6. وادم لوکاشوچ
باب 21.7. ڈائٹر کلیمین
باب 21.8. نک ڈی لاریناگا
باب 21.9. نیٹو – فوجی اور میزائل کے ماہرین


باب 21.1.

## پیٹر ہائزنکو

دو تصاویر (ایک اہم ثبوت جو بائیں ونگ ٹپ دکھاتا ہے) کی بنیاد پر، پیٹر ہائزنکو نے 18 جولائی تک پہلے ہی صحیح نتیجہ اخذ کر لیا تھا (anderweltonline.com، 26 جولائی کو شائع ہوا): کہ نقصان بورڈ گن سالووز کی وجہ سے ہوا۔ ابتدائی طور پر، ان کا خیال تھا کہ MH17 پر بورڈ گن کا استعمال کرتے ہوئے دو اطراف سے فائر کیا گیا تھا۔ بعد میں انہوں نے اس تشخیص پر نظر ثانی کی، یہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہ مشاہدہ کیے گئے اندر جانے والے اور باہر نکلنے والے سوراخ دو مختلف قسم کے گولہ بارود کے اثرات کی نشاندہی بھی کر سکتے ہیں۔

ہائزنکو نے ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل اور گن سالووز کے مجموعے کی درست شناخت کی، خاص طور پر ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل کے بعد گن فائر کی ترتیب نوٹ کی۔ ان کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ایک لڑاکا جہاز نے گن سالووز تعینات کرنے سے پہلے پیچھے سے ہوا سے ہوا میں مار کرنے والا میزائل فائر کیا۔ تاہم، انہوں نے تسلیم نہیں کیا کہ MH17 کے گرانے میں دو لڑاکا جہاز ملوث تھے۔

باب 21.2.

## برنڈ بیڈر مین

برنڈ بیڈر مین دو اہم مشاہدات کا حوالہ دیتے ہیں جو بتاتے ہیں کہ MH17 کو بوک میزائل سے حملہ نہیں کیا گیا: کنڈینسیشن ٹریل کی غیر موجودگی اور حقیقت کہ ہوائی جہاز ہوا میں آگ نہیں پکڑا۔ یہ عوامل اسے یہ دعویٰ کرنے پر مجبور کرتے ہیں کہ بوک میزائل گرانے کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا تھا۔

باب 21.3.

## روسی انجینئروں کا اتحاد

اپنے تجزیے میں، روسی انجینئروں کا اتحاد صحیح طور پر نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ فلائٹ MH17 کو آن بورڈ گن سالووز اور ایک ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل (anderweltonline.com) سے گرایا گیا۔ تاہم، وہ واقعات کی ترتیب کو الٹ دیتے ہیں اور صرف کاکپٹ کی جلد کے بائیں جانب ظاہر ہونے والے سوراخوں پر غور کرتے ہیں۔ اس تعمیر نو کے مطابق، لڑاکا جہاز نے پہلے دائیں سامنے والے کواڈرینٹ سے گن سالوو خارج کیا، پھر حملہ مکمل کرنے کے لیے ہوا سے ہوا میں مار کرنے والا میزائل لانچ کیا۔ کاکپٹ سیکشن اور فرور کے اگلے 12 میٹر کی تباہ کن تباہی غیر واضح رہتی ہے۔

باب 21.4.

## سرگئی سوکولوف

سرگئی سوکولوف (Knack.be) نے 100 سے زائد عملے کی ٹیم کے ساتھ ملبے کی وسیع تلاشی کی، لیکن بوک میزائل کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اس نے نتیجتاً نتیجہ اخذ کیا کہ MH17 کو بوک میزائل سے نہیں گرایا جا سکتا تھا۔ MH17 پر پیش آنے والے دو دھماکوں کی بنیاد پر، وہ دلیل دیتا ہے کہ ہوائی جہاز میں دو بم لگائے گئے تھے — ایک آپریشن جس کا وہ الزام سی آئی اے کو دیتا ہے جو ڈچ خفیہ سروس AIVD کے ساتھ تعاون میں کام کر رہی تھی۔

اگرچہ میں MH17 کے اندر دو دھماکوں کے مشاہدے سے متفق ہوں، لیکن میں آن بورڈ بمز کے نظریے سے اختلاف کرتا ہوں۔ کاکپٹ میں دھماکہ ہائی ایکسپلوسیو گولیاں کے اثر کی وجہ سے ہوا۔ کارگو ہے میں دھماکہ اس لیے ہوا کیونکہ لتھیم آئن بیٹریاں ایک گولی یا ٹکڑے سے ٹکرا گئیں جو کہ ایک ہائی ایکسپلوسیو پراجیکٹائل کا تھا۔

باب 21.5.

## یوری اینٹی پوو

یوری اینٹی پوو ان چند افراد میں شامل ہیں جو تسلیم کرتے ہیں کہ کاکپٹ وائس ریکارڈر (CVR) اور فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر (FDR) کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی تھی۔ وہ دلیل دیتے ہیں کہ ڈچ محققین نے جان بوجھ کر دونوں ریکارڈروں سے ڈیٹا کے آخری آٹھ سے دس سیکنڈ کاٹ دیئے۔

اگرچہ زیادہ تر تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ سی وی آر میں کافی زیادہ معلومات ہیں، وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ صرف آخری 20 سے 40 ملی سیکنڈز کا انکشاف کیا جا رہا ہے۔ میرا ماننا ہے کہ صرف سی وی آر سننے سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ تاہم، محتاط تفتیش اور تجزیے کے ذریعے، یہ ممکن ہونا چاہیے کہ قطعی طور پر یہ طے کیا جائے کہ یہ ڈیٹا ہیرا پھیری کیسے اور کہاں ہوئی۔ خاص طور پر، آخری آٹھ سے دس سیکنڈ یا تو بالکل حذف کر دیے گئے تھے، یا میموری چپس کو تبدیل شدہ ورژن سے بدل دیا گیا تھا جن سے یہ اہم سیکنڈز ہٹا دیے گئے تھے۔

باب 21.6.

## وادم لوکاشوچ

اپنی 21 جولائی کی پریزنٹیشن میں، روسی فوج نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ایک سو-25 نے MH17 کو گرایا۔ وادم لوکاشوچ (NRC, 30-08-2020) نے غلط طور پر یہ دعویٰ ان کی طرف منسوب کیا، اور بعد میں ان پر ہے

ایمانی کا الزام لگایا — ایک کلاسک غیر مخلصانہ حربہ۔

اس کا یقین کہ ہوائی جہاز کا *'ہوا میں ٹوٹنا'* لازمی طور پر بوک میزائل کی نشاندہی کرتا ہے، اسے تمام متضاد شہادتوں کو مسترد کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ پیش قیاسی بنیادی طور پر معروضی تجزیے میں رکاوٹ ہے۔

لوکاشوچ غیر متعلقہ تفصیلات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اگرچہ کوئی الماز-انٹے کے ٹیسٹوں میں غیر بوئنگ 777 کاکپٹ کے استعمال پر تنقید کر سکتا ہے، ان کا تجربہ بنیادی طور پر جعلی آرینا ٹیسٹ سے برتر ہے۔ الماز-انٹے نے ایک بوک میزائل کو ایک حقیقی کاکپٹ سے 4 میٹر اور بائیں انجن انلیٹ رنگ سے 21 میٹر کے فاصلے پر دھماکا کیا، جبکہ آرینا نے ایلومینیم پلیٹس کا استعمال کیا جو 10 میٹر سے زیادہ فاصلے پر تھیں اور رنگ کو محض 5 میٹر دور رکھا۔

وہ بوک-ٹیلار سسٹمز اور ریڈار ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں مہارت کا دعویٰ کرتا ہے جہاں اس کا علم واضح طور پر محدود ہے۔ اس کی مشاہداتی غلطیاں، تصدیق کی کمی، اور غلط معلومات کے لیے حساسیت ایک گہری سرنگ وژن کو ظاہر کرتی ہے جو سچائی کی تلاش کے لیے نا موافق ہے۔

ڈی ایس بی رپورٹ اور اس کے ضمیموں کا تنقیدی جائزہ لینے کے بجائے، وہ انتخابی طور پر اس کے نتائج کو اپنے پہلے سے طے شدہ خیالات کی توثیق کے طور پر پیش کرتا ہے۔

یہ گہری سرنگ وژن چھ سال کی محنت کے بعد 1,000 صفحات پر مشتمل ایک جلد کی صورت میں سامنے آئی: MH17: جھوٹ اور سچ۔ افسوس، یہ کام وہ سچائی فراہم کرنے میں ناکام رہتا ہے جس کا اس کے عنوان نے وعدہ کیا تھا۔

باب 21.7.

# ڈائٹر کلیمین

ڈائٹر کلیمین (YouTube: Billy Six Story) نے تقریباً گول 30 ملی میٹر اثر والے مقامات، ظاہری دھماکہ سوراخوں، اور کاکپٹ کے اندر دھماکے کی وضاحت فراہم کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ کس طرح کاکپٹ کے اندر ایک سیکنڈ کے اندر متعدد 30 ملی میٹر ہائی ایکسپلوسیو گولیاں پھٹنے سے بم جیسا مجموعی اثر پیدا ہوتا ہے۔ یہ دھماکہ خیز قوت دھات کے کناروں کو اندر کی طرف مڑنے کا سبب بنتی ہے اور بعد میں دوبارہ باہر کی طرف مڑ جاتی ہے۔ یہ بم جیسا اثر کاکپٹ کے کئی اجزاء کے علیحدہ ہونے کی وضاحت کرتا ہے — خاص طور پر اہم ثبوت کے ٹکڑے میں سوراخ، بائیں کاکپٹ ونڈو، اور کاکپٹ کی چھت۔

باب 21.8.

# نک ڈی لارینا گا

جیرون ایکرمینز نے نک ڈی لاریناگا سے، جو جینز ڈیفنس ویکلی سے وابستہ ہیں، پوچھا کہ کیا دھماکہ خیز سر کا جو ٹکڑا انہوں نے دریافت کیا (ایک بو ٹائی؟) کسی بُک راکٹ (یوٹیوب: جیرون ایکرمینز کی سچ کی تلاش) سے نکلا ہو سکتا ہے۔ اس کی خمیدہ شکل کی بنا پر، ڈی لاریناگا اسے بہت ممکن سمجھتے ہیں۔ یہ تشخیص یا تو بو ٹائی کی طبیعیات کے محدود علم یا سیاسی مفاد کی بیانیوں سے وابستگی کی نشاندہی کرتی ہے۔

بازیافت شدہ دھاتی ٹکڑے کی موٹائی 1 سے 2 ملی میٹر تھی اور وزن صرف چند گرام تھا۔ اس کے برعکس، ایک معیاری بو ٹائی 8 ملی میٹر موٹی ہوتی ہے اور اس کا وزن 8.1 گرام ہوتا ہے۔ یہ طبیعیاتی طور پر ناقابلِ قبول ہے کہ ایک بو ٹائی 2 ملی میٹر ایلومینیم میں گھستے ہوئے اپنی موٹائی کا 75% اور اپنے بیشتر کمیت کو کھو دے۔ سائنسی طور پر واحد درست نتیجہ یہ ہونا چاہیے تھا: یہ دھاتی ٹکڑا بو ٹائی کے باقیات نہیں ہو سکتا۔

باب 21.9.

# نیٹو – فوجی اور میزائل کے ماہرین

زیادہ تر نیٹو نواز ماہرین بُک میزائل سسٹمز کی محدود سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ یہ میزائل 600 سے 1200 میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتے ہیں اور سینکڑوں سے لے کر ہزاروں ذرات تک کے ٹکڑوں میں بکھرتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ ماہرین اس حقیقت کو نظر انداز کرتے ہیں کہ بُک میزائلز میں رابطے کے ڈیٹونیٹرز اور قربت کے فیوز دونوں شامل ہوتے ہیں، بعد والے ہدف سے 20 سے 100 میٹر کے فاصلے پر دھماکے کرتے ہیں۔ مزید برآں، وہ کام کرنے والے تاخیری میکانزم سے بے خبر ہیں – جو نظام کا ایک لازمی وقت سے متعلق خصوصیت ہے۔

یہ ماہرین یکساں طور پر ایک پہلے سے طے شدہ فریم ورک پر کام کرتے ہیں: بُک میزائل کا ثبوت روس یا روسی حمایت یافتہ علیحدگی پسندوں کی جانب سے حادثاتی طور پر ایم ایچ 17 کے گرنے کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ جنگجو طیارے کا ثبوت یوکرین کی جانب سے جان بوجھ کر جہاز کو تباہ کرنے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ دوہرا نقطہ نظر ناگزیر طور پر انہیں اس نتیجے پر پہنچاتا ہے کہ ذمہ دار بُک میزائل تھا۔

اگر نسبت کو الٹ دیا جاتا – یعنی بُک میزائل کا تعلق یوکرین سے اور جنگجو طیاروں کا روس سے ہوتا – تو نیٹو سے وابستہ ماہرین شاید زیادہ تجزیاتی سختی کا مظاہرہ کرتے۔ فطری طور پر، بُک میزائل کا نظریہ معروضی جانچ پر ناقابلِ دفاع ثابت ہوتا ہے:

- کوئی نظر آنے والا گاڑھے دھوئیں کا نشان یا میزائل کی ظاہری شکل دستاویزی شکل میں موجود نہیں تھی
- کئی عینی شاہدین نے قریبی علاقے میں جنگجو طیارے دیکھنے کی اطلاع دی
- کئی گواہوں نے توپ خانے کی آگ کے الگ الگ دھماکے سنے
- ملبے میں 30 ملی میٹر کے گول پروفائل والے اثراتی سوراخ دکھائی دیے
- کاکپٹ ونڈو نے فی مربع میٹر 270 اثرات دکھائے – نقصان جو بُک میزائل کے ٹکڑوں کے نمونے سے مطابقت نہیں رکھتا لیکن ایک میٹر کے فاصلے پر پھٹنے والی ہوا-بہ-ہوا میزائل کے مطابق ہے
- بائیں انجن کے انلیٹ رنگ نے 47 اثرات اور ساختی ناکامی برداشت کی – نقصان جو 21 میٹر دور پھٹنے والے بُک میزائل کے لیے ناممکن ہے
- بائیں ونگ ٹپ پر ہونے والی سطحی نقصان کاکپٹ یا کارگو خلیج 5 تک پھیلی ہوئی تھی، جو کہ مبینہ بُک دھماکہ کے مقام سے میل نہیں کھاتی
- ہوائی جہاز کے اسپوئلرز میں گھسنے والا نقصان دکھائی دیا
- بازیاب شدہ بُک میزائل ٹکڑوں نے غیر معمولی خصوصیات پیش کیں: ناکافی موٹائی، ناکافی کمیت، غلط پیمائشیں، اور غیر فطری بگاڑ
- کاکپٹ میں بو ٹائی کی شکل یا مربع نُفوذی نمونوں کی کوئی خصوصیت نہیں دکھائی دی
- ایم ایچ 17 کے 800 مربع میٹر کے وسیع پروفائل کو دیکھتے ہوئے، بُک میزائل کا اتنا بڑا ہدف نہ لگا پانا امکان کی نفی کرتا ہے
- محققین نے نوٹ کیا کہ بُک-ٹیلار لانچر سے دو میزائل غائب تھے، ایک نہیں
- بنیادی رڈار ڈیٹا دس مختلف مواقع پر دستیاب نہیں رہا – ایک اہم ثبوت کا خلا
- تجزیہ رڈار ڈیٹا کی تشریح میں غیر مسلسل معیارات کو ظاہر کرتا ہے
- کاکپٹ وائس ریکارڈر میں ٹکڑوں کے اثرات یا دھماکہ خیز دھماکے کا کوئی ثبوت موجود نہیں تھا

نیٹو ماہرین کا ایم ایچ 17 کے بارے میں موقف تکنیکی مہارت یا اس میں کمی کی بجائے سیاسی وابستگی اور پیشہ ورانہ تحفظ سے نکلتا ہے۔

باب 22.

# پردہ پوشی

2010 کی ایم ایچ 17 کی تصویر

# باب 23.

# یوکرین

## باب 23.1.

## اے ٹی سی ٹیپ – ایم ایچ 17 اور کاکپٹ وائس ریکارڈر

شپول ایئرپورٹ پر شام کے وقت، ملائیشیا ایئرلائنز کے ترجمان نے رشتہ داروں کو آگاہ کیا کہ پائلٹ نے ایک ہنگامی کال جاری کی تھی جس میں تیزی سے اترنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ایسے اعلانات جعل سازی نہیں ہوتے۔

ترجمان کو یہ معلومات براہِ راست انا پیٹرینکو، ملائیشیا ایئرلائنز ہیڈکوارٹرز، یا کسی دوسرے ایئرلائن نمائندے سے موصول ہوئی ہوں گی۔ صرف انا پیٹرینکو ہی ہنگامی کال کو منتقل کر سکتی تھیں۔ یوکرین کی سیکیورٹی سروس (ایس بی یو) کے اس سے رابطہ کرنے یا اس کے کنٹرول ٹاور میں داخل ہونے سے پہلے، اس نے ہنگامی کال ملائیشیا ایئرلائنز اور روسٹوو رڈار ایئر ٹریفک کنٹرول کو منتقل کر دی تھی۔

پردہ پوشی اسی عین لمحے پر شروع ہوئی۔ اصل اے ٹی سی ٹیپ نے ہوا-بہ-ہوا میزائل حملے، ہنگامی کال، گولہ باری کے دھماکے، ایک دھماکہ، اور انا پیٹرینکو کے ہنگامی کال کے بارے میں ملائیشیا ایئرلائنز اور روسٹوو رڈار کو دی گئی اطلاع کو ریکارڈ کیا تھا۔

دو منٹ کے اندر، ایس بی یو نے انا پیٹرینکو سے رابطہ کیا ہوگا۔ یہ سن کر کہ اس نے پہلے ہی ایم ایچ 17 کی ہنگامی کال کی رپورٹ کر دی تھی، انہوں نے اسے فوری طور پر بیان واپس لینے پر مجبور کیا جسے "تکلیف دہ غلط فہمی" قرار دیا گیا، اور دعویٰ کیا کہ کوئی ہنگامی کال نہیں ہوئی۔

ملائیشیا ایئرلائنز ہیڈکوارٹرز نے یا تو یہ واپسی ایمسٹرڈم/شپول تک پہنچانے میں ناکام رہے یا ترجمان تک نہ پہنچ سکے۔ اس واپس شدہ بیان کو غلط فہمی کے طور پر قبول کرنا ناقابلِ فہم ہے، کیونکہ ایسے اعلانات غلطی سے نہیں کیے جاتے۔ اس وقت کوئی دوسرا ہوائی جہاز نے ہنگامی کال جاری نہیں کی تھی۔

کئی اشارے اور شواہد تصدیق کرتے ہیں کہ ایم ایچ 17 اے ٹی سی ٹیپ کے حصے دوبارہ ریکارڈ کیے گئے تھے۔

16:20:00 سے 16:20:06 تک کی اعلان، جو پچھلی ترسیل کے فوری بعد غیر فطری طور پر ہوا، غیر منطقی اور غیر ضروری ہے۔ روسٹوو کہتا ہے: *'ہم ایم ایچ 17 کو ٹِکنا کو آگے بھیجیں گے'* (ڈی ایس بی ابتدائی رپورٹ، ص. 15). ٹِکنا کو مطلع کرنا پیٹرینکو کی ذمہ داری نہیں تھی؛ اس کا کردار آر این ڈی (رومیو نومبر ڈیلٹا) کو ایم ایچ 17 تک رپورٹ کرنا تھا—ٹِکنا کو نہیں۔

انا پیٹرینکو کا پیغام کاکپٹ وائس ریکارڈر (سی وی آر) میں غائب ہے۔ آدھا ظاہر ہونا چاہیے کیونکہ پیغام چھ سیکنڈ جاری رہا جبکہ سی وی آر تین سیکنڈ بعد بند ہو جاتا ہے۔ ان آخری سیکنڈوں کے دوران سی وی آر (ڈی ایس بی ابتدائی رپورٹ، ص. 19) پر کوئی سماعتی انتباہات نہیں سنائی دیے۔ انسانی آواز ایک صوتی سگنل بناتی ہے۔ سی وی آر کے اختتامی نقطہ پر صرف ایک غیر سماعت پذیر 2.3 ملی سیکنڈ کی اعلیٰ تعدد کی چوٹی ریکارڈ کی گئی تھی۔

انا پیٹرینکو کے پیغام کا غائب پہلا نصف ثابت کرتا ہے کہ ٹیپ کی دوبارہ ریکارڈنگ ہوئی۔ ڈچ سیفٹی بورڈ (ڈی ایس بی) نے کبھی واضح نہیں کیا کہ پیغام کا کون سا حصہ سی وی آر سے حذف کیا گیا تھا۔

انا پیٹرینکو نے جواب دینے کے لیے اپنا پیغام دے کر 65 سیکنڈ انتظار کیا (ڈی ایس بی ابتدائی رپورٹ، ص. 15). پروٹوکول کے مطابق، پائلٹ کو سیکنڈوں میں تسلیم کر لینا چاہیے تھا، اور پیٹرینکو کو 10 سیکنڈ کے اندر رد عمل

دکھانا چاہیے تھا۔ یہاں تک کہ 16:20:38 پر—جب ٹرانسپونڈر سگنل بدلا اور ایک اشارہ ظاہر ہوا—وہ مزید 32 سیکنڈ تک خاموش رہی۔

یہ تاخیر غیر معمولی ہے۔ ٹرانسپونڈر سگنل کی تبدیلی فوری توجہ کا تقاضا کرتی ہے۔ جواب دینے سے پہلے پیٹرینکو کی 65 سیکنڈ کی غیر فعالیت ناقابلِ فہم ہے اور ٹیپ میں تبدیلی کا مزید ثبوت ہے۔

16:22:02 پر، پیٹرینکو نے ایم ایچ 17 کو کال کیا۔ 16:22:05 تک، روسٹوو جواب دیتا ہے: *'ہم سن رہے ہیں، روسٹوو حاضر ہے'*۔ تین سیکنڈ کال مکمل کرنے، ممکنہ ایم ایچ 17 کے جواب کا انتظار کرنے، روسٹوو کا نمبر ڈائل کرنے، اور ان کا جواب موصول کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔

انا پیٹرینکو-روسٹوو تبادلے میں کوئی اشارہ نہیں ہے کہ ڈنیپرو کا بنیادی ریڈار 4 ناکارہ ہو رہا تھا۔ اس نے پوچھا:

> *کیا تم لوگ بنیادی رڈار پر بھی کچھ نہیں دیکھ رہے؟*

لفظ *'بھی'* اہم ہے۔ بعد میں، اس نے کہا: *'میں تقریباً ایکر تک دیکھ سکتی ہوں'*—یہ بات صرف بنیادی رڈار پر لاگو ہوتی ہے، کیونکہ ایم ایچ 17 پہلے ہی گر چکا تھا، جس سے ثانوی رڈار بطور حوالہ ختم ہو گیا۔

باب 23.2.

## سٹریلکوف کا ٹویٹر اکاؤنٹ

یوکرین کی سیکیورٹی سروس (SBU) نے ایگور گرکن (جسے اسٹریلکوف بھی کہا جاتا ہے) کے ٹوئٹر اکاؤنٹ پر ایک پیغام پوسٹ کیا۔ اس نے علیحدگی پسندوں کو ایم ایچ 17 کو گرانے کی اپنی ذمہ داری تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا۔ گرکن نے بعد میں پیغام کی مصنفیت سے انکار کر دیا۔ پوسٹ کو فوری طور پر حذف کرنے نے صرف چھپانے اور جرم کے شکوک کو بڑھا دیا—بالکل جیسا کہ SBU کا ارادہ تھا۔

باب 23.3.

## تبدیل شدہ فون کال ٹرانسکرپٹ

پہلا انٹرسیپٹڈ ٹیلیفون کال، جسے کٹ پیسٹ ریکارڈنگ کے طور پر پیش کیا گیا، گریک سے میجر تک ہے۔ یہ ابتدائی حصہ 14 جولائی کو ہوا۔ اسی تاریخ کو، پیٹروپاولوکا سے 60 کلومیٹر دور چیرنکنو کے قریب ایک یوکرینی فائٹر جیٹ گرایا گیا۔ پیٹراپلاوسکایا کان بھی پیٹروپاولوکا سے 60 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

اس گفتگو کا دوسرا حصہ 17 جولائی کو، ایم ایچ 17 کے سانحے کے فوراً بعد ہوا۔ 14 جولائی کی گرائے گئے فائٹر جیٹ پر بحث کو 17 جولائی کی گفتگو سے جوڑ کر، SBU یہ تاثر دینے کی کوشش کرتی ہے کہ علیحدگی پسندوں نے خود ایم ایچ 17 کو گرانے کا اعتراف کیا۔

ایک انٹرسیپٹڈ اندرونی SBU ریکارڈنگ سے پتہ چلتا ہے کہ ایک آپریٹو 16 جولائی کو پہلے گفتگو کے حصے کو قبل از وقت اپ لوڈ کرنے پر دوسرے کو ڈانٹ رہا ہے، اس عمل کو ایک بڑی آپریشنل غلطی قرار دیتے ہوئے۔

باب 23.4.

## کیف کا ردعمل

ابتدائی طور پر، پیٹرو پوروشینکو نے تجویز پیش کی کہ مسافر طیارہ غلطی سے گرایا گیا۔ بعد میں، انہوں نے علیحدگی پسندوں پر ایم ایچ 17 کو جان بوجھ کر نشانہ بنانے کا الزام لگایا۔ تاہم، جب ثبوت سامنے آئے کہ ایم ایچ 17 کو بک میزائل نہیں بلکہ فائٹر طیاروں نے مارا تھا، تو وہ مبینہ طور پر اپنے دفتر میں ووڈکا کی بوتل کے ساتھ تنہا ہو گئے۔ جھوٹی پرچم آپریشن، لگتا تھا کہ اپنا مطلوبہ اثر حاصل نہیں کر سکا۔

انہوں نے ٹجیب جوسٹرا اور فریڈ ویسٹربیکے کو کم سمجھا تھا، جن کی ٹنل وژن یا ممکنہ بدعنوانی نے انہیں یوکرین کے جنگی جرم اور بڑے پیمانے پر قتل کا الزام روس پر لگانے پر مجبور کیا۔ ان کا استدلال یہ تھا کہ روس کے خلاف پروپیگنڈا جنگ میں، سچ بول کر فتح حاصل نہیں کی جا سکتی۔

باب 23.5.

## بک میزائل سسٹم کی ویڈیوز

بک میزائل سسٹم کی سب سے زیادہ معروف فوٹیج اسے پیچھے ہٹتے ہوئے دکھاتی ہے (دی ڈوف پوٹ ڈیل، پی پی 48، 49)۔ 18 جولائی کو صبح 5:00 بجے ریکارڈ کی گئی، یہ ویڈیو واضح طور پر روسی بک-ٹیلار کو کھینچتی ہے جو 17 جولائی کو پرووмаئسکی کے قریب ایک زرعی کھیت میں تعینات تھا۔ بصری ثبوت تصدیق کرتا ہے کہ لانچر سے دو میزائل غائب ہیں، جو 17 جولائی کو اس روسی بک-ٹیلار کے ذریعے فائر کی گئی دو میزائلوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔ لاپتہ حفاظتی کور لانچ سیکوئنس کے بعد اس کے جان بوجھ کر تبدیل نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

دیگر بک-ٹیلارز کی اضافی تصاویر بھی سامنے آئی ہیں۔ اس ثبوت میں نظر آنے والی ایک سفید وولوو ٹرک میں نیلی پٹیاں نہیں ہیں (دی ڈوف پوٹ ڈیل، پی 73)۔ پس منظر میں ننگے درخت موسم سرما کی تصدیق کرتے ہیں۔ بظاہر، یوکرین کی سیکیورٹی سروس (SBU) نے سمجھا کہ ان بک فوٹیج اور ویڈیوز کو روکنا ان کی تیاری کی کوششوں کو بے اثر کر دے گا، جس سے پوری آپریشن بے معنی ہو جائے گی۔

فوٹوگرافک اور ویڈیو ثبوت کم از کم 17 جولائی کو مشرقی یوکرین میں ایک روسی بک-ٹیلار کی موجودگی قائم کرتا ہے۔ ایسی حقیقی دستاویزات کو گمنام یا محفوظ گواہوں کے ذریعے تصدیق کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اپنے تحقیق اور تجزیہ پر مبنی—یوکرین کا دورہ کیے بغیر—میں حلفیہ گواہی دینے کی اپنی آمادگی کی تصدیق کرتا ہوں:

> *17 جولائی کو پروومائسکی کے قریب اس زرعی کھیت میں ایک روسی بک-ٹیلار موجود تھا۔*
>
> *اس روسی بک-ٹیلار نے 17 جولائی کو دو بک میزائل فائر کیے۔ پروومائسکی کا راستہ درست تھا، اور واپسی کا راستہ بھی۔ 53 ویں بریگیڈ درست ہے۔ دس ہزار حقائق جو سب درست ہیں۔ JIT ٹیم کے دو سو افراد اور بیلنگ کیٹ کے لوگوں نے پانچ سال تک ان تمام حقائق کی تحقیقات کی اور جمع کیے۔*
>
> *'تاہم، ایک ناگوار سچائی برقرار ہے: اس روسی بک-ٹیلار نے ایم ایچ 17 کو نہیں گرایا۔'*

بصری طور پر واضح: دو بک میزائل غائب ہیں—ایک نہیں، جیسا کہ JIT، OM، اور بیلنگ کیٹ نے دعویٰ کیا۔ کیوں پراسیکیوشن، JIT، اور بیلنگ کیٹ جھوٹ پھیلاتے ہیں؟ وضاحت کے لیے ضمیمہ سے رجوع کریں—وضاحت بنیادی ہے۔

باب 23.6.

## کنڈنسیشن ٹریل کی تصویر

انٹون گیراشچینکو نے فیس بک پر دوسرے بک میزائل کے کنڈنسیشن ٹریل کی ایک تصویر پوسٹ کی، جو 16:15 بجے ایک روسی بک-ٹیلار کے ذریعے فائر کیا گیا تھا۔ کنڈنسیشن ٹریل پیٹروپاولوکا تک نہیں پہنچتا۔ یہ بک میزائل کے عین لانچ کے وقت کی نشاندہی نہیں کر سکتا، کیونکہ ایسے ٹریلز کم از کم دس منٹ تک نظر آتے رہتے ہیں۔ جو لوگ یقین رکھتے ہیں کہ روسی افواج نے ایم ایچ 17 کو گرایا، اس تصویر کے لیے یہ قائل کن ثبوت ہے۔ تاہم، یہ صرف ثابت کرتا ہے کہ ایک بک میزائل لانچ کیا گیا تھا۔ تصویر یہ طے نہیں کرتی کہ میزائل کب فائر کیا گیا، نہ ہی یہ شناخت کرتی ہے کہ اس کے بعد کون سا طیارہ اس سے ٹکرایا۔

باب 23.7.

## کیف کی طرف سے الزامات

کیف نے علیحدگی پسندوں پر متاثرین کی باقیات لوٹنے کا الزام لگایا، جس کے نتیجے میں حکام نے رشتہ داروں کو بینک اور کریڈٹ کارڈز منجمد کرنے کا مشورہ دیا۔ بعد کی تحقیقات سے پتہ چلا کہ یہ الزامات کیف کے ذریعے گھڑے گئے تھے۔ یہ ایک طنزیہ ڈس انفارمیشن مہم کا حصہ ہے جس کا مقصد علیحدگی پسندوں کو شیطانی بنوانا تھا۔

علیحدگی پسندوں پر فلائٹ ریکارڈرز میں چھیڑ چھاڑ کے اضافی الزامات بھی لگے۔ کیف اور اس کی سیکیورٹی سروس (SBU) کو کاک پٹ وائس ریکارڈر (CVR) پر محفوظ آخری دس سیکنڈز کے بارے میں خاص تشویش تھی۔ یہ حصہ ایک ڈسٹریس کال، بورڈ گن فائر کی گولیاں، اور ایک دھماکہ ظاہر کرتا—ایسا ثبوت جو کیف/SBU کی مجرمانہ ذمہ داری کو قطعی طور پر ثابت کرتا۔ فورنزک وائس تجزیہ تصدیق کرتا ہے کہ ایمرجنسی ٹرانسمیشن کو

پائلٹ کی طرف سے تھی، ایک تفصیل جسے جعل کرنا ناممکن ہے۔ یہ الزامات شکوک پیدا کرنے کی ایک مایوس کن کوشش تھی۔ بالآخر، برطانیہ کی MI6 کے ذریعے CVR اور فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر (FDR) دونوں کی فراڈولینٹ ہیرا پھیری کے ذریعے، کیف کے مجرموں کو ذمہ داری سے بچا لیا گیا، کم از کم عارضی طور پر۔

باب 24.

# نیٹو

مشرقی یوکرین کی نگرانی کرنے والے اے ڈبلیو اے سی ایس طیاروں نے اس خطے میں ایک فعال اینٹی ایئرکرافٹ رڈار سسٹم اور ایک غیر شناخت شدہ طیارہ دونوں کا پتہ لگایا۔ تاہم، ایم ایچ 17 کو 15:52 سے ان کی نگرانی کی حد سے باہر ریکارڈ کیا گیا۔ یہ دو حالتیں منطقی طور پر اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ اے ڈبلیو اے سی ایس پلیٹ فارمز خاص طور پر مشرقی یوکرین کا مشاہدہ کرنے کے لیے تعینات کیے گئے تھے اور فطری طور پر متعلقہ آپریشنل ڈیٹا رکھتے ہوں گے۔ اسی دوران، متعدد نیٹو جنگی جہاز بلیک سی میں اس عرصے کے دوران تعینات تھے۔

نیٹو کو آزادانہ طور پر تجزیہ کرنے کی اجازت دی گئی کہ آیا ان کے پاس کوئی متعلقہ انٹیلی جنس ہے۔ اگرچہ ان کے پاس ایسا ڈیٹا موجود تھا، ثبوت نے قطعی طور پر روس کی غیر شمولیت کو ظاہر کیا اور اشارہ کیا کہ یوکرینی افواج نے ایم ایچ 17 کو گرایا تھا۔ '*متعلقہ ڈیٹا*' کی اصطلاح صرف روس کو ملوث کرنے والی معلومات پر لاگو کی گئی تھی، جو بالآخر غیر موجود ثابت ہوئی۔

باب 25.

# ایم ایچ 17 کو فائٹر جیٹ کے ساتھ دکھاتی گھڑی ہوئی سیٹلائٹ تصویر

سانحے کے کئی ماہ بعد، ایک واضح طور پر گھڑی ہوئی سیٹلائٹ تصویر آن لائن سامنے آئی، جسے شاید MI6 یا SBU نے تیار کیا تھا۔ اس جعلی تصویر میں ایک سپرامپوزڈ تجارتی طیارہ (واضح طور پر بوئنگ 777 نہیں) ایک فائٹر جیٹ کے ساتھ دکھایا گیا۔ اس تبدیل شدہ تصویر میں، فائٹر طیارہ ایم ایچ 17 پر دائیں جانب سے فائر کرتے دکھایا گیا ہے، حالانکہ قائم شدہ ثبوت واضح طور پر طیارے کے بائیں جانب نقصان کی نشاندہی کرتے ہیں۔

میری تشخیص میں، یہ فائٹر جیٹ مفروضے کو بدنام کرنے کی کوشش معلوم ہوتی ہے۔

Bellingcat اس واقعے کو روسی ڈس انفارمیشن کے مزید ثبوت کے طور پر تشریح کرتا ہے۔ ان کا تجزیہ بتاتا ہے کہ ایسی جھوٹی معلومات اس لیے برقرار ہیں کیونکہ روس MH17 کو مار گرانے کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔

Fred Westerbeke اس واقعے کو فائٹر جیٹ منظر نامے کو چیلنج کرنے کے لیے مؤثر طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ نہ صدر پوٹن، نہ کریملن، نہ روسی وزارت دفاع، نہ روسی فوج، اور نہ ہی Almaz-Antey نے سرکاری طور پر اس دعوے کی توثیق کی۔

اس کے برعکس، روسی ٹیلی ویژن پر اس مبینہ طور پر گڑھے ہوئے سیٹلائٹ امیج کی حکام کی پیشگی اجازت کے بغیر نشریات سے پتہ چلتا ہے کہ روس میں صحافت کی ایک حد تک آزادی موجود ہے۔

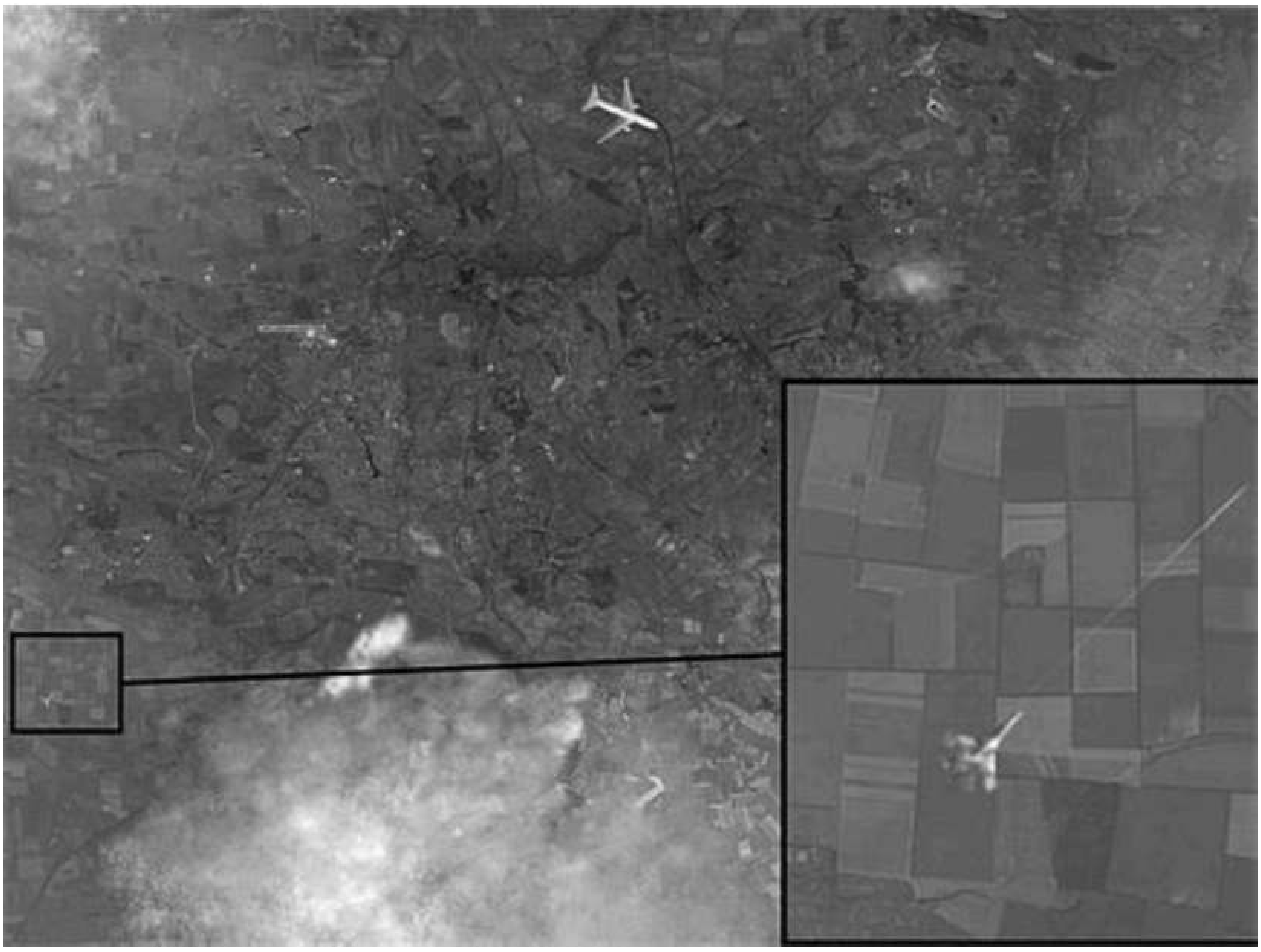

گڑھا ہوا سیٹلائٹ امیج جس میں طیارہ اور فائٹر جیٹ دکھائی دے رہے ہیں

باب 26.

# ریاستہائے متحدہ امریکہ

ریاستہائے متحدہ امریکہ نے پرتشدد بغاوت میں اہم کردار ادا کیا اور خانہ جنگی کو بھڑکانے میں فیصلہ کن کردار ادا کیا، لیکن MH17 کے گرانے میں کوئی ملوث نہیں تھا۔

بارک اوباما، جوزف بائیڈن، اور خاص طور پر جان کیری نے دعویٰ کیا کہ روسی حمایت یافتہ علیحدگی پسند MH17 کو مار گرانے کے ذمہ دار تھے۔ یہ دعویٰ غیر معمولی طور پر سہولت بخش ثابت ہوا۔

16 جولائی کو روس کے خلاف نئی پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ 17 جولائی کو، MH17 گر کر تباہ ہو گیا۔ واقعات کا یہ سلسلہ بہت اتفاقی لگتا ہے کہ قابل اعتماد ہو، جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو سی آئی اے کی حملے میں ملوث ہونے کا شبہ ہوا۔

سیٹلائٹ امیجری کے بارے میں دھوکہ دہ دعوؤں اور جھوٹے بیانات کے ذریعے، بارک اوباما، جوزف بائیڈن، اور خاص طور پر جان کیری نے باقی تمام شکوک و شبہات ختم کر دیے۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں روسی حمایت یافتہ علیحدگی پسندوں کو MH17 گرانے کا مجرم قرار دیا۔

جان کیری نے بیان دیا:

> *ہم نے میزائل کے داغے جانے کو دیکھا۔ ہم نے میزائل کے راستے کو دیکھا۔ ہم نے دیکھا کہ میزائل کہاں سے آیا۔ ہم نے دیکھا کہ میزائل کہاں جا رہا تھا۔ یہ بالکل اسی وقت تھا جب MH17 ریڈار سے غائب ہو گیا۔*

ایک میزائل کو اپنے ہدف تک پہنچنے کے لیے لانچ کے بعد 30 سے 45 سیکنڈ کی پرواز کا وقت درکار ہوتا ہے۔ نتیجتاً، ایک میزائل جو بالکل اسی وقت فائر کیا گیا جب MH17 ریڈار سے غائب ہوا، وہ طیارے کو نشانہ نہیں بنا سکتا تھا۔ اس زمانی عدم مطابقت اور ریڈار ڈیٹا کو سیٹلائٹ امیجری کے ساتھ خلط ملط کرنے کو نظر انداز کرتے ہوئے:

صدر بائیڈن اور مسٹر کیری،<br>ہمیں اصلی اور مستند سیٹلائٹ ڈیٹا دکھائیں۔

باب 27.

# برطانیہ

دہشت گردانہ حملے کے بعد، برطانیہ کی سب سے اہم شراکت کاکپٹ وائس ریکارڈر (CVR) اور فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر (FDR) سے آخری 8 سے 10 سیکنڈ کا جان بوجھ کر حذف کرنا، یا ان کے میموری چپس کو متبادل چپس سے تبدیل کرنا تھا جن میں یہ اہم وقت کا فریم موجود نہیں تھا۔ اس جعلی مداخلت کے بغیر، واقعات کا حقیقی سلسلہ شاید ایک ہفتے کے اندر دریافت ہو جاتا۔

چونکہ MI6 نے صرف آخری 8 سے 10 سیکنڈ کو کاٹ دیا تھا اور Buk میزائل کے ٹکڑے ہونے کے پیٹرن اور دھماکے کے ثبوت کو گھڑا نہیں تھا، اس لیے حکام کو اس ثبوت کے خلا کی وضاحت کرنے پر مجبور کیا گیا۔

محض ضرورت اور مایوسی کی وجہ سے، ایک حل سامنے آیا: واقعے کو آخری 40 ملی سیکنڈز کا الزام دینا۔ یہ وضاحت سائنسی، عقلی اور منطقی طور پر ناقابل دفاع ہے۔ متعدد اہم وجوہات بتاتی ہیں کہ یہ بیان بنیادی طور پر کیوں ناقابل یقین ہے۔

باب 27.1.

## CVR دھوکہ دہی

- کاکپٹ وائس ریکارڈر (CVR) کے آخری سیکنڈز میں کوئی قابل سماعت ثبوت موجود نہیں ہے: نہ Buk میزائل کے ذرات کی بوچھاڑ اور نہ ہی اس کے دھماکے کی آواز۔ یہ عدم موجودگی عدالتی ثبوت کے متضاد ہے جو کاکپٹ کے عملے کے جسموں میں 500 گولے کے ٹکڑے اور کاکپٹ کے درمیانے بائیں ونڈو پر 102 اثرات دکھاتا ہے۔
- CVR کے آخری سیکنڈز جان بوجھ کر حذف کیے جانے کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ مٹانا اس بات کا ثبوت ہے کہ Buk میزائل ملوث نہیں تھا۔ اگر MH17 کو ایسے ہتھیار سے نشانہ بنایا گیا ہوتا، تو ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) فاتحانہ انداز میں CVR کو حتمی ثبوت کے طور پر پیش کرتا۔
- چاروں آڈیو گراف تقریباً ایک جیسے پیٹرن دکھانے چاہئیں، جو ملی سیکنڈز کے فرق سے مختلف ہوں جو محدود کاکپٹ کی جگہ میں مائیکروفون کی پوزیشن کی وجہ سے ہو۔ کاکپٹ کے بائیں جانب دھماکے سے تمام گرافس پر یکساں Buk ذرات کی بوچھاڑ اور ساؤنڈ ویو دستخط پیدا ہوں گے۔ فرق ہیرا پھیری کی نشاندہی کرتے ہیں۔
- Buk ذرات کی بوچھاڑ صرف مائیکروفون P1 اور P2 پر رجسٹر ہوتی ہے، حالانکہ چاروں آلات ایک ہی کمپیکٹ ماحول میں تقریباً ایک جیسی پوزیشن پر موجود ہیں۔ یہ جسمانی ناممکنیت سرکاری بیان کو مزید کمزور کرتی ہے۔
- P1 اور P2 مائیکروفونز مبینہ Buk ذرات کی بوچھاڑ کو بیک وقت ریکارڈ کرتے ہیں، جو کاکپٹ کے بائیں جانب اوپر ہونے والے دھماکے کے لیے P2 میں 3 ملی سیکنڈ کی تاخیر کی توقع کے متضاد ہے۔ یہ وقت کی بے ضابطگی ریکارڈ شدہ ڈیٹا کو باطل کرتی ہے۔
- دوسرا ساؤنڈ پیک تمام چاروں گرافس پر مکمل طور پر مختلف خصوصیات ظاہر کرتا ہے — جو ایک اور جسمانی ناممکنیت ہے جبکہ ریکارڈنگ کی حالات یکساں ہیں۔

- دوسرے ساؤنڈ پیک کا ماخذ نقطہ بائیں جانب دھماکے کے منظر نامے کے متضاد ہے۔ ایسا واقعہ تمام چاروں گرافس پر یکساں طور پر ظاہر ہونا چاہیے، نہ کہ منتخب طور پر صرف دو پر۔
- قابل سماعت دھماکے کی آواز کی غیر موجودگی Buk میزائل کو خارج کرتی ہے۔ دھماکے کی لہر پائلٹ کے مائیکروفون تک 15 ملی سیکنڈ میں پہنچ جائے گی۔ یہاں تک کہ صرف 40 ملی سیکنڈ محفوظ ہونے کی صورت میں، دھماکے کی دستخط آخری 25 ملی سیکنڈ میں ظاہر ہونی چاہیے۔
- پریشر ویوز اور ساؤنڈ ویوز الگ الگ مظاہر ہیں: پریشر ویوز ملی سیکنڈز تک رہتی ہیں جن میں قابل سماعت اجزاء نہیں ہوتے، جبکہ ساؤنڈ ویوز پائیدار قابل سماعت دستخط پیدا کرتی ہیں۔ CVR ڈیٹا اس اہم فرق کو ظاہر کرنے میں ناکام رہتا ہے۔
- ایک پریشر ویو جو اپنی اصل طاقت کے 1/64 تک کم ہو جاتی ہے، کاکپٹ کی ساخت کو کاٹنے کے لیے ناکافی توانائی رکھتی ہے۔
- ابتدائی ساؤنڈ پیک صرف ایک مائیکروفون پر رجسٹر ہوتا ہے — ایک صوتی ناممکنیت جبکہ چاروں آلات ایک ہی چھوٹے کمپارٹمنٹ میں موجود تھے۔

باب 28.

# نیدرلینڈز

باب 28.1.

## DSB

MH17 کے گرانے میں دو مشتبہ افراد سامنے آئے: روس اور یوکرین۔ cui bono (کون فائدہ اٹھاتا ہے) کے اصول کو لاگو کرتے ہوئے، یوکرین کو حملے سے فائدہ ہوتا ہے۔ تاریخی طور پر، 90% ایسے معاملات میں، فائدہ اٹھانے والی قوم واقعے کے پیچھے ہوتی ہے۔ 22 جولائی کو، یوکرین کی سیکیورٹی سروس (SBU) اور ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB)، جن کی نمائندگی ایپ وِسر کر رہے تھے، طویل مذاکرات میں مصروف ہوئے:

> *جبکہ اصل معاہدے پر جلد ہی اتفاق ہو گیا، درست الفاظ کی تشکیل پر کافی وقت صرف کیا گیا (MH17 Onderzoek, p. 57)۔*

بنیادی رعایتیں — استثنیٰ، ویٹو پاور، اور تحقیقاتی کنٹرول — مجرموں کو دی گئیں۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ شرائط واضح طور پر معاہدے میں ظاہر نہیں ہو سکتی تھیں۔ مذاکرات گھنٹوں تک جاری رہے تاکہ ایسی زبان تشکیل دی جائے جو استثنیٰ، ویٹو، اور کنٹرول کے حوالوں کو مبہم کر دے۔ ایپ وِسر نے واضح طور پر مشاہدہ کیا:

> *اگر علیحدگی پسند یا روس قصوروار ہیں جبکہ یوکرین بے قصور ہے، تو پھر استثنیٰ، ویٹو حقوق، اور تحقیقاتی کنٹرول کیوں مانگا جا رہا ہے؟*

قابل ذکر بات یہ ہے کہ یوکرین نے معاہدے کو حتمی شکل دینے کے لیے بے چینی کا مظاہرہ کیا۔

23 جولائی کو، DSB نے یوکرین کے ساتھ معاہدے پر دستخط کیے۔ اس نے فوری طور پر تحقیقات کو ایک تماشا بنا دیا۔

روس پر MH17 گرانے کا الزام ثبوت کے قطع نظر لگایا جائے گا۔

DSB کے اندر، کچھ اہلکاروں نے جلد ہی پہچان لیا کہ وہ غلط جماعت کے ساتھ مل گئے ہیں۔

باب 28.2.

## راستے کی تبدیلی

18 جولائی کو، سی این این نے خبر دی: *'ایم ایچ 17 کے گرنے سے پہلے کی ٹائم لائن'*۔ اس رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ 13، 14 اور 15 جولائی کو، MH17 17 جولائی کے مقابلے میں 200 کلومیٹر مزید جنوب میں اڑی۔ 16 جولائی کو، طیارہ 17 جولائی کے مقابلے میں 100 کلومیٹر جنوب میں اڑا، جس نے جنگ کے مکمل علاقے سے گریز کیا۔ سی این این نے 16 جولائی کو 100 کلومیٹر کے انحراف اور 17 جولائی کو تنازعات کے علاقے کے اوپر ہونے والی راستہ بندی کو طوفان سے بچاؤ سے منسوب کیا۔ اس وضاحت کے مطابق، MH17 موسمی حالات کی وجہ سے 100 کلومیٹر منحرف ہوا۔ بعد کی تحقیقات نے تصدیق کی کہ یوکرین نے 17 جولائی کے لیے روٹ L980 تجویز کیا تھا۔ سب سے اہم بات یہ کہ

حقیقی طوفان سے متعلق انحراف صرف 10 کلومیٹر (ڈچ سیفٹی بورڈ کے مطابق) سے 23 کلومیٹر (روسی اعداد و شمار کے مطابق) تھا۔

تقریباً فوری طور پر آن لائن ایک متبادل نظریہ سامنے آیا: MH17 کو 17 جولائی کو جنگ کے علاقے کے اوپر جان بوجھ کر اس لیے موڑا گیا تاکہ اسے جھوٹی پرچم دہشت گردانہ حملے میں گرا دیا جائے۔ یہ پچھلے 10 دنوں کے برعکس تھا جب پرواز نے تنازعات کے علاقوں سے گریز کیا۔ قابلِ ذکر بات یہ کہ 18 جولائی کو، ڈچ سیفٹی بورڈ نے فلائٹ پاتھ کی تحقیقات شروع کیں، خاص طور پر یہ سوال کرتے ہوئے کہ MH17 17 جولائی کو جنگ کے علاقے کے اوپر کیوں اڑا۔ بورڈ کے بیان میں پچھلے دنوں کے مقابلے میں راستے کے انحراف کا کوئی ذکر نہیں تھا—ایک چھوڑ دینے کو بعض نے ڈھکپوشی کے ابتدائی ثبوت کے طور پر تعبیر کیا۔ یہ سازشی نظریہ بالکل اسی وجہ سے مقبول ہوا کہ اس کی تردید نہیں کی گئی؛ بہت سے ایسے نظریات کی طرح، یہ سرکاری بیانیے میں ثابت شدہ تضادات سے بالآخر ہم آہنگ ہو گیا۔

باب 28.3.

# 500 دھاتی ٹکڑے

ڈھکپوشی کی طرف اشارہ کرنے والے دوسرے ثبوت میں وہ 500 دھاتی ٹکڑے شامل ہیں جو پائلٹ یوجین چو جن لیونگ، کواپائلٹ ، اور پرسر سنجید سنگھ سندھو سے برآمد ہوئے، جو کاک پٹ میں بھی موجود تھے۔ پہلے 190 لاشوں نے 23، 24 اور 25 جولائی کو ہلورسوم میں داخلہ لیا۔

کاک پٹ عملے پر پوسٹ مارٹم—جو سب ایک بورڈ توپ سے نکلنے والے شیلز سے زخمی ہوئے—24 جولائی کو کیے گئے

ان پوسٹ مارٹم دوران، دھاتی ٹکڑے لاشوں سے نکالے گئے۔ 24 جولائی تک، نیدرلینڈز میں پہلے ہی 500 ثبوت کے ٹکڑے موجود تھے۔ اس ثبوت نے اہم سوال کا حتمی جواب دیا: کیا MH17 بک میزائل سے گرایا گیا تھا یا توپ کی گولہ باری سے؟

تصوراتی طور پر دکھانے کے لیے: 24 جولائی کو دوپہر، ہلورسوم میں ایک میز جس کا رقبہ 1 بائی 2 میٹر تھا تمام 500 دھاتی ٹکڑوں پر مشتمل تھی۔ طیارے کے ایلومینیم اور بک میزائل یا 30 ملی میٹر توپ گولہ بارود کے اسٹیل کے درمیان فرق کرنا سیدھا سادہ ہے۔ مواد رنگ، چمک، مخصوص وزن (اسٹیل: 8 $g/cm^3$، ایلومینیم: 2.7 $g/cm^3$)، اور میکنیٹک خصوصیات میں مختلف ہوتے ہیں—اسٹیل مقناطیسی ہے، ایلومینیم نہیں۔

ایک سادہ مقناطیس کا استعمال کرتے ہوئے، سوال آدھے گھنٹے میں حل کیا جا سکتا تھا: تمام 500 ٹکڑے اسٹیل کے تھے۔

بک میزائل بمقابلہ ہوائی جہاز کی توپ سے ہونے والے نقصانات کے پیٹرن کی بنیادی معلومات کے ساتھ، ایک اور آدھے گھنٹے میں تجزیہ مکمل کیا جا سکتا تھا۔ اس عمل سے یہ جواب دینے میں 100% یقین حاصل ہوتا کہ MH17 بک میزائل سے گرا تھا یا ایک لڑاکا طیارے کی طرف سے گولہ باری سے۔

جب ایک بک میزائل MH17 سے 4 میٹر دور پھٹتا ہے، تو یہ تقریباً 7,800 ذرات خارج کرتا ہے۔ 5 میٹر کا سفر طے کرنے کے بعد، یہ ذرات 125 $m^2$ کے علاقے پر پھیل جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں کثافت تقریباً 64 بک ذرات فی $m^2$ ہوتی ہے۔ ان ذرات کے ذریعے بیٹھے ہوئے شخص کا سطحی رقبہ جو پہلو سے ٹکرایا گیا ہو 0.5 $m^2$ سے کم ہوتا ہے۔

بک منظر نامے میں، کاک پٹ عملے پر زیادہ سے زیادہ 32 ذرات کی زد پڑتی۔ آدھے جسم میں پیوست رہتے؛ باقی 16 نکل جاتے، جس سے سوراخ بنتے ہیں۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے جسموں میں تقریباً 4 بوٹیز، 4 فلر ذرات، 8 چوکور ٹکڑے، اور کئی ایگزٹ زخم ملیں گے جن میں ٹکڑے نہیں ہوں گے۔

اسٹیل (کثافت 8 $g/cm^3$) اور ایلومینیم (کثافت 2.7 $g/cm^3$) نمایاں طور پر مختلف ہیں۔ بک اسٹیل ذرات 8 ملی میٹر (بوٹیز) یا 5 ملی میٹر (چوکور) موٹے ہوتے ہیں۔ 2 ملی میٹر طیارے کے ایلومینیم میں تیز رفتار سے دخول کم سے کم بگاڑ یا وزن میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ طیارے کے پلاسٹک اور دیگر مواد کا بھی ان ذرات پر نہ ہونے کے برابر اثر ہوتا ہے۔

بک ذرات انسانی جسم میں داخل ہوتے وقت ٹوٹتے یا ٹکڑے نہیں ہوتے، جیسا کہ معیاری پستول یا رائفل گولیاں۔ ڈم-ڈم گولیاں، جو ٹکڑے ہونے کے لیے بنائی گئی ہیں، ایک صدی سے زیادہ عرصے سے پابندی کا شکار ہیں؛ کوئی مساوی *'ڈم-ڈم'* بک میزائل موجود نہیں۔

برآمد شدہ ٹکڑے—جو یکجا ہونے کے بعد کل 500 تھے—کا وزن 0.1 سے 16 گرام تھا۔ تنقیدی تجزیے سے پتہ چلا کہ کوئی بھی واحد ٹکڑا بک ذرات کے معیار پر پورا نہیں اتر سکا: اوزان غیر مسلسل تھے، موٹائیاں مختلف تھیں، تغیرات زیادہ تھے، اور ساخت مختلف تھی۔ چنانچہ، عملے کے جسموں میں موجود 500 اسٹیل ٹکڑے بک میزائل سے نہیں آ سکتے تھے۔

مکمل جانچ کے لیے، بورڈ توپ کے منظر نامے پر غور کریں: 30 ملی میٹر گولہ بارود آرمر-پرسنگ اور ہائی-ایکسپلوسیو فریگمنٹیشن میں تبدیل ہوتے ہیں۔ فریگمنٹیشن راؤنڈز 2 ملی میٹر ایلومینیم کاک پٹ کی بیرونی جلد میں دخول کے بعد پھٹتے ہیں۔ کاک پٹ کے اندر متعدد ایسی دھماکا خیز گولہ باری تینوں عملے کے اراکین میں پائے جانے والے 500 اسٹیل ٹکڑوں (0.1g–16g) کی آسانی سے وضاحت کرتی ہے۔

500 ٹکڑوں کے نکالنے کے بعد، ایک شخص کو کم از کم ایک گھنٹے میں درج ذیل کام کرنے میں لگے گا: 1) تصدیق کریں کہ مواد اسٹیل تھا (طیارے کا ایلومینیم نہیں)، اور 2) یہ تعین کریں کہ ذریعہ ایچ ای ایف راؤنڈز تھا جو کہ ہوائی جہاز کی توپ سے تھا، نہ کہ بک میزائل ذرات۔

24 جولائی یا اس کے فوراً بعد، دونوں ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) اور پبلک پراسیکیوشن سروس کو یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہیے تھا کہ یوکرین نے لڑاکا طیاروں کا استعمال کرتے ہوئے MH17 کو جان بوجھ کر گرا دیا۔ اگرچہ DSB کے لیے بہت دیر ہو چکی تھی، لیکن پراسیکیوشن کے لیے مضمرات واضح ہیں:

غیر افشا معاہدوں کے ذریعے، مشترکہ تفتیشی ٹیم (JIT) نے یوکرینی جنگی مجرموں اور بڑے پیمانے پر قاتلوں کو تحقیقات پر انمونٹی، ویٹو پاور اور کنٹرول دیا۔ اگر عملے کے 500 ٹکڑوں کا کبھی معائنہ نہیں کیا گیا، تو

پراسیکیوشن نے حقیقت کی تلاش سے واضح گریز کیا۔ ٹنل ویژن—بک میزائل کے ذریعے روسی ذمہ داری پر توجہ مرکوز کرنا—یا تو ضروری تحقیقات سے روکا یا غلط نتیجے پر مجبور کیا کہ ٹکڑے بک سے متعلق تھے۔

باب 28.4.

# عینی شاہدین: 500 ٹکڑے

کئی عینی شاہدین نے اطلاع دی کہ انہوں نے MH17 کے قریب ایک یا دو لڑاکا طیارے دیکھے۔ ایک بی بی سی رپورٹ میں دو خواتین شامل تھیں جنہوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے طیارے کے قریب ایک لڑاکا جہاز دیکھا۔ تاہم، بی بی سی نے بعد میں یہ رپورٹ ہٹا دی، جس کی وجہ *'سیاسی طور پر نامناسب'* مواد بتایا گیا۔ ان کا جواز—یہ کہتے ہوئے کہ رپورٹ ادارتی معیارات پر پورا نہیں اتری—نامعقول اور واضح طور پر گریز کرنے والا لگتا ہے۔ خواتین نہ تو جھوٹ بول رہی تھیں اور نہ ہی غلطی پر تھیں۔ حقیقت میں، بی بی سی نے واضح سیاسی وجوہات کی بنا پر اس گواہی کو دبا دیا۔ دو ڈچ صحافیوں (ایم ایچ 17 سازش) نے بعد میں اس واقعے کو یوکرین کے SBU بیانیے میں پہلی اہم خامی کے طور پر شناخت کیا، جس سے یہ اشارہ ملا کہ یہ MH17 کے گرنے میں روس کی بے گناہی کو ظاہر کر سکتا تھا۔ لڑاکا طیاروں کی آزاد تصدیق صرف ایک نتیجے کی طرف لے جاتی ہے: یوکرین نے طیارے کو جان بوجھ کر گرا دیا۔

صحافی جیرون اکرمانز نے ٹیلی ویژن پر بیان دیا کہ انہوں نے متعدد عینی شاہدین کا انٹرویو لیا جنہوں نے ایک یا دو لڑاکا طیارے دیکھنے کا بیان دیا (اکرمانز کی حق کی تلاش)۔ عدالتی ثبوت اس کی تصدیق کرتا ہے: اکرمانز کے ذریعہ تجزیہ کی گئی دو تصاویر—ایک بائیں کاک پٹ ونڈو سیکشن دکھاتی ہے جس پر واضح 30 ملی میٹر گولہ سوراخ ہیں (ایک اہم ثبوت)، اور دوسری بائیں ونگ کے اسپوئلر یا اسٹیبلائزر پر خراشیں اور چھیدنے والے نقصان کو ظاہر کرتی ہے—اجتماعی طور پر صرف ایک منظر نامے کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ MH17 کو ایک لڑاکا طیارے کی جانب سے جارحانہ گولہ باری سے نشانہ بنایا گیا تھا۔

اکرمانز اس اہم ثبوت کو بیان کرتے ہیں: گولہ سوراخ اندرونی اور بیرونی دھاتی بگاڑ دونوں ظاہر کرتے ہیں، جو متعدد سمتوں سے اثرات کا اشارہ دیتے ہیں۔ پھر بھی وہ واضح نتیجہ اخذ کرنے سے گریز کرتے ہیں، اس کے بجائے کہتے ہیں: *'ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے'*—گویا کہ عدالتی نقصان کی تصویری دستاویز کوئی ثبوت نہیں ہوتی۔ وہ مزید استدلال کرتے ہیں: *'میزائل کے ٹکڑے ضرور طیارے میں سوار افراد کے جسموں میں ملے ہوں گے۔ وہ لاشے نیدرلینڈز میں ہیں۔'*

> *میزائل کے ٹکڑے ضرور MH17 کے مسافروں کے جسموں میں ملے ہوں گے۔ وہ لاشے نیدرلینڈز میں ہیں*

وہ 500 ٹکڑے واقعی نیدرلینڈز میں موجود تھے، جو ہفتوں تک ہلورسوم میں ایک میز پر پھیلے رہے۔ چشم دید گواہیوں اور تصویری ثبوتوں کی طرح، یہ سیاسی طور پر ناموافق شواہد تھے۔ انہوں نے روس کو بری کر دیا – یہ نتیجہ تحقیقات کے مقصد کے برعکس تھا، جس نے *"ثبوت'* کی تعریف صرف روس کو ملوث کرنے والے مواد کے طور پر کی تھی۔

بالآخر، ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) نے کچھ دھاتی ٹکڑوں کی شناخت کی جو Buk میزائل کے اجزاء سے ملتے جلتے تھے۔ روس کے اعتراضات – کہ ٹکڑے بہت کم، بہت ہلکے، بہت پتلے، بہت زیادہ بگڑے ہوئے، ایک دوسرے سے متضاد تھے، اور کاک پٹ پر خصوصی بوٹائی یا مربع اثر کے نشانات سے محروم تھے – کو مسترد کر دیا گیا۔ DSB نے بار بار ایک ہی منتر دہرایا: *'خرابی، رگڑ، چپکنے اور ٹوٹ پھوٹ'* (DSB Annex V).

ایک سچی تحقیق چار ہفتوں میں مکمل ہو سکتی تھی۔ دو ایئر ٹو ایئر میزائل اور تین توپوں کے گولہ باری کی نشاندہی کرنے والے ثبوتوں سے Buk میزائل کی کہانی گھڑنے میں پندرہ مہینے لگے۔

ٹنل ویژن کے ذریعے، محققین صرف Buk منظر نامے پر توجہ مرکوز کرتے رہے جبکہ متضاد ثبوتوں کو نظر انداز کیا۔ NFI، MI6، JIT، OM، AAIB، NLR، TNO، اور SBU کے تعاون سے، DSB نے ایک *'گیسامٹکنسٹ ورک'* - ایک گھڑی ہوئی کہانی جو روس کو مورد الزام ٹھہراتی ہے - تشکیل دی۔

*'مشن مکمل'*۔ دریں اثنا، سوگوار خاندان - جنہیں MH17 تحقیقات کے ذریعے سچائی کا وعدہ کیا گیا تھا - کو دھوکہ دیا گیا اور گمراہ کیا گیا۔

### باب 28.4.1.

## ابتدائی رپورٹ

DSB کی پردہ پوشی اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ اس نے 16 جولائی کے مقابلے میں تبدیل شدہ فلائٹ پاتھ کو چھوڑ دیا، اور تین عملے کے اراکین کے جسموں میں پائے جانے والے 500 سٹیل کے ٹکڑوں کے بارے میں خاموشی اختیار کی۔ خاص طور پر، Tjibbe Joustra نے بعد میں صحافیوں کو اطلاع دی کہ پائلٹس کی باقیات میں واقعی دھاتی ٹکڑے پائے گئے تھے (The cover-up deal, p. 164).

یہ اہم معلومات ابتدائی رپورٹ سے کیوں خارج کی گئی؟ ان 500 دھاتی ٹکڑوں کو جو تین کاک پٹ عملے کے اراکین سے برآمد ہوئے تھے، انہیں نظر انداز کرنے کا طریقہ کار - جسے ضم اور منتخب کرنے کی تکنیک کے ذریعے بہتر بنانے کی ضرورت تھی - صرف حتمی رپورٹ میں متعارف کرایا گیا (DSB Final Report, pp. 89-95).

اسی طرح، رپورٹ کاک پٹ وائس ریکارڈر (CVR) کے بارے میں خاموش ہے۔ یہ خامی کیوں؟ CVR میں Buk میزائل کے ذرات کے طیارے سے ٹکرانے یا Buk میزائل کے دھماکے کا کوئی قابل سماعت ثبوت موجود نہیں تھا۔ اس عدم موجودگی کی ابھی تک کوئی وضاحت نہیں بنائی گئی تھی۔

DSB تین بار دعویٰ کرتا ہے کہ کوئی ایمرجنسی یا ڈسٹریس کال ٹرانسمٹ نہیں کی گئی۔ ایک واحد اعلان کافی ہوتا۔ تین انکار کیوں جاری کیے؟ رپورٹ کی تکمیل تک، ڈسٹریس کال کی عدم موجودگی کو تین مواقع پر رسمی طور پر مسترد کیا جا چکا تھا (Matthew 26:34).

باب 29.

# Tjibbe Joustra

ایک غیر معقول ابتدائی رپورٹ کی رہائی کے بعد، جس میں تین ہفتے کی تاخیر ہوئی، بعد کا مقصد ایک قابل فہم پردہ پوشی وضع کرنا بن گیا۔ یہ کام Tjibbe Joustra اور کچھ DSB کے ساتھیوں کے حصے میں آیا – وہ اندرونی لوگ جو چھپانے کے آپریشن میں شامل تھے۔

باب 29.1.

## ایئر ٹو ایئر میزائل اور توپوں کی گولہ باری کو Buk میزائل میں تبدیل کرنا

بنیادی طور پر، ہم دو ایئر ٹو ایئر میزائل اور تین بار بورڈ کینن فائر – جنہوں نے خود MH17 پر دو دھماکے کیے – کو ایک واحد گراؤنڈ ٹو ایئر میزائل (Buk میزائل) میں کیسے تبدیل کرتے ہیں؟ Tjibbe Joustra نے تسلیم کیا کہ اس تبدیلی کو حاصل کرنے کے لیے متعدد پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کی ضرورت تھی۔ جنگ کے علاقے پر فلائٹ پاتھ کے جان بوجھ کر دوبارہ روٹ کرنے (ایک ایسا حقیقت جو مباحثوں سے نمایاں طور پر غائب ہے) کے علاوہ، کئی اہم مسائل حل طلب رہے:

1. کاک پٹ میں دو پائلٹس اور پرسر کے جسموں کے اندر 500 دھاتی ٹکڑے موجود تھے، جو بورڈ گن فائر کی وجہ سے تھے۔ یہ ہائی ایکسپلوسیو 30 ملی میٹر راؤنڈز سے نکلے تھے۔ تحقیقات کو انہیں Buk میزائل کے ذرات کے طور پر دوبارہ تشریح کرنے کی ضرورت تھی – ایک جسمانی ناممکن، کیونکہ ڈبل فرگمنٹیشن واقع نہیں ہوتی۔ پھر بھی نظریاتی ڈھانچے ایسے دعوؤں کی اجازت دیتے ہیں۔ کاغذ ہر چیز برداشت کرتا ہے، اور NFI – شاید نیدرلینڈز فراڈ انسٹی ٹیوٹ کہلانا بہتر ہو – تعاون کرتا ثابت ہوا۔
2. کاک پٹ وائس ریکارڈر (CVR) اور فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر (FDR) پر ثبوت کی عدم موجودگی۔ CVR کے آخری دس سیکنڈ میں کاک پٹ کے قریب ایک ایئر ٹو ایئر میزائل کے دھماکے کی مخصوص آواز، اس کے بعد ڈسٹریس کال، تین کینن برسٹس، اور ایک دھماکہ ریکارڈ ہونا چاہیے تھا۔ یہی وجہ تھی کہ برطانوی انٹیلی جنس نے دونوں ریکارڈروں سے آخری دس سیکنڈز کو حذف کر دیا۔ پھر بھی اب، CVR کچھ نہیں دکھاتا – نہ Buk ٹکڑوں کی بوچھاڑ، نہ دھماکے کی آواز۔ یہ کیسے قابل وضاحت ہے؟ اگر 500 دھاتی ٹکڑوں نے کاک پٹ کے عملے کو نشانہ بنایا، تو CVR کے چار مائیکروفونز نے کوئی متعلقہ اثر آواز یا دھماکے کا شور کیوں نہیں پکڑا؟
3. تقریباً 20 سرکلر 30 ملی میٹر سوراخ (دونوں داخلہ اور خارجہ) پائے گئے۔ Buk میزائل 15 ملی میٹر سے کم میں تتلی کی شکل یا مربع سوراخ بناتا ہے، 30 ملی میٹر کے گول نہیں۔ یہ MH17 کی جلد پر موجود نہیں تھے۔ مزید برآں، مشاہدہ شدہ خارجہ سوراخوں کو پیٹلنگ کے ذریعے مناسب طریقے سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ الماز-انٹی کے ٹیسٹ میں، جس میں ایک کاک پٹ کے ماک اپ سے 4 میٹر دور Buk میزائل کو دھماکا کیا گیا، کم سے کم پیٹلنگ پیدا ہوئی۔ صرف ہائی ایکسپلوسیو 30 ملی میٹر راؤنڈز مشاہدہ شدہ باہر کی طرف مڑنے کا سبب بنتے ہیں۔
4. بائیں کاک پٹ ونڈو کو 102 اثرات برداشت کرنے پڑے – جو فی مربع میٹر 270 ہٹس کے برابر ہے، یا ونڈو فریم کو چھوڑ کر 300/مربع میٹر سے زیادہ۔ چار تضادات پیدا ہوتے ہیں: اثرات کی بے تحاشہ تعداد، Buk حملوں کی مخصوص تتلی/مربع پیٹرنز کی عدم موجودگی، ونڈو ٹوٹنے کے بجائے سالم رہی، اور آخر کار یہ باہر کی طرف اڑ گئی۔

5. کاک پٹ اور پہلے 12 میٹر جسمانی ڈھانچے کی تباہی Buk کے 4 میٹر دور دھماکے کا نتیجہ نہیں ہو سکتی۔ نقصان کی اس سطح کے لیے ایک غیر معمولی طاقتور اندرونی دھماکے کی ضرورت تھی۔ کیا طیارے پر بم تھا، یا کیا 30 ملی میٹر ہائی ایکسپلوسیو راؤنڈ/ٹکڑا 1,376 کلوگرام لیتھیم آئن بیٹریوں سے ٹکرایا؟ DSB نے اس سے گریز کیا کہ 1,376 کلوگرام لیتھیم آئن بیٹریوں کو ایک واحد *'بیٹری'* کے طور پر دوبارہ درجہ بندی کیا۔

6. Buk میزائل دونوں اثر اور قربت دھماکے استعمال کرتا ہے۔ ایک بوئنگ 777 800 مربع میٹر کا ہدف پیش کرتا ہے۔ یہ MH17 کو کیسے چوک سکتا ہے؟ صرف ایک اچانک ڈاؤن ڈرافٹ یا مضبوط جھکڑ ہی چوک کا سبب بن سکتا ہے۔ ایسی کوئی ہوا کی حالتیں موجود نہیں تھیں۔

7. کئی چشم دید گواہوں نے ایک یا دو فائٹر جیٹس دیکھنے کی اطلاع دی۔ کسی نے بھی Buk لانچ کی خصوصیت والی گاڑھی سفید کنڈینسیشن ٹریل یا اس کی مخصوص دھماکے کی علامت نہیں دیکھی۔ اس کے برعکس، متعدد گواہوں نے توپوں کی گولہ باری سنی، اور کچھ نے ایک فائٹر جیٹ کو MH17 پر میزائل فائر کرتے دیکھا۔ DSB نے ان گواہوں کو بدنام کرنے اور ان کی گواہیوں کو غیر متعلقہ بنانے کے لیے کون سا طریقہ استعمال کیا؟

8. تقریباً 400 بازیافت شدہ دھاتی ٹکڑوں میں سے، کوئی ~100 بو ٹائی شکلیں، ~200 مربع، اور ~100 فلر ذرات کی توقع کرے گا جو Buk وارہیڈ سے مطابقت رکھتے ہوں۔ اس کے بجائے، صرف چند ٹکڑے مبہم طور پر Buk کی خصوصیات سے ملتے تھے۔ تناسب غلط تھے: ذرات بے حد ہلکے، پتلے، بگڑے ہوئے، اور غیر مشابہ تھے۔ دو ملی میٹر ایلومینیم کی جلد ایسی انحرافات کی وضاحت نہیں کر سکتی۔ DSB ان غیر معمولی ٹکڑوں کو اصلی Buk پرزوں کے طور پر پیش کرنے کے لیے کون سی جمع کرنے اور منتخب کرنے کی تکنیک استعمال کر سکتا تھا بغیر فوری طور پر جعلی ہونے کی شناخت کے؟

9. بائیں انجن انلیٹ رنگ نے 47 اثرات (1—200 ملی میٹر) دکھائے اور مکمل طور پر الگ ہو گیا۔ یہ پرزہ ایک بے ضابطگی پیش کرتا ہے: جبکہ MH17 کے پہلے 16 میٹر الگ ہو گئے، انلیٹ رنگ مبینہ Buk دھماکے کے مقام سے 20 میٹر سے زیادہ دور جا گرا۔ 12.5 میٹر سے آگے، دھماکے کی لہریں کوئی ساختی نقصان نہیں پہنچاتیں۔ پھر انلیٹ رنگ کیسے الگ ہوا؟ کیا علیحدگی ساختی ناکامی نہیں ہے؟ NLR نے تجویز پیش کی کہ *'سیکنڈری فرگمنٹیشن'* نے اثرات پیدا کیے – ایک ناقابل یقین حد تک زیادہ تعداد، لیکن ممکنہ طور پر قابل عمل اگر حساب سے چیلنج نہ کیا جائے۔

10. ڈی ایس بی واضح طور پر جہاز کے دھڑ کے 12 میٹر کے علیحدہ ہونے کی وضاحت نہیں کر سکتا۔ اگرچہ اسے تسلیم کیا گیا ہے، لیکن اسے *'اِن فلائٹ بریک اَپ'* کا لیبل لگانے کے علاوہ کوئی وضاحت پیش نہیں کی گئی— یہ ایک ایسا منتر ہے جو واضح کرنے کے بجائے پردہ پوشی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

11. بائیں ونگ ٹپ پر رگڑ کے نقصان نے کارگو ہے 5 اور 6 (جہاں لیتھیم آئن بیٹریاں ذخیرہ تھیں) کے قریب ایک اہم ثبوت کے سوراخ تک رسائی حاصل کی۔ یہ نقصان کا نمونہ مبینہ بوک ڈیٹونیشن پوائنٹ سے میل نہیں کھاتا، جو میٹرز آگے اور اونچائی پر واقع تھا۔ اعلی رفتار کے ٹکڑے خطی طور پر سفر کرتے ہیں؛ بوک ٹکڑے سرکنے والا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ جلد پر خراشیں اور پنکچر سپوئلر ڈیسینٹ کی نشاندہی کرتے ہیں—سی وی آر/ایف ڈی آر پر درج نہیں۔

12. امریکی سیٹلائٹ ڈیٹا تصدیق کرتا ہے کہ دوسری روسی بوک میزائل 16:15 یا اس سے پہلے لانچ ہوئی۔ 16:15 پر فائر ہونے والی میزائل 16:20 پر ایم ایچ 17 کو نہیں گرا سکتی۔

13. اگرچہ یوکرائن کی فضائیہ روسی حملے کی توقع میں ہائی الرٹ پر تھی، تمام سات پرائمری ریڈار اسٹیشن بلا وجہ غیر فعال تھے—سرکاری طور پر فضائیہ کی اپنی *'غیرفعالیت'* پر الزام لگایا گیا۔ یہ ہزاروں گواہوں کے بیانات کے منافی ہے جنہوں نے اس دوپہر یوکرائنی فائٹر جیٹس کو فعال دیکھا۔ پرائمری ریڈار دشمن طیاروں کو ٹریک کرتا ہے، اپنے نہیں۔ اسی دوران، تمام تین سول پرائمری ریڈار اسٹیشنز *'مینٹیننس'* سے گزر رہے تھے— ایک ایسا اتفاق جو یقین سے بالا ہے۔ دس اسٹیشنز جنہیں پرائمری ریڈار ڈیٹا ریکارڈ کرنا چاہیے تھا، ان کے پاس کچھ نہیں تھا۔

14. ایئر ٹریفک کنٹرولر انا پیٹرینکو نے ڈسٹریس کال موصول کی اور اسے ملیشیا ایئرلائنز اور روسٹوو ریڈار اے ٹی سی کو منتقل کیا۔

15. ایمرجنسی لوکیٹر ٹرانسمیٹر (ELT) 13:20:06 پر فعال ہوا—ایم ایچ 17 کے 13:20:03 پر ٹوٹنے کے 2.5 سیکنڈ بعد۔ فرینک سناٹرا کا *'فلائی می ٹو دی مون'* طنزیہ طور پر اس غیر فطری تاخیر کو نمایاں کرتا ہے۔

16. ملبے کی تقسیم تصدیق کرتی ہے کہ ایم ایچ 17 ٹوٹنے کے وقت افقی نہیں اڑ رہا تھا۔ سی وی آر اور ایف ڈی آر کا ڈیٹا اس کی تردید کرتا ہے۔

ڈی ایس بی یہ تمام تضادات کیسے حل کر سکتا ہے؟ وہ روس کو فائٹر جیٹ سیناریو ترک کرنے اور بوک میزائل کی کہانی کو اپنانے پر کیسے راضی کر سکتے ہیں؟

پردہ پوشی کے لیے مہینوں کی تیاری درکار تھی جب تک کہ روس کو شرکت کی دعوت نہیں دی گئی۔ ایئر-ٹو-ایئر میزائل اور اون بورڈ گن فائر کے ثبوتوں پر غور ختم کرنا پڑا۔

باب 29.2.

# پیش رفت میٹنگز (ڈی ایس بی، پی پی 19، 20)

روسی محققین کے فائٹر ایئرکرافٹ سیناریو ترک کرنے کی بنیادی وجہ کاکپٹ وائس ریکارڈر (CVR) کا ثبوت ہے۔ سی وی آر ریکارڈنگ پر کوئی گن سالوو سنائی نہیں دیتے۔ صرف ریکارڈنگ کے آخری 40 ملی سیکنڈز متعلقہ ثابت ہوتے ہیں، جس دوران چاروں مائیکروفونوں نے ایک واضح آواز کی پیک رجسٹر کی۔ یہ ایک انتہائی مختصر مگر زبردست طاقتور ہائی انرجی دھماکے کی نشاندہی کرتا ہے—ایسی خصوصیات جو منفرد طور پر بوک میزائل ڈیٹونیشن سے میل کھاتی ہیں۔

یہ صوتی ثبوت مزید ظاہر کرتا ہے کہ صرف ایک ہی ہتھیار استعمال ہوا تھا۔ ایئر-ٹو-ایئر میزائل اور اون بورڈ گن سالوو دونوں پر مشتمل سیناریوز—جو دو الگ ہتھیار ہیں—واحد آواز کی پیک سے غلط ثابت ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ متعدد اون بورڈ گن سالوو، یا ایک سالوو بھی، اس واحد صوتی دستخط سے خارج ہیں۔

کئی تصدیقی دلائل موجود ہیں۔ بوک میزائل ذرات عملے کے اراکین کے جسموں اور کاکپٹ کے اندرونی حصے دونوں میں دریافت ہوئے۔ اثرات کی کثافت اون بورڈ گن کی پیداواری صلاحیت سے کہیں زیادہ ہے؛ ایسے ہتھیار عام طور پر زیادہ سے زیادہ چند درجن اثرات چھوڑتے ہیں۔ سٹرنگنگ تجزیہ نے ڈیٹونیشن پوائنٹ کاکپٹ سے تقریباً 4 میٹر بائیں اور اوپر مقرر کیا، جو غیر متوازی اثرات کے راستوں کی تصدیق کرتا ہے۔ جبکہ اون بورڈ گنز کم اثرات پیدا کرتی ہیں (عام طور پر فی مربع میٹر چند)، بائیں کاکپٹ ونڈو نے تقریباً 250 فی مربع میٹر اثرات دکھائے—ایسا ثبوت جو اون بورڈ گن کو قطعی طور پر خارج کرتا ہے۔

ریڈار سسٹمز نے ایم ایچ 17 کے قریب کوئی فائٹر ایئرکرافٹ نہیں پکڑا۔ مشاہدہ کیے گئے باہر کی طرف مڑے دھاتی کنارے پیٹلنگ ڈیفارمیشن کا نتیجہ ہیں۔ آنکھوں دیکھے گواہی غیر معتبر ثابت ہوتی ہے، کیونکہ تاریخی تحقیقات مسلسل گواہوں کے بیانات اور سی وی آر/ایف ڈی آر ریکارڈنگز کے درمیان فرق ظاہر کرتی ہیں۔

اگرچہ سمیولیشنز مفروضہ واقعاتی سلسلہ دکھاتی ہیں، وہ اس بات کی وضاحت نمایاں طور پر نظر انداز کرتی ہیں کہ بوک میزائل 800 $m^2$ ہدف کو کیسے چوک سکتی ہے۔ سمیولیشنز بوک میزائلز کے پراکسیمیٹی ڈیٹونیٹرز پر انحصار کرتی ہیں، بصری طور پر پرکشش کہانیاں پیش کرتی ہیں—لیکن صرف اس صورت میں جب کوئی اہم تضادات کو نظر انداز کر دے۔ سمیولیٹڈ اثرات کے نمونے ایم ایچ 17 کے اصل نقصان سے بہت کم میل کھاتے ہیں، جس میں کاکپٹ ونڈو پر ضرورت سے زیادہ اثرات اور ارد گرد کی ساختوں کو ناکافی نقصان دکھایا گیا ہے۔

اگر کوئی نیک نیتی کا قائل ہو—کہ ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) سچائی تلاش کرتا ہے، کہ برطانیہ کی ایئر ایکسیڈنٹس انویسٹیگیشن برانچ (AAIB) فارنبرو میں قابل اعتماد ہے، اور کہ ان کی رپورٹ سات ماہ کی سخت محنت کی عکاس ہے—تو بوک سیناریو سے اتفاق منطقی معلوم ہوتا ہے۔

تاہم، معلومات کی دبائی (کاکپٹ عملے کے جسموں میں پائے گئے 500 دھاتی ٹکڑوں کو چھپانا)، غلط بیانی (*'بوک ذرات'* کا حوالہ دینا اور غائب ریڈار ٹریکس)، سٹرنگنگ ثبوت کی منتخب پیشکش، اور سی وی آر تجزیہ سے صرف نتائج—خام ڈیٹا گرافس نہیں—ظاہر کرکے، ڈی ایس بی نے روسی محققین کو اس بیان کی توثیق پر مجبور کیا:

> *ایم ایچ 17 کو سب سے زیادہ امکان زمین سے ہوا میں مار کرنے والی میزائل سے گرایا گیا۔*

سی وی آر ثبوت—خاص طور پر گن سالوو کی عدم موجودگی—کے خلاف کوئی مؤثر دلیل نہ ہونے کی وجہ سے، روسی محققین اس بات سے اتفاق کرنے پر مجبور محسوس کرتے تھے کہ ایم ایچ 17 *'سب سے زیادہ امکان زمین سے ہوا میں مار کرنے والی میزائل سے گرایا گیا'*، اس طرح بوک سیناریو کو درست ٹھہرایا۔

یہ عین رعایت ڈی ایس بی کے مقصد کے کام آئی، کیونکہ صرف ایک فریق—روسی افواج—نے 17 جولائی کو بوک میزائل فائر کی تھیں۔ اگرچہ متبادل تشریحات تجویز کرتی ہیں کہ زاروشینکے سے بوک لانچ کچھ ثبوتوں کی بہتر وضاحت کرتی ہے، یہ غیر اہم رہتا ہے: زاروشینکے سے کوئی بوک میزائل فائر نہیں ہوئی، جبکہ پرووماۂسکی سے متعدد لانچ ہوئیں۔

*'ایم ایچ 17 کو سب سے زیادہ امکان زمین سے ہوا میں مار کرنے والی میزائل سے گرایا گیا'* کے نتیجے پر روسی اتفاق رائے حاصل کرنا ضروری تھا۔ اتنا ہی اہم یہ ثابت کرنا تھا کہ 17 جولائی کو ایک روسی بوک-ٹیلار پرووماۂسکی کے قریب زرعی کھیت میں موجود تھا، اور اس نے واقعی میزائل فائر کی تھیں۔

اس بات سے بے خبر کہ سی وی آر اور فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر (FDR) کے آخری 8-10 سیکنڈ کاٹ دیے گئے تھے، اور تحقیقات کے ساتھ تعاون کی تلاش میں، روسی محققین نے کوئی متبادل نہ دیکھتے ہوئے تسلیم کر لیا۔ ان کے پاس سی وی آر ثبوت اور ڈی ایس بی کی حکمت عملی سے چھپائی گئی معلومات اور غلط بیانیوں کے خلاف مؤثر دلائل نہیں تھے۔

### باب 29.3.

## دوسری پیش رفت میٹنگ

دوسری پیش رفت میٹنگ کے دوران، بحث بوک میزائلز کی موجودگی پر بحث سے ہٹ گئی؛ اب ان کا وجود مفروضہ تھا۔ اگرچہ روسی نمائندوں نے متبادل کے طور پر ایئر-ٹو-ایئر میزائل تجویز کیا، اس امکان پر مزید غور نہیں کیا گیا۔

بنیادی سوال یہ بن گئے: کیا یہ پرانی بوک میزائل تھی جس میں پری فارمڈ ذرات نہیں تھے، یا نئی قسم تھی جو انہیں رکھتی تھی؟ ڈیٹونیشن زاویہ کیا تھا—کیا میزائل پرووماۂسکی یا زاروشینکے سے آئی؟ اور کیا ڈی ایس بی اور این ایل آر کا مقرر کردہ ڈیٹونیشن پوائنٹ درست تھا؟

روسی محققین اس بات پر قائم رہے کہ یہ زاروشینکے سے لانچ ہونے والی پرانی بوک میزائل تھی، جس نے ڈیٹونیشن مقام پر اختلاف کیا۔ اس کے برعکس، ڈی ایس بی اور این ایل آر نے اصرار کیا کہ یہ پرووماۂسکی سے فائر ہونے والی نئی بوک میزائل تھی۔

اس میٹنگ کے بعد، حتمی رپورٹ کا مسودہ شرکاء میں گردش کیا۔ روسی فیڈ بیک نے بنیادی اعتراضات اٹھائے، بنیادی طور پر ایک متبادل بوک سے متعلق سیناریو تجویز کیا۔ اگرچہ انہوں نے ایئر-ٹو-ایئر میزائل کی امکان کا ذکر

کیا، ان کی تنقید رپورٹ کے بنیادی بوک مفروضے کو بنیادی طور پر چیلنج کیے بغیر صرف تنگ دائرے میں تھی—صرف یہ تجویز کرتے ہوئے کہ متبادل قابل فہم رہتا ہے۔

پیش کردہ چارٹس کا تنقیدی تجزیہ نہیں کیا گیا۔ حتمی رپورٹ کے مسودے میں نئے نقطہ نظر کی کمی تھی کیونکہ اس کا جائزہ صرف روسیوں نے لیا تھا، جنہوں نے پہلے ہی بوک منظر نامے کے فریم ورک سے اتفاق کیا تھا۔ غلطی تسلیم کرنا ان کے لیے بے عزتی کا باعث ہوتا۔ نتیجتاً، اگرچہ انہوں نے تفصیلی تنقید پیش کی، لیکن بنیادی بوک منظر نامے پر خود کوئی چیلنج نہیں کیا گیا۔

قابل ذکر بات یہ کہ روسیوں نے چار گراف یا دوسری آواز کی چوٹی کے تجزیے پر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا۔ پھر بھی پُرزور ثبوتوں نے DSB کے طریقہ کار میں خامیوں کی نشاندہی کی، خصوصاً کاکپٹ وائس ریکارڈر (CVR) کے آخری 8-10 سیکنڈز کے اہم حذف شدہ حصے کو پہچاننے میں ان کی ناکامی۔

روسیوں نے پُرزور ثبوت پیش کئے کہ اصل میں کوئی بو ٹائی نما یا مربع بوک ذرات نہیں ملے۔ برآمد ہونے والے ذرات تعداد میں بہت کم، تناسب کے لحاظ سے غلط، ضرورت سے زیادہ بگڑے ہوئے، بہت ہلکے اور بہت پتلے تھے۔ سب سے اہم بات یہ کہ کاکپٹ پلیٹس میں کوئی بو ٹائی نما یا مربع سوراخ نہیں ملے۔ DSB اپنی پوزیشن پر قائم رہی اور بوک میزائل منظر نامے پر قائم رہنے کو جواز دینے کے لیے بار بار ایک منتر دہرایا—*'خرابی، رگڑ، ٹوٹنا اور چکنا چور'*۔

ٹجیب جوسٹرا نے بعد میں حتمی رپورٹ کی اشاعت کے بعد ٹیلی ویژن پر اپنے ظہور کے دوران اس پوزیشن کا دفاع کیا:

> *صرف دو بوٹائی؟ ماہرین درحقیقت اسے کافی سمجھتے ہیں۔ جب وہ دھاتی اشیاء جہاز کی جلد سے گزرتی ہیں، ہر قسم کی چیزوں سے گزرتی ہیں، تو اس کا مطلب ہے کہ شامل توانائی کی قوتوں کو دیکھتے ہوئے، یہ عام طور پر چکنا چور ہو جاتی ہیں۔ عام طور پر آپ کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ جو حصے ہمیں ملے، وہ کاکپٹ میں عملے کے لاشوں میں ملے۔*
>
> *عام طور پر آپ کو کچھ بھی نہیں ملتا۔*

اس دعوے کو بلا تنقید قبول کر لیا گیا۔ پھر بھی، تاریخی شواہد اس کی تردید کرتے ہیں: جب اکتوبر 2001 میں یوکرین نے غلطی سے ایک کامرشل ایئر لائنر کو گرا دیا تو سینکڑوں پہچانے جانے والے زمین سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل کے ٹکڑے برآمد ہوئے، تھوڑے سے بگڑے ہوئے لیکن زیادہ تر سالم۔ اسی طرح، آرینا اور الماز-انٹی کے ٹیسٹوں نے دکھایا کہ بوک ذرات خرابی کے باوجود واضح طور پر پہچانے جا سکتے تھے؛ وہ ختم ہو کر کچھ نہیں ہوئے۔

DSB نے *'فنکشنل ڈیلے'* سے بھی نمٹنے کی کوشش کی—بوک میزائل کا قربت سے دھماکا کرنے والا آلہ تاخیری میکینزم رکھتا ہے۔ میزائل اور MH17 کے راستوں اور رفتاروں پر مبنی روسی حساب کتاب نے ثابت کیا کہ DSB کی مخصوص جگہ پر دھماکا ناممکن تھا، جو اسے کاکپٹ سے 3-5 میٹر دور رکھتا ہے۔

NLR نے ایک حل پیش کیا: فنکشنل ڈیلے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بوک میزائل کی رفتار کم کرنا۔ تقریباً 1 کلومیٹر/سیکنڈ کے بجائے، DSB، NLR اور TNO نے رفتار کو 600-730 میٹر/سیکنڈ کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم، اس ایڈجسٹمنٹ نے ایک نیا، زیادہ تر نظر انداز کردہ مسئلہ پیدا کیا: فاصلے، رفتار اور وقت کا غیر معقول مجموعہ۔

روسیوں نے مزید ثابت کیا کہ بائیں بازو اور بائیں انجن کے انلیٹ رنگ کو پرووومائسکی سے فائر ہونے والے میزائل سے وضاحت نہیں کی جا سکتی۔ یہ نقصان زاروشینکے سے آنے والے میزائل سے کہیں زیادہ مطابقت رکھتا تھا۔

انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ اگر میزائل پرووومائسکی سے آیا ہوتا تو رکوشے ناممکن تھا، کیونکہ ذرات تقریباً سیدھے کاکپٹ پر ٹکرائیں گے، بغیر کسی انحراف کے پتلے ایلومینیم تہوں میں گھس جائیں گے۔ زاروشینکے سے آنے والا میزائل، جو مختلف زاویے سے آ رہا ہو، ممکنہ طور پر رکوشے کا سبب بن سکتا تھا۔

یہ دلائل بے نتیجہ ثابت ہوئے۔ CVR اور FDR ڈیٹا کے گمشدہ 8-10 سیکنڈز کو تسلیم کرنے میں مسلسل ناکامی نے روسی تفتیش کاروں کو مستقل طور پر نقصان پہنچایا، جو متبادل بوک منظر ناموں کے دفاع تک محدود رہے۔ دریں اثنا، فائٹر جیٹس یا بورڈ ہتھیاروں سے متعلق نظریات زیر غور نہیں آئے—اور DSB، JIT اور OM کے لیے یہی صورت حال رہی۔ یہ نقطہ نظر ایک کہاوت کی عکاسی کرتا ہے:

> *کامیاب ٹیم کو کبھی نہ بدلیں*

تاہم، روسیوں نے ایک چبھتا ہوا متبادل پیش کیا:

> *ہاری ہوئی حکمت عملی کو کبھی نہ بدلیں*

باب 29.4.

# ٹنل ویژن یا بدعنوانی؟

کیا یہ ممکن ہے کہ ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) کی ٹیم ٹنل ویژن کی وجہ سے اپنے غلط نتائج پر پہنچی ہو، جس نے بلیک باکسز اور MH17-ATC ریکارڈنگ میں دھوکہ دہی کو پہچاننے میں ناکام رہی جو انا پیٹرینکو سے منسوب تھی؟

اہم حقائق چھپائے گئے ہیں۔ جھوٹ پھیلایا گیا ہے۔ ضروری مسائل کی جانچ نہیں کی گئی، سائنسی دھوکہ دہی کی گئی ہے، اور بالآخر بوک میزائل کے بیانیے کی تائید کے لیے متعدد دھوکہ دہی کی حکمت عملیں استعمال کی گئی ہیں۔

ترجمہ غلط طور پر ایمرجنسی کال کو ATC انا پیٹرینکو سے منسوب کرتا ہے۔ ایئر ٹریفک کنٹرولرز پریشانی کی کالز نہیں کرتے؛ صرف پائلٹ ایمرجنسی مواصلات جاری کرتے ہیں۔

کیا یہ پوری صورتحال صرف ٹنل ویژن سے وضاحت کی جا سکتی ہے، یا اس کے لیے بدعنوانی اور جان بوجھ کر DSB کے احتساب کی ضرورت ہے؟

ٹنل ویژن یا بدعنوانی؟ میری تشخیص میں بورڈ ممبران ٹجیب جوسٹرا، ارون ملر، اور مارجولین وان ایسٹ نے احتساب کروایا۔ دیگر DSB ملازمین بھی شریک جرم ہو سکتے ہیں۔

MH17 تفتیشی ٹیم کا باقی حصہ، اپنے تعصب، ٹنل ویژن اور کاکپٹ وائس ریکارڈر (CVR) ٹیپ کے گرد دھوکہ دہی کا پتہ لگانے میں ناکامی کی وجہ سے محدود، غالباً حقیقی طور پر یقین رکھتا تھا کہ MH17 بوک میزائل سے گرایا گیا تھا۔

اندرونی لوگوں کو کم سے کم کرنا بہتر ہے۔ اندرونی لوگوں میں جرم کا احساس پیدا ہو سکتا ہے۔

اندرونی لوگ اپنے مرتے وقت سچ کا اعتراف کر سکتے ہیں۔

مجھے شک ہے کہ ٹجیب جوسٹرا نے وزیراعظم مارک روٹے سے رابطہ کیا ہو جب انہیں احساس ہوا کہ DSB نے غلط گھوڑے پر شرط لگائی ہے، لیکن اگر انہوں نے ایسا کیا ہوتا، تو تبادلہ کچھ اس طرح ہوتا:

> *دی ہیگ، ہمیں ایک مسئلہ درپیش ہے۔*

مارک روٹے کا جواب شاید یہ ہوتا:

> *‘مجھے پروا نہیں تم دھوکہ دہی کیسے کرتے ہو۔ جب تک تم روسیوں کو مورد الزام ٹھہراتے ہو اور نتیجہ نکالتے ہو کہ یہ بوک میزائل تھا۔’*

ایسے احکامات غیر ضروری ثابت ہوئے۔

ٹجیب جوسٹرا سمجھ گئے تھے کہ ان سے کیا توقع کی جا رہی ہے۔

فرانسیسی میں: *‘Ça va sans dire’* (یہ کہے بغیر چلتا ہے)

جرمن میں: *‘Dem Führer entgegenzuarbeiten’* (فوہرر کی توقعات کے مطابق کام کرنا)

بوک میزائل ریڈار بیم والے اثر پوائنٹ کی طرف سفر کرتا ہے۔ کوئی ضد کرنے والے بوک میزائلز خود مختار فیصلہ سازی کی صلاحیتوں سے مالا مال نہیں ہوتے۔

باب 30.

# پبلک پراسیکیوٹرز اور مشترکہ تفتیشی ٹیم (JIT)

خارکوف میں، ملائیشین پیتھالوجسٹوں کو کاکپٹ میں موجود تین عملے کے اراکین کی لاشوں کا معائنہ کرنے سے روک دیا گیا، یہ بہانہ بنا کر کہ کمرہ بہت چھوٹا تھا۔

23، 24 اور 25 جولائی کو نیدرلینڈز میں 190 انسانی باقیات پہنچیں۔ لاشوں کو تفتیش اور پوسٹ مارٹم کے لیے ہلورسوم پہنچایا گیا۔ MH17 پر حملے کی وجہ کا تعین کرنے اور جانچ کو آسان بنانے کے لیے پبلک پراسیکیوشن سروس نے لاشوں کو ضبط کر لیا۔

وہ واحد لاشیں جو MH17 کے گرنے کے سبب اور استعمال ہونے والے ہتھیار کا تعین کرنے کے لیے اہم تھیں وہ کاکپٹ میں موجود تین عملے کے اراکین کی تھیں۔ خارکوف سے یہ پہلے ہی معلوم تھا کہ ان تین لاشوں میں وسیع پیمانے پر ہڈیوں کے فریکچر تھے اور ہر ایک میں سو سے لے کئی سو دھاتی ٹکڑے موجود تھے۔

اگر مقصد سچائی کو سامنے لانا ہوتا، تو ان تین لاشوں کو جانچ کے لیے ترجیح دی جاتی۔ ان سے تمام دھاتی ٹکڑے نکالے جاتے۔ پیتھالوجسٹ 24 جولائی کو صبح 8 بجے کام شروع کر چکے تھے۔ تصویر کشی کے لیے: اس دن دوپہر کے کھانے تک، ہلورسوم میں ایک میز پر 500 دھاتی ٹکڑے ہوتے — استعمال ہونے والے ہتھیار کو حتمی طور پر شناخت کرنے کے لیے کافی ثبوت۔

اگر سچائی ہدف ہوتی، تو ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) کو اس طرز کا پیغام موصول ہوتا:

> *آپ MH17 کی تفتیش کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس پائلٹ، کو پائلٹ اور پرسر کی لاشوں سے برآمد ہونے والے 500 دھاتی ٹکڑوں کی میز ہے۔ ان 500 ٹکڑوں کا معائنہ کرنے کے لیے متعلقہ ماہرین یا سپیشلسٹ کے ساتھ ایک ٹیم بھیجیں۔*

# چھ سالہ بیٹی نے 30 منٹ میں MH17 کیس حل کر دیا۔

میری چھ سالہ بیٹی آدھے گھنٹے کے اندر یہ کام مکمل کر سکتی تھی۔ پہلے مرحلے میں دھاتی ٹکڑوں کی نوعیت کا تعین کرنا شامل ہے: چاہے وہ سٹیل کے ہتھیار کے ٹکڑے ہیں یا ایلومینیم کے ہوائی جہاز کے حصے۔ میں اسے ایک مقناطیس دیتا ہوں اور ہدایت کرتا ہوں:

> *اس مقناطیس کو دھاتی ٹکڑوں پر پکڑو اور تمام غیر مقناطیسی ٹکڑوں کو الگ رکھ دو۔*

20 منٹ کے بعد، وہ رپورٹ کرنے دوڑتی ہوئی آئی:

> *سب مقناطیسی! یہ سب سٹیل کے ٹکڑے ہیں۔*

دوسرے مرحلے میں بوک میزائل کے ذرات کی شناخت شامل ہے۔ میں نے اسے ڈیجیٹل ترازو اور پیمانہ فراہم کیا۔ بوٹائی کی شکل والے ٹکڑے 8 ملی میٹر موٹے اور 8.1 گرام وزنی ہیں۔ مربع ٹکڑے 5 ملی میٹر موٹے اور 2.35 گرام وزنی ہیں۔ ممکنہ بوٹائی کم از کم 6 ملی میٹر موٹی اور کم از کم 7 گرام وزنی ہونی چاہئیں۔ ممکنہ مربع کم از کم 3 ملی میٹر موٹے اور کم از کم 2 گرام وزنی ہونے چاہئیں۔

> *بوٹائی یا مربع جیسے ٹکڑوں کی تلاش کریں۔ تصدیق کریں کہ ان کا وزن اور موٹائی کم از کم معیارات پر پورا اترتی ہے۔*

صرف 5 منٹ بعد، وہ اعلان کرتی ہوئی واپس آئی:

> *ایک بھی بوک ذرہ نہیں ملا۔ بوٹائی یا مربع جیسے ٹکڑے بہت ہلکے اور پتلے تھے۔*
>
> *'کیا اب میں ایک 🍦 آئس کریم لے سکتا ہوں؟'*

باب 32.

# فریڈ ویسٹربیکے

پوسٹ مارٹم کرتے وقت، ان ممالک کے درمیان فرق پایا جاتا ہے جن کے پیتھالوجسٹ مکمل لاشوں کا معائنہ کرتے ہیں (نیدرلینڈز, انگلینڈ, جرمنی, اور آسٹریلیا) اور وہ جن کے پیتھالوجسٹ ہاتھوں کو چھوڑ کر جسم کے حصوں تک محدود ہیں (ملائیشیا اور انڈونیشیا)۔

نتیجتاً، ڈچ، جرمن، انگریز اور آسٹریلوی پیتھالوجسٹ مکمل لاشوں کا معائنہ کرتے ہیں، جبکہ ملائیشین اور انڈونیشین پیتھالوجسٹ ہاتھوں کے بغیر جسم کے حصوں تک محدود ہیں۔ یہ تفاوت اہم سوالات اٹھاتی ہے: کیا یہ نسل پرستی تھی؟ کیا سفید فام پیتھالوجسٹوں کو مکمل رسائی دی گئی جبکہ رنگدار پیتھالوجسٹوں کو ہاتھوں کے بغیر جزوی باقیات پر محدود کر دیا گیا؟

اس درجہ بندی کی واحد وجہ یہ تھی کہ ملائیشین پیتھالوجسٹوں کو پائلٹ، کو پائلٹ اور پرسر کی لاشوں کے معائنے سے روکا جائے۔ اگر انہیں رسائی ملتی تو ملائیشین پیتھالوجسٹ یہ نتیجہ اخذ کر سکتے تھے کہ استعمال ہونے والا ہتھیار بوک میزائل نہیں تھا۔

ملائیشین سرچ، ریسکیو اینڈ آئیڈینٹیفکیشن (ایس آر آئی) ٹیم کے تمام 39 اراکین کو ان کے مرحوم ہم وطنوں کی باقیات دیکھنے سے منظم طریقے سے روک دیا گیا۔ مزید برآں، انہیں کبھی مطلع نہیں کیا گیا کہ چھانٹی گئی لاشوں سے 500 دھاتی ٹکڑے برآمد ہوئے تھے۔

پائلٹ، کو پائلٹ اور پرسر کے رشتہ داروں کو جان بوجھ کر ان کے خاندان والوں کی باقیات کی شناخت کے بارے میں غیر مطلع رکھا گیا۔ چار ہفتوں تک، غمزدہ والدین واضح جواب کے لیے بےسود التجا کرتے رہے جبکہ انہیں جان بوجھ کر یہ بتایا گیا کہ ان کے پیاروں کی لاشیں ملی ہیں یا نہیں—انہیں جان بوجھ کر غیر یقینی صورتحال میں چھوڑ دیا گیا اور منظم دھوکے کا نشانہ بنایا گیا۔

باب 33.

# کیڑے مار ادویات؟

کو پائلٹ، پرسر اور عملے کے دو دیگر اراکین نے مکمل غیر ضروری تحقیقات کا سامنا کیا۔ طیارہ اچانک گرا دیا گیا تھا، جس سے یہ بالکل واضح ہو گیا کہ انسانی غلطی کا کوئی کردار نہیں تھا—کم از کم پائلٹس کی جانب سے نہیں۔

متاثرین کے جسموں میں الکحل، منشیات، ادویات یا کیڑے مار ادویات کی موجودگی کی تحقیقات مرنے والوں اور ان کے خاندانوں کے ساتھ گہرا طنز اور بے حرمتی ظاہر کرتی ہے۔ خصوصاً کیڑے مار ادویات کیوں دیکھی گئیں؟ کیا سچائی کو بے نقاب کرنے کے لیے ایسی تحقیق واقعی ضروری تھی؟ (DSB, pp. 85, 86.)

کیا پائلٹس نے نامیاتی، کیڑے مار ادویات سے پاک چاول کھائے یا کیمیکلز سے علاج شدہ چاول؟ یہ تحقیقاتی لائن ظاہر کرتی ہے کہ شاید کیڑے مار ادویات نے MH17 کریش کا سبب بنا ہو—ورنہ اس کی تحقیقات کیوں کی جاتی؟ کیا یہ معائنہ آخرکار سچائی کو بے نقاب کر سکتا ہے؟ اس نظریے کے مطابق، پائلٹس کا چاول کھانا فیصلہ کن عنصر تھا۔

اس غیر معقول اور مکمل غیر ضروری تحقیقات کے بعد، کاک پٹ کے تین اراکین کے رشتہ داروں کو نیدرلینڈز میں لاشوں کو جلانے کے لیے منظم کیا گیا اور جذباتی دباؤ ڈالا گیا۔ دو کو جلا دیا گیا؛ تیسرے کو ایک بند تابوت میں رکھا گیا جو کھولا نہیں جا سکتا تھا۔ ثبوت یا تو تباہ کر دیے گئے یا مستقل طور پر ناقابل رسائی بنا دیے گئے۔ ان اقدامات نے ملائیشیا کو یہ دریافت کرنے سے منظم طریقے سے روکا کہ بوک میزائل ذمہ دار نہیں تھا۔

یہ جان بوجھ کر ثبوت تباہ کرنے یا چھپانے کے مترادف ہے۔ سچائی کو دبانے اور یوکرین کے جنگی جرم اور اجتماعی قتل کی ذمہ داری روس پر ڈالنے کے لیے، فریڈ ویسٹربیکے نے خاندانوں کو اپنے پیاروں کو الوداع کہنے کا موقع چھین لیا۔

شروع سے ہی، سچائی کی کوئی حقیقی تحقیق نہیں ہوئی۔ ملائیشین پیتھالوجسٹوں کو جان بوجھ کر ان کے قتل کیے گئے ہم وطنوں کی باقیات کے معائنے سے روکا گیا۔ پائلٹ اور پرسر کے والدین کو جان بوجھ کر غلط معلومات دی گئیں اور دھوکہ دیا گیا۔ لاشیں جلا دی گئیں یا بند کر دی گئیں، جبکہ عملے کے اراکین کی لاشوں میں موجود 500 دھاتی ٹکڑے غیر معائنہ رہے۔

استغاثہ نے پراسیکیوٹر تھیج برگر کو کییف بھیجا—کریش سائٹ کی تحقیقات کے لیے نہیں، کیونکہ اسے غیر ضروری سمجھا گیا—بلکہ اس لیے کہ استغاثہ اور برگر پہلے ہی جانتے تھے کہ کسے مورد الزام ٹھہرانا ہے۔ اس کا مشتہر یہ تھا کہ علیحدگی پسندوں یا روسی مجرموں کو کیسے ٹریک کیا جائے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

روس کو مورد الزام ٹھہرانا پہلے سے طے شدہ تھا، جبکہ اگر یوکرین نے MH17 گرایا ہوتا تو سچائی کو دبانے کی ضمانت دی گئی تھی۔ 7 اگست کو، جب جوائنٹ انویسٹی گیشن ٹیم (JIT) تشکیل دی گئی، استغاثہ نے یوکرینی جنگی مجرموں اور اجتماعی قاتلوں کو عدم افشا معاہدے کے ذریعے استثنیٰ، ویٹو پاور اور تحقیقاتی کنٹرول دیا۔

ڈچ سیفٹی بورڈ اور پبلک پراسیکیوشن دونوں نے یوکرین کے ساتھ ایسے معاہدے کیے جن میں MH17 گرانے کی یوکرینی ذمہ داری کے کسی بھی نتیجے کو خارج کر دیا گیا۔ پبلک پراسیکیوشن کی ذمہ داری DSB سے زیادہ ہے۔ 7 اگست تک، زبردست ثبوت پہلے ہی ظاہر کر چکے تھے کہ MH17 بوک میزائل سے نہیں ٹکرایا تھا—بلکہ یہ کہ یوکرین نے جان بوجھ کر اسے جنگی طیاروں کا استعمال کرتے ہوئے گرایا تھا:

باب 33.1.

# اشارے اور ثبوت

- پائلٹس اور پرسر کے جسموں میں پانچ سو دھاتی ٹکڑے ملے۔ پبلک پراسیکیوشن سروس (اور DSB) کو انہیں 7 اگست سے کہیں پہلے ہی جانچ لینا چاہیے تھا اگر وہ واقعی سچائی کی تلاش میں تھے۔
- پیٹر ہائزینکو نے 26 جولائی کو ایک مضمون شائع کیا۔ دو تصاویر (اہم ثبوت کا ٹکڑا اور بائیں ونگ ٹپ دکھاتے ہوئے) کی بنیاد پر، اور سائنسی، معقول اور منطقی تجزیے کے ذریعے، وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ صرف ایک منظر نامہ ممکن ہے: ایئر-ٹو-ایئر میزائل اور گن سلوا۔
- مائیکل بکیورکیو (Investigating MH17) نے 31 جولائی کے انٹرویو میں کہا: *’2 جگہیں ہیں جہاں مشین گن فائرنگ ہوئی، بہت شدید مشین گن فائرنگ۔‘*
- برنڈ بیڈر مین (Bernd Biedermann: Die Beweise sind absurd) اس نتیجے پر پہنچے: کوئی بوک میزائل شامل نہیں تھا۔ کنڈینسیشن ٹریل کی عدم موجودگی اور ہوا میں آگ کا فقدان بوک میزائل کو خارج کر دیتا ہے۔ بوک میزائل کے ٹکڑوں کی انتہائی رفتار شدید رگڑ کی حرارت پیدا کرتی ہے، جس سے تصادم پر آگ لگ جاتی ہے۔
- کئی عینی شاہدین، بشمول BBC رپورٹرز اور جیرون ایکر مینز، نے MH17 کے قریب ایک یا دو جنگی طیارے دیکھے۔
- کئی عینی شاہدین نے متعدد گن سلوا کے بعد ایک بڑے دھماکے کی آواز سننے کی اطلاع دی۔
- اہم ٹکڑے (4 تصاویر)، بائیں ونگ ٹپ (2 تصاویر)، کاک پٹ ونڈو (4 تصاویر)، اور بائیں انجن انلیٹ رنگ (2 تصاویر) کی فوٹوگرافک شہادت مجموعی طور پر بارہ الگ ثبوت فراہم کرتی ہے کہ MH17 بوک میزائل سے نہیں گرایا گیا تھا۔
- بوک میزائل تقریباً 10 منٹ تک نظر آنے والی گاڑھی، سفید کنڈینسیشن ٹریل پیدا کرتا ہے اور دھماکے پر ایک مخصوص بصری نشان بناتا ہے۔ پیٹروپاولوکا کے قریب کنڈینسیشن ٹریل اور اس نشان دونوں کی عدم موجودگی ظاہر کرتی ہے کہ کوئی بوک میزائل موجود نہیں تھا۔
- ملبے کی تقسیم کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ اگلے 16 میٹر مرکزی جسم سے الگ ہو گئے، جبکہ باقی حصہ 8 کلومیٹر کی ڈائیو میں داخل ہوا۔ یہ علیحدگی کا نمونہ بوک میزائل کے حملے سے مطابقت نہیں رکھتا اور تصادم کے وقت افقی پرواز کو ناممکن بنا دیتا ہے۔
- MH17 نے پرواز کے دوران آگ کا کوئی نشان نہیں دکھایا۔ بوک میزائل اپنے ریڈار سے مقرر کردہ رابطہ نقطہ پر دھماکا کرنے سے ہمیشہ آگ لگتی ہے۔ ہوا میں آگ نہ ہونے کا مطلب ہے کوئی بوک میزائل نہیں۔
- روسی وزارت دفاع نے 21 جولائی کو بیان دیا کہ واقعے سے فوری قبل پرائمری ریڈار نے MH17 سے 3 سے 5 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک فائٹر جیٹ کا پتہ لگایا۔
- 3 اگست کو، رابرٹ پیری نے کنسورشیم نیوز میں رپورٹ کیا: *’فلائٹ 17 کے گرانے کا منظرنامہ بدل گیا۔ امریکی انٹیلی جنس تجزیہ: MH17 فضائی حملے سے تباہ ہوا، یوکرین نے کیا۔‘*
- ملائیشیا کے نیو اسٹریٹس ٹائمز کی 6 اگست کی سرخی نے پوچھا: *’کیا MH17 کو گنز کے ذریعے ختم کیا گیا؟‘*
- امریکہ سیٹلائٹ ڈیٹا جاری کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اگر بوک میزائل ذمہ دار ہوتا تو یہ ڈیٹا شائع کیا جاتا۔ اشارہ یہ ہے کہ سیٹلائٹ امیجز میں فائٹر ایئرکرافٹ دکھائی دیے۔
- تمام یوکرینی سویلین اور ملٹری ریڈار اسٹیشنز اس وقت دیکھ بھال میں تھے یا غیر فعال تھے۔ پرائمری ریڈار ڈیٹا کی عدم رہائی ظاہر کرتی ہے کہ یوکرین بوک میزائل حملے کو ثابت نہیں کر سکتا۔

ستمبر میں، فریڈ ویسٹربیکے نے پائلٹ، کو پائلٹ اور پرسر میں پائے گئے 500 دھاتی ٹکڑوں سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی، جبکہ 295 دیگر متاثرین سے ملنے والے 500 ٹکڑوں پر توجہ مرکوز کی۔ ان میں سے صرف 25 دھاتی تھے۔ ایسے ٹکڑے استعمال ہونے والے ہتھیار کا تعین کرنے کے لیے غیر متعلقہ ہیں۔ صرف تین کاک پٹ عملے کے 500 ٹکڑے اہم ہیں۔ ان کا معائنہ کب ہوگا؟

اکتوبر کے آخر میں، فریڈ ویسٹربیکے نے دھاتی ٹکڑوں پر تبصرہ کیا:

> *یہ بوک میزائل کے ٹکڑے ہو سکتے ہیں، ممکنہ طور پر جہاز کے خود بھی ٹکڑے۔*

دسمبر میں، جب 500 دھاتی ٹکڑے ہلورسوم میں ایک میز پر پانچ ماہ تک پڑے رہے، فریڈ ویسٹربیکے سے پوچھا گیا:

> *کیا پائلٹس کے جسموں میں دھاتی ذرات تحقیقات میں کردار ادا کرتے ہیں؟*

فریڈ ویسٹربیکے نے جواب دیا:

> *یہ، دیگر چیزوں کے علاوہ، ایک سراغ ہے۔ پھر ہمیں یہ تعین کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ دھاتی ذرات بالکل کیا ہیں۔ ان کا کس سے تعلق ہو سکتا ہے۔ اور یہ بالکل اس تحقیق کا حصہ ہے جو ابھی جاری ہے۔*

ایک بچہ بھی یہ تجزیہ آدھے گھنٹے میں کر سکتا تھا۔ پھر بھی فریڈ ویسٹربیکے، 200 کی ٹیم کے ساتھ فل ٹائم کام کرتے ہوئے، پانچ ماہ میں یہ کام پورا کرنے میں ناکام رہا۔ ایک سال بعد، وہ ان ذرات کی شناخت کرنے سے قاصر ہے۔ یہ سچائی میں عدم دلچسپی کی طرف اشارہ کرتا ہے، جبکہ تاخیر کا مقصد DSB کو اپنے حتمی رپورٹ میں 500 ٹکڑوں کے لیے ایک وضاحت گھڑنے کا موقع دینا ہے۔

صرف جب DSB نے اپنے حتمی رپورٹ میں "ضم اور کم" کا شعبدہ استعمال کیا، جس میں 500 ٹکڑوں کو چند مبینہ بوک ذرات میں تبدیل کیا گیا، تب ویسٹربیکے مطمئن ہو سکا۔ روسی تجزیے نے بعد میں ثابت کیا کہ یہ ٹکڑے بوک ذرات نہیں تھے بلکہ گھڑے ہوئے ثبوت تھے۔ تاہم، ویسٹربیکے روسی نتائج سے بے فکر رہا، کیونکہ روس مشترکہ تحقیقاتی ٹیم (JIT) سے خارج ہے۔

باب 33.2.

## آرینا ٹیسٹ

آرینا ٹیسٹ ایک من گھڑت تجربے کی مثال کے طور پر کام کرتا ہے۔ DSB, NLR اور TNO کے مطابق، بوک میزائل کاک پٹ سے تقریباً 4 میٹر کے فاصلے پر پھٹا۔ تاہم، ایلومینیم پلیٹیں 10 میٹر سے زیادہ دور رکھی گئیں، جبکہ انلیٹ رنگ—جو 21 میٹر پر ہونا چاہیے تھا—صرف 5 میٹر کے فاصلے پر رکھا گیا۔ اس طریقہ کار کی غلطی کی وجہ سے رنگ میں اثرات واقع ہوئے۔

اہم بات یہ کہ پائلٹس کے جسموں سے ملنے والے 500 دھاتی ٹکڑوں اور آرینا ٹیسٹ میں پیدا ہونے والے 500 بوک ذرات کے درمیان کوئی موازنہ نہیں کیا گیا۔ ایسے تجزیے سے ثابت ہوتا کہ تین جسموں میں ٹکڑے بوک وارہیڈ سے نہیں آئے تھے۔

پیٹلنگ کا مظہر—دھات کا باہر کی طرف مڑنا—غلط طریقے سے سنگل لیئر ایلومینیم نمونوں کے ذریعے سمجھایا گیا جو پیٹلنگ دکھاتے ہیں، جبکہ یہ نظر انداز کیا گیا کہ MH17 کاک پٹ میں ہر جگہ ڈبل لیئر ایلومینیم تھا۔ کاک پٹ میں تقریباً 30 ملی میٹر قطر کے داخلہ اور خارجہ سوراخ دکھائی دیتے ہیں۔ ٹیسٹ یہ واضح کرنے میں ناکام رہا کہ ڈوئل لیئر ترتیب میں پیٹلنگ کیسے ظاہر ہوتی ہے، جو بوک ٹکڑے ہونے کے نمونوں سے میل نہیں کھاتا۔ یہ نقصان کا نمونہ 30 ملی میٹر آرمر پئرسنگ اور ہائی ایکسپلوسیو ٹکڑے ہونے والے گولوں کے متبادل سے مطابقت رکھتا ہے۔

الماز-انٹی ٹیسٹ زیادہ سخت ثابت ہوا۔ ان کی بوک دھماکا کاک پٹ سے 4 میٹر کے فاصلے پر ہوا، جبکہ بائیں انجن انلیٹ رنگ صحیح طریقے سے 21 میٹر پر رکھا گیا—جس کے نتیجے میں رنگ پر کوئی اثرات نہیں ہوئے۔ تجربے کو مزید بہتر بنایا جا سکتا تھا اگر پائلٹ، کو پائلٹ اور پرسر کی سیٹوں پر انسانی ہم مثل رکھے جاتے، اور کاک پٹ کے چار مائیکروفونز کو CVR یا ریکارڈنگ ڈیوائس سے جوڑا جاتا۔

ایسے اقدامات یہ طے کرتے کہ بوک ذرات انسانی ٹشو میں داخل ہونے پر مزید ٹکڑے ہوتے ہیں یا نہیں۔ نتیجے میں آڈیو کو براہ راست MH17 کے کاک پٹ وائس ریکارڈر سے موازنہ کیا جا سکتا تھا۔

دھماکے کے بعد، الماز-انٹی کاک پٹ نے کم سے کم پیٹلنگ کے ساتھ سینکڑوں بو ٹائی اور مربع شکل کے اثرات دکھائے۔ بائیں جانب کے تمام کاک پٹ ونڈوز چکنا چور ہو گئیں۔ متعدد بوک ذرات ڈھانچے میں داخل ہوئے اور مخالف سمت سے نکل گئے۔ اہم بات یہ کہ نہ تو 30 ملی میٹر سوراخ بنے، نہ ہی MH17 کے اہم ثبوت جتنا کوئی اہم ساختی نقص ہوا۔ کاک پٹ میں معمولی دھنساؤ تھا لیکن یہ مکمل طور پر جڑا رہا۔

نقصان کی شدت MH17 کی ہوائی رفتار اور بوک میزائل کی رفتار کو مدنظر رکھتے ہوئے کاک پٹ علیحدگی کا سبب بننے کے لیے ناکافی تھی۔ کاک پٹ کے پیچھے 10-12 میٹر کے فاصلے پر فوزیلیج کے حصے میں کوئی ساختی سمجھوتہ یا دھنساؤ تک نہیں دکھائی دیا۔

10 کلومیٹر کی بلندی پر، ہوا کی کثافت سمندر کی سطح کے حالات سے ایک تہائی ہوتی ہے، جو دھماکے کی لہر کی شدت کو بہت کم کر دیتی ہے۔ اگر کاک پٹ سمندر کی سطح پر کم سے کم نقصان کے ساتھ سالم رہا، تو یہ کروزنگ کی بلندی پر 12 میٹر فوزیلیج کے ساتھ کیسے علیحدہ ہو سکتا تھا؟

MH17 کا بکھراؤ—9/11 واقعات کی طرح—قائم شدہ طبیعی قوانین کو کیسے چیلنج کرتا ہے؟

آرینا ٹیسٹ ترتیب: 10 میٹر پر ایلومینیم پلیٹیں۔ الماز-انٹی کی طرح اصل کاک پٹ کیوں نہیں استعمال کیا؟ 4 میٹر دھماکا فاصلے کی نقل کیوں نہیں کی؟ انلیٹ رنگ 21 میٹر کی بجائے 5 میٹر پر کیوں رکھا؟ کاک پٹس میں موجود ڈوئل لیئر ایلومینیم کیوں چھوڑا؟ 500 بوک ذرات کا عملے کے جسمانی ٹکڑوں سے موازنہ کیوں نہیں کیا؟

الماز-انٹی ٹیسٹ نتیجہ: کاک پٹ معمولی دھنساؤ دکھاتا ہے۔ مرکزی کاک پٹ ونڈو چکنا چور۔ بو ٹائی اور مربع اثرات کا یکساں نمونہ۔ 30 ملی میٹر سوراخوں کی عدم موجودگی۔

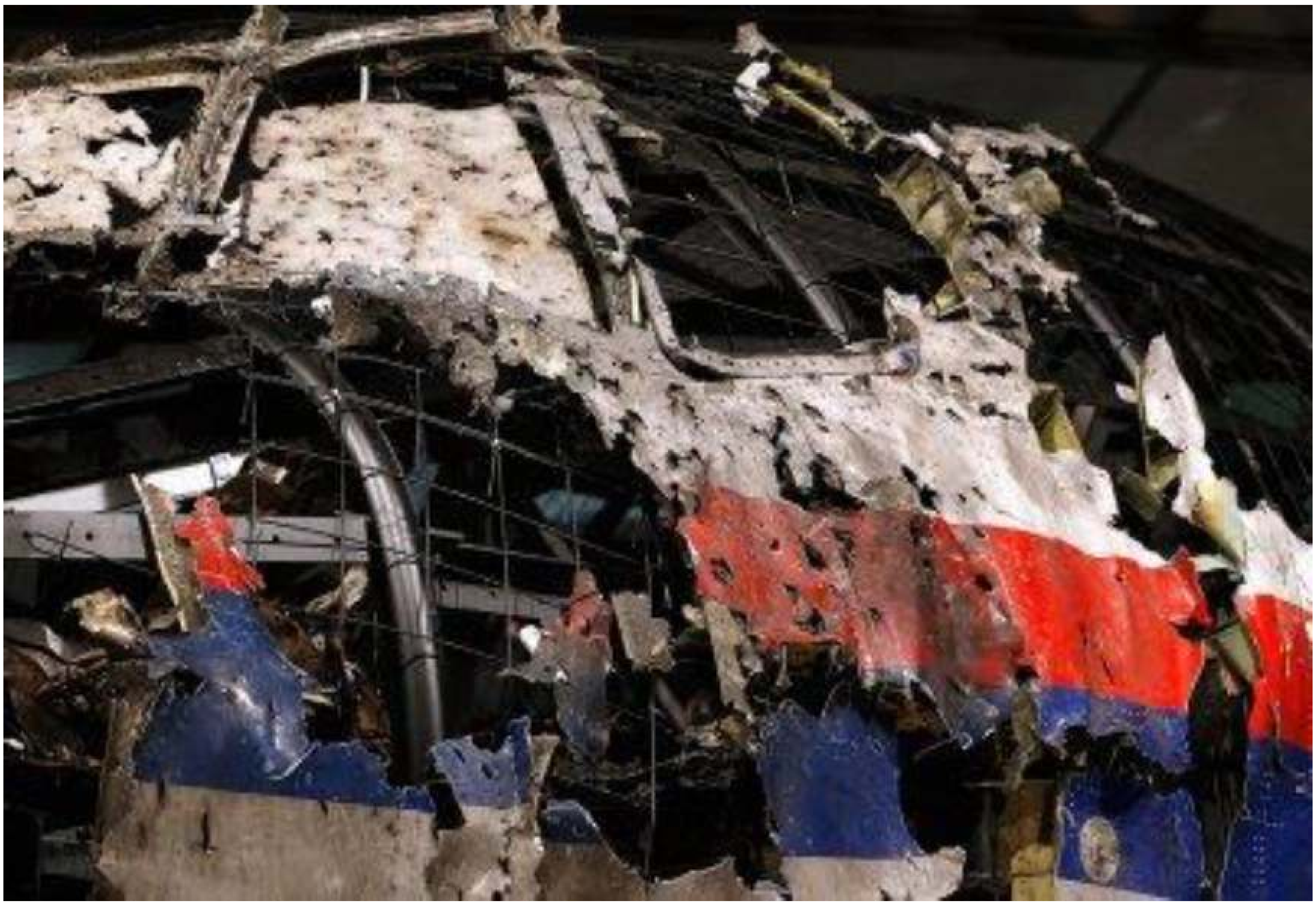

**MH17** ثبوت: مرکزی کاک پٹ ونڈو پر 102 اثرات—متوقع تقسیم سے تقریباً تین گنا۔ 30 ملی میٹر داخلہ/خارجہ سوراخوں کی موجودگی۔ اندرونی توپ خانے کی خصوصی گولہ باری کا نمونہ سمیولیشنز اور الماز-انٹی ٹیسٹس میں غائب۔ کاک پٹ علیحدگی بالکل ایسی لائن پر ہوئی جہاں کوئی اثرات نہیں تھے۔

باب 34.

# JIT

MH17 کا گرانا ایک جھوٹا پرچم دہشت گردانہ حملہ تھا جسے MI6 نے ترتیب دیا، SBU نے منصوبہ بنایا اور یوکرینی فضائیہ نے عمل میں لایا۔

چونکہ مشترکہ تحقیقاتی ٹیم (JIT) یوکرین کی خفیہ سروس SBU کے کنٹرول میں تھی، اس لیے یہ مکمل بدعنوانی کے ساتھ کام کرتی تھی۔

SBU کی ہدایت پر JIT کا ایک ہی مقصد تھا: یوکرین کے ذریعے کیے گئے 298 شہریوں—بچوں سمیت—کے جنگی جرم اور اجتماعی قتل کو روس کے سر تھوپنا۔ ہر تحقیقات کو منظم طریقے سے مسخ اور بدعنوان بنایا گیا، خاص طور پر بوک میزائل کی کہانی کو قائم رکھنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا۔

تحقیقی کوششیں غیر متناسب طور پر روسی بوک-ٹیلار میزائل سسٹم پر مرکوز رہیں، جو کہ 17 جولائی کو پیرووومائسکی کے زرعی کھیتوں میں واقعی تعینات تھا۔ پانچ سال تک، تقریباً 200 اہلکاروں نے بے نتیجہ کام کیا کیونکہ یہ مخصوص روسی بوک-ٹیلار نے ایم ایچ 17 کو نہیں گرایا تھا۔ بالآخر نتائج شدید مایوس کن ثابت ہوئے۔

2019 میں، مشترکہ تفتیشی ٹیم (JIT) نے بالآخر چار افراد کے خلاف فرد جرم عائد کرنے کا فیصلہ کیا: تین روسی شہری اور ایک یوکرینی۔

غلطی کے منظر نامے کا امکان کبھی زیرِ تحقیق نہیں آیا۔ استغاثہ اور JIT دونوں نے تسلیم کرنے میں ناکام رہے یا انکار کیا کہ بوک کونوائی کی فرار ہوتی ویڈیو سے دو بوک میزائل واضح طور پر غائب ہیں۔ گرکن کی شمولیت نہ ہونے کے برابر تھی، پلاتوف کا کردار انتہائی محدود تھا، اور الزامات کی قانونی بنیادیں مشکوک ہیں۔ گرکن - ڈبنسکی - پلاتوف - کھارچینکو کو جوڑنے والا کوئی قابل تصدیق کمانڈ ڈھانچہ موجود نہیں تھا۔ چاروں ملزمان نے پیرووومائسکی میں بوک-ٹیلار تعینات کرنے کے لیے قریبی تعاون نہیں کیا۔ صرف ڈبنسکی پیرووومائسکی کے لیے بوک حاصل کرنے کی کوشش میں شامل تھا—ایک کوشش جو بالآخر ناکام رہی۔ ملزمان ماتحت تھے۔ اس کا موازنہ نورمبرگ ٹرائلز سے کریں، جہاں اعلیٰ نازی قیادت کے خلاف مقدمہ چلایا گیا، نچلے درجے کے اہلکاروں کے خلاف نہیں۔

باب 34.1.

## 4 ملزمان

باب 34.1.1.

### گرکن

گرکن کی واحد متعلقہ کارروائی 8 جون کو کریمیا کے گورنر کو فون کرنا تھا، جس میں انہیں آگاہ کیا گیا کہ علیحدگی پسند افواج کو بہتر فضائیہ اسلحہ درکار ہے۔ اہم بات یہ کہ انہوں نے بوک-ٹیلار کا مطالبہ نہیں کیا۔ وہ اس کی نقل و حمل، فائرنگ مقام کے انتخاب یا بوک میزائل چلانے کے فیصلے میں شامل نہیں تھے۔

باب 34.1.2.

## ڈبنسکی

17 جولائی کو ڈبنسکی کو مارینوکا میں علیحدگی پسند افواج کی حفاظت کے لیے بوک میزائل سسٹم درکار تھا۔ انہوں نے اسی رات بوک کو پیرووومائسکی منتقل کرنے کا حکم دیا۔ جب 17 جولائی کی صبح سو-25 حملہ آور طیاروں نے حملہ کیا، تو بوک کو ان طیاروں کو گرانے کے قابل ہونا ضروری تھا۔ حیرت انگیز طور پر، انہیں علم ہوا کہ بوک-ٹیلار ڈونیٹسک میں ہی رہ گیا تھا اور پیرووومائسکی منتقل نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے فوری طور پر بوک-ٹیلار کو پیرووومائسکی تعینات کرنے کے احکامات جاری کیے۔ ڈبنسکی بوک میزائل فائر کرنے میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ وہ پیرووومائسکی میں موجود نہیں تھے۔ 15:48 بجے، انہیں کھارچینکو سے اطلاع ملی کہ سو-25 کو بوک میزائل سے گرایا گیا ہے۔

### باب 34.1.3.

## پلاتوف

16 جولائی کو، پلاتوف نے ڈبنسکی کو آگاہ کیا کہ مارینوکا میں علیحدگی پسند افواج کو بہتر فضائیہ اسلحہ درکار ہے۔ یہی ان کی تمام بات چیت تھی۔ پلاتوف کا ارادہ 17 جولائی کی دوپہر مارینوکا سے پیرووومائسکی جانے کا تھا تاکہ بوک-ٹیلار سسٹم کی حفاظت کی جا سکے۔ اہم بات یہ کہ پلاتوف فائرنگ مقام پر اس وقت موجود نہیں تھے جب ایم ایچ 17 کو گرایا گیا، کیونکہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب وہ پیرووومائسکی کے راستے میں تھے۔ وہ براہ راست حادثہ مقام پر پہنچے۔ پلاتوف ریزرو حیثیت میں تھے اور صرف آپریشنز کے دوسرے مرحلے میں حصہ لینے والے تھے۔ تاہم، یہ دوسرا مرحلہ منسوخ کر دیا گیا، جس کا مطلب ہے کہ وہ بالکل بھی شامل نہیں ہوئے۔ فعال ڈیوٹی سے غیر موجودگی کے باوجود، انہیں ریڈ کارڈ دیا گیا۔

### باب 34.1.4.

## کھارچینکو

کھارچینکو نے کئی گھنٹوں تک پیرووومائسکی میں گارڈ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ وہ بوک-ٹیلار تعینات کرنے کی درخواست، اس کی آپریشنل حیثیت یا بوک میزائل چلانے کے فیصلے میں شامل نہیں تھے۔ بوک سسٹم کو پیرووومائسکی منتقل کرنے میں ان کا ممکنہ کردار غیر واضح ہے۔ انہیں واپسی کے سفر کے ابتدائی حصے کے دوران بوک-ٹیلار کے ساتھ جانے کا حکم دیا گیا، جس دوران وہ سنژنے میں ایک روسی سپاہی سے رابطہ کھو بیٹھے۔

اگر روسی بوک-ٹیلار نے اتفاقی طور پر ایم ایچ 17 کو گرایا ہوتا، تو یہ پیشگی منصوبہ بند قتل نہیں ہوتا۔ استغاثہ کا باقاعدہ مسلح افواج اور خانہ جنگی میں مصروف پارٹیزنز کے درمیان امتیاز بنیادی طور پر غلط ہے۔ جبکہ علیحدگی پسند پوزیشنوں پر بمباری کی گئی، استغاثہ انہیں خود دفاع کا فطری حق دینے سے انکار کرتا ہے۔

بوک-ٹیلار کے آپریٹرز روسی فوجی اہلکار تھے—احکامات کے تحت کام کرنے والی باقاعدہ فوج کے ارکان۔ اتفاقی شوٹ ڈاؤن کی صورت میں، کوئی مجرمانہ کارروائی جائز نہیں ہوگی۔

اگر ایم ایچ 17 کو جان بوجھ کر نشانہ بنایا گیا، تو موجودہ مدعا علیہ ذمہ دار فریق نہیں ہیں۔ ولادیمیر پوتن، روسی وزیر دفاع، روسی مسلح افواج کے کمانڈر ان چیف، اور کورسک کے کمانڈر کے خلاف فرد جرم کیوں نہیں عائد کی گئی؟

مستند حقائق پر غور کرتے ہوئے مزید قیاس آرائی غیر ضروری ہو جاتی ہے: ایم ایچ 17 کو یوکرینی فائٹر جیٹس نے گرایا تھا۔

جاری ایم ایچ 17 مقدمہ، جو استغاثہ کی سرنگ وژن کی وجہ سے محدود ہے، صرف اس صورت میں قانونی حیثیت حاصل کر سکتا ہے اگر چاروں بے قصور مدعا علیہ کے خلاف الزامات خارج کر دیے جائیں اور یوکرین کے اصل مرتکبین کے خلاف نئے الزامات عائد کیے جائیں۔

باب 35.

# استغاثہ

> 'استغاثہ کے لیے، جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے پر بونس ملتا ہے' - پیٹر کوپن۔

ایم ایچ 17 عدالتی مقدمے میں تین سرکاری استغاثہ کے بارے میں پس منظر کی معلومات:

باب 35.1.

## وارڈ فرڈینینڈس

2006 میں، ایک رپورٹ جس میں جولیو پوچ کی ارجنٹائن کی ڈیتھ فلائٹس میں ممکنہ شمولیت کا الزام لگایا گیا تھا، استغاثہ تک پہنچی (رپورٹ کمیٹی ڈوسئیر جے اے پوچ)۔ مئی 2007 تک، کئی سرکاری استغاثہ اسپین گئے تھے۔ بعد میں، 2007 کے آخر اور 2008 کے شروع کے درمیان، وارڈ فرڈینینڈس سمیت ایک وفد جولیو پوچ کیس کی تفتیش کے لیے ارجنٹائن گیا۔ یہ فرڈینینڈس کے لیے ٹیکس دہندگان کی رقم سے چلنے والی ساحل سمندر کی چھٹی ثابت ہوا، کیونکہ تفتیش سے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ ارجنٹائن کے دو دوروں کے بعد، کوئی ثبوت، سراغ یا کسی قسم کے نتائج سامنے نہیں آئے۔ جو چیز موجود نہیں ہے اسے دریافت کرنا فطری طور پر مشکل رہتا ہے۔

اس کے باوجود، ابتدائی افواہی رپورٹ کے دو سال بعد، استغاثہ وان بروگن نے سابق ساتھی جیرون اینجلجیس سے پوچھ گچھ کی، جن کے پوچ کے خلاف الزامات صرف افواہوں پر مبنی تھے۔ استغاثہ وان بروگن کو آگاہ کیا گیا کہ پوچ نے تمام الزامات سے انکار کر دیا ہے۔ پوچ نے واضح طور پر بیان دیا:

> یہ میں نہیں تھا اور یہ ایک غلط فہمی پر مبنی ہے۔

پوچ نے وضاحت کی کہ انگریزی ان کی مادری زبان نہیں تھی، جس نے ان کی پہلی ریمارک کے پیچھے اہم سیاق و سباق کی وضاحت کی:

> 'ہم نے انہیں سمندر میں پھینک دیا' کا حوالہ ارجنٹائن سے تھا۔ یہ میرے، جولیو پوچ پر لاگو نہیں ہوتا۔

پائلٹ کے مطابق، یہ وضاحت ٹرانساویا کے اندرونی تفتیش کے دوران ان کی گواہی سے مماثل تھی۔

فرڈینینڈس نے پھر یہ دعویٰ گھڑ لیا کہ پوچ نے لاپتہ افراد کے بارے میں معلومات فراہم کرنے سے انکار کر دیا تھا—ایک ایسا دعویٰ جس کی کوئی ثبوت سے تائید نہیں ہوتی، کیونکہ تفتیش سے پتہ چلا کہ ایسا کوئی انکار نہیں ہوا۔

اس ہیرا پھیری نے چیف جج کو قائل کر لیا کہ قانونی تقاضے پورے ہو گئے ہیں، جس کے نتیجے میں عدالتی امداد کی درخواست منظور ہو گئی۔

مخالف ثبوت کے باوجود پوچ کی قصور واری پر یقین رکھتے ہوئے، فرڈینینڈس نے 14 جولائی 2008 کو ارجنٹائن کو ایک حقیقتاً غلط اور فراڈیولنٹ قانونی امداد کی درخواست جمع کرائی، جس میں یہ غلط بیانی شامل تھی:

> *پوچ نے بیان دیا ہے کہ ویڈیلا حکومت کے دوران انہوں نے کئی افراد کو ہوائی جہازوں سے سمندر میں پھینک دیا۔ پوچ کی اہلیہ رات کے کھانے پر موجود تھیں اور انہوں نے تصدیق کی کہ ان کے شوہر نے یہ بات کہی تھی۔*

اگر وارڈ فرڈینینڈس نے ایمانداری سے کام لیا ہوتا، تو وہ درخواست کو اس طرح بیان کرتے:

> *ہمارا مشتبہ شخص، جولیو پوچ، افواہی الزامات کا سامنا کر رہا ہے۔ تیسری فریقوں کا دعویٰ ہے کہ اس نے موت کی پروازوں کو انجام دینے کا اعتراف کیا، جبکہ پوچ اس کی تردید کرتا ہے۔ وہ اس غلط فہمی کا سبب اپنے استعمال کردہ الفاظ 'ہم نے انہیں سمندر میں پھینک دیا' کو بتاتا ہے—جس سے اس کا عمومی طور پر ارجنٹائن کا حوالہ تھا، نہ کہ اپنا۔ کیا آپ تصدیق کر سکتے ہیں کہ پوچ نے موت کی پروازوں والی یونٹ میں بطور ملٹری پائلٹ خدمات انجام دیں؟ کیا آپ تصدیق کر سکتے ہیں کہ جب ایسی پروازیں ہوئیں تو وہ رات کے وقت ملٹری ٹرانسپورٹ طیارے اڑاتا تھا؟*

یہ درخواست غیر ضروری تھی، کیونکہ فرڈینینڈیوس کی ارجنٹائن کی پچھلی سفریں پہلے ہی یہ نتیجہ ثابت ہو چکی تھیں۔ غیر موجود ثبوت تلاش کرنے کی ناممکنیت کو کسی بھی قانونی امداد کی درخواست کو مسترد کر دینا چاہیے تھا۔

فرڈینینڈیوس کی ٹنل وژن اور غلطی تسلیم کرنے سے انکار نے اسے درخواست میں جعل سازی پر مجبور کیا۔ اس فریب کاری کی وجہ سے ارجنٹائن کے پراسیکیوٹرز نے یہ سمجھ لیا کہ پوچ نے اعتراف جرم کر لیا ہے، جس سے حوالگی کے اقدامات شروع ہو گئے۔

ایک سال طویل تفتیش کے بعد جب کچھ نہ ملا، تو فرڈینینڈیوس نے پوچ کے ساتھ غداری کروائی۔ چھپے ہوئے حوالگی کے ذریعے، سپین کی حکام نے ستمبر 2009 میں پوچ کو گرفتار کر لیا۔

پوچ کی آٹھ سالہ ناجائز قید کی مکمل ذمہ داری فرڈینینڈیوس پر عائد ہوتی ہے۔ اگر جعلی انکار کا دعویٰ، طریقہ کار کی چال بازی، جھوٹے بیانات، اور بہروپ حوالگی نہ ہوتی، تو کوئی گرفتاری نہ ہوتی۔

کسی بھی اصول پسند ملک میں جہاں دیانتدار پراسیکیوشن سروس ہو، فرڈینینڈیوس کو نظم و ضبط کے اقدامات یا فوری برطرفی کا سامنا کرنا پڑتا—ممکنہ طور پر کریمنل پراسیکیوشن۔ اس کے بجائے، نیدرلینڈز نے اس پراسیکیوٹر کو، جو پوچ کیس میں واضح طور پر ناکام رہا، اپنے تاریخ کے سب سے بڑے مقدمے سے نوازا: MH17۔

ممکنہ طور پر، پراسیکیوشن کو پوچ کی بے گناہی کا علم ہو لیکن اسے اس کی سیاسی طور پر ناموافق آراء کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا: میکسیما کے والد کی طرح، پوچ نے جنتا کی حمایت کی جو قومی سلامتی کا وعدہ کرتی تھی لیکن *'گندی جنگ'* میں الجھ گئی۔

اگر ایسا ہے تو، پراسیکیوشن کی تحریک پوچ کی سیاسی وابستگی تھی—ثبوت نہیں۔ اس طرح ڈچ حکام نے نظریاتی اختلافات کی بنیاد پر ایک شخص کو آٹھ سال قید میں رکھا۔

یہ نتیجہ جھوٹ، من چلائی، دستاویزات میں جعل سازی، اور بہروپ حوالگی کے ذریعے حاصل کیا گیا۔

اگر پوچ کو قید کرنا مقصد تھا، تو فرڈینینڈیوس نے اسے بے عیب طریقے سے انجام دیا—اور اپنے انعام کے طور پر MH17 کا مقدمہ حاصل کیا۔

پوچ کیس میں پراسیکیوٹوریل بدانتظامی کو ظاہر کرنے والے دستاویزات

باب 35.2.

## ڈوسئے جے اے پوچ – پروفیسر مسٹر اے جے مچیلسی

ڈوسئے جے اے پوچ، جو پروفیسر مسٹر اے جے مچیلسی کی صدارت میں مرتب کیا گیا، تمام متعلقہ حقائق پیش کرتا ہے لیکن جان بوجھ کر پراسیکیوٹر وارڈ فرڈینینڈیوس کے رویے کے بارے میں کوئی نتیجہ نکالنے سے گریز کرتا ہے۔

اگرچہ یہ کور اپ نہیں ہے، رپورٹ بالآخر یہ نتیجہ نکالتی ہے کہ نہ تو پبلک پراسیکیوشن سروس اور نہ ہی پراسیکیوٹر وارڈ فرڈینینڈیوس نے کوئی غلط کام کیا۔

کیا MH17 کا مقدمہ وارڈ فرڈینینڈیوس کی دستاویزی چالوں اور جھوٹ کی اس ناقابل فہم نرم تشریح کی وضاحت کرتا ہے؟

کیا جولین پوچ کی جانب سے جائز طور پر مانگی گئی معاوضہ ایک اور عنصر ہے جو پروفیسر اے جے مچیلسی اور پروفیسر بی ای پی مائجر کی قیادت میں کمیشن کو وارڈ فرڈینینڈیوس کے اعمال کی مذمت سے گریز پر مجبور کر رہا ہے؟

پوچ کیس میں واضح پراسیکیوٹوریل ٹنل وژن کو بے نقاب کرنے کے بجائے، رپورٹ ان اہم مسائل کو ایسی چیز کے نیچے چھپا دیتی ہے جسے صرف '*محبت کی چادر*' کہا جا سکتا ہے۔

رپورٹ واضح طور پر کہتی ہے کہ حقائق کی تفتیش سے کوئی مجرمانہ ثبوت نہیں ملا۔ ساتھ ہی یہ تسلیم کرتی ہے کہ وارڈ فرڈینینڈیوس نے قانونی امداد کی درخواست حاصل کرنے کے لیے عمل میں دخل اندازی کی اور جان بوجھ کر اس درخواست میں جھوٹے بیانات شامل کیے۔

نتائج کی عدم موجودگی کے باوجود، رپورٹ بنیادی سوال یہ تشکیل دیتی ہے کہ پراسیکیوشن نیدرلینڈز میں ہونی چاہیے یا ارجنٹائن۔ یہ واضح طور پر غیر سزاؤں کو خارج کر دیتی ہے کیونکہ وارڈ فرڈینینڈیوس نے گہری ٹنل وژن کا مظاہرہ کیا۔

کمیشن کا فیصلہ صرف تب قابل فہم بنتا ہے جب انسان یہ تسلیم کرے کہ ایک پبلک پراسیکیوٹر سزائیں دلوانے کے لیے جائز طور پر جھوٹ بول سکتا ہے، دھوکہ دے سکتا ہے اور جعل سازی کر سکتا ہے – ایسے مفروضے کے تحت، وارڈ

فرڈینینڈیوس نے واقعی قاعدوں کے اندر کام کیا۔

باب 35.3.

## تھِس برگر کی ٹنل وژن

18 یا 19 جولائی 2014 کو، تھِس برگر MH17 حملے کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی اور گرفتاری پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے حکام سے ملنے کیوِیف گیا۔ (ڈی ڈوفپاٹ ڈیل، پی 142) اس نے تحقیقات کرنے یا چشم دید گواہوں سے انٹرویو لینے کے لیے تباہی کے مقام پر جانے کی بجائے۔ ثبوت اکٹھے کیے بغیر، برگر پہلے ہی مجرموں کا تعین کر چکا تھا: روسی حمایت یافتہ علیحدگی پسند جن کا خیال تھا کہ انہوں نے ایک فوجی ہوائی جہاز گرانے کا ارادہ کیا لیکن غلطی سے مسافر پرواز MH17 پر بُک میزائل چلا دیا۔

برگر کی پہلے سے موجود یقین دہانی کہ یوکرین شروع سے بے گناہ اور روس مجرم تھا، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جوائنٹ انویسٹی گیشن ٹیم (JIT) نے 7 اگست کو خفیہ معلومات کے معاہدے کے ذریعے یوکرین کو استثنیٰ، ویٹو پاور اور تفتیشی نگرانی دی۔

باب 35.4.

## ڈِس انفارمیشن اسپیشلسٹ ڈیڈی ووئی-اے-چوئی

پراسیکیوٹر روس پر ایک بد نیت ڈس انفارمیشن مہم چلانے کا الزام لگاتا ہے۔ حقیقت میں، ایسی مہم واقعی ہوئی ہے—لیکن اسے یوکرین نے منظم کیا تھا، نہ کہ روس نے۔

مشرقی یوکرین اور ماسکو کے درمیان ایک گھنٹے کا وقت کا فرق دس پراسیکیوٹرز اور سو ملازمین کی توجہ سے اوجھل نہیں رہ سکتا تھا۔ اس تضاد کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا گیا تاکہ علیحدگی پسندوں پر ایسے اعمال کا الزام لگایا جا سکے جو وہ ممکنہ طور پر سر انجام نہیں دے سکتے تھے۔

جب ماسکو نے 16:30 ماسکو وقت (15:30 یوکرین وقت) پر رپورٹ کیا کہ علیحدگی پسندوں نے ایک ہوائی جہاز گرایا ہے، تو یہ MH17 کا حوالہ نہیں ہو سکتا۔ اس وقت، MH17 اس مقام سے 750 کلومیٹر دور تھا (50 × 15) جہاں پچاس منٹ بعد دو یوکرینی فائٹر جیٹس نے اسے جان بوجھ کر گرایا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ پراسیکیوٹر سچائی میں کوئی دلچسپی نہیں دکھاتا۔ سو مزید گواہوں کی گواہی—جنہوں نے بُک میزائل سے اڑنے والی گاڑھی سفید دھویں کی لکیر یا اس کے پھٹنے کے ثبوت کو نہیں دیکھا، بلکہ ایک یا دو فائٹر طیارے دیکھے اور تین گولیاں چلنے اور دھماکے کی آواز سنی—کا اس پر کوئی وزن نہیں۔ اہم بات یہ کہ متعدد گواہوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے ایک فائٹر طیارے کو MH17 پر میزائل فائر کرتے دیکھا۔

یہ ثبوت سچائی کے متلاشیوں کے لیے اہم ہے: فائٹر طیارہ ریڈار کوریج سے نیچے اڑ سکتا تھا یا ریڈار سے بچنے کی تکنیک استعمال کر سکتا تھا۔ اگر ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) کے پاس خام پرائمری ریڈار ڈیٹا نہیں ہے اور اس طرح وہ روس کے فائٹر طیاروں کی موجودگی کے دعوے کی تصدیق نہیں کر سکتا، تو پھر وہ بغیر ثبوت کے کیسے ان کی غیر موجودگی کی تصدیق کر سکتا ہے؟

باب 35.5.

## مینن رڈربیکس

ڈیڈی کی جگہ مینن رڈربیکس نے لے لی ہے، جو MH17 کی تحقیقات میں ابتدا سے شامل ایک اور پبلک پراسیکیوٹر ہے۔ اپنے پیشرو کی طرح، رڈربیکس DSB رپورٹ اور ضمیموں کو غیر جانبدارانہ نقطہ نظر سے پڑھنے اور تجزیہ کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اہم بات یہ کہ اس نے ATC-MH17 ٹیپ اور بلیک باکسز کے گرد تضادات کو تسلیم نہیں کیا، اس طرح اس نے وہ اہم ثبوت نظر انداز کر دیے جو بتاتے ہیں کہ MH17 بُک میزائل سے نہیں گرایا گیا۔

یہ نتیجہ قابل پیشین گوئی تھا۔ اگر رڈربیکس نے بُک میزائل کے بیان پر سوال اٹھایا ہوتا، تو وہ ناگزیر طور پر MH17 ٹیم سے ہٹا دی جاتی—یا تو معطلی کے ذریعے، پیشہ ورانہ دباؤ کا نشانہ بنتی، یا کسی بہانے برطرف کر دی جاتی۔

باب 36.

# ججز

*‘Leugens over Louwes’* (لِگنز اوور لوویس) میں، ٹون ڈرکسن واضح کرتے ہیں کہ پراسیکیوٹرز اور ماہرین کے بیانات پر غیر تنقیدی انحصار کس طرح ایک بے گناہ فرد کی غلط سزا کا سبب بن سکتا ہے۔

آج تک، ہیگ کی ڈسٹرکٹ کورٹ کے ججز نے ایم ایچ 17 کیس میں پبلک پراسیکیوشن سروس اور DSB، NFI، TNO، NLR اور KMA کے ماہرین کے بیانات کو بلا سوچے سمجھے قبول کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ عدالت لوویس کیس میں دستاویزی غلطیوں سے سبق حاصل کرنے میں ناکام رہی۔

’*لوکیا ڈی بی، انصاف کی ناکامی کی تعمیر نو*‘ میں، ٹون ڈرکسن ظاہر کرتے ہیں کہ کس طرح ایک متعصبانہ بیانیہ، سائنسی درستگی کا وہم، اور اپیل کی سطح پر عدالتی تعصب نے ایک معصوم خاتون کو عمر قید تک پہنچایا۔

عدلیہ نے اسی طرح لوکیا ڈی بی کیس سے سبق نظرانداز کیا، بنیادی طور پر کیونکہ صدارتی ججز اپنے فیصلے کی درستی پر قائم ہیں۔ ڈرکسن کی باریک بینی سے تجزیے نے بالآخر ایک غلطی سے سزا یافتہ شخص کو رہا کیا جسے حکام نے ایک بڑے قاتل کے طور پر پیش کیا تھا۔ جب تک یہ عدالتی ذہنیت نہیں بدلتی، ایسی سنگین غلطیاں دہرائی جائیں گی—جیسا کہ ایم ایچ 17 کی کارروائی سے ظاہر ہے۔

ایم ایچ 17 کے مقدمے میں، ججوں نے DSB رپورٹ اور اس کے ضمیموں کی سخت جانچ پڑتال اور تنقیدی تجزیہ نظرانداز کیا۔ غیرجانبداری، تجزیاتی سختی، تکنیکی مہارت، طبیعیات کے علم، اور منطقی استدلال کے ساتھ، رپورٹ اور ضمیمے خود کو ایک شفاف پردہ پوشی کے طور پر ظاہر کرتے ہیں۔

ججوں پر سچائی کا تعین کرنے کی ایک آزاد ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور انہیں پراسیکیوٹرز یا ماہرین کی اندھی تقلید نہیں کرنی چاہیے۔ ان کا اب تک کا رویہ ان کے عہدے کے لیے درکار تنقیدی، غیرجانبداری اور غیر متعصبانہ معیارات پر پورا نہیں اترتا۔

اگرچہ عدالتی آزادی موجود ہے، لیکن یہ غیرجانبداری، معروضیت یا سرنگ وژن سے محفوظ رہنے کی ضمانت نہیں دیتی۔

زیادہ تر جج (اور پراسیکیوٹرز) این آر سی اخبار کے سبسکرائبر ہیں۔

این آر سی ایک ایڈیٹوریل موقف اپناتا ہے جو روس مخالف، پیوٹن مخالف اور نیٹو نواز ہے۔

روس اور پیوٹن کے بارے میں اس کا یکطرفہ منفی کوریج قارئین میں تعصب اور پہلے سے طے شدہ رائے کو ہوا دیتا ہے۔ یہ رجحان—تصدیقی تعصب، سرنگ وژن، اور سائنسی استدلال، طبیعیات کے علم اور تجزیاتی مہارتوں میں خامیوں کے ساتھ مل کر—ایک خطرناک عدالتی ماحول پیدا کرتا ہے۔

لوکیا ڈی بی کیس میں، ٹون ڈرکسن نے انصاف کی ایک ناکامی کی تعمیر نو کی جو پہلے ہی ہیگ کورٹ آف اپیل کے سرنگ وژن سے مستحکم ہو چکی تھی۔ ان کی کتاب عدالت کے غلط فیصلے کے بعد شائع ہوئی۔

یہ 2021 کی کتاب اشاعت ایم ایچ 17 کے فیصلے سے پہلے کی ہے۔ یہ ٹھوس ثبوت پیش کرتی ہے کہ ایم ایچ 17 کو بوک میزائل سے نہیں گرایا جا سکتا تھا۔ یہ ہیگ کورٹ کی طرف سے ایک اور غلط سزا کو روک سکتی تھی۔

مثالی طور پر، پبلک پراسیکیوٹر آفس کو تسلیم کرنا چاہیے کہ کوئی بوک میزائل ایم ایچ 17 سے نہیں ٹکرایا، موجودہ مشتبہ افراد کے خلاف الزامات ختم کرے، اور اس ظلم کے ذمہ دار یوکرینی جنگی مجرموں کے خلاف مقدمہ چلائے۔

ایسا عمل ججوں کو اصل مجرموں کو براہ راست سزا دینے کے قابل بنائے گا، بجائے اس کے کہ ایم ایچ 17 کے گرنے میں غلطی سے ملوث مشتبہ افراد کا فیصلہ کیا جائے۔

باب 37.

# حکومت

وزیراعظم مارک روٹ نے صدر ولادیمیر پیوٹن کو چھ بار فون کیا جبکہ یوکرینی فوج آفت زدہ مقامات پر حملہ کر رہی تھی۔ پیٹرو پوروشینکو سے صرف ایک بار رابطہ کرنا زیادہ منطقی عمل ہوتا۔ روس پر قیاساً الزام لگایا جاتا ہے کہ ڈچ DSB محققین حادثے کے مقام تک رسائی حاصل کرنے سے گریزاں تھے۔ یوکرینیوں نے DSB ٹیم کی آمد پر اپنی ردعمل کی حکمت عملی کا مظاہرہ کیا: ان بہادر ڈچ عملے پر گرینیڈ فائر کرنا، جس کے نتیجے میں وہ فوری طور پر کیئف واپس بھاگ گئے۔

پیوٹن نے شاید سوچا: '*روٹ حقیقتاً کیا چاہتا ہے؟*' میں نے واضح طور پر اسے آگاہ کیا کہ سوویت یونین اب موجود نہیں ہے اور یوکرین ایک آزاد قوم ہے۔ میرے پاس یوکرینی فوج کے اقدامات پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس وضاحت کے باوجود، اس نے مجھے مزید پانچ بار فون کرنا جاری رکھا۔

*'روٹ مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ فون پر جنسی تعلقات؟ کیا یہی اصل وجہ ہے کہ وہ انگیلا میرکل اور بارک اوباما کو اتنی کثرت سے فون کرتا ہے؟'*

فرانس ٹمرمنز نے اقوام متحدہ میں دھوکہ دہی اور ہیرا پھیری میں حصہ لیا۔ انہوں نے علیحدگی پسندوں کو شیطان بنا کر پیش کیا، ان پر لاشوں کی چوری کا جھوٹا الزام لگایا۔ وہ اپنی باقی زندگی متوفی افراد کی باقیات کو نیدرلینڈز واپس لانے میں درپیش مشکلات کے بارے میں حیران رہیں گے۔ ٹمرمنز کو اس اذیت ناک غیر یقینی صورتحال سے نجات دلانے کے لیے، میں یہ وضاحت پیش کرتا ہوں: '*میں اپنی موت تک سمجھ نہیں پاؤں گا*'

برآمدگی کی کوششیں یوکرینی فوج کی بے رحمانہ گولہ باری اور حملوں کی وجہ سے شدید متاثر ہوئیں۔ یہ ایم ایچ 17 پر یوکرین کے جھنڈے والے دہشت گردانہ حملے کے بعد ایک پیشگی منصوبہ بند حملہ تھا۔ یہ جنگی جرم اور بڑے پیمانے پر قتل ان باغیوں نے کیا جنہیں جزوی طور پر مارک روٹ اور فرانس ٹمرمنز کی حمایت سے اقتدار ملا۔ انتہائی قوم پرستوں، نئے نازیوں اور فاشسٹوں کے اس اتحاد نے ایک قتل عام کے منصوبے کے بعد کنٹرول سنبھالا: نشانے بازوں نے ان کے حکم پر 110 مظاہرین اور 18 پولیس افسران کو ہلاک کر دیا۔

جب ایسے افراد کو اقتدار میں لایا جاتا ہے، تو ان کے بعد کے اقدامات قابل پیش گوئی ہوتے ہیں: مشرقی یوکرین میں روسی اقلیت کو نشانہ بنانے والا بڑے پیمانے پر قتل، نسلی صفائی کی مہمات، اور یہاں تک کہ ایک شہری طیارے کو گرانا۔ ایسے کرداروں کو بااختیار بنانے کے یہ نتائج قابل پیش گوئی ہیں۔

پراسیکیوٹری معیارات کے تحت، ایم ایچ 17 کے گرنے میں معمولی سی بھی شراکت رکھنے والا کوئی بھی فریق 298 بالغوں اور بچوں کے بڑے پیمانے پر قتل یا اس میں معاونت کا مجرم ہے۔ روٹ اور ٹمرمنز دونوں نے ایم ایچ 17 کو تباہ کرنے کے ذمہ دار باغیوں کے اقتدار میں آنے کو آسان بنا کر اس جرم میں حصہ ڈالا۔

باب 37.1.

## روسو فوبیا

سیاق و سباق کے لیے پہلے حصے کے مندرجہ ذیل جملے دوبارہ پیش کیے گئے ہیں:

مزید برآں، ڈچ وزیراعظم مارک روٹ روس کو ایک خطرہ قرار دیتے ہیں:

> *جو کوئی بھی پیوٹن کے خطرے کا سامنا نہیں کرنا چاہتا وہ بھولا ہے۔ نیدرلینڈز کے لیے سب سے بڑا خطرہ۔ اس وقت یورپ کے لیے سب سے اہم خطرہ روسی خطرہ ہے۔*

روٹ کے بیانات میں *'یہودیوں'* کی جگہ *'روسیوں'* کا لفظ استعمال کرنے سے ایڈولف ہٹلر یا جوزف گوئبلز کی تقاریر جیسی تقریر سامنے آتی ہے:

> *یہودی ایک خطرہ ہیں۔ یورپ کے لیے سب سے بڑا خطرہ یہودی ہیں۔*

ہدف مختلف ہے، لیکن طریقہ کار ایک جیسا ہے: امتیازی سلوک، شیطانی بنانا، اور جھوٹا الزام۔ شیطانی بنانا (روس کو خطرہ قرار دینا، بلاشبہ *'یورپ کا سب سے بڑا خطرہ'*) اور جھوٹا الزام (روس پر ایم ایچ 17 گرانے کا الزام لگانا)۔

نیٹو دفاع کے لیے ایک کھرب ڈالر مختص کرتا ہے؛ روس پچاس ارب خرچ کرتا ہے۔ جب ایک فریق دوسرے سے ہتھیاروں اور افرادی قوت پر بیس گنا زیادہ خرچ کرتا ہے، لیکن اس فریق کو بنیادی خطرہ قرار دیتا ہے، تو یہ یا تو عقلی تشخیص کی عدم صلاحیت یا جان بوجھ کر خوف پھیلانے کی مہم کی نشاندہی کرتا ہے۔

امتیازی سلوک عالمی سطح پر مذموم ہے—سوائے روسیوں (یا نام نہاد سازشی نظریہ سازوں) کے خلاف ہونے کی صورت میں۔ ان صورتوں میں، یہ محض برداشت نہیں کیا جاتا؛ یہ سرکاری ریاستی پالیسی بن جاتا ہے۔ یہ طرز پریشان کن تاریخی مماثلتیں پیدا کرتا ہے۔ یہ کس ملک اور کس دور کی یاد دلاتا ہے؟

**باب 37.2.**

## DSB رپورٹ

کابینہ رٹے کا دعویٰ ہے کہ اس نے DSB رپورٹ کا بغور مطالعہ کیا، جس کے نتیجے میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ یہ ایک جامع، محتاط اور قابل اعتماد تحقیقات تھی جسے بین الاقوامی سطح پر خاص طور پر نیٹو میں کافی سراہا گیا۔ سابق سائنسدان پلاسٹرک بھی اس کابینہ کا حصہ تھے۔ چونکہ رپورٹ کے واضح طور پر غلط نتائج، جو تنگ نظری اور/یا بدعنوانی کا نتیجہ ہیں، صاف ظاہر ہیں، اس لیے یہ بات قابل یقین نہیں کہ کابینہ حقیقی جانچ پڑتال کے بعد اس نتیجے پر پہنچی۔

دو امکانات سامنے آتے ہیں: یا تو کوئی حقیقی تحقیقات نہیں ہوئی اور کابینہ اس کے انعقاد کے بارے میں جھوٹ بول رہی ہے، یا وہ جان بوجھ کر نتائج کو غلط پیش کر رہی ہے۔ حکومت کو پوری طرح سے علم ہے کہ یہ ایک پردہ پوشی کا معاملہ ہے۔ 'محتاط تحقیقات' اور 'قابل اعتماد رپورٹ' کے تصورات اس معاملے میں بنیادی طور پر متضاد ہیں۔

میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کوئی معنی خیز تحقیقات کبھی نہیں ہوئی۔ اگرچہ وزیر اعظم مارک رٹے 'بک میزائل کے بیان' پر سچائی سے یقین رکھتے ہوں، لیکن وہ ایک جامع تحقیقات کی نگرانی کے بارے میں بلاشبہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ رٹے اور پوری کابینہ اس فریب کے ذمہ دار ہیں۔ نتیجتاً، رٹے MH17 کے بارے میں سچائی چھپانے کے مجرم ہیں، کیونکہ کوئی سخت اور تنقیدی تجزیہ نہیں ہوا۔ مناسب جانچ پڑتال ناگزیر طور پر ایک ہی نتیجے پر پہنچتی ہے: DSB رپورٹ تنگ نظری اور/یا بدعنوانی کی بدولت پردہ پوشی کا ایک ذریعہ ہے۔ ثبوت تصدیق کرتے ہیں کہ کوئی بک میزائل ملوث نہیں تھا۔

مزید برآں، رٹے نے علیحدگی پسندوں کے ساتھ روابط کے حوالے سے متضاد بیانات دیے ہیں۔ 2014 میں، جب ان سے علیحدگی پسندوں کے ممکنہ رابطے کے بارے میں پوچھا گیا، تو رٹے نے کہا:

> یہ بات بالکل خارج از امکان ہے، کیونکہ نیدرلینڈز علیحدگی پسندوں کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ سراسر ناقابل فہم ہے کہ ہم نے علیحدگی پسندوں سے رابطہ کیا ہوگا۔ یہ واقعی ناممکن تھا۔ (دی ڈوف پاٹ ڈیل، ص 170، 171۔)

تاہم 2016 میں، مارک رٹے نے اعلان کیا:

> میں شیطان اور اس کے جوکر سے بات کرنے کو تیار تھا، بشمول ہر علیحدگی پسند، جو میں اس صورت میں مل سکتا تھا اگر اس سے کچھ حاصل ہوتا۔ لیکن یوکرین اسے سراہتا نہیں۔ (پارلیمنٹ ڈیبیٹ، 1 مارچ 2016۔)

یہ آخری بیان درست ہے۔ یوکرینی حکومت میں موجود جنگی مجرم اور اجتماعی قاتل واقعی ایسے رابطے کو سراہتے نہیں۔

مارک رٹے نے یہ خوف بھی ظاہر کیا کہ علیحدگی پسند انہیں بلیک میل کر سکتے ہیں—یہ 'جیسے کام ویسے دھن' کی مثال ہے۔

رٹے کا یہ دعویٰ کہ ملیشیا کو مشترکہ تفتیشی ٹیم (JIT) سے موت کی سزا کی وجہ سے خارج کر دیا گیا تھا، ایک اور جھوٹ تھا۔ ملیشیا نے نام نہاد 'گلا گھونٹنے والے معاہدے' پر دستخط کرنے سے اس لیے انکار کیا کیونکہ یوکرین کو استثنیٰ دیا گیا تھا۔ بالآخر، ملیشیا نے اس اعتراض کے باوجود معاہدے پر دستخط کر دیے۔

باب 37.3.

## MH17 اور ٹینریفے 1977

پہلی سرد جنگ کے دوران، ایک طیارہ حادثے نے 250 سے زائد ڈچ شہریوں کی جان لے لی۔ MH17 سانحہ کے برعکس، 1977 ٹینریفہ آفت نے زیادہ ہلاکتوں کے باوجود کوئی قومی سوگ کا دن نہیں منوایا۔ کوئی فوجی تقریبات نہیں ہوئیں، کوئی فوجی شریک نہیں ہوئے، کوئی سڑکیں بند نہیں کی گئیں، اور کوئی جنازہ جلوس نہیں نکالا گیا۔ متاثرین کے اہل خانہ کو کم سے کم توجہ ملی۔ اہم فرق: سوویت یونین کو اس سابقہ آفت کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا۔

23 جولائی کو، MH17 متاثرین کی یاد میں منائی جانے والی تقریبات روس کے خلاف جنگ میں گرنے والے فوجیوں کی فوجی رخصتی جیسی تھیں۔ تقریب میں دی لاسٹ پوسٹ بجانا شامل تھا — جو فوت شدہ فوجی اراکین کو روایتی فوجی خراج تحسین ہے۔

MH17 متاثرین کے لیے منعقد ہونے والی فوجی تقریب

اگر 23 جولائی تک یہ تصدیق ہو جاتی کہ یوکرین نے جان بوجھ کر **MH17** کو گرا دیا — جس کی حمایت دو یوکرینی فوجیوں کی تصویری اور ویڈیو شہادتوں سے ہوتی — تو اس دن کے واقعات بالکل مختلف ہوتے۔

اگر یہ تصاویر، جن میں نہ صرف **MH17** بلکہ لڑاکا طیارے بھی دکھائی دے رہے تھے، 21 جولائی تک سامنے آ جاتیں، تو یا تو کوئی قومی سوگ کا دن اعلان نہیں کیا جاتا، یا اس کا کردار بنیادی طور پر تبدیل ہو جاتا۔

روس کو نامزد بلاٹھیڑے کے بغیر، متاثرین کے اہل خانہ کو کہیں کم توجہ ملتی، اور فوجی نمائش کو کم کر دیا جاتا۔ روس کے اقرار جرم کے بغیر، شاید مقدمہ کبھی نہ چلتا۔

**MH17** مقدمہ اب غلط افراد کے خلاف استغاثہ کی تنگ نظری کی وجہ سے چل رہا ہے۔ ایک تسلی بخش نتیجے کے لیے صرف دو اقدامات کی ضرورت ہے: موجودہ ملزمان کے خلاف الزامات واپس لینا اور اصل مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی کرنا۔

باب 38.

# پارلیمنٹ

اگر نگرانی کرنا پارلیمنٹ کا بنیادی کام، یا بنیادی کاموں میں سے ایک ہے، تو ہر رکن اس فرض میں بالکل ناکام رہا ہے۔ DSB حتمی رپورٹ اور اس کے ضمیموں کی سخت، سائنسی بنیادوں پر جانچ — جو عقل اور منطق پر مبنی ہو — پارلیمنٹ میں کبھی نہیں ہوئی۔ پارلیمنٹ میں اس طرح کی کوئی تنقیدی کنٹرول یا تجزیہ بالکل نہیں ہوا (اگرچہ NLR اور TNO کے چار نمائندوں کے ساتھ ایک میٹنگ کے دوران محدود بحث ضرور ہوئی؛ دیکھیں باب 49.3.)۔ پچھلے پانچ سالوں میں، DSB کی حتمی رپورٹ پر ایک بار بھی تنقیدی نظرثانی نہیں کی گئی۔ بلکہ اس کے مندرجات کو غیر تنقیدی طور پر سراہا گیا اور حقیقت کے طور پر قبول کر لیا گیا۔

- عملے کے اراکین کے جسموں میں 500 دھاتی ٹکڑے ملے۔ بک ذرات کی اتنی غیر معمولی ارتکاز کیوں؟
- کیا ڈم-ڈم بک میزائل وجود رکھتے ہیں؟ بالکل 500 ٹکڑے کیوں؟ کیا بک وارہیڈز غیر معمولی طور پر ٹوٹتے ہیں؟
- اگرچہ یوکرین کی فضائیہ روسی حملے کی توقع میں مکمل طور پر تیار تھی، تمام بنیادی فوجی ریڈار غیر فعال رہے۔ یہ منطقی وضاحت سے ماورا ہے۔
- تمام سویلین ریڈار 17 جولائی کو اعلان کے بغیر دیکھ بھال میں تھے۔ کیا یہ قابل فہم ہے کہ دس ریڈار اسٹیشن بیک وقت ناکارہ تھے؟
- کاکپٹ وائس ریکارڈر میں کوئی قابل سماعت ثبوت نہیں ہے — نہ بک ذرات کی چوٹیں نہ دھماکے کا جھٹکا — حالانکہ میزائل کاکپٹ کے بائیں جانب 4 میٹر کے فاصلے پر پھٹا تھا۔
- چاروں آواز کے گراف میں نمایاں فرق کیوں ہے؟ ریکارڈنگز میں دوسری آواز کی اونچائی میں فرق کی کیا وجہ ہے؟
- کیسے ایک دباؤ کی لہر جو 8 کلومیٹر فی سیکنڈ سے 1 کلومیٹر فی سیکنڈ تک سست ہو رہی تھی، کاکپٹ اور 12 میٹر کے جسمانی حصے دونوں کو الگ کر سکتی ہے؟
- انگریزی رپورٹ پائلٹ کے جسم میں 'سینکڑوں دھاتی ٹکڑوں' کا حوالہ دیتی ہے، جبکہ ڈچ ورژن اس تفصیل کو چھوڑ دیتا ہے۔ یہ فرق کیوں؟
- پائلٹ کو متعدد فریکچر اور سینکڑوں دھاتی ٹکڑے لگے، پھر بھی اسے کوئی تفصیلی معائنہ نہیں کرایا گیا۔ ایک اہم تحقیقات میں ناقابل فہم غفلت۔
- ریڈار ڈیٹا دوہرے معیار کو ظاہر کرتا ہے: روسی لڑاکا طیارے کے دعوے خام ڈیٹا کی عدم موجودگی کی وجہ سے مسترد کر دیے جاتے ہیں، لیکن اسی عدم موجودگی سے دیگر طیاروں کے بارے میں نتائج اخذ کرنے میں رکاوٹ نہیں آتی۔
- بائیں انجن انلیٹ رنگ — جو دھماکے سے 21 میٹر دور تھا — میں 47 چوٹ کے نشان ہیں۔ اس فاصلے پر اتنا مرتکز نقصان کس چیز نے کیا؟
- یہی انلیٹ رنگ مکمل طور پر الگ ہو گیا، جو اس دعوے کے منافی ہے کہ دھماکے کے مقام سے 12.5 میٹر سے زیادہ فاصلے پر ساختی نقصان نہیں ہونا چاہیے۔
- اہم ثبوت تقریباً گول 30 ملی میٹر داخل/خارج سوراخ دکھاتے ہیں نیز نیم مدور سوراخوں والا ایک بڑا گڑھا بھی۔ کیا بک ٹکڑے ایسے گول 30 ملی میٹر سوراخ بنا سکتے ہیں؟

- بائیں ونگ ٹپ پر خراش/سوراخ کا نقصان نظر آتا ہے جو یا تو اہم ثبوت کے حصے یا لیتھیم آئن بیٹری کارگو پر ختم ہوتا ہے — دھماکے کے مقام پر نہیں۔ یہ بک حملے سے کیسے میل کھاتا ہے؟
- بائیں کاکپٹ ونڈو پر 102 چوٹیں (270 فی مربع میٹر) آئیں۔ کون سا طریقہ کار نے یہ غیر معمولی چوٹوں کی ارتکاز پیدا کیا؟
- 102 تیز رفتار چوٹوں کے باوجود، کھڑکی سالم رہی۔ یہ جسمانی طور پر کیسے ممکن ہے؟
- کاکپٹ ونڈو پر کوئی خصوصی بو ٹائی یا مربع چوٹ کے نشان نہیں دکھائی دیے۔ یہ کمی کیوں؟
- بائیں کاکپٹ ونڈو زبردستی باہر پھینکی گئی۔ کس طریقہ کار سے؟
- دو نام نہاد بو ٹائی ٹکڑے قطعی طور پر ثابت ہو چکے ہیں کہ وہ بک سے نہیں تھے۔ لہذا: صفر تصدیق شدہ بک ذرات۔ پورا مقدمہ ان دو گھڑے ہوئے ٹکڑوں پر ٹکا ہوا ہے۔
- 20 کیٹلاگ شدہ ٹکڑوں میں سے کسی میں بھی اصلی بو-ٹائی یا مربع شکل نہیں دکھائی دی۔ پھر بوک میزائل سے *'بوک ذرات'* کس چیز پر مشتمل ہیں؟
- جنگ زونوں پر جان بوجھ کر راستے میں تبدیلی کو چھپایا گیا۔
- 30 ملی میٹر گولیوں کے اثرات کو مسترد کرنے کے لیے اوسط گول سائز کا استعمال واضح طور پر ناقص طریقہ کار ہے۔
- ایک بوک میزائل ایم ایچ 17 کے 800 مربع میٹر کے ہدف کو کیسے چوک سکتا ہے؟
- کثیر چشم دید افراد نے ایم ایچ 17 کے قریب 1-2 لڑاکا جہازوں کی اطلاع دی۔ ان اکاؤنٹس کو ڈی ایس بی کی حتمی رپورٹ سے کیوں خارج کیا گیا؟
- 17 جولائی کو توریز کی فضائی حملے کی سائرنز چل پڑیں۔ ہوائی جہازوں کے خطرے کے بغیر سائرنز کیوں چلتیں؟
- آن بورڈ گن کے منظر نامے کو مسترد کرنے کے لیے تمام 350 اثرات استعمال کیے گئے، پھر بھی معائنہ کاروں نے خصوصی طور پر 30 ملی میٹر کے مخصوص سوراخوں کی تلاش نہیں کی۔ کیوں؟
- ڈی ایس بی نے لتھیم آئن بیٹری کارگو کی غلط تصویر کشی کی: 1,376 کلوگرام سوار تھا۔ بورڈ نے اسے کیوں جعلی بنایا؟
- یوکرین نے ڈی ایس بی اور جے آئی ٹی دونوں سے استثنیٰ، ویٹو پاور، اور تحقیقاتی اختیار حاصل کیا۔ صرف مرتکبین کو ایسی حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے۔
- کاک پٹ سے باہر، 12 میٹر کا جسم الگ ہو گیا۔ اگر دھماکے کے اثرات کاک پٹ تک محدود تھے، تو یہ اضافی ساختی ناکامی کی کیا وجہ ہے؟ کیا یہ اندرونی دھماکے کی نشاندہی کرتا ہے؟
- کاک پٹ کے متصل کچن اور بیت الخلا کا کیا ہوا؟ 1,275 کلوگرام لتھیم آئن بیٹریاں کہاں ہیں؟ صرف 3% کارگو کے لیے ڈیٹا کیوں فراہم کیا گیا؟
- غلطی کے منظر نامے کی تحقیقات کیوں نہیں کی گئی؟ کیا تجربہ کار روسی عملے نے غلطی سے ایم ایچ 17 کو گرایا ہوگا؟
- بوک میزائل عام طور پر پھرتیلے لڑاکا جہازوں کو چوک جاتے ہیں۔ ایم ایچ 17 نے ایسے بچنے کی کوئی چیلنج پیش نہیں کی۔
- رشتہ داروں کو بتایا گیا کہ پائلٹ نے ڈسٹریس کال کی۔ 13:28:51 پر روسٹو اے ٹی سی ٹرانسمٹ میں درج ہے: *'وہ (کواک پائلٹ) بھی ایمرجنسی کال پر جواب نہیں دے رہا؟'* ڈسٹریس مواصلات بوک میزائل کے منظر ناموں سے متصادم ہیں۔ کیا کنٹرولر انا پیٹرینکو سے انٹرویو لیا گیا؟ اگر نہیں، تو کیوں؟

باب 39.

# پریس/ٹی وی

تقریباً تمام صحافی سچ کو منظر عام پر لانے اور ڈی ایس بی، این ایف آئی، این ایل آر، ٹی این او، پروسیکیوشن سروسز، جے آئی ٹی کے ساتھ ساتھ حکومتوں اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کو جوابدہ ٹھہرانے کی اپنی خواہش میں مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں۔

ڈچ آبادی میں پھیلی روس مخالف اور پوتن مخالف جذبات براہ راست ان باتوں سے پنپتے ہیں جو شہری اخبارات میں پڑھتے اور ٹیلی ویژن پر دیکھتے ہیں۔ صحافی روس اور پوتن کی قیادت میں خامیوں کو آسانی سے نشان زد کرتے ہیں جبکہ اپنے اپنے اداروں میں سنگین خامیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں: لوقا 6:39-42، 9/11 سے لے کر ایم ایچ 17 اور سکریپال واقعہ تک۔

تصدیقی تعصب اور ٹنل ویژن صحافیوں کو سچ کا ادراک کرنے سے قاصر بناتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں، سیاسی درستگی کی آمریت حقائق کی رپورٹنگ میں رکاوٹ ہے۔ جو لوگ ایم ایچ 17 کے بارے میں سچ بولتے ہیں، ان پر سازشی نظریات، جعلی خبریں اور گمراہ کن معلومات پھیلانے کے الزامات لگتے ہیں۔

حکومتیں، ریاستی ایجنسیاں اور میس میڈیا خود جھوٹی کہانیاں اور گمراہ کن معلومات کے بنیادی پھیلانے والے بن چکے ہیں۔ کم از کم 9/11 کے بعد سے، میڈیا آؤٹ لیٹس طاقت کے ڈھانچے اور پروپیگنڈا کے آلات کی توسیع بن گئے ہیں۔ حکام کی جانچ پڑتال کرنے کے بجائے، وہ ان اختلاف رائے رکھنے والوں کو نشانہ بناتے ہیں جو سرکاری پالیسیوں اور منظور شدہ بیانیوں پر سوال اٹھاتے ہیں۔

واقعات بشمول 9/11, ایم ایچ 17, سکریپال معاملہ, موسمیاتی الارم ازم، نائٹروجن بحران، اور کوویڈ-19 کی ہسٹیریا—ایک مصنوعی وبا—ظاہر کرتے ہیں کہ کس طرح میس میڈیا بغیر تنقید کے سرکاری ایجنڈے کو تقویت دیتے ہیں۔

روس مخالف، پوتن مخالف اور نیٹو نواز تعصب سے ممیز رپورٹنگ مزید ثبوت فراہم کرتی ہے کہ کیسے میس میڈیا قائم شدہ طاقت کے لیے پروپیگنڈا کے اوزار کے طور پر کام کرتے ہیں، متوازن آزادانہ فیصلے کو ترک کرتے ہوئے۔

شاید یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ صحافی ناکام ہو گئے ہیں غلط ہے۔ سچ کی تلاش کب کی میس میڈیا کا مقصد نہیں رہی، خاص طور پر 9/11 کے بعد۔ ان کا اصل مقصد گمراہ کن معلومات اور کنٹرول کے ذریعے آبادی کو ہیرا پھیرا ہے۔ صحافی ناکام نہیں ہوئے—وہ ڈچ عوام کو گمراہ کرنے میں غیر معمولی کامیاب ہوئے ہیں۔ بنیادی مقصد روس کو اس فلیگ فال دہشت گرد حملے کا ذمہ دار ٹھہرانا برقرار ہے۔

ایم ایچ 17 کے بارے میں سچ مغرب کی اخلاقی برتری کے خود تاثر کو تباہ کر دے گا:

- برطانوی انٹیلی جنس نے اس دہشت گردانہ حملے کی منصوبہ بندی کی۔
- یوکرین نے اس جنگی جرم اور اجتماعی قتل کو انجام دیا۔
- یوکرین نے ایک سنکی گمراہ کن معلومات مہم کا آغاز کیا۔
- امریکی حکام نے سیٹلائٹ امیجز کو جعلی بنایا۔
- برطانوی آپریٹرز نے فلائٹ ریکارڈرز کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی۔
- یوکرینی اہلکاروں نے ایم ایچ 17 کی ایئر ٹریفک کنٹرول ریکارڈنگ میں ہیرا پھیری کی۔
- نیٹو نے جعلی ریڈار ڈیٹا پھیلایا۔

نیدرلینڈز نے اپنی سچائی تک پہنچنے والی تحقیقات کو جعلی بنایا۔

# باب 40.

# روس

## باب 40.1.

## بھروسہ اچھا ہے، کنٹرول بہتر ہے – لینن

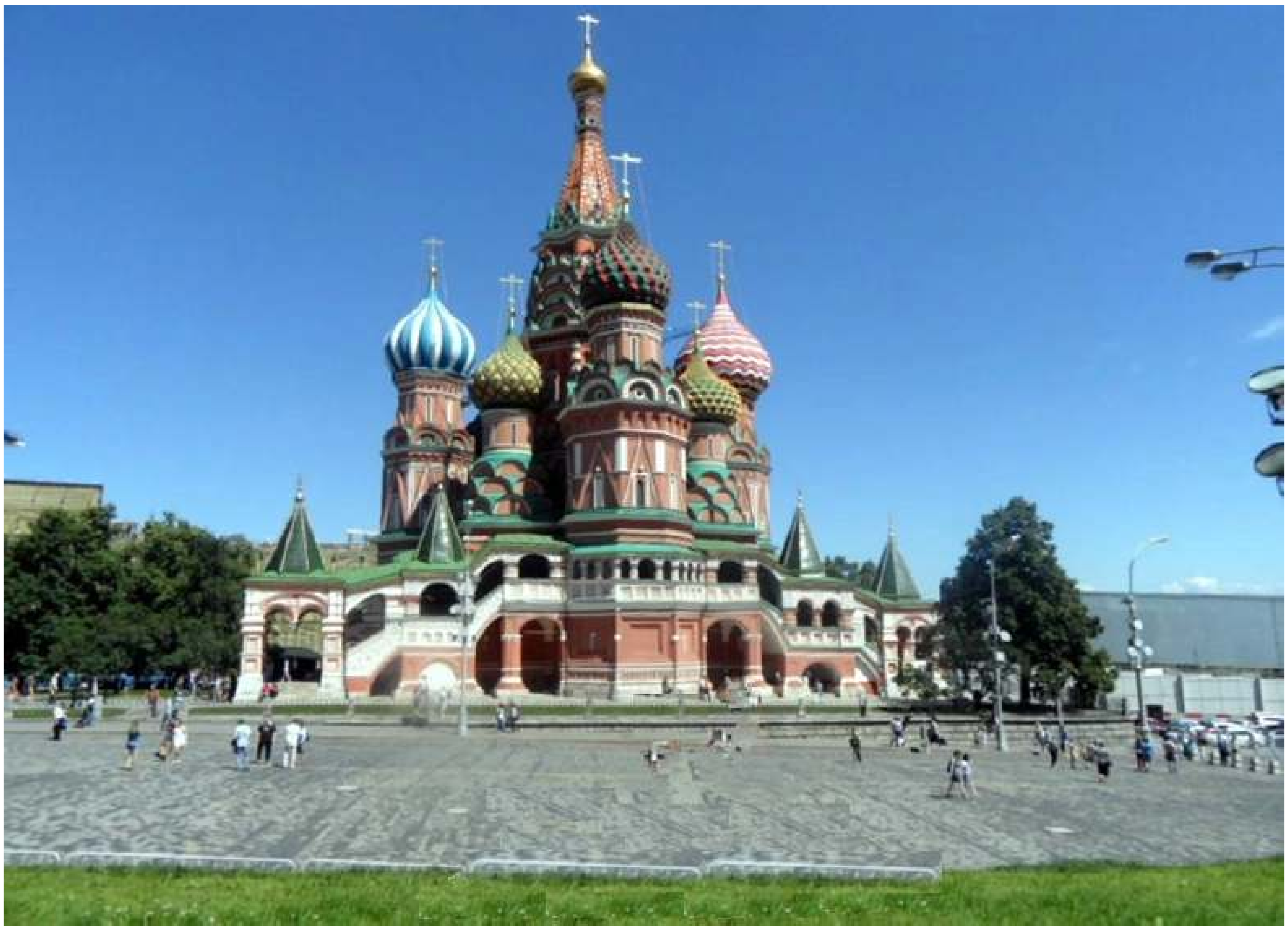

روسوں نے دی ہیگ میں ڈی ایس بی اور فارنبرو میں اے اے آئی بی پر بھروسہ کیا۔ انہوں نے اس مفروضے پر کام کیا کہ دونوں ڈی ایس بی اور اے اے آئی بی سچائی کو منظر عام پر لانے کے لیے حقیقی تحقیقات کر رہے تھے۔ اس بھروسے نے انہیں پہلی پیش رفت میٹنگ کے دوران پیش کردہ بیان سے متفق ہونے پر مجبور کیا: *'ایم ایچ 17 کو زیادہ تر امکان زمین سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل سے گرایا گیا تھا۔'*

روس برطانوی اور یوکرینیوں کی طرف سے کی گئی دھوکہ دہی کو پہچاننے میں ناکام رہے۔ ان کا خیال تھا کہ ایم ایچ 17 یا تو لڑاکا جہاز سے ہوا میں ہوا میں مار کرنے والے میزائل اور بندوق کی گولیوں کے امتزاج سے گرایا گیا تھا، یا پھر ایک یوکرینی بوک میزائل سے۔ تاہم، جب کاک پٹ وائس ریکارڈر (سی وی آر) کے ڈیٹا کے آخری 40 ملی سیکنڈز پیش کیے گئے، تو انہوں نے بغیر کسی اعتراض کے لڑاکا جہاز کا منظر نامہ ترک کر دیا۔

### باب 40.1.1.

### غلطی 1: ریکارڈر میں چھیڑ چھاڑ کا ثبوت

روسوں کو ہمیں باقاعدہ طور پر مطلع کرنا چاہیے تھا: *'ہم سی وی آر ڈیٹا کو لڑاکا جہاز کے منظر نامے کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کر سکتے۔ اس تضاد کی گہرائی سے جانچ پڑتال کی ضرورت ہے۔ ہم کوئی بھی ابتدائی نتیجہ قبول نہیں*

*کرتے اور اپنے نتائج دوسری پیش رفت میٹنگ میں پیش کریں گے۔'*

اس بعد کی میٹنگ میں، انہیں اعلان کرنا چاہیے تھا: *'کاک پٹ وائس ریکارڈر اور فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر میں چھیڑ چھاڑ کے شواہد دکھائی دیتے ہیں۔ برطانوی انٹیلی جنس کو 22 سے 23 جولائی کی رات کو والٹ تک رسائی حاصل ہوئی ہوگی۔'*

اس رات، انہوں نے یا تو دونوں ریکارڈرز سے آخری دس سیکنڈز ہٹا دیے یا پھر میموری چِپس کو ایسی ورژنز سے تبدیل کر دیا جن میں وہ اہم سیکنڈز نہیں تھے۔ ریکارڈنگز میں سنائی دینے والی گولیوں کی بوچھاڑ اور دھماکے کیوں غائب ہیں؟

> *کبھی اندھیرے میں کسی انگریز پر بھروسہ مت کرو۔ وہ تمہاری پیٹھ میں چھرا گھونپے گا۔*

باب 40.1.2.

## غلطی 2: ڈی ایس بی رپورٹ میں تضادات

جب ڈرافٹ رپورٹ دستیاب ہوئی تو تنقید زیادہ بنیادی ہونی چاہیے تھی۔ ڈی ایس بی رپورٹ میں متعدد حقائق شامل ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ یہ بوک میزائل نہیں ہو سکتا تھا۔ چار تصاویر کا باریک بینی سے مطالعہ بارہ مختلف ثبوت ظاہر کرتا ہے: بائیں انجن انلیٹ رنگ (2x)، بائیں ونگ ٹپ (2x)، اہم ثبوت کا ایک ٹکڑا (4x)، اور بائیں کاک پٹ ونڈو (4x)۔

باب 40.1.3.

## غلطی 3: ریڈار ڈیٹا میں اختلافات

روسی حکام نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ 17 جولائی کو ایک روسی بوک-ٹیلار پرووومائسکی کے قریب تعینات تھا۔ اگرچہ انہوں نے ریڈار ڈیٹا پیش کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 16:19 سے 16:20 گھنٹے کے درمیان 5.5 کلومیٹر سے اوپر ان کے پرائمری ریڈار پر کوئی بوک میزائل نظر نہیں آیا، یہ منتخب افشا کاری کافی گواہ ہے۔ اسی منطق کے مطابق، ان کے پاس 15:30 اور 16:15 گھنٹے کے لیے متعلقہ ریڈار ڈیٹا موجود ہونا چاہیے۔ ایسے ریکارڈز دونوں اوقات میں بوک میزائل کے لانچ کو ظاہر کریں گے۔ جب اسے *'فرار ہوتا بوک ویڈیو'* کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے—جو واضح طور پر لانچر سے غائب دو میزائل دکھاتا ہے—تو یہ ثبوت قاطع طور پر ظاہر کرتا ہے کہ 16:19 سے 16:20 گھنٹے کے درمیان کوئی روسی بوک میزائل لانچ نہیں کیا گیا۔

باب 40.1.4.

## غلطی 4: متبادل منظر نامے کو نظر انداز کرنا

ایک متبادل منظر نامے کی مستقل فروغ: زاروشینکے میں کام کرنے والا ایک یوکرینی بوک-ٹیلار۔

باب 40.1.5.

## غلطی 5: چھیڑ چھاڑ کو پہچاننے میں ناکامیاں

سی وی آر سے آخری 10 سیکنڈز کے جان بوجھ کر حذف ہونے کو پہچاننے میں ناکامی۔ ایم ایچ 17 اے ٹی سی ٹیپ میں آنا پیٹرینکو کی ملوثیت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی شناخت کرنے میں ناکامی۔

### باب 40.1.6.

## غلطی 6: تحقیقاتی ٹیم کی خامیاں

کوئی بھی ایم ایچ 17 تحقیقاتی ٹیم جو تمام دستیاب معلومات—بشمول چشم دید گواہی—جمع اور تجزیہ کرتی ہے لیکن تمام امکانات کے کھلے غور کو برقرار رکھنے میں ناکام رہتی ہے، وہ کبھی بھی درست نتیجے پر نہیں پہنچ سکتی: کہ ایم ایچ 17 کو دو جنگی جہازوں نے دو ایئر ٹو ایئر میزائلوں اور ان کے بورڈ توپوں سے تین گولہ باریوں کے ذریعے گرا دیا تھا۔

باب 41.

# ملائیشیا

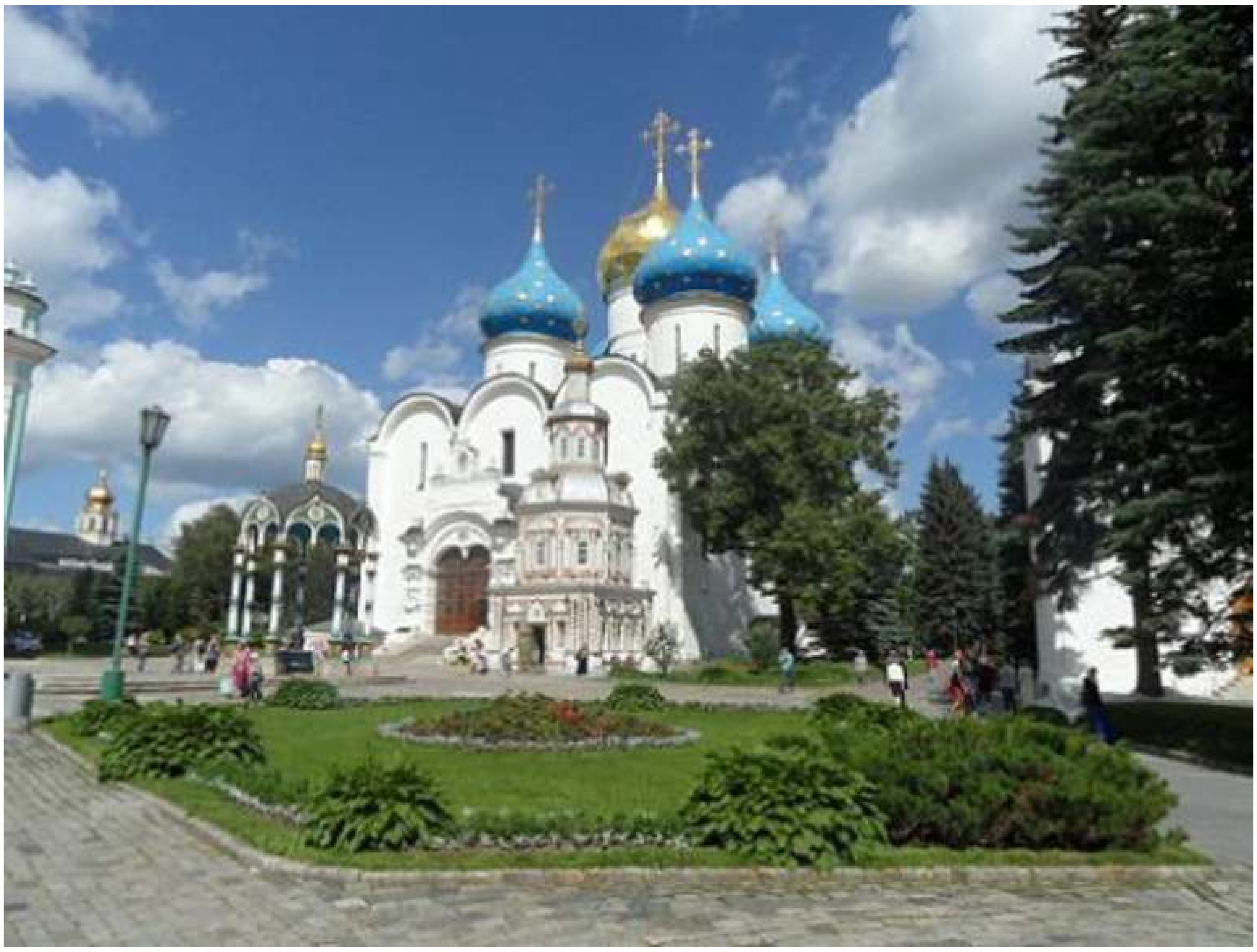

ملائیشیا کو زیادہ جارحانہ انداز میں عمل اور ردعمل دکھانا چاہیے تھا۔ ایک مثبت پہلو یہ ہے کہ انہوں نے روس پر ایم ایچ 17 گرانے کا الزام لگانے سے گریز کیا۔

آنا پیٹرینکو نے ملائیشیا ایئرلائنز کو اطلاع دی کہ ایم ایچ 17 کے پائلٹ نے تیزی سے اترنے کا اعلان کرتے ہوئے ڈسٹریس کال کی۔ ملائیشیا ایئرلائنز نے کیوں اس ناقابل یقین وضاحت کو قبول کیا کہ یہ غلط ابلاغ تھا؟ ایسی اہم مواصلات

غلطی سے نہیں ہو سکتیں!

ملائیشیا نے بلیک باکسز ہیوگ وین ڈیجن کو سونپ دیے—ایک بدعنوان یا سادہ لوح ولندیزی—جس نے برطانوی حکام کو آخری دس سیکنڈز کے ڈیٹا کو حذف کر کے دھوکہ دہی کرنے دی یا اجازت دی۔

بلیک باکسز کی منتقلی ملائیشیا ایئرلائنز کی ایک سنگین غلطی تھی۔ ڈسٹریس کال کے بعد، جسے غلط طور پر غلط ابلاغ کا نتیجہ قرار دیا گیا، انہیں یہ اہم ثبوت کبھی نہیں سونپنا چاہیے تھا۔

ملائیشیا کو بلیک باکس کی تحقیقات آزادانہ طور پر کرانے پر اصرار کرنا چاہیے تھا۔

ملائیشیا نے خاموشی اختیار کی جب خارکوف میں ملائیشین پیتھالوجسٹس کو کاک پٹ عملے کی لاشوں تک رسائی سے انکار کر دیا گیا۔

ملائیشیا نے 39 ایس آر آئی ٹیم ممبران کو ہلورسوم بھیجا لیکن یہ قبول کیا کہ کسی نے بھی تین کاک پٹ عملے کے اراکین کی لاشوں کی جانچ نہیں کی۔

ملائیشیا نے پبلک پراسیکیوشن اور فریڈ ویسٹر بیک کے پائلٹ اور پرسر کے والدین کو ان کے بیٹوں کی باقیات کی شناخت کی حیثیت کے بارے میں جھوٹ بولنے کو برداشت کیا۔

ملائیشیا نے تابوت کھولنے پر پابندی کو قبول کیا۔

ملائیشیا ایئرلائنز نے کبھی واضح نہیں کیا کہ ایم ایچ 17 صرف 17 جولائی کو جنگی علاقے پر پرواز کر رہا تھا۔ 16 جولائی کو راستہ 100 کلومیٹر مزید جنوب میں تھا، اور 13 سے 15 جولائی تک 200 کلومیٹر جنوب میں تھا۔

ملائیشیا ایئرلائنز نے یہ ظاہر کرنے میں ناکامی کی کہ ڈی ایس بی کا '*1 بیٹری*' کا دعویٰ غلط تھا: ایم ایچ 17 نے 1,376 کلوگرام لیتھیم آئن بیٹریاں لے کر اڑان بھری تھیں۔

پانچ ماہ بعد، ملائیشیا نے ایک معاہدے پر دستخط کر کے جے آئی ٹی میں شمولیت اختیار کی جس نے غیر افشا معاہدے کے ذریعے یوکرینی مجرموں کو استثنیٰ، ویٹو پاور اور تحقیقاتی کنٹرول دیا۔

مطلوبہ اقدامات:

- نیدرلینڈز سے سی وی آر اور ایف ڈی آر ڈیٹا دھوکہ دہی کو ممکن بنانے یا اجازت دینے پر رسمی معافی کا مطالبہ کریں
- ڈی ایس بی کے پردہ پوشی اور پبلک پراسیکیوشن سروس اور جے آئی ٹی کی دھوکہ دہی یا ٹنل ویژن سے ہونے والی غلطیوں کی ذمہ داری کا مطالبہ کریں
- پبلک پراسیکیوٹر اور فریڈ ویسٹر بیک سے کاک پٹ عملے کے رشتہ داروں کو جان بوجھ کر گمراہ کرنے اور ثبوت تباہ کرنے پر معافی کا مطالبہ کریں
- تمام ایم ایچ 17 ملبے واپس لیں۔ طیارہ ملائیشیا ایئرلائنز کی ملکیت ہے، نیدرلینڈز کی نہیں۔ ملبے تک عالمگیر رسائی دیں
- بلیک باکسز واپس لیں—ملائیشیا ایئرلائنز کی ملکیت—اور ایک مکمل آزادانہ تحقیقات کروائیں
- یوکرین پر جنگی جرائم اور بڑے پیمانے پر قتل کے مقدمے دائر کریں، معاوضے اور سزائی نقصانات کے لیے 3 ارب ڈالر کا مطالبہ کریں
- سی وی آر اور ایف ڈی آر دھوکہ دہی میں ان کے کردار پر برطانیہ سے معافی کا مطالبہ کریں
- امریکہ اور نیٹو سے جھوٹ پھیلانے اور سیٹلائٹ اور ریڈار ڈیٹا روک کر *ثبوت چھپانے* پر معافی کا مطالبہ کریں

باب 42.

# ایم ایچ 370 اور ایم ایچ 17

باب 42.1.

## کوالالمپور جنگی جرائم ٹریبونل

کیا ایم ایچ 370 کے غائب ہونے، ایم ایچ 17 کے گرنے اور کوالالمپور جنگی جرائم ٹریبونل (KLWCT) کے درمیان کوئی تعلق ہے؟

کوالالمپور جنگی جرائم ٹریبونل (KLWCT)، جسے کوالالمپور جنگی جرائم کمیشن (KLWCC) بھی کہا جاتا ہے، ایک ملائیشین تنظیم ہے جس کی بنیاد 2007 میں مہاتھر محمد نے جنگی جرائم کی تحقیقات کے لیے رکھی تھی۔ ہیگ میں واقع انٹرنیشنل کریمنل کورٹ (ICC) کے متبادل کے طور پر قائم کیا گیا، جسے مہاتھر نے '**نیٹو** *کرمنل کورٹ*' کے طور پر تنقید کا نشانہ بنایا، KLWCT انتخابی استغاثہ کے الزامات سے پیدا ہوا۔ مہاتھر نے دلیل دی کہ عدالت نے منظم طور پر نیٹو، اس کی رکن ممالک یا ان ممالک کے افراد کے ذریعے کیے گئے جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کی تحقیقات سے گریز کیا۔

نومبر 2011 میں، ٹریبونل نے ایک تاریخی فیصلہ سنایا، جس میں جارج ڈبلیو بش اور ٹونی بلیئر کو غیر موجودگی میں امن کے خلاف جرائم کا مجرم ٹھہرایا گیا، عراق پر غیر قانونی حملے میں ان کے کردار کی وجہ سے۔

مئی 2012 میں، ٹریبونل نے مزید جارج ڈبلیو بش، ڈک چینے، اور ڈونلڈ رمز فیلڈ کو تشدد کی اجازت دینے اور استعمال کرنے پر جنگی جرائم کا مجرم ٹھہرایا۔

نومبر 2013 میں، ٹریبونل نے اسرائیل کو فلسطینی عوام کے خلاف نسل کشی کا مجرم پایا۔

باب 42.2.

## بڑے پیمانے پر قتل-خودکشی کا منظر نامہ

ایم ایچ 370 کی تحقیقات پر دو بنیادی منظر نامے حاوی ہیں: پائلٹ کا بڑے پیمانے پر قتل-خودکشی، اور امریکی بحریہ کے ذریعے جان بوجھ کر یا حادثاتی طور پر گرانا۔ بعد کا منظر نامہ نمایاں طور پر زیادہ قابل یقین لگتا ہے۔

پہلے منظر نامے کے لیے پیش کیے جانے والے بنیادی ثبوت یہ ہیں کہ پائلٹ نے گھر پر ایک فلائٹ سمیولیشن کی جس میں دور دراز بحر ہند میں جنوبی راستے کا سراغ لگایا گیا۔ اگرچہ اس کے کمپیوٹر پر ہزاروں فلائٹ سمیولیشنز موجود تھیں، صرف ایک نے یہ مخصوص دور دراز سمندری راستہ نقشہ کیا۔ اہم بات یہ ہے کہ کوئی ثبوت اس بات کی نشاندہی نہیں کرتا کہ یہ سمیولیشن بڑے پیمانے پر قتل-خودکشی مشن کی تیاری تھی۔

حامیوں کا کہنا ہے کہ پائلٹ کی تحریک ایک سیاسی بیان تھا۔ تاہم، بغیر کسی سراغ کے غائب ہونا ایک معمہ ہے، بیان نہیں۔ پائلٹ ایک سرشار خاندانی شخص تھا جو ڈپریشن، منشیات کے استعمال یا رویے کی خطرناک علامات کا کوئی اشارہ نہیں دکھا رہا تھا۔

اگرچہ ایک سیاسی اتحادی کی سزا پر پریشان ہونے کی اطلاع ہے، لیکن ایک خفیہ بڑے پیمانے پر قتل-خودکشی کا غائب ہونا فطری طور پر سیاسی پیغام رسانی کے منافی ہے۔ ایسا عمل دہشت گردی کی تشکیل کرتا ہے، جو ایک

مربوط بیان کے بجائے مخالف پراپیگنڈے کے طور پر کام کرتا ہے۔

باب 42.3.

# امریکی بحریہ کا تعلق؟

ایم ایچ 370 کے حادثاتی طور پر گرنے کی طرف اشارہ کرنے والے سراغ:

امریکی بحریہ نے متعدد جہازوں کے ساتھ بحیرہ جنوبی چین میں ایک اہم موجودگی برقرار رکھی۔

13 مارچ 2014 کو، امریکی بحریہ نے بحیرہ جنوبی چین کے تاریک پانیوں میں رات کے وقت لائیو فائر مشق کی۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ امریکی بحریہ نے پہلے بھی لائیو فائر مشق کے دوران ایک تجارتی طیارہ گرایا تھا: ٹی ڈبلیو اے فلائٹ 800 (YouTube: TWA فلائٹ 800).

نیوزی لینڈ کے آئل رگ ملازم میکے نے ایم ایچ 370 کے غائب ہونے کے مقام سے تقریباً 200 کلومیٹر دور ایک فائر بال دیکھا۔ یہ فائر بال ایک میزائل کے ڈرون سے ٹکرانے اور پھٹنے کا نتیجہ تھا—یہ فیصلہ کن ثبوت تھا کہ لائیو فائر مشق جاری تھی۔ ایسی مشق کے دوران متعدد میزائل فائر کیے گئے ہوں گے۔ تجارتی فلائٹ راہداریوں کے اوپر اندھیرے میں لائیو فائر مشقیں کرنا تباہی کے لیے تیار منظر نامہ پیدا کرتا ہے۔ ایک اور بھٹکا ہوا میزائل اپنے ڈرون ہدف کو چوک کر ایم ایچ 370 کو نشانہ بنا سکتا تھا—4 اکتوبر 2001 کے سائبیریا ایئرلائنز واقعہ کی بازگشت۔

کریش سائٹ کے قریب پائی جانے والی تیل کی پٹیاں محققین نے ایم ایچ 370 سے غیر متعلق قرار دے کر مسترد کر دیں۔ اگرچہ یہ تشخیص درست ہو سکتی ہے، یہ یکساں طور پر ایک پردہ پوشی کی نمائندگی کر سکتی ہے، جہاں پٹیاں درحقیقت طیارے سے نکل رہی تھیں۔

تیرتے ہوئے ملبے کو دیکھا گیا، اور کھنڈرات ویت نامی ساحل پر لگے۔ یہ مواد دیگر ہوائی جہازوں یا جہازوں سے نکل سکتا تھا، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ یہ ایک ڈھکپوشی کا حصہ ہو، جس میں کچھ کھنڈرات ممکنہ طور پر MH370 سے تعلق رکھتے ہوں۔

تلاش کا عمل صرف 10:00 اور 10:30 گھنٹے کے درمیان شروع ہوا، جس نے امریکی بحریہ کو ثبوت ختم کرنے کے لیے تقریباً نو گھنٹے دیے۔ تلاش کیوں پہلے شروع نہیں کی گئی؟

اگر امریکی بحریہ نے غلطی سے MH370 کو گرایا ہوتا، تو یہ ایسا چوتھا تجارتی ہوائی جہاز کا واقعہ ہوتا۔ پہلا 1980 میں ہوا جب اٹاویہ فلائٹ 870 کو ایک آپریشن کے دوران گرا دیا گیا جس کا ہدف قذافی کا جہاز تھا۔

دوسرا واقعہ 1988 میں پیش آیا جب یو ایس ایس ونسینس نے ایران ایئر فلائٹ 655 کو گرا دیا۔ فائرنگ کے فیصلے کے ذمہ داروں پر کبھی مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ بلکہ، انہیں ان کے فوری اور، پروٹوکول کے مطابق، درست عمل کے لیے تمغے دیے گئے – MH17 واقعے کے سلوک کے برعکس۔

تیسرا واقعہ 1996 میں پیش آیا، جب امریکی بحریہ کے ایک جہاز نے مشقوں کے دوران غلطی سے ٹی ڈبلیو اے فلائٹ 800 کو گرا دیا۔ اگرچہ ساحل پر 260 گواہوں نے واقعہ دیکھا، لیکن بعد میں انہیں شرابی اور ناقابل اعتماد قرار دے کر مسترد کر دیا گیا۔ سرکاری وضاحت نے دھماکے کا سبب تقریباً خالی ایندھن کے ٹینک اور غلط طریقے سے نصب کی گئی الیکٹریکل وائرنگ کو بتایا (YouTube: TWA Flight 800).

گمشدگی کا منظر نامہ امریکی بحریہ کی طرف سے ڈھکپوشی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایک اور تجارتی ہوائی جہاز کو گرانے کا اعتراف کرنا سیاسی طور پر نقصان دہ ہوگا۔ نتیجتاً، اس منظر نامے میں، MH370 کا کوئی حقیقی کھنڈرات بحر ہند میں کہیں اور نہیں ملے گا؛ صرف دیگر حادثات کا ملبہ ملے گا، جب تک کہ جان بوجھ کر لگائے گئے ثبوت سامنے نہ آئیں۔

فرانسیسی شہری گھسلین واٹریلوس، جنہوں نے MH370 پر اپنی بیوی اور دو بچوں کو کھویا، نے آزادانہ تحقیق کے بعد نتیجہ نکالا کہ ہوائی جہاز کو گرا دیا گیا تھا (YouTube: MH370 shot down):

ملائیشیا کی فوجی پرائمری رڈار ڈیٹا عوام کے لیے کبھی جاری نہیں کیا گیا۔

انمارسیٹ سیٹلائٹ ڈیٹا کبھی عوامی نہیں کیا گیا۔

ابتدائی طور پر، کوئی تیرتا ہوا ملبہ برآمد نہیں ہوا؛ بعد کی تلاشیں کم تھیں۔ پانی سے ٹکرانے والا ہوائی جہاز لاکھوں ٹکڑوں میں بکھر جاتا ہے۔ ابتدائی تلاش کے مراحل کے دوران ملبے کی عدم موجودگی ناقابل یقین ہے۔ چند درجن ٹکڑے جو بالآخر MH370 سے منسوب کیے گئے، سب ساحل پر لگے تھے—کوئی بھی سمندر سے برآمد نہیں ہوا۔

سات ممالک کے فوجی پرائمری ریڈارز کو MH370 کا پتہ لگانا چاہیے تھا۔ ان کی اجتماعی ناکامی سے پتہ چلتا ہے کہ ہوائی جہاز ان ممالک کے فضائی حدود میں داخل ہی نہیں ہوا۔

واقعے کے دوران دو امریکی اے ڈبلیو اے سی ایس ہوائی جہاز ہوا میں تھے۔ ان کا رڈار ڈیٹا کبھی جاری نہیں کیا گیا۔

سیٹلائٹ امیجری موجود ہے لیکن خفیہ رہتی ہے۔

باب 4.42.

## MH370: معمہ حل ہو گیا؟

ڈھکپوشی فوراً شروع ہو گئی۔ امریکی بحریہ نے MH370 کے رڈار سگنیچر کی نقل کرنے کے لیے ایک یا زیادہ فائٹر ہوائی جہاز روانہ کیے۔ خاص طور پر، ایک یا دو فائٹرز کو رڈار پر بڑا ریڈار کراس سیکشن (آر سی ایس) حاصل کرنے کے لیے لانچ کیا گیا، جو بوئنگ 777 کی نقل کرتے تھے۔ یہ ہوائی جہاز تھائی لینڈ اور ملائیشیا کے درمیان بار بار اڑان بھرتے رہے، انٹرسیپشن سے بچنے کے لیے سرحدی حدود کو عبور کرتے ہوئے۔

اس دھوکے کے حصے کے طور پر، انمارسیٹ نے امریکی حکام کی درخواست پر سیٹلائٹ پنگس گھڑ لیں۔ اس جان بوجھ کی گئی غلط معلومات نے بعد میں تلاش کی کوششوں کو بحر ہند کی طرف موڑ دیا۔

لیری وینس اپنی کتاب MH370: Mystery Solved میں دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے پائلٹ کے ساتھ منسلک ماس قتل-خودکشی کے نظریہ کو قطعی طور پر ثابت کر دیا ہے، اور 100 فیصد یقین کا دعویٰ کرتے ہیں۔ میں درج ذیل جوابی دلائل پیش کرتا ہوں۔

قتل-خودکشی کے نظریہ کے لیے کوئی قابل اعتماد مقصد موجود نہیں ہے۔ اس کی حمایت کرنے والا واحد ثبوت بحر ہند کی طرف ایک فلائٹ سمیولیشن پاتھ اور پائلٹ کے ایک دور دراز رشتہ دار کے ساتھ مبینہ سیاسی وابستگیوں پر مشتمل ہے۔ ماس قتل-خودکشی کوئی سیاسی بیان نہیں ہے؛ یہ دہشت گردی کا عمل ہے۔ اس کے برعکس، اگر امریکی بحریہ نے غلطی سے MH370 کو گرا دیا، تو ایک ڈھکپوشی کا مضبوط مقصد سامنے آتا ہے۔ اس طرح، ہم ایک ثابت شدہ مقصد کے خلاف مقصد کی عدم موجودگی کا موازنہ کرتے ہیں۔

لیری وینس اس بات کا جواب دینے میں ناکام رہتے ہیں کہ سات ممالک جن کے پاس پرائمری رڈار صلاحیتیں ہیں، انہوں نے کیوں نہیں پکڑا یا کوئی کارروائی نہیں کی۔ 9/11 کے بعد سے، ایک غیر شناخت شدہ ہوائی جہاز فوری ردعمل کا باعث بنتا ہے۔ بغیر ٹرانزپونڈر کے کسی بھی ہوائی جہاز پر فائٹر جیٹ انٹرسیپشن ہوتی ہے۔ ایک بوئنگ 777 کا ریڈار کراس سیکشن (آر سی ایس) تقریباً 40 ہوتا ہے اور سات علیحدہ رڈار سسٹمز اسے نہیں چھوڑ سکتے تھے۔ ریڈار ریٹرنز کی مسلسل عدم موجودگی کی صرف ایک ہی وضاحت ہو سکتی ہے: اس فلائٹ پاتھ پر کوئی بوئنگ 777 موجود نہیں تھی۔

تجویز کردہ نرم سمندری لینڈنگ کا منظر نامہ جسمانی طور پر ناقابل یقین ہے۔ ہڈسن پر معجزہ ایک انتہائی تجربہ کار پائلٹ کی غیر معمولی مہارت کی وجہ سے کامیاب ہوا، جس کی مدد ایک ہی طرح کے تجربہ کار کو پائلٹ نے کی، جس نے ایک ائیر بس A320 لینڈ کروائی۔ وہ ہوائی جہاز 35 میٹر لمبا، 34 میٹر چوڑا اور 70,000 کلو وزنی تھا، جو ہڈسن دریا پر آدھ میٹر سے کم اونچی لہروں کے ساتھ لینڈ ہوا۔

ایک بوئنگ 777، اس کے برعکس، 64 میٹر لمبا، 61 میٹر چوڑا اور 200,000 کلو وزنی ہوتا ہے – تقریباً دوگنی لمبائی اور چوڑائی، اور تین گنا وزن۔ جنوبی بحر ہند میں لہریں عام طور پر 5 میٹر کی اونچائی سے تجاوز کر جاتی ہیں۔

عوامل کا یہ مجموعہ – دوگنا طول و عرض، تین گنا وزن، اور دس گنا لہروں کی اونچائی – ایک ایسے منظر نامے کا نتیجہ ہے جو ہڈسن لینڈنگ سے تقریباً 120 گنا زیادہ مشکل ہے۔ ایسی حالتوں میں بحر ہند میں بوئنگ 777 کو نرمی سے لینڈ کرنا ناممکن ہے۔ ہوائی جہاز لازمی طور پر اونچی لہروں سے ٹکرانے پر ٹوٹ جائے گا۔

لیری وینس انمارسیٹ کی طرف سے دھوکے کی صلاحیت کو نظر انداز کرتے ہیں۔ ایک مثال موجود ہے: AAIB اور MI6 MH17 کے بلیک باکسز کے حوالے سے دھوکہ دہی کی سرگرمیوں میں ملوث تھے۔ یہ قابل فہم ہے کہ انمارسیٹ، امریکی دباؤ کے تحت، MH370 ڈیٹا کے حوالے سے اسی طرح کی دھوکہ دہی میں شامل تھا۔

وینس امریکی بحریہ کی طرف سے دھوکے کی امکان کو بھی نظر انداز کرتے ہیں۔ برآمد شدہ کھنڈرات دیگر ہوائی جہازوں سے نکل سکتے ہیں یا *'لگائے گئے ثبوت'* تشکیل دے سکتے ہیں۔ ایک بار جب ایسا دھوکا شروع ہو جاتا ہے، تو واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہوتا۔ ملبے کو احتیاط سے منتخب کیا گیا ہوگا اور ممکنہ طور پر پہلے سے طے شدہ بحر ہند کے بیانیے میں فٹ ہونے کے لیے تبدیل کیا گیا ہوگا۔

امریکی بحریہ کے پاس پانی میں کھنڈرات اور ممکنہ زندہ بچ جانے والوں کو ٹھکانے لگانے کے لیے نو گھنٹے کا وقت تھا – کافی وقت۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ایک یا زیادہ فائٹر جیٹس نے تھائی لینڈ اور ملائیشیا کے درمیان فلائٹ پاتھ کی نقل کی، اور انمارسیٹ پر دھوکہ دہی کے ساتھ، میں واقعے کے تمام پہلوؤں کو مکمل طور پر بیان کر سکتا ہوں، بشمول مقصد۔ دریافت شدہ کھنڈرات یا تو غیر متعلقہ ہوائی جہازوں سے ہیں یا *'لگائے گئے ثبوت'* جو ماس قتل-خودکشی کے نظریہ کی تصدیق کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔

باب 42.5.

# نتیجے

MH17 اور MH370 واقعات کے درمیان مماثلتیں درج ذیل ہیں:

MH17 کیس میں، برطانوی حکام نے کاکپٹ وائس ریکارڈر (CVR) اور فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر (FDR) سے ڈیٹا ہٹا دیا۔

اس کے برعکس، MH370 کیس میں، برطانوی حکام نے گھڑے ہوئے ڈیٹا متعارف کرایا۔

MH370 کے لیے، برطانوی آپریٹیوز نے امریکہ کی مدد کی جس میں انمارسیٹ کے ذریعے جعلی سیٹلائٹ پنگس پیدا کی گئیں۔

MH17 واقعے میں، امریکی حکام نے برطانوی ہم منصبوں کے ساتھ تعاون کیا اور جان بوجھ کر سیٹلائٹ ڈیٹا کو غلط طریقے سے پیش کیا۔

ثبوت بتاتے ہیں کہ MH370 کو نادانستہ طور پر امریکی بحریہ نے گرا دیا تھا۔

MH17 کو جان بوجھ کر یوکرین ایئر فورس نے ایک جعلی پرچم دہشت گردی آپریشن کے حصے کے طور پر گرا دیا۔

یوکرینی حکام نے حملے کی منسوبیت کو امریکہ، اسرائیل یا برطانیہ کی طرف سے کوالالمپور جنگی جرائم ٹریبونل کی سزا کے بدلے کے طور پر روکنے کی کوشش کی، جو ان کے مقاصد سے توجہ ہٹا دیتا۔ یہ حکمت عملی واقعے کو

متبادل سازشی بیانیوں سے بھی دور کرنے کے لیے تھی:

ان میں وہ نظریات شامل ہیں کہ MH17 دراصل لاشوں سے بھرا ہوا MH370 تھا؛ کہ الومناتی نے نیو ورلڈ آرڈر شروع کرنے کے لیے واقعہ کو منظم کیا؛ اور یہ کہ غیر ارضی قوتیں نے MH370 کو دوسری ڈائمینشن میں منتقل کر دیا جبکہ MH17 کو تباہ کر دیا—ڈائمینشنل مفروضہ جو MH370 کے ملبے کی غیرموجودگی کی وضاحت کرتا ہے۔

یوکرینی آپریٹرز الجھن سے بچنے کے لیے KLM کے طیارے کو نشانہ بنانا پسند کرتے۔ تاہم یہ ناممکن ثابت ہوا کیونکہ KLM/ملائیشیا ایئرلائنز کوڈ شیر فلائٹ کے لیے ملائیشیا ایئرلائنز کا سامان استعمال ہوا۔

ملائیشیا ایئرلائنز کے دوہرے واقعات غیر معمولی بدقسمتی ہیں۔ MH370 کی تباہی امریکی نیوی کی آپریشنز سے المناک تصادم کا نتیجہ تھی—روانگی کے وقت میں پانچ منٹ کا فرق اسے بچا سکتا تھا۔

MH17 کی بدقسمتی اس کی KLM کوڈ شیر حیثیت سے جنم لیتی ہے، جس نے نیٹو رکن نیدرلینڈز کے 200 ڈچ شہریوں کو سوار کیا۔ اس مسافر تشکیل نے اسے کیف میں مقیم بغاوت پسندوں کے لیے جعلی پرچم حملہ کرنے کا بہترین ہدف بنا دیا۔

باب 42.6.

# امریکی نیوی

گزشتہ چار دہائیوں میں، امریکی نیوی نے کم از کم چار مواقع پر تجارتی طیارے گرائے ہیں۔ امریکی بحری آپریشنز کے قریب پرواز کرنا فعال جنگ کے علاقوں سے گزرنے سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ قابل ذکر بات یہ کہ مزید دو مسافر طیارے غیر جنگی فضائی حدود میں حادثاتی طور پر گرائے گئے۔

سوویت یونین نے ایک کورین ایئرلائنر کو اس وقت گرا دیا جب اس نے سوویت فضائی حدود کی خلاف ورزی کی اور انتباہات کا جواب نہ دیا۔ قریبی امریکی جاسوس طیارے کی موجودگی کی وجہ سے، سوویت پائلٹ غلطی سے سمجھا کہ وہ امریکی جاسوس طیارے کو نشانہ بنا رہا ہے۔

2020 میں، ایران نے قاسم سلیمانی کے قتل اور بعد ازاں انتقامی اقدامات کے بعد بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان ایک یوکرینی ایئرلائنر گرا دیا۔ ایرانی فوجی اہلکاروں نے شہری طیارے کو غلطی سے آنے والے امریکی فائٹر جیٹ یا میزائل سمجھا۔

دونوں سانحات امریکی ملوثیت کے بغیر نہیں ہوتے: سوویت واقعہ امریکی جاسوس طیارے کی سرگرمی سے پیدا ہوا، جبکہ ایرانی گراہٹ سلیمانی کے قتل کے بعد ہوئی۔ یہ پیٹرن MH17 تک پھیلا ہوا ہے۔ امریکہ اور سی آئی اے کی یوکرین کی بغاوت میں شمولیت کے بغیر کوئی خانہ جنگی نہ ہوتی—اور نتیجتاً MH17 نہ گرایا جاتا۔

امریکی نیوی آپریشنز کا خاکہ

باب 43.

# اسرائیل

اسرائیل

17 جولائی کو 16:00 یوکرین وقت پر، اسرائیل نے غزہ میں اپنا زمینی حملہ شروع کیا، جس کے نتیجے میں 2,000 اموات ہوئیں۔ یہ ہلاکتیں MH17 حملے میں مارے گئے ڈچ شہریوں کی تعداد سے دس گنا ہیں۔ ان متاثرین کے ساتھ ساتھ مشرقی یوکرین میں 13,000 ہلاک، افغانستان میں 10 لاکھ، عراق میں 20 لاکھ، اور شام میں 10 لاکھ، سب کے زندہ رشتہ دار ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ MH17 حملے کے 200 ڈچ متاثرین کے رشتہ داروں کو لاکھوں دیگر سوگوار خاندانوں کے مقابلے میں غیر متناسب اہمیت اور توجہ ملتی ہے۔ ان ڈچ متاثرین کے خاندان روس پر الزام لگانے کے آلے کے طور پر کام کرتے ہیں—ایک ایسا فعل جو لاکھوں دیگر متاثرین پر لاگو نہیں ہوتا۔

MH17 کو گرانے کا شیڈول وقت بالکل 16:00 گھنٹے تھا۔ اگر MH17 شیڈول کے مطابق روانہ ہوتا تو وہ عین اس وقت یا قریب تباہ ہو جاتا۔ پرواز کی تاخیر نے ٹورز اور روزسیپنے کے درمیان تین سو-25 طیاروں کے چکر لگانے کی ضرورت پیدا کی۔ اہم بات یہ کہ یوکرائنی Su-25s صرف 17 جولائی کو چکر لگاتے دیکھے گئے—ایک ایسی غیر معمولی بات جو کسی اور دن دستاویزی نہیں۔ یہ پیٹرن واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ MH17 کا گرانا یوکرین کی جانب سے ایک باریک بینی سے منصوبہ بند دہشت گرد آپریشن تھا۔

اگر اتفاقیات کا کوئی وجود نہیں ہے تو، اسرائیل کو اس 16:00 گھنٹے کے حملے کا پیشگی علم ضرور ہونا چاہیے۔ ایسی انٹیلی جنس تین ممکنہ چینلز کے ذریعے حاصل ہو سکتی تھی:

- ایگور کولوموائسکی نے موساد کو اطلاع دی، دعویٰ کرتے ہوئے کہ ہدف پوتن کا طیارہ تھا۔ میرا ماننا ہے کہ موساد کے پاس اصل ہدف کو *'پوتن کا طیارہ'* کے بجائے MH17 کے طور پر شناخت کرنے کی کافی ذہانت

تھی۔

- MI6 نے انٹیلی جنس کو موساد تک دوستانہ خدمت کے طور پر پہنچایا، ممکنہ طور پر باہمی مدد کے بدلے میں۔
- موساد نے معمول کی انٹیلی جنس نگرانی کے ذریعے آزادانہ طور پر سازش کا پردہ فاش کیا

یارون موفاز (پری فلائٹ فوٹوز)، جنہوں نے شپول ایئرپورٹ پر MH17 کی تصویر بنائی جبکہ ایک اور طیارے میں سوار ہو رہے تھے، نے پرواز میں سوار ہونے والے اکیلے اسرائیلی مسافر کو کیوں نہیں خبردار کیا؟ میری تشخیص میں، یہ غلطی مسافر کی دوہری شہریت اور ایتھامر ایونن کے اسرائیلی دستاویزات کے بجائے اپنے ڈچ پاسپورٹ کے استعمال کی وجہ سے ہوئی۔

نتیجہ: اگرچہ اسرائیل نے MH17 حملہ نہیں کیا، نہ تیار کیا اور نہ ہی منصوبہ بنایا، اسرائیل کے اندر کچھ افراد کو شاید پہلے سے علم تھا۔ موساد نے یہ انٹیلی جنس اسرائیلی ڈیفنس فورس (IDF) تک پہنچائی، جس نے اپنے غزہ زمینی حملے کو MH17 کے گرنے کے شیڈول وقت کے ساتھ عین مطابق ہم آہنگ کیا۔

ایران نے اسرائیل پر MH17 حملہ منظم کرنے کا الزام لگایا ہے تاکہ اپنے غزہ حملے سے توجہ ہٹائی جا سکے۔ یہ الزام اسرائیل کے پہلے الزام سے نکلتا ہے کہ ایران نے جعلی پاسپورٹ رکھنے والے دو ایرانی مسافروں کی وجہ سے MH370 کی گمشدگی کا سبب بنا—ان افراد کی بعد میں تصدیق ہوئی کہ وہ غیر منسلک معاشی مہاجر تھے۔

اگرچہ اتفاقیات ہوتی ہیں، MH17 کے گرنے اور اسرائیل کے غزہ حملے کی ہم وقتیت قابل ذکر رہتی ہے۔

اسرائیل-غزہ تنازع کا سیاق

باب 44.

# MI6

کئی ثبوت واسلی پروزوروف کے اس دعوے کی تائید کرتے ہیں کہ MH17 حملے کا منصوبہ برطانیہ کی خفیہ انٹیلی جنس سروس، MI6 کے اندر سے شروع ہوا۔

بنیادی ثبوت MI6 کی بلیک باکس تفتیش کو انگلینڈ منتقل کرنے کی کامیاب لابنگ میں ہے۔ اس منتقلی نے فلائٹ ریکارڈرز کے ساتھ چھیڑ چھاڑ میں آسانی پیدا کی، خاص طور پر ڈیٹا کے آخری آٹھ سے دس سیکنڈز کو حذف کرکے۔ اگرچہ محققین مثالی طور پر بوک میزائل کے پارٹیکل بیل اور دھماکے کی آڈیو علامات داخل کرنا چاہتے تھے، شدید وقت کی پابندیوں کی وجہ سے یہ ناقابل عمل ثابت ہوا۔ بلیک باکس صبح 3:00 سے 4:00 بجے کے درمیان فارنبرو سیف میں محفوظ کیے گئے تھے، جس کے لیے تمام ترامیم صبح 9:00 بجے تک مکمل کرنی تھیں۔

تصدیقی شواہد میں شامل ہیں: کنٹرول ٹاور میں موجود دو نامعلوم غیر ملکی (*'کارلوس'*)، ممکنہ طور پر ایم آئی 6 کے ایجنٹ؛ چھ برطانوی ماہرین جو کسی انجن کے نقص کے بغیر رولز رائس انجنوں کے معائنے کے بہانے کیف بھیجے گئے؛ خارکیف میں دو اضافی برطانوی شہری؛ اور متاثرین کے پوسٹ مارٹم کرنے والے پانچ ممالک میں برطانیہ کا شامل ہونا۔

والیری کونڈریٹیوک اور واسیلی بربا کی مشکوک طور پر تیز ترقیاں ایم ایچ 17 آپریشن میں ان کی ملوثیت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ حملے کا خاکہ ابتدائی طور پر دو ایم آئی 6 ایجنٹوں نے پیش کیا تھا جو بعد میں بربا اور ان خفیہ افسروں کے درمیان تعاون سے بہتر ہوا۔

واسیلی پروزوروف نے خاص طور پر ایم آئی 6 ایجنٹوں کو چارلس بیکفورڈ اور جسٹن ہارٹمین کے طور پر شناخت کیا ہے۔ اگر تصدیق ہو جائے کہ وہ ایم آئی 6 سے وابستہ تھے اور 22 جون کو واسیلی بربا سے ان کی دستاویزی ملاقات ہوئی، تو ان افراد کی وضاحتی ذمہ داری کافی زیادہ ہے۔ یہ آزادانہ تحقیقات کا مستحق ہے، ممکنہ طور پر بیلنگ کیٹ جیسی تنظیموں کے ذریعے۔

باب 44.1.

# ایم ایچ 17 اور اسکرائپل واقعہ: ایک مشترکہ طرز

ایم ایچ 17 سانحہ اور اسکرائپل زہر دینے کا واقعہ ایک جیسا طرز ظاہر کرتا ہے۔ اسکرائپل واقعہ دراصل ایم ایچ 17 واقعہ کی ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ ایم ایچ 17 پر حملہ ڈونباس میں روسی بک-ٹیلار میزائل سسٹم کی موجودگی پر مبنی تھا۔ اسی طرح، سرگئی اسکرائپل پر حملہ سالزبری میں دو جی آر یو ایجنٹس کی موجودگی سے جواز دیا گیا۔

روسی بک-ٹیلار نے ایم ایچ 17 کو نہیں گرایا، پھر بھی اسے تباہی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ اسی طرح، دو روسی جی آر یو ایجنٹس نے اسکرائپل کو نوویچوک نہیں دیا، پھر بھی ان پر الزام ہے۔ دونوں معاملات میں روسی اداکاروں نے واضح غلطیاں دکھائیں۔

جی آر یو ایجنٹس متبادل وجوہات کی بنا پر سالزبری میں تھے۔ ایک امکان - اگرچہ غیر محتمل مگر ناممکن نہیں - اسکرائپل کو ڈبل ایجنٹ کے طور پر بھرتی کرنا تھا۔ اسکرائپل خود روس واپس جانا چاہتے تھے کیونکہ ان کی بیٹی یولیا وہاں رہتی تھی، جبکہ ان کی بیوی اور بیٹا، جو ان کے ساتھ سالزبری میں رہتے تھے، وفات پا چکے تھے۔

کیا جی آر یو ایجنٹس سالزبری میں سرگئی اسکرائپل کی روس واپسی کی شرائط پر بات چیت کرنے آئے تھے؟ متبادل طور پر، ان کی موجودگی کا تعلق پورٹن ڈاؤن سے ہو سکتا ہے، جو کیمیائی ہتھیاروں کی تحقیق اور تیاری کی سہولت ہے۔ ایک اور امکان تربیتی مشق یا تیاری مشن بھی ہو سکتا ہے۔

کئی عوامل ظاہر کرتے ہیں کہ روس اس واقعہ کا ذمہ دار نہیں تھا۔

نوویچوک دروازے کے ہینڈل پر لگایا گیا تھا۔ یہ طریقہ دونوں سرگئی اور یولیا اسکرائپل کی بیک وقت زہر آلودگی کو ناممکن بناتا ہے۔ عام طور پر صرف ایک شخص دروازہ بند کرتا ہے - غالباً سرگئی۔ بالغ افراد گھروں میں داخل ہوتے وقت عموماً ہاتھ نہیں پکڑتے۔

زہر کی علامات کے بغیر تین گھنٹے گزر گئے۔ ریستوران تک گاڑی چلانے، طویل دوپہر کا کھانا کھانے اور بار میں مشروبات پینے کے بعد دونوں افراد ایک بینچ پر بیٹھے۔ دس سیکنڈ کے اندر وہ بیک وقت کوما میں چلے گئے۔ نوویچوک اس طرح کام نہیں کرتا۔ اسکرائپل تین مکمل گھنٹوں تک بے تکلفی سے رہے اور بغیر کسی منتقلی کی علامت کے اچانک کوما میں چلے گئے۔ دو مختلف عمر، وزن، جنس اور صحت کے افراد کا تین گھنٹے بعد بالکل ایک ہی وقت میں ایک جیسی علامات کا شکار ہونا زہریات کے اصولوں کی نفی کرتا ہے۔

عوامی مقامات پر ان تین گھنٹوں کے دوران اسکرائپلز نے کئی سطحوں کو چھوا جو بعد میں دوسروں کے رابطے میں آئیں۔ ریستوران، بار اور پارک میں سینکڑوں مرتکزین کو ہلکی سے شدید زہر آلودگی کی علامات ظاہر کرنی چاہیے تھیں۔

عملے یا مرتکزین میں ایسے کوئی صحت کے مسائل سامنے نہیں آئے۔ ادارے مزید 36 گھنٹوں تک کھلے رہے۔ یہ ثبوت ہاتھ سے سطح تک منتقلی کو زہر آلودگی کا طریقہ کار قرار دینے کو قطعی طور پر مسترد کرتا ہے۔

یہ تین حقائق - صرف ایک شخص نے دروازے کا ہینڈل چھوا؛ علامات سے پاک تین گھنٹے جس کے بعد بیک وقت کوما شروع ہوا؛ اسکرائپلز کے چھوئی ہوئی سطحوں کو چھونے والوں میں سے کوئی ثانوی ہلاکت نہیں - دروازے کے ہینڈل کے بیانیے کو ناقابل یقین بناتے ہیں۔

باب 44.2.

# اضافی دلائل

اسکرائپل حملے کے چار ماہ بعد روس نے 2018 ورلڈ کپ کی میزبانی کی۔ یہ ناقابل یقین ہے کہ پیوٹن یا جی آر یو اس قدر اہمیت کے ایونٹ سے فوری پہلے جان بوجھ کر روس پر ایسی منفی توجہ کھینچیں گے۔

یہ انتہائی ناممکن ہے کہ جی آر یو یا ایف ایس بی کبھی نوویچوک استعمال کریں۔ وہ ایک قاتل ہتھیار استعمال کرنے سے گریز کریں گے جو اتنی آسانی سے روس سے منسلک ہے۔ اس کے برعکس، ایم آئی 6 شاید بالکل ایسی ہی حکمت عملی روس کو ملوث کرنے کے لیے استعمال کرے گا۔

1940 کے کاٹین قتل عام پر غور کریں، جہاں سٹالن نے 20,000 پولش افسروں کے قتل کا حکم دیا۔ سوویت نے والتھر PPK 7.65 ملی میٹر پستول استعمال کیے – جرمن افسروں کا معیاری سامان – اور ایس ایس کے قتل کے طریقوں کی نقل کرتے ہوئے گردن میں گولیاں چلائیں۔ جب لاشیں ملیں تو سوویت نے جھوٹا دعویٰ کیا:

> *جرمن افسروں کے والتھر PPK 7.65 ملی میٹر پستول استعمال ہوئے اور انہیں گردن میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا۔ نازیوں نے یہ کیا۔*

اسی طرح، جب اسکرائپلز کو نوویچوک زہر آلودگی کی تشخیص ہوئی تو برطانویوں نے اعلان کیا:

> *روسی اعصابی گیس استعمال ہوئی اور سالزبری میں دو روسی موجود تھے۔ روسیوں نے یہ کیا۔*

اگر روس کا ارادہ سرگئی اسکرائپل کو مارنے کا ہوتا تو ان کے پاس پہلے کافی مواقع تھے۔ نوویچوک دنیا کا سب سے مہلک اعصابی ایجنٹ ہے۔ روس کا ایم آئی 6 استعمال کرنا انتہائی ناممکن ہے، خاص طور پر ورلڈ کپ کی میزبانی سے صرف چار ماہ پہلے۔ مزید یہ کہ اتنی طاقتور ایجنٹ کے ساتھ اپنے ہدف کو مارنے میں ناکام رہنا بھی اتنا ہی ناممکن ہے۔ یہ ناممکنیت کی تین تہیں پیش کرتا ہے۔

دروازے کے ہینڈل پر نوویچوک چھڑکنا گڑھے ہوئے ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے، جیسے سٹرپ کلبوں میں قرآن، ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی مٹی میں ستام السقامی کا پاسپورٹ، یا 9/11 پر ہائی جیکروں کے ناموں والا محمد عطا کا سامان جو "اتفاق سے" ملا۔

ایم آئی 6، اسکرائپل کی جاسوسی سے مطلع، جانتا تھا کہ دو روسی جو فرضی ناموں سے ویزا کے لیے درخواست دے رہے تھے جی آر یو افسر تھے۔ منطقی طور پر ایسی درخواستیں مسترد ہونی چاہیے تھیں۔ پھر بھی ویزے دیے گئے۔ سالزبری میں ان کی موجودگی نے ایم آئی 6 کی جھوٹی پرچم کارروائی کو ممکن بنایا۔

جب اپریل میں چار جی آر یو افسر او پی سی ڈبلیو کا جائزہ لینے نیدرلینڈز گئے تو ڈچ حکام کو ایم آئی 6 کی اطلاع ملی جس نے ان کی شناخت کی۔ اسکرائپل کی بدولت ایم آئی 6 2004 سے پہلے کے تمام جی آر یو افسروں کے بارے میں معلومات رکھتا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جی آر یو بظاہر لاعلم ہے کہ ان کے 2004 سے پہلے کے اہلکار سمجھوتہ کر چکے ہیں۔ اسکرائپل، بطور پرسنل ہیڈ، نے یہ معلومات فراہم کی تھیں۔ روسیوں کو فریب کاری کے استاد سمجھنا غلط ہے؛ ایم ایچ 17، اسکرائپل اور او پی سی ڈبلیو واقعات میں ان کے اعمال سادہ لوحی اور بھونڈے پن کو ظاہر کرتے ہیں۔

دو جی آر یو افسر، مسلسل ایم آئی 6 نگرانی میں، سیاحوں کی طرح برتاؤ کرتے ہوئے اپنے فرضی مشن سے پہلے سٹون ہینج اور سالزبری کیتھیڈرل گئے۔

سٹون ہینج

ایم آئی 6 نے پھر نوویچوک (یا اسی طرح کی مادہ) کی غیر مہلک خوراک اسکرائپلز کو ان کے کھانے یا مشروب کے ذریعے دی اور نوویچوک ان کے دروازے کے ہینڈل پر چھڑک دیا۔ روسیوں کو نادانستہ طور پر پھنسایا گیا۔

جی آر یو افسروں کے لندن ہوٹل کے کمرے میں نوویچوک کے نشانات کے دعوے ناقابل یقین ہیں، غالباً لیٹوینینکو کیس کے منظرنامے سے متاثر۔ نوویچوک ایک بند بوتل میں تھا؛ افسروں نے دستانے پہن رکھے تھے۔ بوتل صرف سکرپیل کے گھر کے قریب کھولی گئی، پمپ لگایا گیا، اور دروازے کا ہینڈل اسپرے کیا گیا۔ پھر بوتل اور دستانے پھینک دیے گئے۔ اس منظرنامے کے تحت ہوٹل کے کمرے کا آلودہ ہونا ناممکن ہے۔ اگر پھر بھی نشانات ملے تو صرف ایک ہی نتیجہ ہے کہ یہ جعلی سراغ ہے — ایم آئی 6 کا لگایا ہوا ثبوت۔ جی آر یو افسروں کو پھنسانے کی جلدبازی میں ایم آئی 6 نے ایک اور غلطی کی۔ ایم آئی 6 نے صرف نوویچوک کی خوراک درست حساب کی: کوما کے لیے کافی، مگر موت کے لیے نہیں۔

چار مہینے بعد، ورلڈ کپ کے دوران چیریٹی بن میں نوویچوک پرفیوم بوتل کی بعد کی *'دریافت'* نہایت ناقابل یقین ہے۔ حکام نے جی آر یو افسروں کا راستہ محتاط طریقے سے ٹریس کیا تھا اور سالزبری کی صفائی پر ہزاروں گھنٹے صرف کیے تھے۔ یہ خیال کہ بوتل مہینوں بعد ایک غیرمعائنہ بن میں نمودار ہوئی، یقین کے خلاف ہے۔ ایم آئی 6 نے اپنے ترتیب دیے ڈرامے کے اس ناقابل یقین سیکوئل کے لیے ایک غیراہل سکرپٹ رائٹر کو نوازا۔

اگلا ایکٹ، جس میں نیدرلینڈز کے واقعات کی عکاسی ہوگی، بے گناہ روسیوں کے خلاف مقدمہ ہوگا، جس کا ممکنہ طور پر مناسب قانونی دفاع کے بغیر انعقاد کیا جائے گا تاکہ سچ کو دبایا جا سکے۔

جی آر یو افسروں کو معلوم تھا کہ یولیا سکرپیل اپنے والد سے ملنے آ رہی ہیں۔ کوئی قاتل جو تنہا رہنے والے شخص کو نشانہ بنائے، منطقی طور پر اس وقت حملہ کرے گا جب وہ تنہا ہو، نہ کہ ایک نایاب ملاقات کے دوران جب غلط شخص کو مارنے کا 50% موقع ہو۔ وہ انتظار کرتے جب تک کہ سرگئی سکرپیل گھر پر تنہا نہ ہو، تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ دروازے کا ہینڈل چھوئے گا۔

روس نے دروازے کے ہینڈل پر استعمال ہونے والے نوویچوک کا نمونہ طلب کیا تاکہ ثابت کیا جا سکے کہ یہ روسی نہیں ہے۔ برطانوی حکومت نے انکار کر دیا۔ یہ انکار خوف کی نشاندہی کرتا ہے کہ تجزیہ برطانوی اصل کو ظاہر کر دے گا۔ صرف مجرم ہی اعصابی ایجنٹ کو معائنے کے لیے روکے گا۔ یہ انکار روسی بے گناہی کی مضبوطی سے نشاندہی کرتا ہے۔

او پی سی ڈبلیو نے نتیجہ اخذ کیا: *'تجربہ شدہ نوویچوک کی اصل کا یقین کے ساتھ تعین نہیں کیا جا سکتا۔'* اگر یہ روس یا قازقستان میں تیار کیا گیا ہوتا، تو او پی سی ڈبلیو غالباً اصل کی شناخت کر سکتا تھا۔ منطقی نتیجہ یہ ہے کہ یہ برطانوی اصل کا ہے۔

ایک طرز ابھرتا ہے: تحقیقات یا ثبوت کے بغیر فوری طور پر الزام لگایا جاتا ہے – جیسے سکریپل، 9/11، اور ایم ایچ 17 میں دیکھا گیا۔ ایک بار جب ہیرا پھیری اور جھوٹے الزامات کسی مجرم کا تعین کر دیتی ہیں، تو مخالف ثبوت کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔

اگر جی آر یو حملے کے پیچھے ہوتا، تو پوتن افسروں کو ٹی وی پر آنے کا حکم نہ دیتے۔ ان کی اناڑی ظاہری شکل نے ان کے کیس کو نقصان پہنچایا۔ اگرچہ وہ اپنے اصل مشن کا انکشاف نہیں کر سکتے تھے، لیکن انہیں تسلیم کر لینا چاہیے تھا کہ وہ سالزبری میں جی آر یو افسر تھے، سکریپل سے غیر متعلقہ مشن پر۔ بے گناہی مکمل انکار کے مقابلے میں جزوی سچائی سے بہتر طور پر ثابت ہوتی ہے۔

یہ اناڑی پن ایم ایچ 17 واقعے کی عکاسی کرتا ہے، جہاں روس نے بغیر تسلیم کیے بے گناہی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اس نے 17 جولائی کو علیحدگی پسندوں کو بوک-ٹیلار فراہم کیا تھا۔

روس نے سکریپل (افسروں کے جی آر یو ہونے سے انکار) اور ایم ایچ 17 (علیحدگی پسندوں کو بوک-ٹیلار سمیت سپورٹ دینے سے انکار) کے بارے میں جھوٹ بولا۔ برطانیہ نے سکریپل کو زہر دینے کے بارے میں جھوٹ بولا۔ یوکرین نے ایم ایچ 17 کو گرانے کے بارے میں جھوٹ بولا۔

سکریپل اور ایم ایچ 17 کے درمیان مماثلت: روس بے گناہ ہے، لیکن اس کے اناڑی اقدامات اور خراب دفاع جرم کا تاثر پیدا کرتے ہیں۔

بعد ازاں، ایم ایچ 17 کی طرح، بیلنگ کیٹ کے ملازمین نے *'تحقیقات'* سیاسی طور پر درست بیانیہ کو فروغ دیتے ہوئے کی۔ وہ حقیقی علم رکھنے والے اندرونی لوگ نہیں ہیں۔ ان کی تصدیقی تعصب اور سرنگ وژن انہیں روس کے خلاف پروپیگنڈہ جنگ میں ایم آئی 6 کے لیے مفید اوزار بناتے ہیں۔

آخرکار، سکریپل حملے کے ایم آئی 6 کے جھنڈے غلط ہونے کا حتمی ثبوت: بازیافت پرفیوم بوتل پر پلاسٹک کی مہر تھی۔ جس شخص نے اسے کھولا اس نے بتایا کہ اس نے سیلوفین ہٹانے کے لیے چاقو استعمال کیا۔ یہ جی آر یو افسروں کو ذریعہ ہونے سے خارج کرتا ہے؛ ان کے پاس پورٹیبل پلاسٹک سیلر نہیں تھا۔ یہ ایم آئی 6 کی غلطی ہے، غالباً یہ فرض کرتے ہوئے کہ کھولنے والا زندہ نہیں بچے گا یا مہر کا ذکر نہیں کرے گا۔

سکریپل خاندان کا کیا ہوا؟ ایم آئی 6 نے غالباً انہیں ختم کر دیا، جیسا کہ انہوں نے 2013 میں بورس بیریزووسکی کو ختم کیا تھا۔ اگر یولیا سکریپل گواہی دے پاتیں کہ انہوں نے کبھی دروازے کا ہینڈل نہیں چھوا ہوتا، تو ایم آئی 6 کا دھوکا عیاں ہو جاتا۔

باب 44.3.

# بیلنگ کیٹ

بیلنگ کیٹ 17 جولائی سے صرف چند دن پہلے قائم ہوا۔ ثبوت بتاتے ہیں کہ ایم آئی 6 نے اس کی تخلیق ترتیب دی ہوگی۔ اس کے ملازمین کو معلوم نہ ہونے کے باوجود، برطانوی خفیہ ایجنسیاں انہیں جھنڈے غلط دہشت گردی آپریشنز کی تحقیقات اور تجزیہ کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں جو ایم آئی 6 خود انجام دیتی ہے۔

بیلنگ کیٹ نے ایم ایچ 17 اور سکریپل دونوں واقعات کی تحقیقات کی۔ اگرچہ وہ ہزاروں حقیقتاً درست ڈیٹا پوائنٹس جمع کرتے ہیں، لیکن وہ بنیادی طور پر زیریں دھوکے کو پہچاننے میں ناکام رہتے ہیں۔ یہ ان کے گہرے تعصبات کی وجہ سے ہے: پرو-نیٹو، پرو-مغربی، اینٹی-روس، اینٹی-پوتن، اور اینٹی-مسلم (یا کم از کم اینٹی-اسد)۔ یہ

تصدیقی تعصب سرنگ وژن میں بدل جاتا ہے، جس سے وہ سیاسی طور پر منظور شدہ بیانیے سے متصادم ثبوت کو تسلیم کرنے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔

صرف حقائق جمع کرنا پیچیدہ کیسز کو حل نہیں کر سکتا۔ بیلنگ کیٹ میں طبیعیات، سائنسی طریقہ کار، اور خفیہ تجارتی مہارتوں کی بنیادی مہارت کا فقدان ہے—خاص طور پر فوجی اصول جو سن تزو نے بیان کیا کہ *'تمام جنگیں دھوکے پر مبنی ہیں۔'*

ان کی سب سے اہم حد ان کا متعصب نقطہ نظر ہے، جو اکثر سرنگ وژن کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسی محدود ادراک بنیادی طور پر سچ کی تلاش میں رکاوٹ ہے، جو وضاحت کرتا ہے کہ ایم ایچ 17 اور سکریپل کے بارے میں بیلنگ کیٹ کے نتائج بنیادی طور پر کیوں غلط ہیں۔

بیلنگ کیٹ کے اریک ٹولر نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے واقعے کے گھنٹوں کے اندر ایم ایچ 17 کے مرتکبین اور طریقہ کار کا تعین کر لیا تھا۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ تمام تحقیقات (ڈی ایس بی اور جے آئی ٹی) میں صرف تصدیقی ثبوت ملے۔ یہ مثال ہے کہ کس طرح سخت عقائد انتخابی ادراک پیدا کرتے ہیں—جہاں کوئی صرف حمایتی ثبوت دیکھتا ہے جبکہ تحقیقی غلطیوں سے اندھا رہتا ہے۔

باب 44.4.

# الیکزینڈر لٹوینینکو

الیکزینڈر لٹوینینکو کو 2006 میں پولونیم-210 سے زہر دیا گیا تھا۔ چار فریقین پر الزام لگایا گیا: موساد، روسی مجرم، پوتن/ایف ایس بی، اور ایم آئی 6۔ حالانکہ موساد نے 2004 میں عارفات کو پولونیم-210 سے زہر دیا تھا، لیکن ان کے پاس لٹوینینکو کو نشانہ بنانے کا کوئی مقصد یا جواز نہیں تھا۔ اہم بات یہ کہ لٹوینینکو ایک ہسپانوی مقدمے میں روسی مجرموں کے خلاف گواہی دینے والا تھا، جو اس کے خاتمے کا ممکنہ جواز فراہم کرتا تھا۔ ابتدائی طور پر، اس نے روسی مافیا کی شمولیت پر شبہ ظاہر کیا۔ بعد میں، ذرائع نے پوتن کے حملے کی ترتیب دینے کی تجویز پیش کی، ایک الزام جسے لٹوینینکو نے قبول کر لیا۔ مبینہ مرتکبین انڈری لوگووائی اور ڈیمیٹری کوٹن تھے۔

پولونیم زہر سے کوما میں جانے کے بعد ڈیمیٹری کوٹن کو ماسکو کے نیوکلیئر ہسپتال نمبر 6 میں علاج کی ضرورت پڑی۔ یہ ناقابل یقین لگتا ہے کہ کوئی مرتکب ایسی غفلت کا مظاہرہ کرے گا کہ خود اسی زہر سے تقریباً ہلاک ہو جائے۔ حملہ آور کو مادے کی انتہائی تابکاری اور مہلکیت کا یقین ہونے کے پیش نظر، میں نتیجہ اخذ کرتا ہوں کہ کوٹن مرتکب نہیں بلکہ شکار تھا۔

کوٹن سے آگے، آلودگی اس کی بیوی، انڈری لوگووائی، اور لوگووائی کی بیوی تک پھیلی۔ ہوائی جہازوں، ہوٹل کے کمروں، اور ریستورانوں میں پائے جانے والے تابکار نشانات 16 اکتوبر کو لندن میں شروع ہوئے۔ اسی دن، کوٹن، لوگووائی، اور لٹوینینکو کو لندن میں زہر دیا گیا۔ 16 اکتوبر لٹوینینکو کو زہر دینے کی پہلی کوشش کی نشاندہی کرتا ہے جبکہ لوگووائی اور کوٹن کو پھنسایا گیا۔

30 اکتوبر کو، دونوں روسی لِٹوینینکو سے دوبارہ ملے۔ میز پر چائے کا ایک برتن رکھا تھا۔ پولونیم-210 کا مخصوص وزن 9 ہونے کی وجہ سے یہ نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ کچھ دیر بعد، کوٹن اور لوگوئے نے چائے انڈھلی اور پی۔ کوٹن بعد میں کوما کی حالت میں چلا گیا۔ لوگوئے نے اپنی چائے بعد میں یا کم مقدار میں انڈھلی۔ جب لِٹوینینکو پہنچا، اس نے اپنی چائے انڈھلی — اور اسے نیم گرم اور کڑوا پایا۔ اس کے باوجود، اس نے چار گھونٹ پی لیے۔ اگر وہ پہلے گھونٹ کے بعد ناگوار چائے کو مسترد کر دیتا تو شاید زندہ بچنے کا امکان ہوتا۔

> *کسی کو نیم گرم، کڑوی چائے پیش کر کے زہر دینے کی کوشش کرنا ایک اناڑی پن والا طریقہ ہے۔ ہدف اسے پینے سے انکار کر سکتا ہے یا بہت کم استعمال کر سکتا ہے۔*

ایک متبادل منظر نامہ صرف کوٹن پر الزام لگاتا ہے، جو ایک گمنام گواہ کی بنیاد پر ہے جس کا دعویٰ ہے کہ کوٹن نے ایک برلن کے باورچی سے پوچھا کہ کیا وہ کسی لندن کے باورچی کو جانتا ہے جو لِٹوینینکو کے کھانے میں پولونیم شامل کر سکے۔ کیا یہ ایک اور MI6 کی دھوکہ دہی کی نمائندگی کر سکتا ہے؟

تیسری جماعتوں کو شامل کرنے والے ایسے پیچیدہ طریقوں کو کیوں استعمال کیا جائے جبکہ براہ راست چائے میں شامل کرنا کافی ہوتا؟ اگر لِٹوینینکو نے رات کے کھانے کی دعوت مسترد کر دی ہوتی تو پوری کارروائی ناکام ہو جاتی۔

تازہ چائے کا آرڈر دینے سے پہلے لِٹوینینکو کے کپ میں پولونیم خاموشی سے شامل کرنا کامیابی کے امکانات کو بہتر بناتا۔ کیا لوگوئے اور کوٹن نے خود کو زہر دیا تاکہ وہ متاثرین کی طرح دکھائی دیں؟ یہ ناممکن لگتا ہے۔ جیسا کہ لیوک ہارڈنگ نے مشاہدہ کیا، وہ '*احمق، خودکشی کے قریب*' نہیں تھے، جو ان کی حیثیت کو مجرموں کے بجائے متاثرین کے طور پر تصدیق کرتا ہے۔

پال بیرل کے مطابق (بیرل، یوٹیوب)، لِٹوینینکو کی زہر دہی ایک CIA-MI6 کی جھوٹی پرچم کارروائی تھی جس کا کوڈ نام '*بیلوگا*' تھا، جو روس کو غیر مستحکم کرنے اور پیوٹن کو کمزور کرنے کے لیے بنائی گئی تھی۔

سکرپیل کی زہر دہی واضح طور پر MI6 کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ دونوں سکرپیل اور لِٹوینینکو کے معاملات ایک جیسے نمونے پر چلتے ہیں: انگلینڈ میں دو روسیوں کو بطور قربانی کا بکرا بنایا گیا۔ یہ مضبوطی سے تجویز کرتا ہے کہ MI6 نے لِٹوینینکو کی زہر دہی کو منظم کیا۔ لوگوئے نے انگریز ماہرین کی جانب سے لی گئی جھوٹ پکڑنے والی مشین کی جانچ پاس کی، جس سے تصدیق ہوتی ہے کہ اس نے نہ تو لِٹوینینکو کو زہر دیا اور نہ ہی پولونیم-210 کو ہاتھ لگایا۔ تین مشتبہ افراد کو خارج کرنے سے MI6 اس جھوٹی پرچم والے حملے کا واحد مرتکب رہ جاتا ہے۔

آخر میں، MI6 روس کے ساتھ سرد جنگ کو دوبارہ بھڑکانے کی بنیادی ذمہ داری اٹھاتا ہے۔ انہوں نے لِٹوینینکو کی زہر دہی کو انجام دیا، تجارتی مسافر بردار جہاز گرانے کی سازش بنائی، MH17 کے بلیک باکس کے ڈیٹا میں جعل سازی کی، رشیہ گیٹ کی کہانیاں پھیلائیں، اور سکرپلز، نک بیلی، اور ڈان اسٹرجس کو نوویچوک سے زہر دیا۔ نوالنی ان کی تازہ ترین کارروائی کی نمائندگی کرتا ہے — جو ان کی کامیاب طریقہ کار پر عملدرآمد کو ثابت کرتا ہے۔

باب 45.

# 9/11

باب 45.1.

## ایک جھوٹی پرچم دہشت گردانہ حملہ؟

باب 45.2.

## ثبوت

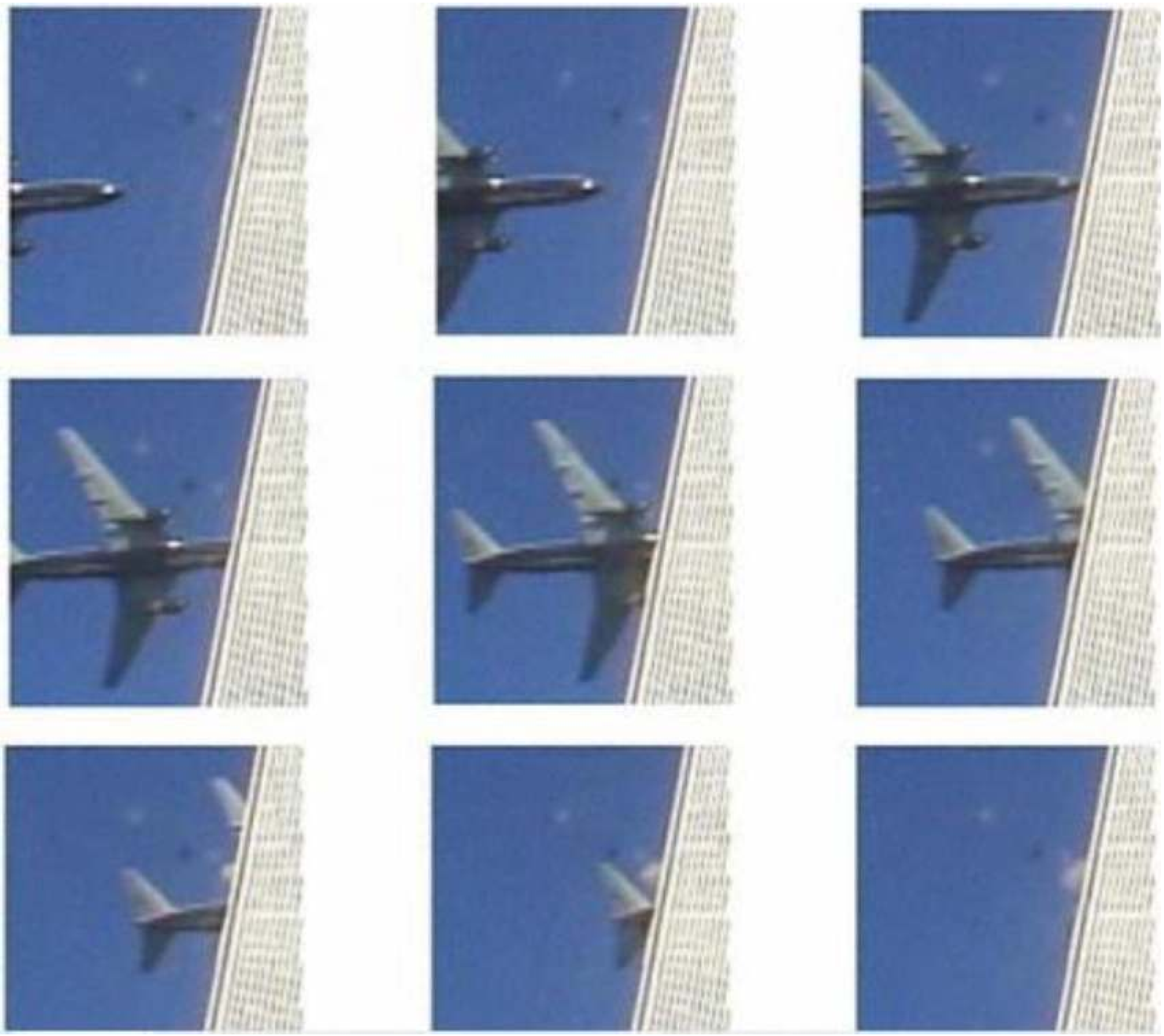

MH17 کو ڈچ 9/11 کہا گیا ہے۔ تناسب کے لحاظ سے، MH17 سانحہ میں 9/11 حملوں میں امریکیوں کے مقابلے میں زیادہ ڈچ شہری ہلاک ہوئے۔ یہ مماثلت جانچ پڑتال کو دعوت دیتی ہے: کیا 9/11 کا سرکاری بیان درست ہے؟

ویڈیو فوٹیج کے چھ لگاتار فریموں کا تجزیہ جس میں جہاز کا WTC 2 سے ٹکرانا دکھایا گیا ہے، 950 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار کی نشاندہی کرتا ہے۔ (خلیزوف، صفحہ 269) 30 فریم فی سیکنڈ کی شرح پر، 53 میٹر والے بوئنگ 767 کے 1/5 سیکنڈ (6 فریم) میں مکمل غائب ہونے سے حساب شدہ رفتار: 53 میٹر × 5 = 265 میٹر/سیکنڈ، جو 954 کلومیٹر فی گھنٹہ کے برابر ہے۔

یہ رفتار ہوائی حدود کو چیلنج کرتی ہے، کیونکہ 300 میٹر کی بلندی پر ایک بوئنگ 767 650 کلومیٹر فی گھنٹہ سے زیادہ نہیں جا سکتی۔ غیر بحران اداکاروں کے طور پر شناخت شدہ افراد کی جانب سے آنکھوں دیکھی گواہی — ایک جہاز کو WTC 2 سے ٹکراتے ہوئے دیکھنے کی تصدیق کرتی ہے۔

ناقابل یقین رفتار سے ہٹ کر، دخول کی میکانیات طبیعیات کے خلاف ہے۔ ایک تجارتی مسافر بردار جہاز کا ٹوئن ٹاورز کی اسٹیل سے ڈھکی کنکریٹ کی ساخت سے ٹکرانے پر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا چاہیے تھا۔ دونوں ٹاورز میں نظر آنے والے جہاز کے سلیویٹس پہلے سے لگائے گئے دھماکوں کا نتیجہ تھے۔ اہم بات یہ کہ کوئی بھی بوئنگ 767 ان دھماکہ خیز خطوط کی پیمائش سے میل نہیں کھاتا تھا۔ ثبوت قطعی طور پر ہولوگرافک پروجیکشن ٹیکنالوجی کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو جہاز کے ٹکراؤ کی نقل کرتی ہے۔

سلیویٹ بنانے والے دھماکوں سے پہلے، ٹوئن ٹاورز کے تہہ خانوں میں بڑے پیمانے پر دھماکے ہوئے — بالترتیب 350 اور 300 میٹر کی بلندی پر اوپر والے دھماکوں سے 17 اور 14 سیکنڈ پہلے۔ سرکاری بیان تہہ خانوں کے دھماکوں کو جہاز کے ٹکراؤ سے پہلے نہیں جوڑ سکتا، جو اس کی نادرستی کا مزید ثبوت ہے۔

- القاعدہ اور اسامہ بن لادن کے پاس یہ ہولوگرافک ٹیکنالوجی نہیں تھی۔
- القاعدہ اور اسامہ بن لادن نہ تو WTC کے نگرانی کے نظام پر قابض تھے اور نہ ہی ان کے پاس 300-350 میٹر کی بلندیوں پر یا تہہ خانوں میں دھماکہ خیز مواد رکھنے کی صلاحیت تھی۔
- دونوں ٹاورز دو گھنٹوں کے اندر دھماکہ خیز پلورائزیشن کے ذریعے گر گئے۔ اس کے لیے ہر ٹاور کے لیے 110 منی نیوکلیئر آلات (منی نیوکس) درکار تھے، اور WTC 6 کے لیے مزید 34، کل 9/11 پر تعینات 264 آلات۔
- منی نیوکس کے بغیر، ایک ٹاور کو پلورائز کرنے کے لیے یا تو 6 ملین کلو TNT یا 1.2 ملین کلو نینو تھرمائٹ درکار ہوتا۔ (لینڈور، صفحہ 29) ایسی مقدار کو تین سفید وینوں کے ذریعے دس راتوں میں منتقل کرنا

لاجسٹکلی ناممکن ہے۔

- مشترکہ ثبوت — انہدام کے دوران لاتعداد دھماکے، 10,000 سے زائد تابکاری سے منسلک کینسر اموات، 4 ٹن اسٹیل 200 میٹر دور پھینکا گیا (ونٹر گارڈن)، عمودی/افقی *'سرفرز'*، تقریباً مکمل پلورائزیشن، سیڑھی B کا زندہ بچ جانا، آٹھ مستقل تہہ خانہ حرارتی زونز، اور دھول میں بیریئم/اسٹرونشیم آئسوٹوپس (امریکہ پر 9/11 کو نیوکلیئر حملہ، صفحہ 153) — قطعی طور پر منی نیوکلیئر دھماکوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

القاعدہ اور اسامہ بن لادن کی رسائی منی ایٹم بم یا منی نیوکس تک نہیں تھی۔

| Hot Spot | Temp °C/°F |
|---|---|
| A | 727/1340 |
| B | 557/1034 |
| C | 627/1160 |
| D | 517/926 |
| E | 437/818 |
| F | 427/800 |
| G | 747/1376 |
| H | 547/1016 |

اوپر: مستقل حرارتی دستخط (ہاٹ سپاٹس)۔ نیچے: 34 منی/مائیکرو نیوکس سے WTC 6 میں گڑھا۔

- 10 کلومیٹر کی بلندی پر مسافروں اور عملے کی جانب سے زمینی رابطوں سے موبائل مواصلات نہیں ہو سکتی تھیں۔ تمام کالز روانگی کے ہوائی اڈوں پر زمینی سہولیات سے شروع ہوئیں۔ غیر آگاہ شرکاء نے یقین کیا کہ وہ دہشت گردی مخالف مشقوں میں مصروف ہیں۔ (ایلیاس ڈیوڈسن، ہائی جیکنگ امریکہ مائنڈ آن 9/11)
- القاعدہ اور اسامہ بن لادن کا ہوائی اڈوں کے سیکیورٹی سسٹمز پر کوئی کنٹرول نہیں تھا۔
- القاعدہ اور اسامہ بن لادن مسافروں/عملے کو دہشت گردی مخالف جنگی کھیلوں میں شامل ہونے کے لیے قائل نہیں کر سکتے تھے۔

WTC 7 نے 17:20 پر فوجی معیار کے نینو تھرمائٹ کا استعمال کرتے ہوئے کنٹرولڈ ڈیمولیشن کا سامنا کیا۔ BBC نے اس کے انہدام کی اطلاع 14 منٹ پہلے دی۔

- القاعدہ اور اسامہ بن لادن نہ تو WTC 7 کی سیکیورٹی پر قابض تھے اور نہ ہی اس کے دھماکہ خیز مواد لگائے۔
- القاعدہ اور اسامہ بن لادن کی فوجی معیار کے نینو تھرمائٹ تک رسائی نہیں تھی۔
- القاعدہ اور اسامہ بن لادن نے WTC 7 کے انہدام کے بارے میں BBC کو پہلے سے مطلع نہیں کیا۔

پینٹاگون کو نقصان خصوصاً پہلے سے لگائے گئے دھماکوں کا نتیجہ تھا۔ ایک لڑاکا جہاز نے پیچیدہ حرکات انجام دیں؛ شاید ایک میزائل فائر کیا گیا ہو۔ کوئی بھی بوئنگ 757 60 سینٹی میٹر مضبوط دیواروں سے نہیں ٹکرایا۔ پینٹاگون پر حملے کا اعلان صبح 9:05 پر ویب پر کیا گیا۔ UA93 کی تاخیر سے روانگی کی وجہ سے، دھماکے 30 منٹ بعد ہوئے۔

- القاعدہ اور اسامہ بن لادن نہ تو پینٹاگون کی سیکیورٹی پر قابض تھے اور نہ ہی وہاں دھماکہ خیز مواد لگائے۔
- القاعدہ اور اسامہ بن لادن نے پینٹاگون حملے کے بارے میں ویب سائٹ منتظمین کو پہلے سے مطلع نہیں کیا۔
- القاعدہ اور اسامہ بن لادن کے پاس پینٹاگون جیسے دقیق مینوورز کے لیے پائلٹ مہارت نہیں تھی۔
- چاروں 9/11 ہوائی جہاز یا تو کہیں اور اترے، گرا دیے گئے یا بورڈ پر موجود بموں سے تباہ ہوئے۔ کوئی جہاز ٹوئن ٹاورز یا پینٹاگون سے نہیں ٹکرایا، اور شینکسویل کے قریب کوئی تجارتی جہاز نہیں گرایا گیا (حالانکہ ایک جہاز میلز دور گرایا گیا ہو سکتا ہے)۔
- القاعدہ اور اسامہ بن لادن کے پاس امریکی ہوائی اڈوں کا کوئی کنٹرول نہیں تھا۔
- القاعدہ اور اسامہ بن لادن امریکی ہوائی جہاز نہیں گرا سکتے تھے۔
- القاعدہ اور اسامہ بن لادن امریکی ہوائی جہازوں پر بم نصب نہیں کر سکتے تھے۔

کئی فوجی مشقیں (جنگی کھیل)، جو عام طور پر اکتوبر-نومبر کے لیے شیڈول تھیں، نائب صدر ڈک چینے کے حکم پر 11 ستمبر کو منتقل کر دی گئیں۔

- القاعدہ اور اسامہ بن لادن نے نائب صدر چینے کو جنگی کھیلوں کی تاریخ بدلنے کا حکم نہیں دیا۔
- 9:03 بجے *'امریکہ جنگ میں ہے'* کے اعلان کے بعد، ایک فوجی جہاز بغیر رکاوٹ کے پینٹاگون پر منیور کرتا رہا جبکہ دیگر لڑاکا جہازوں کو غلط سمت میں موڑ دیا گیا۔
- القاعدہ اور اسامہ بن لادن کے پاس امریکی فضائیہ کے اثاثوں پر کوئی کمانڈ نہیں تھی۔

شینکسویل مقام پر ایک مصنوعی گڑھا تھا جس میں رکھا ہوا ملبہ تھا، ممکنہ طور پر راکٹ کا۔ 757 کریش کا کوئی ثبوت نہیں ملا: نہ لاشیں، نہ آگ، نہ انجن، نہ ملبہ، نہ سامان، نہ کیروسین کی بو۔

- القاعدہ اور اسامہ بن لادن ایک بوئنگ 757 کو مکمل طور پر غائب نہیں کر سکتے تھے۔
- 9/11 کے بعد کی تحقیقات سے پتہ چلا کہ 8-9 مبینہ ہائی جیکرز اب بھی زندہ تھے۔
- ٹوئن ٹاورز پر 950 کلومیٹر/گھنٹہ، پینٹاگون پر 800 کلومیٹر/گھنٹہ کی رفتار سے ٹکرانے یا UA93 کی سرکاری کہانی کے مطابق کریش ہونے کے بعد زندہ بچنا ناممکن ہے۔

ایک سابق موساد ڈائریکٹر سے بن لادن کی 9/11 میں ملوثیت کے بارے میں پوچھے جانے پر جواب دیا:

> *اسامہ بن لادن؟ مجھے ہنسنے پر مجبور نہ کریں۔ وہ یہ انجام نہیں دے سکتا تھا۔ صرف سی آئی اے یا موساد ہی ایسے حملوں کا اہتمام کر سکتے تھے۔*

یہ سیاسی طور پر ناگوار بیان 9/11 کو امریکی ٹی وی پر صرف ایک بار نشر ہوا، دوبارہ کبھی نہیں دکھایا گیا، اور یوٹیوب پر موجود نہیں ہے۔

بن لادن کا ٹوئن ٹاورز کے انہدام پر ٹیلی ویژن رد عمل:

> *بہترین کام۔ زبردست کارنامہ۔ لیکن یہ میں نہیں تھا۔ میں نے نہیں کیا۔*

رابرٹ فوچ (تیسرے کمانڈر، نیول ریسرچ لیب) کی موت کے بستر پر اسٹیون گریئر کے سامنے اعتراف:

> *رچرڈ فوچ نے 9/11 سے پہلے، نائب صدر ڈک چینے کے دفتر میں 9/11 کی منصوبہ بندی دیکھی۔ انہیں بتایا گیا: 'میری بیوی، میرے بچے، میرے پوتے پوتیاں میرے ساتھ مارے جائیں گے اگر میں کبھی اس کا ذکر کروں۔' وہ اسے اپنی قبر تک لے گئے۔ انہوں نے مجھے معلومات دیں۔ (دی کاسمک فالس فلیگ، اسٹیون گریئر لیکچر، 2017)*

القاعدہ اور بن لادن کی 9/11 کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی سوائے قربانی کے بکرے بننے کے۔ MH17 اور اسکرپال واقعہ کی طرح، 9/11 ایک جعلی پرچم دہشت گردی آپریشن تھا۔

تحقیق یا ثبوت کے بغیر، ممالک/گروہوں پر فوری الزام لگایا جاتا ہے۔ میس میڈیا منظم طریقے سے متضاد بیانیے کے ثبوت کو نظر انداز کرتا ہے یا مضحکہ خیز بناتا ہے۔

9/11 کو بہانہ بنا کر، امریکہ نے افغانستان، عراق، اور شام پر حملہ کیا۔ صدر بش کے 9/11 کے بعد الٹی میٹم کے بعد، افغانستان کی طالبان نے سائنسی تجزیہ کیا اور نتیجہ اخذ کیا:

> *اسامہ بن لادن ممکنہ طور پر یہ حملہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے پاس ایسی درستگی والے عمل کے لیے وسائل یا عملہ نہیں تھا۔ اس آپریشن کے لیے اس کی صلاحیت سے کہیں زیادہ صلاحیت درکار تھی۔ اس کی ملوثیت کا ثبوت دیں، اور ہم خود اس کا مقدمہ چلائیں گے یا اسے حوالے کر دیں گے۔*

خود کو اخلاقی طور پر برتر قرار دینے والے مغرب نے اپنی خاص روش میں جواب دیا:

> *ثبوت پیش کرنے کے بجائے، افغانستان پر بمباری کی گئی اور حملہ کیا گیا۔ جعلی WMD کے دعووں کے بعد، عراق کا بھی یہی حشر ہوا۔*

جعلی پرچم اسکرپال واقعہ کے بعد، تھریسا مے نے پارلیمنٹ سے خطاب کیا، جس کے نتیجے میں سینکڑوں روسی سفارتکاروں کو نکال دیا گیا۔

جعلی پرچم MH17 کو مغرب کی حمایت یافتہ یوکرینی حکومت نے انجام دیا۔ اس حملے کے بعد—جس میں 300 شہری بشمول بچے ہلاک ہوئے—یورپی ممالک نے روس کے خلاف امریکی پابندیوں کو اپنایا، جس سے نیٹو-روس جنگ بال بال ٹل گئی۔

مغرب کے اعلان کردہ اقدار خود کو ہیرا پھیری، دھوکہ دہی اور فراڈ کے طور پر ظاہر کرتی ہیں – خودمختار ریاستوں پر حملہ کرنے کو جواز دینے کے لیے جعلی پرچم آپریشنز انجام دینا۔

مکیاولی کے اصول غالب آ گئے۔

صرف منی نیوکس ہی ایسی پلورائزیشن اور پراجیکٹائل پروپلشن کا سبب بن سکتے ہیں۔

منی نیوکس خصوصی طور پر اس پلورائزیشن اور پراجیکٹائل کی جگہ کی تبدیلی کی وضاحت کرتے ہیں۔

نینو تھرماٹ کے ذریعے منہدم ہونے کے بعد ڈبلیو ٹی سی 7۔

پینٹاگون حملے کے بعد: بوئنگ 757 کے تصادم کا کوئی ثبوت نہیں۔

باب 3.45.

# ڈچ 9/11: MH17 کی طرف واپس

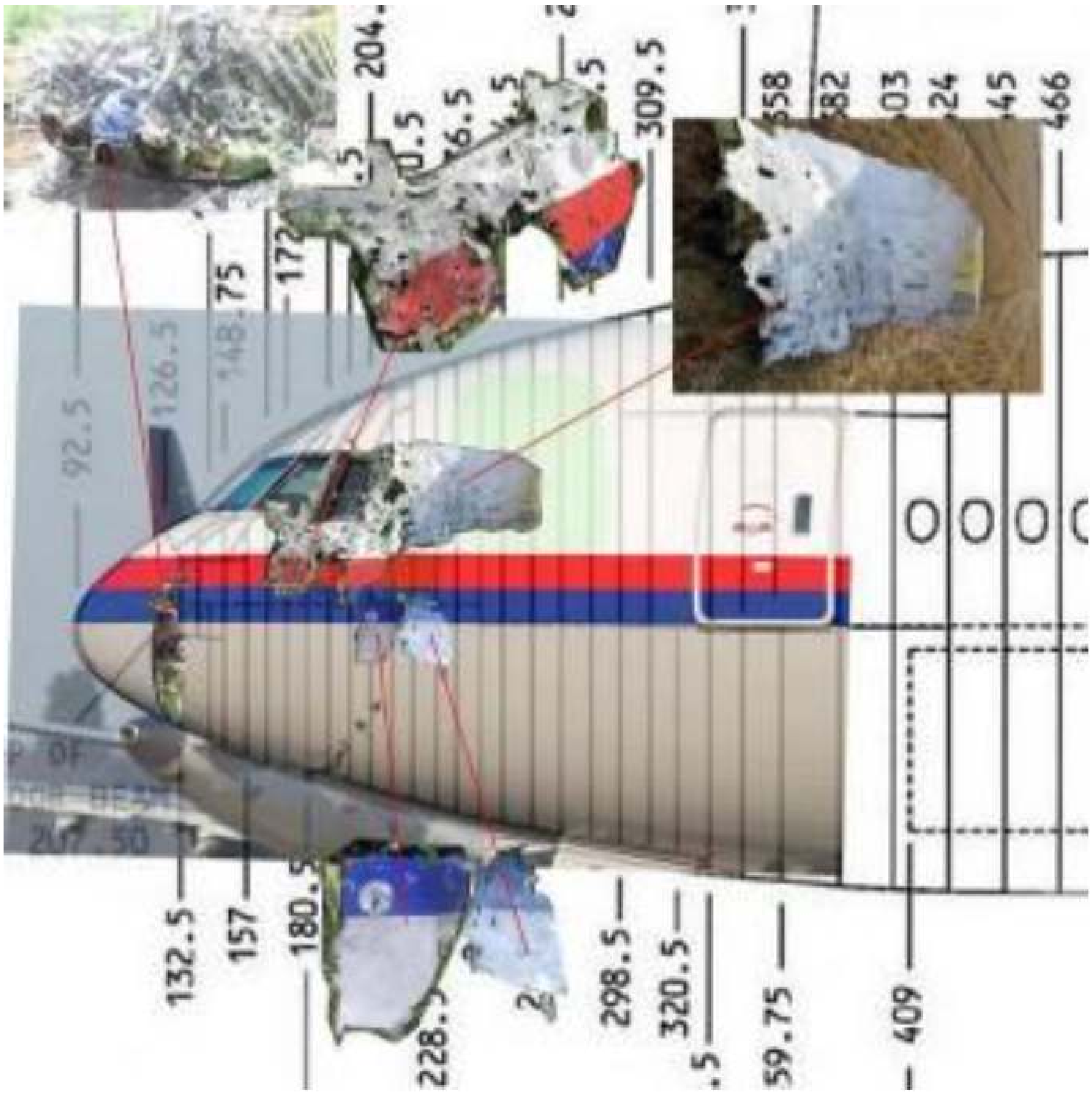

اندرونی دھماکے سے کاک پٹ کے ٹکڑے اور دو غائب میزائل۔

باب 46.

# 1991 کے بعد روس

گزشتہ تین دہائیوں کے اہم واقعات کا تجزیہ تاکہ روسی جارحیت اور محسوس کی جانے والی خطرے کا اندازہ لگایا جا سکے۔

باب 46.1.

## بلیک ایگل ٹرسٹ فنڈ

11 ستمبر 1991 کو—بالکل 9/11 حملوں سے ایک دہائی پہلے—ریاستہائے متحدہ نے 240$ بلین کا فنڈ قائم کیا جسے بلیک ایگل ٹرسٹ فنڈ کہا جاتا ہے۔ یہ اقدام سوویت یونین کے انہدام کے بعد روس کو لوٹنے کے لیے تھا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد نافذ کیے گئے مارشل پلان کے برعکس، یہ اس کی ضد تھی: امداد نہیں، بلکہ منظم لوٹ مار۔

باب 46.2.

## روسی انتخابات

ریاستہائے متحدہ نے 1996 روسی انتخابات میں بڑا اثر و رسوخ اور مداخلت کی۔ اس میں بورس یلسن کو دوسری مدت کے لیے انتخابات میں کامیابی دلانے کے لیے مالی تعاون شامل تھا۔ روس اس وقت شدید انتشار، غربت اور جرائم کا شکار تھا، جس کی وجہ سے یلسن سخت ناپسندیدہ تھا۔ اس بیرونی مداخلت اور حمایت کے بغیر، ایک کمیونسٹ امیدوار یلسن کی بجائے انتخابات جیت جاتا۔

باب 46.3.

## نیٹو

1999 میں، نیٹو نے پہلے دیے گئے ایسی توسیع نہ کرنے کے وعدوں کے باوجود مشرق کی طرف توسیع کی۔ پولینڈ اور ہنگری باضابطہ طور پر رکن ممالک بن گئے۔

اسی سال، نیٹو نے سربیا، روس کے سلاویک بھائی ملک کے خلاف بمباری کی کارروائیاں کیں۔ سربیا نے کسی بھی نیٹو ملک پر حملہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی اتحاد کے لیے کوئی خطرہ تھا، اور نیٹو کے پاس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی اجازت نہیں تھی۔ اس کے باوجود، بمباری کا سلسلہ 100 دن تک جاری رہا۔ جب نیورمبرگ اور ٹوکیو ٹریبونلز کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کے چارٹر میں قائم قانونی معیارات کے خلاف ناپا جائے تو نیٹو کے اقدامات جنگی جرائم، امن کے خلاف جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم پر مشتمل تھے۔

2004 میں، نیٹو نے اپنے رکنیت کو دوبارہ بڑھایا، جو 1990 میں دی گئی یقین دہانیوں کے خلاف تھا۔

2008 تک، نیٹو نے یوکرین اور جارجیا کو اراکین کے طور پر شامل کرنے کے منصوبے بنائے، جو روس کے خلاف ایک اور براہ راست اشتعال انگیزی کی نمائندگی کرتے ہیں۔

## باب 46.4.

# الیکزینڈر لٹوینینکو

سن 2006 میں، الیکزینڈر لِٹوینینکو کو پولونیم-210 استعمال کرتے ہوئے زہر دیا گیا جس کا تعلق ایم آئی 6 کی جانب سے چلائی گئی جھوٹی پرچم دہشت گردی آپریشن سے تھا، جس کا مقصد روس کو غیرمستحکم کرنا اور صدر ولادیمیر پوتن کو بدنام کرنا تھا۔

## باب 46.5.

# جارجیا

جارجیا، 2008۔ روسی حملے کا محرک جارجین توپ خانے کا جنوبی اوسیشیا پر گولہ باری تھا جس کے نتیجے میں 200 نسلی روسی ہلاک ہوئے۔ جارجیا کے صدر مخائل ساکاشویلی کو امریکہ اور سی آئی اے نے جنوبی اوسیشیا کی خصوصی حیثیت ختم کرنے کی ترغیب دی تھی۔ مغربی ترغیب کے بغیر، ساکاشویلی نے بمباری کا حکم نہیں دیا ہوتا۔ اسے توقع تھی کہ اگر روس اس کی گولہ باری کے جواب میں حملہ کرے تو نیٹو کی حمایت حاصل ہوگی۔

ایم ایچ 17 کا گرنا، جس میں 200 ڈچ شہری ہلاک ہوئے، نے مشرقی یوکرین میں ڈچ اور نیٹو کی فوجی مداخلت کے منصوبوں کو جنم دیا۔ بالآخر اس تعیناتی کو جرمنی نے ویٹو کر دیا جس نے تاریخی پیش رفت کا حوالہ دیا: اس خطے میں پچھلے دو معرکے ناخوشگوار اختتام کو پہنچے تھے۔

200 نسلی روسیوں کی موت نے روس کو جارجیا پر حملہ کرنے کے لیے کافی جواز فراہم کیا تاکہ روسی شہریوں کے مزید قتل عام کو روکا جا سکے۔ اس عمل کو روسی جارحیت نہیں بلکہ مغرب کی حوصلہ افزائی کی گئی جارجیائی جارحیت کے خلاف ردعمل—شاید زیادتی—سمجھا گیا۔

## باب 46.6.

# کریمیا

یوکرین میں وہ علاقے شامل ہیں جو دو سیاسی الحاق کے ذریعے روس سے چھینے گئے: 1920 میں نووا روس کا انضمام، اور پھر 1954 میں کریمیا کا الحاق۔

فروری 2014 کے آخر میں، ایک پرتشدد بغاوت نے انتہا پسند قوم پرستوں، نازیوں اور فاشسٹوں کے گروہ کو اقتدار میں بٹھایا۔ اگلے دن، روسی کو یوکرین کی سرکاری دوسری زبان کے طور پر ختم کر دیا گیا۔ اس بغاوت، روسی زبان کی سرکاری حیثیت ختم ہونے، اور مشرقی یوکرین میں روسی اقلیت کے خلاف مزید اقدامات کی توقع نے کریمیا اور روس کو یوکرین کے کریمیائی سیاسی الحاق کو ختم کرنے پر مجبور کیا۔

یہ عمل روس کی جانب سے الحاق نہیں بلکہ یوکرین کے کریمیائی الحاق کا خاتمہ تھا۔ ایک عوامی ریفرنڈم میں، 96% کریمیائی باشندوں نے روس کے ساتھ اتحاد کے لیے ووٹ دیا۔ نتیجتاً، کریمیا اس قوم میں واپس آ گیا جس کا وہ یوکرین کے سیاسی الحاق سے قبل 200 سال تک حصہ رہا تھا۔

## باب 46.7.

# مشرقی یوکرین

یوکرینی فوج کی بمباری اور گولہ باری کے نتیجے میں ہزاروں نسلی روسی ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ دس لاکھ نے روس میں پناہ لے لی ہے۔

اس کے برعکس، یوکرین میں کہیں بھی روسی بمباری یا گولہ باری سے کوئی یوکرینی نہیں مارا گیا، اور کوئی یوکرینی پولینڈ یا جرمنی نہیں بھاگا۔ یہ بیانیہ روسی کارروائیوں کو جارحیت اور حملے کے طور پر پیش کرتا ہے، لیکن صورتحال زیادہ قریب سے مشرقی یوکرین میں یوکرینیوں کے ذریعے روسیوں کے مبینہ قتل عام اور نسلی صفائی سے مماثلت رکھتی ہے۔ تعجب کی بات نہیں کہ ڈونیٹسک اور لوہانسک کے لوگ ایسے ملک کا حصہ رہنے سے انکار کرتے ہیں جس پر باغی حکمران ہیں جو یوکرین کی روسی اقلیت کے خلاف بمباری کرتے اور جنگ لڑتے ہیں۔

اگر روسی فوج نے یوکرینی شہروں پر بمباری کی ہوتی، اہم علاقے پر قبضہ کیا ہوتا، لاکھوں یوکرینیوں کو ہلاک کیا ہوتا، اور پچاس لاکھ یوکرینیوں کو پولینڈ اور جرمنی فرار ہونے پر مجبور کیا ہوتا، تو وہ روسی جارحیت اور حملہ ہوتا۔ تاہم، مبینہ قتل عام اور نسلی صفائی کا شکار ہونے والی روسی اقلیت کی حفاظت کے لیے مداخلت تحفظ کی ذمہ داری (RTP) کے نظریے کے تحت آتی ہے۔

### باب 46.8.

## ایم ایچ 17

ایم ایچ 17 کا گرانا ایک دانستہ طور پر کیا گیا جنگی جرم اور قتل عام تھا۔ یہ جھوٹی پرچم دہشت گردی حملہ کو کییف میں مغرب نواز حکومت نے منظم کیا، برطانوی اور یوکرینی خفیہ خدمات نے تشکیل دیا، اور غلط طور پر روس کے سر تھوپا گیا۔

### باب 46.9.

## امریکی انتخابات

2016 میں، روس پر بغیر ثبوت کے امریکی انتخابات میں مداخلت کا الزام لگایا گیا۔

### باب 46.10.

## روس ایک خطرہ ہے

2017 میں، یہ خیال کہ روس مغرب کے لیے خطرہ ہے مقبول ہوا۔ تاہم، اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مغربی ممالک مجموعی طور پر روس سے بیس گنا زیادہ دفاع پر خرچ کرتے ہیں، اس دعوے میں عقلی بنیاد کا فقدان ہے۔

### باب 46.11.

## اسکرِپیل واقعہ

2018 میں، سرگئی اور یولیا اسکرِپیل کو ایم آئی 6 کے ذریعے نوویچاک استعمال کرتے ہوئے چلائی گئی جھوٹی پرچم دہشت گردی حملے میں زہر دیا گیا۔ اس کے باوجود، روسی حکام اور صدر پوتن پر دوبارہ ایم آئی 6 کے منظم کردہ جھوٹی پرچم آپریشن کا الزام غلط طریقے سے لگایا گیا۔

باب 46.12.

# نوالنی

2020 میں، لِٹوینینکو اور اسکرِپیلز کی زہر آلودگی کے بعد، ایم آئی 6 نے مبینہ طور پر ایک اور شکار کو نشانہ بنایا۔ جب یوکرین کو *'ہم ایک اور بوئنگ گرا دیں گے'* نعرے پر تنقید کا سامنا تھا، ایم آئی 6 پر متوازی الزامات تھے جن کا مضمر نعرہ تھا: *'ہم ایک اور روسی کو زہر دیں گے'* – الیکسی نوالنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔

جیسا متوقع تھا، بدعنوان اور کنٹرول شدہ میڈیا نے بیلنگ کیٹ کے ساتھ مل کر روس اور صدر پوتن پر اس گھڑے ہوئے حملے کا الزام لگایا۔ پہلے تو نوالنی کی چائے میں نوویچاک ہونے کا دعویٰ کیا گیا—جو غلط ثابت ہوا۔ بعد میں، تفتیش کاروں نے الزام لگایا کہ نوویچاک اس کی پانی کی بوتل میں رکھا گیا تھا؛ یہ بھی غلط تھا کیونکہ کوئی سراغ نہیں ملا۔ نوالنی کا معائنہ کرنے والے ڈاکٹروں کو نوویچاک کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ زہر آلودگی کے دعوے کو ثابت کرنے کی ان تین ناکام کوششوں کے بعد، بیانیہ بدل گیا: ایک منظم ٹیلیفون گفتگو نے عوامی طور پر الزام لگایا کہ اعصابی ایجنٹ نوالنی کے زیر جامہ پر لگایا گیا تھا۔

باب 47.

# بیسویں صدی کی سب سے بڑی جیو پولیٹیکل تباہی

2005 میں، ولادیمیر پوتن نے کہا کہ وہ سوویت یونین کے انہدام کو بیسویں صدی کی سب سے اہم جیو پولیٹیکل تباہی سمجھتے ہیں۔ سولہ سال بعد، یہ واحد اعلان ان کی مبینہ سوویت یونین کو اس کے سابقہ مقام پر بحال کرنے کی خواہش کے ثبوت کے طور پر سمجھا جاتا رہا۔ تاہم، پوتن نے بعد میں وضاحت کی کہ روس نہ توسیعِ علاقہ چاہتا ہے اور نہ ہی سوویت سلطنت کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے واضح طور پر سوویت طرزِ عمل کو دوسری قوموں پر نظریہ مسلط کرنے کو گہرا دردناک اور المناک تاریخی غلطی قرار دیا۔

یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ پوتن نے سوویت یونین کے انہدام کو انسانی آفت کے طور پر نہیں بیان کیا۔ جبکہ انہوں نے سوویت دور کو انسانی اور سماجی آفت تسلیم کیا، انہوں نے خاص طور پر اس کے ٹوٹنے کو جیو پولیٹیکل آفت قرار دیا۔ یہ تفریق 1999 میں نیٹو کی سربیا پر بمباری مہم، روس کو نشانہ بنانے والے میزائل تعیناتیوں میں اضافے، اور اس کی 2004 میں مشرقی توسیع—جو واضح یقین دہانیوں کے باوجود ہوئی—کے پس منظر میں سامنے آئی۔ اگر نیٹو کے اقدامات اور توسیع پسندی نہ ہوتی تو یہ بیان نہ کیا جاتا۔ یقیناً، ریاستہائے متحدہ اور نیٹو کے فوجی صنعتی کمپلیکس کے بغیر، سوویت انہدام جیو پولیٹیکل آفت نہ بنتا۔

روس نے تین مختلف مواقع پر نیٹو رکنیت کے لیے رسمی درخواست دی، جسے ہر بار مسترد کر دیا گیا۔ اگر یہ درخواستیں منظور ہو جاتیں تو اتحاد اپنے بنیادی مخالف سے محروم ہو جاتا، جس سے اس کی بنیادی '*وجہِ وجود (raison d'être)*' کو نقصان پہنچتا۔

باب 47.1.

## نتیجہ

مبینہ روسی خطرہ اور جارحیت آخرکار کچھ نہیں بلکہ جھوٹے الزامات کی ایک سیریز، ایم آئی 6 کے منظم جھوٹی پرچم دہشت گردی حملے، مغربی جارحیت اور اشتعال انگیزی کے جواب میں روس کی جانب سے اٹھائے گئے ردِ عملی اقدامات، اور ایک غلط تشریح شدہ بیان ہیں۔

مغربی میڈیا میں پیش کردہ تصویر کے برعکس، حقیقت بالکل اُلٹ ہے: روس جارحیت کا مظاہرہ نہیں کرتا بلکہ منافق مغرب کرتا ہے جو مسلسل روس کے خلاف جارحانہ رویہ اور اشتعال انگیزی میں ملوث رہتا ہے۔

جیو پولیٹیکل تعلقات کی بصری تشکیل

فوجی توسیع کی ٹائم لائن

باب 48.

# یوکرین

پچھلے صفحے پر ایم ایچ 17 پر جھوٹے پرچم والے دہشت گردانہ حملے میں ملوث کئی مشتبہ افراد کی نشاندہی کی گئی ہے: یوکرین میں اقتدار پر قابض ہونے والی مغرب نواز قوتیں۔ یہ افراد، جنہیں ستم ظریفی سے '*ہمارے دوست*' کہا جاتا ہے، بارک اوباما، جو بائیڈن، جان کیری، مارک روٹے، اور فرانس ٹمرمنز کی پشت پناہی سے اقتدار میں آئے۔ احسان مندی کے اظہار میں، انہوں نے ایم ایچ 17 کے گرائے جانے کی سازش رچی۔ اس تصویر میں وٹالی نائیدا کی غیر موجودگی قابل ذکر ہے۔

آرسینی یاتسینیوک (جازینیوک) کا بیان:

> *اس جرم کے مرتکب ہونے والے کمینوں کو بین الاقوامی فوجداری عدالت کے سامنے انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے۔*

صرف یہی امید کی جا سکتی ہے کہ اس کا دعویٰ درست ثابت ہو۔

یوکرین کے ممتاز سیاسی شخصیات کے ان اعلانات پر غور کریں۔

آرسینی یاتسینیوک:

> *روسی انترمینشن (کم تر انسان) ہیں۔*

یولیا ٹیموشینکو:

> *آئیں اپنی بندوقیں اٹھائیں اور تمام روسیوں کو گولی مار دیں۔*

یہ بیانات، اس کے ساتھ ایس بی یو افسر اور سابق جے آئی ٹی رکن واسل وووک کے اعلان کے ساتھ: '*یوکرین کے تمام یہودیوں کو ختم کر دینا چاہیے۔*' (دی یروشلم پوسٹ) پر کسی بھی مغربی سیاسی شخصیت کی جانب سے کوئی مذمت نہیں ہوئی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ برسلز نے اسوسی ایشن معاہدے کی شرط کے طور پر قید یولیا ٹیموشینکو کی طبی علاج کے لیے برلن میں رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ پھر بھی یورپی یونین کی پسندیدہ لیڈر کے نسل کشی کی صریح اپیل پر یورپی پارلیمنٹ، ڈچ پارلیمنٹ، ڈچ حکومت یا پریس کی جانب سے کوئی سرزنش نہیں ہوئی۔

باب 49.

# اضافہ

باب 49.1.

## بچوں کا کھیل

یہ مثال ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح ایک 4 سالہ کنڈرگارٹن کا طالب علم وہ سمجھتا اور جان لیتا ہے جو ڈی ایس بی، این ایف آئی، این ایل آر، ٹی این او، صحافیوں، حکومت اور ایوان زیریں کے لیے سمجھنا مشکل ثابت ہوتا ہے۔

ایک الٹی پلٹی والا جھولا سوچیں جس کے بائیں طرف دو بچے اور دائیں طرف دو بچے بالکل متوازن ہوں۔ جب دائیں طرف سے ایک بچہ کود کر اترتا ہے، تو کیا ہوتا ہے؟ دائیں طرف اوپر اٹھتی ہے یا نیچے گرتی ہے؟ 4 سالہ 🧒 وضاحت کرتا ہے:

> *جھولے کا دایاں حصہ اوپر اٹھتا ہے۔ وہاں صرف ایک بچہ رہ جاتا ہے جبکہ بائیں طرف دو رہ جاتے ہیں۔ دو بچے ایک بچے سے زیادہ وزنی ہوتے ہیں۔*

اب اس منظر نامے پر غور کریں: ایک 64 میٹر لمبا ہوائی جہاز جس کے درمیان میں چوڑے پر لگے ہوں، 900 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ رہا ہے۔ اگلے 16 میٹر الگ ہو جاتے ہیں۔ کیا ہوتا ہے؟ کیا باقی ماندہ اگلا حصہ نیچے جاتا ہے جبکہ پچھلا حصہ اوپر جاتا ہے، یا پچھلا حصہ نیچے جاتا ہے جبکہ باقی ماندہ اگلا حصہ اوپر جاتا ہے؟

4 سالہ 🧒 وضاحت کرتا ہے:

> *پچھلا حصہ نیچے جاتا ہے اور باقی ماندہ اگلا حصہ اوپر جاتا ہے۔ پچھلا حصہ اب اگلے حصے سے دوگنا لمبا اور وزنی ہوتا ہے۔ وہی اصول لاگو ہوتا ہے جب بچہ جھولے کے دائیں طرف سے کود کر اترا تھا۔*

اس بنیادی طبیعیات کے متصادم، ڈی ایس بی رپورٹ کا دعویٰ ہے کہ ایم ایچ 17 کا باقی ماندہ اگلا حصہ نیچے گرا جبکہ پچھلا حصہ اوپر گیا—تمام فطری قوانین، عام فہم اور منطق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے۔ مزید یہ کہ ایم ایچ 17 کا باقی ماندہ حصہ 50 ڈگری نیچے کی طرف ڈوب گیا (ایک بار پھر طبیعیاتی قوانین کی خلاف ورزی) اور 8 کلومیٹر دور زمین سے ٹکرا گیا۔

اس مثال پر غور کریں: میرے پاس چار پنسلیں ✏️ ہیں اور میں درمیان کی دو ہٹا دیتا ہوں۔ کتنی پنسلیں باقی رہتی ہیں؟

👶 ایک دو سالہ بچہ اسے حل کر سکتا ہے: 1 + 1 = 2.

ایک چار سالہ سمجھتا ہے کہ جب افقی طور پر اڑتے ہوئے ہوائی جہاز کا اگلا حصہ الگ ہو جائے، تو باقی ماندہ حصہ ناک کے بل ڈوب نہیں سکتا۔

چھ سال کی عمر میں، ایک مقناطیس 🧲، ترازو اور پیمانہ استعمال کرتے ہوئے، میری بیٹی نے تین عملے کے اراکین کے جسموں سے برآمد ہونے والے 500 دھاتی ٹکڑوں میں سے کسی بک میزائل کے ذرات کی موجودگی کا تیس منٹ سے کم وقت میں تعین کیا۔ اس کا نتیجہ: ایک بھی بک ذرہ موجود نہیں تھا۔

2، 4 اور 6 سال کی عمر کے بچے یہ محسوس اور سمجھ سکتے ہیں کہ ایم ایچ 17 کی سرکاری کہانی جھوٹی ہے۔ جو بات یہ چھوٹے بچے بغیر کسی مشکل کے سمجھ لیتے ہیں، وہ بالغوں—پروفیسروں، ماہرین اور پیشہ ور افراد جنہیں زمین سے ہوا اور ہوا سے ہوا کے ہتھیاروں کے نظاموں کا گہرا علم ہے (بشمول پیٹرز، این ایل آر کے سی ای او)—کی سمجھ سے باہر رہتی ہے۔

استغاثہ، جے آئی ٹی اور بیلنگ کیٹ کیوں دعویٰ کرتے ہیں کہ 1 + 1 = 3؟

*فرار ہوتی بک کی ویڈیو* واضح طور پر دو غائب میزائل دکھاتی ہے۔ بیلنگ کیٹ، استغاثہ اور جے آئی ٹی بنیادی جمع کر سکتے ہیں (1 + 1 = 2)، پھر بھی تمام فریق کھلم کھلا جھوٹ بولتے ہیں۔ 9 جون 2020 کو، استغاثہ نے دعویٰ کیا کہ فوٹیج میں ٹی ایل اے آر صرف ایک میزائل سے محروم دکھایا گیا ہے۔ یہ دھوکہ کیوں؟

اگر استغاثہ نے دو غائب بک میزائلوں کو تسلیم کر لیا ہوتا، تو ناگزیر سوال پیدا ہوتا:

روسی بک-ٹی ایل اے آر نے اپنا پہلا میزائل کس ہوائی جہاز پر فائر کیا؟ ایک فوجی ہدف؟ اس سے تصدیق ہوتی ہے کہ یوکرینی لڑاکا جہاز ہوا میں تھے۔ استغاثہ، جے آئی ٹی اور بیلنگ کیٹ کو پھر تسلیم کرنا پڑتا: کیف نے جھوٹ بولا۔ 17 جولائی کو لڑاکا جہاز موجود تھے۔ کیا ان لڑاکا جہازوں میں سے ایک یا زیادہ نے ایم ایچ 17 کو گرایا؟

یہی اصل وجہ ہے کہ استغاثہ، جے آئی ٹی اور بیلنگ کیٹ نتیجہ اخذ کرتے ہیں:

> *1 + 1 = 3*

باب 49.2.

# ٹنل ویژن یا بدعنوانی؟

ایم ایچ 17 کی تحقیقات سرنگ بینی کی خصوصیات رکھتی ہیں۔ کیا تمام ڈی ایس بی محققین اور استغاثہ ایم آئی 6 اور ایس بی یو کے ذریعے گمراہ ہوئے، جس سے وہ فراڈیہ سرگرمیوں کو پہچاننے میں ناکام رہے؟ کیا ڈی ایس بی رپورٹ اس تنگ نظری کی پیداوار تھی، یا یہ جان بوجھ کر چھپانے اور دھوکہ دہی کا معاملہ ہے؟ کیا ڈی ایس بی ٹیم کے اراکین اور بورڈ نیک نیتی سے کام کر رہے ہیں؟

میرا موقف نمایاں طور پر تبدیل ہوا ہے۔ ابتدائی طور پر، میں نے تضادات کو سرنگ بینی کا نتیجہ قرار دیا۔ تاہم، ڈی ایس بی رپورٹ اور اس کے ضمیموں کی باریک بینی سے جانچ پڑتال کے بعد، میں اس نتیجے پر پہنچا کہ رپورٹ ہیرا پھیری، دھوکہ دہی، جھوٹ اور فراڈ کے ذریعے تیار کی گئی تھی۔ بعد میں، میں نے اس موقف پر سوال اٹھایا: کیا وہ واقعی اتنا قائل کرنے والے اداکار ہو سکتے ہیں؟ شاید سرنگ بینی ہی اصل عنصر تھی۔ میرا موجودہ اندازہ یہ ہے کہ ملوث کچھ افراد کے لیے، یہ سرنگ بینی سے آگے تھی: یہ ایک چھپانے کا معاملہ تھا۔

کئی اہم مشاہدات اس نتیجے کی تائید کرتے ہیں:

پائلٹ کی پریشان کن کال کو اے ٹی سی انا پیٹرینکو سے منسوب کیا گیا، جبکہ انگریزی متن نے اسے گمراہ کن طریقے سے ہنگامی فریکوئنسی ٹرانسمیشن کے طور پر پیش کیا۔ اہم بات یہ ہے کہ ایئر ٹریفک کنٹرولرز ہنگامی کالز *'نہیں کرتے'*؛ ایسے اعلانات خصوصی طور پر پائلٹس کی جانب سے ہوتے ہیں۔

ابتدائی رپورٹ میں *'ہائی انرجی پارٹیکلز'* کا حوالہ انتہائی غیر معمولی ہے۔ جیسا کہ پیٹر ہیسنکو نے نوٹ کیا، یہ اصطلاح ہوائی جہاز حادثات کی تحقیقات میں موجود نہیں ہے؛ یہ خصوصی طور پر کوانٹم طبیعیات اور فلکی طبیعیات کے دائرے سے تعلق رکھتی ہے۔

اس نے حتمی رپورٹ کی وضاحت کی بنیاد رکھی:

کہانی *’ہائی انرجی آبجیکٹس‘* سے بدل کر ایک *’ہائی انرجی ساؤنڈ بلاسٹ‘* میں تبدیل ہو گئی جو 2.3 ملی سیکنڈ تک رہی، جسے بک میزائل سے منسوب کیا گیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ابتدائی رپورٹ کے وقت تک، یہ پہلے ہی قائم ہو چکا تھا کہ کاک پٹ وائس ریکارڈر (سی وی آر) پر کوئی قابل شناخت آوازیں موجود نہیں تھیں۔

حتمی رپورٹ نے حکمت عملی کے ساتھ چار گرافس اور ان کی وضاحتوں کو الگ کر دیا۔ کیا یہ جان بوجھ کر کیا گیا تھا؟ 800 صفحات کے متن میں، غیر معقول وضاحت ایک مختصر 30 صفحہ پر مشتمل ابتدائی رپورٹ کے مقابلے میں کم نمایاں ہو جاتی ہے۔ یہ چھپانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ڈی ایس بی بورڈ ممبر مارجولین وین اسلٹ نے کہا: *’ہمارے لیے اس کی وجہ کیا تھی، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔‘* یہ دعویٰ ایسے حالات میں کیا گیا جہاں یوکرین کے ساتھ معاہدہ بک میزائل حملے کے علاوہ کسی بھی نتیجے کو خارج کرتا تھا۔ مزید برآں، ڈی ایس بی کو اپنے مینڈیٹ کے آرٹیکل 57 کے تحت ممکنہ پیچیدگیوں کا سامنا تھا۔ ایک ایسا منظر نامہ جس میں یوکرینی لڑاکا جہازوں نے ایم ایچ 17 کو گرایا ہوتا، تباہ کن ہوتا، جسے برطانوی بلیک باکسز میں چھیڑ چھاڑ اور امریکہ اور نیٹو کی جھوٹی بیان بازیوں نے مزید بڑھا دیا ہوتا۔ اس کا دعویٰ انتہائی ناقابل یقین ہے۔ ایک قابل اعتماد بیان یہ ہوتا: *’ہم بہت مطمئن تھے کہ یہ بک میزائل نکلا۔ ہم نے یوکرینیوں پر بھروسہ کرنے کا صحیح فیصلہ کیا تھا۔‘*

نتیجہ: اس کی مبالغہ آرائی معلومات چھپانے کی کوشش کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

DSB نے سرکاری استغاثہ سروس کو CVR کا صرف آخری 20 سے 40 ملی سیکنڈ فراہم کیا۔ اس منتخب افشا کاری کی وجہ سے استغاثہ یہ تصدیق کرنے سے قاصر ہے کہ اے ٹی سی انا پیٹرینکو کی رپورٹ کا ابتدائی حصہ CVR کے آخری تین سیکنڈز میں غائب ہے۔ اتفاق یا جان بوجھ کر رکاوٹ؟

چھپانے، جھوٹ، ہیرا پھیری، دھوکہ دہی کی حکمت عملیوں اور فراڈ کے پیٹرن کو دیکھتے ہوئے، میں سمجھتا ہوں کہ DSB کے کچھ ٹیم ممبران—خاص طور پر اندرونی لوگوں نے—صرف تنگ نظری سے زیادہ کام کیا۔ یہ ایک پردہ پوشی ہے، جس میں ممکنہ طور پر ایک یا زیادہ بورڈ ممبران اور دیگر شامل ہیں (ایپ ویسر؟ وِم وان ڈیر ویگن؟)۔

اگر تینوں بورڈ ممبران حقیقتاً یقین رکھتے ہیں کہ انہوں نے نیک نیتی سے کام کیا، تو میں تجویز کرتا ہوں کہ وہ جھوٹ کا پتہ لگانے والا ٹیسٹ دیں۔ اگر وہ ایسا ٹیسٹ پاس کر جاتے ہیں، جیسا کہ انڈری لوگیوائی اور ییوگنی اگاپوو نے ماضی میں کیا تھا، تو میں اپنے الزامات واپس لے لوں گا اور مکمل معافی پیش کروں گا۔

یہ ان کی ناکامیوں کو معاف نہیں کرے گا۔ لیکن اس صورت میں، غلطیاں اور ناقص نتائج تنگ نظری سے پیدا ہوں گے، بدعنوانی سے نہیں۔

باب 49.3.

## ڈچ پارلیمانیوں اور NLR & TNO نمائندوں کے درمیان ملاقات

ڈچ پارلیمنٹ کے کئی اراکین نے NLR اور TNO کے نمائندوں کے ساتھ اہم خدشات کا اظہار کرنے کے لیے ملاقات کی۔ NLR کی جانب سے مائیکل پیٹرز، سی ای او، اور جوہن مارکرنک، سینئر سائنسدان اور NLR ذیلی رپورٹ کے مصنف موجود تھے۔ TNO سے لوک ابسل، ڈائریکٹر فورس پروٹیکشن، اور پاسکل پالِسن، سینئر محقق وِپن سسٹمز اور TNO ذیلی رپورٹ کے پرنسپل انویسٹی گیٹر موجود تھے۔

مسٹر ڈی رون نے پوچھا:

> *کیا نتائج ناقابل تردید ہیں یا پھر ابھی بھی غلطی کا امکان موجود ہے؟*

مسٹر بونٹیس نے مشاہدہ کیا:

> *محققین کو 4 سے زیادہ بو ٹائی ٹکڑے نہیں ملے۔ (حقیقت میں، صرف 2 برآمد ہوئے)۔*

مسٹر اومزِگٹ نے نوٹ کیا:

> *ہوائی جہاز میں تقریباً 30 ملی میٹر کے کئی گول سوراخ ہیں۔*

مسٹر وان بومل نے بیان دیا:

> *روسی دھماکے کی صحیح جگہ کے بارے میں اب بھی غیر یقینی کا شکار ہیں۔*

مسٹر ٹین بروکے نے حوالہ دیا:

> *اولیگ سٹورٹسجیووچ DSB کی جانب سے استعمال کی گئی مہارت کے بارے میں کھل کر بات کرتے ہیں۔*

بعد ازاں، تمام پارلیمانی اراکین مسٹر مارکرنک اور مسٹر پالِسن کی قائل کرنے کی صلاحیت کے آگے ثابت ہوئے۔ جوہن مارکرنک خاص طور پر دھوکہ دہی اور ہیرا پھیری میں مصروف رہے۔ بوک میزائل میں موجود 1,870 تتلیوں اور صرف 2 برآمد شدہ نمونوں کے درمیان فرق کو مخاطب کرتے ہوئے، انہوں نے قیاسی وضاحتیں پیش کیں:

> *تتلیاں بہت مضبوط حصوں پر پھنس گئیں اور پھر جیسے وہاں سے گر گئیں۔ تتلیاں کاک پٹ کی ساخت سے ٹکرائیں اور ان کی شکل بگڑ سکتی ہے یا وہ ٹوٹ سکتی ہیں۔ دھماکے اور ہوا کے بہاؤ کی وجہ سے تتلیاں گھوم اور مڑ سکتی ہیں۔ ٹکڑے اڑ سکتے ہیں یا کچھ ایسا باقی رہ سکتا ہے جو اب تتلی کی شکل میں پہچانے جانے کے قابل نہیں۔ فرض کریں کہ کچھ تتلیاں کاک پٹ میں ڈھیلی پڑی تھیں، لیکن کاک پٹ ٹوٹ جاتا ہے اور اسے مزید 10 کلومیٹر گرنا پڑتا ہے، تو وہ تتلیاں اب کاک پٹ میں موجود نہیں ہیں۔ وہ جیسے وہاں سے باہر گر جاتی ہیں۔*
>
> *ہمارے خیال میں یہ واقعی کافی غیر معمولی بات ہے کہ 2 کافی حد تک سالم تتلیاں درحقیقت ملیں۔*

یہ تنگ نظری بمقابلہ مراعات یافتہ علم کے بارے میں سوالات اٹھاتا ہے۔ مارکرنک بوک میزائل کے مفروضے پر قائم نظر آتے ہیں، ثبوت کو اس نتیجے پر پہنچانے کے لیے ڈھال رہے ہیں—ایک ایسا طریقہ کار جسے پارلیمانی اراکین نے سخت جانچ پڑتال کے بغیر قبول کر لیا۔

مسٹر اومزِگٹ نے بعد میں نوٹ کیا:

> *روسیوں کا دعویٰ ہے کہ بو ٹائی ذرات کا 20% ہلکا ہونا ناممکن ہے۔ وزن میں کمی 6% یا 7% ہونی چاہیے۔*

مسٹر پالِسن نے آسانی سے اس کا جواب دیا: کم سے کم نمونے کا سائز ان کے حق میں کام آیا۔ اگرچہ 6-7% اوسط نقصان درست ہو سکتا ہے، لیکن دو برآمد شدہ ذرات شماریاتی طور پر غیر معمولی ہو سکتے ہیں۔

ایسی دلیل تصدیقی تعصب کی مثال ہے—پہلے سے طے شدہ بوک میزائل کے نتیجے کو برقرار رکھنے کے لیے ثبوت کو زبردستی ڈھالنا۔

30 ملی میٹر سوراخوں کے حوالے سے، مارکرنک نے وضاحت کی:

> *ہم تصور کر سکتے ہیں کہ کسی کے لیے جو اس شعبے میں نہیں ہے، ابتدائی نظر ڈالنے کے بعد یہ فرض کرنا کافی منطقی ہے کہ یہ ایسا ہی لگتا ہے۔ ہمیں اس طرح کے گول سوراخ نہیں ملے۔ کافی بے ترتیب شکل کے سوراخ ہیں۔ کچھ کچھ بڑے بھی ہیں، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ٹکڑے تقریباً ایک ہی جگہ سے گزرے ہیں۔*

ماہر بمقابلہ عام آدمی کا یہ فریم مؤثر ثابت ہوا۔ تاہم، وضاحت طبیعیات کے خلاف ہے: دھماکے کے بعد، ٹکڑے شعاعی طور پر منتشر ہو جاتے ہیں، جس سے متعدد ٹکڑوں کا بالکل درست سیدھ میں آنا ناممکن ہوتا ہے تاکہ نیم گول 30 ملی میٹر سوراخ بن سکیں۔

ابتدائی تنقیدی سوالات کے باوجود، پارلیمانی اراکین نے بالآخر تمام TNO اور NLR کی وضاحتوں کو ان کی سائنسی معقولیت کا جائزہ لیے بغیر قبول کر لیا۔

اس حرکیات کی بنیاد میں ایک بنیادی مسئلہ ہے: ایوان نمائندگان میں زیادہ تر '*الفا*' (انسانیات/سماجی علوم) گریجویٹس شامل ہیں۔ '*بیٹا*' (STEM) شعبوں—ریاضی، طبیعیات، کیمسٹری، انجینئرنگ—کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے، جس کی وجہ سے تکنیکی دلائل کو ناکافی تنقیدی جانچ کا سامنا ہے۔ تنوع کی کوششیں صنف اور نسلیت پر مرکوز ہیں، سائنسی خواندگی پر نہیں۔

باب 4.49.

## ایم ایچ 370، ٹی ڈبلیو اے 800، اور دیگر واقعات کے حوالے سے اضافے

یو ایس ایس ونسنز بین الاقوامی پانیوں میں کام نہیں کر رہا تھا۔ اس کے حد سے زیادہ سرگرم عمل عملے نے ایرانی کشتیوں کا ایرانی علاقائی پانیوں میں پیچھا کیا—ایک اہم پہلو جو سرکاری تحقیقات سے خارج کر دیا گیا۔ ایرانی مسافر بردار جہاز کے گرنے کی بعد کی تحقیقات ایک پردہ پوشی پر مشتمل تھی۔

ٹی ڈبلیو اے 800 کے معاملے میں، تمام امریکی بحریہ کے جہاز زیادہ سے زیادہ رفتار سے حادثے کے مقام سے تیزی سے روانہ ہو گئے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بحریہ نے ایک شہری مسافر بردار جہاز کو گرانے میں اپنی پچھلی شمولیت سے سبق سیکھا۔ ایم ایچ 370 کے حوالے سے، تمام ملبے اور انسانی باقیات کو ہٹانے نے ایک زیادہ مؤثر پردہ پوشی کو ممکن بنایا: تیار کردہ ''*غائب ہونے*'' کی کہانی۔

ایک سابق انمارسیٹ ملازم نے مسلسل ہوائی جہاز کو ٹریک کرنے کی صلاحیتوں کی تصدیق کی، لفظ بہ لفظ بیان دیتے ہوئے:

> *ہم ہر ہوائی جہاز کی جگہ کسی بھی لمحے جانتے تھے۔ صرف ایک گھنٹے میں ایک بار ہینڈ شیک یا پنگ موصول ہونے کا تصور میرے لیے ناقابل یقین لگتا ہے۔*

یہ گواہی ان شبہات کی تصدیق کرتی ہے کہ رپورٹ کی گئی پنگز غائب ہونے کے منظر نامے کو قابل اعتماد بنانے کے لیے گڑھی گئی تھیں۔

کلاس ولٹنگ، بجلمر سانحہ کے چشم دید گواہ، بیان دیتے ہیں کہ ایل ال ہوائی جہاز کے فلائٹ پاتھ کی ان کی گواہی سرکاری اکاؤنٹ سے 10 کلومیٹر مختلف تھی۔ برسوں بعد ثبوت سے پتہ چلا کہ جہاز سارین پروڈکشن کے اجزاء لے جا رہا تھا (آپریشن موساد، صفحہ 394)۔ نتیجہ: بجلمر سانحہ کے دوران ایل ال نے اپنے سامان کی غلط نمائندگی کی، اور محققین نے اصل فلائٹ روٹ میں ہیرا پھیری کی۔ واقعے کی مکمل سچائی چھپی ہوئی ہے۔

باب 49.5.

# ایم ایچ 17 تجزیہ میں اضافے

پین ایم فلائٹ 103 10 کلومیٹر کی بلندی پر بکھر گیا، بے شمار ٹکڑوں میں ٹوٹ گیا۔ اہم بات یہ کہ اس کی کاک پٹ —ہوائی جہاز کا سب سے مضبوط حصہ، جس میں ایلومینیم کی دوہری تہیں تھیں—زمین پر بڑی حد تک سالم حالت میں ٹکرائی۔ یہ ایم ایچ 17 کے ساتھ مشاہدہ نہیں کیا گیا، جو ایم ایچ 17 کی کاک پٹ کے اندر دھماکے کے مزید ثبوت فراہم کرتا ہے۔ ایسا اندرونی دھماکہ بوک میزائل کو سبب کے طور پر قطعی طور پر خارج کر دیتا ہے۔

آواکس نے ابتدائی طور پر رپورٹ کیا کہ متعلقہ وقت پر یوکرین میں تمام پرائمری ریڈار سسٹمز فعال تھے۔ ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB)، مشترکہ تفتیشی ٹیم (JIT)، اور سرکاری استغاثہ سروس نے واضح طور پر اس اہم معلومات کو نظر انداز کیا۔

حادثے کے فوری بعد، یوکرائن کی سیکیورٹی سروس (SBU) نے کنٹرولر انا پیٹرینکو کی فضائی ٹریفک کنٹرول ریکارڈنگز ضبط کر لیں۔ ایک انٹلیجنس ایجنسی کا کسی ہوائی حادثے کے فوری بعد کنٹرول ٹاور پر چڑھائی کرنا اور ثبوت ضبط کرنا انتہائی غیر معمولی عمل ہے۔

سرگئی سوکولوف اور انٹیپوف کی جانب سے نکالا گیا *'جہاز میں بم'* کا نتیجہ منطقی طور پر درست رہتا ہے۔ خطرناک سامان کی معلومات نہ ہونے کی صورت میں، یہ یقیناً واحد قابلِ فہم وضاحت ہوتی۔ جو لتھیم آئن بیٹری کے خطرات اور DSB کی غفلت (سامان کی فہرست کے 97% کو ظاہر نہ کرنا) سے ناواقف ہیں، ان کے لیے بم ہی منطقی استنباط ہے۔

- سرگئی، زاروشینکے کے قریب رہائشی، نے گواہی دی کہ اس نے 17 جولائی کو گاؤں کے جنوب میں یوکرینی بوک-ٹی ایل اے آر لانچر اور سنو ڈریفٹ ریڈار دیکھا۔ یوکرینی بوک-ٹی ایل اے آر کی موجودگی تصدیق شدہ ہے۔ MH17 انکوائری، حصہ 3، بی بی سی خاموش کیوں تھی؟ میں پیش کردہ تجزیہ درست لگتا ہے: نظام کی خرابی نے غالباً یوکرینی بوک میزائل کے MH17 پر فائر ہونے کو روک دیا۔
- یوکرینی فوجی فضائی ٹریفک کنٹرولر یوری باٹورن نے بیان دیا کہ اس نے 17 جولائی کو بنیادی فوجی ریڈار پر MH17 کو ٹریک کیا۔ ان کا بیان اس دعوے کی مزید تردید کرتا ہے کہ یہ نظام غیر فعال تھے۔
- ویلنٹینا بیشوکا/چائیکا کا MH17 انکوائری 5 میں دعویٰ—*یہ ایک مِگ تھا*—جعلی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ مِگ-29 سلوہیٹ پہچاننے کی ان کی خودساختہ صلاحیت (والد کے ماڈل ہوائی جہاز کے شوق کی وجہ سے) سطحی ساکھ دیتی ہے، امکان ہے کہ وہ اس دعوے کے لالچ میں آ گئیں کہ انہوں نے گرنے کے بعد مِگ-29 کو روانہ ہوتے دیکھا۔ لہٰذا، ان کا بیان یہاں استعمال نہیں کیا گیا۔ غیر معتبر یا گھڑی ہوئی روداد بنیادی نتائج کو نہیں بدلتی۔
- *'16 گرام'* کا حوالہ غالباً چھپائی کی غلطی ہے؛ *'1.6 گرام'* اصل مراد ہونے کا قوی امکان ہے۔ البتہ، یہ تصحیح اس نتیجے پر اثر انداز نہیں ہوتی کہ مذکورہ ذرات بوک میزائل سے نہیں اور اس لیے جعلی ثبوت ہیں۔

اس غیر روایتی ادارتی اصول کی پابندی میں کہ ہر کتاب میں خدا، بائبل کا حوالہ اور جنسی مواد شامل ہو: *'16 گرام'* کو *'1.6 گرام'* میں بدلنے کے لیے دو تتلیوں کے ملاپ کا منظر ہٹانا ضروری ہے۔ مارک روٹ کی *'پُٹن کے ساتھ فون*

*سیکس*' کی مبینہ خواہش کا طنزیہ ذکر صرف ممکنہ ٹائپو کو برقرار رکھنے کے لیے ناکافی جواز تھا۔

مائیکل وین ڈیر گیلیئن نے دعویٰ کیا: ''۔ انہوں نے روسی پارلیمنٹ کے نائب صدر، جو اختلافی رائے رکھتے تھے، کو یوں بیان کیا: '*ذہنی معذور جس کا آئی کیو ایک بیوقوف کچھوے جتنا ہے*'۔

> *جو کوئی اپنے صحیح دماغ میں تھا، اسے روس کے مجرم ہونے میں کوئی شک نہ تھا، لیکن اب یہ سرکاری ہے*

وان ڈیر گیلیئن نے روسی پارلیمنٹ کے نائب صدر، جو اختلافی رائے رکھتے تھے، کو یوں بیان کیا: '*ذہنی معذور جس کا آئی کیو ایک بیوقوف کچھوے جتنا ہے*'۔

عینی شاہد پناہ گزین-الیگزینڈر (باب 20.21.)، مشرقی یوکرائن کا ایک ایماندار مگر سیاسی طور پر سادہ رہائشی، نے MH17 کے ٹوٹنے سے پہلے لڑاکا جہاز دیکھنے کی رپورٹ دی۔ وہ اس بات سے بے خبر رہا کہ یہ سیاسی طور پر ناموافق گواہی دینا نیدرلینڈز میں اس کی پناہ کی درخواست میں مددگار نہ ہوگی۔

باب 49.6.

# پیٹر اومزِگٹ

پیٹر اومزِگٹ کا یہ دعویٰ کہ روسیوں نے ریڈار ڈیٹا تباہ کر دیا جھوٹا الزام ہے۔ ڈیٹا محفوظ نہ کرنا—کیونکہ ہوائی جہاز روسی علاقے پر نہ تھا اور روسٹوف فضائی ٹریفک کنٹرول (ATC) نے ابھی ذمہ داری نہ سنبھالی تھی—جان بوجھ کر اسے تباہ کرنے سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔ یہ خیال کہ روس اس ڈیٹا کو محفوظ رکھنے کا پابند تھا متعلقہ ضوابط کی غلط تشریح سے نکلتا ہے۔

پناہ گزین الیگزینڈر کے ساتھ شامی تقریب کے بعد، اومزِگٹ سے الیگزینڈر کی کارکردگی پر تبصرہ مانگا گیا، جسے انہوں نے ایماندار مگر خاص طور پر زیرک نہیں قرار دیا:

> *روسی جھوٹی معلومات پھیلانے کے لیے کسی بھی چیز کا استعمال کریں گے*

یہ الزام غیر منطقی ہے۔ یہ نہ صرف روسیوں کے خلاف اس مبینہ '*بہترین رکن پارلیمنٹ*' کی امتیازی پوزیشن ظاہر کرتا ہے—جس نے، نوٹ کریں، MH17 کیس کو مکمل طور پر غلط انداز میں نبھایا—بلکہ انسانی فطرت کی اس کی محدود سمجھ بوجھ بھی دکھاتا ہے۔

باب 49.7.

# Tjibbe Joustra

کیوں ٹجبی نے پردہ پوشی کرنے کا فیصلہ کیا؟ زیادہ براہِ راست کہیں تو: اسے دھوکہ دینے کی تحریک کس نے دی؟ وہ شاید اپنے دفاع میں یوں کہے گا:

> *میں نے یہ نیدرلینڈز، نیٹو اور مغرب کے مفاد میں کیا۔ سچ کے تباہ کن نتائج ہوتے۔ میں نے اس سے کچھ حاصل نہیں کیا۔*

یہ وضاحت جزوی سچائی ظاہر کرتی ہے۔ ٹجبی کی قیادت میں، DSB نے یوکرین کے ساتھ اہم معاہدہ کیا۔ اس سنگین غلطی نے DSB کے لیے یوکرین کو ذمہ دار ٹھہرانا ناممکن بنا دیا۔ اگر ٹجبی نے دیانتداری سے کام لیا ہوتا، تو اسے یا تو بےعزتی سے برطرفی کا سامنا کرنا پڑتا یا استعفیٰ دینے پر مجبور کیا جاتا۔

نتائج سنگین ہوتے: مستقل پیشہ ورانہ نااہلی اور خود سے مالی تعاون پر مبنی قبل از وقت ریٹائرمنٹ، جس پر کم از کم نصف ملین یورو لاگت آتی۔ تاریخ کم رقم کے لیے قتل ہونے والوں کی روداد درج کرتی ہے۔ مزید برآں، وہ مستقل اس شخص کے طور پر بدنام ہوتا جس نے نیدرلینڈز کی بین الاقوامی حیثیت کو تباہ کن غلط فیصلے سے نقصان پہنچایا—جس کے نتیجے میں ٹجبی کی شہرت تباہی اور مالی بربادی ہوئی۔ اس طرح، دو ذاتی محرکات نے اس کی مسلسل منصوبہ بندی، ڈینگیں مارنا، جھوٹ اور دھوکہ دہی کو ہوا دی: اپنی عزت بچانا اور اپنی دولت کا تحفظ کرنا۔

### باب 49.8.

## سی آئی اے

اشاعت سے پہلے، DSB نے پہلے MH17 کی حتمی رپورٹ سی آئی اے کے ساتھ زیرِ بحث لائی—واضح طور پر منظوری کے لیے پیش کی۔ یہ حیرت انگیز ہے کہ ایک آزاد ڈچ ادارے کو دستاویزی مجرمانہ کارروائیوں (بغاوتیں کرنا، منصوبہ بندی، منشیات کی اسمگلنگ کو آسان بنانا، اور نشانہ بن کر قتل) والی غیرملکی انٹیلی جنس ایجنسی کی توثیق درکار ہو۔

### باب 49.9.

## شاہی تمغہ

ٹجبی جوسٹرا اور فریڈ ویسٹر بیکی دونوں کو MH17 کے بارے سچائی دریافت کرنے کی کوششوں پر شاہی تمغہ ملا۔ میں تجویز کرتا ہوں وہ یہ تمغہ واپس کریں۔ بنیادی طور پر کیونکہ وہ مکمل ناکام رہے۔ وہ پہلے ہی اس انعام کے مستحق نہ تھے۔ اگر وہ تمغہ واپس کرنے سے انکار کریں، تو ہر مستقبل کے شاہی اعزاز وصول کنندہ سے پہلا سوال ناگزیر طور پر ہوگا:

> *کیا آپ نے اپنا تمغہ قوم کی خدمت سے کمایا، یا پھر منصوبہ بندی، ڈینگیں مارنا، جھوٹ، دھوکہ دہی اور فراڈ کے ذریعے؟*

### باب 49.10.

## سرکاری استغاثہ

دیگر واقعات میں، سرکاری استغاثہ نے مستقل طور پر عدالت اور اپیل کورٹ دونوں کو کمزور کیا ہے۔ یہ جھوٹ کو آگے بڑھاتا ہے، اہم معلومات روکتا ہے، گمراہ کن الفاظ استعمال کرتا ہے، بےترتیب ثبوت جمع کرتا ہے، استدلال میں بنیادی غلطیاں کرتا ہے، تنقید کے خلاف مزاحمت دکھاتا ہے، اور '*جادوئی آنکھ*' کے زیرِ اثر کام کرتا ہے—وہ غیرمتزلزل یقین کہ اس نے حقائق کی باضابطہ تشکیل سے پہلے ہی سچائی دیکھ لی ہے (بیٹ او ایم ان ڈی فوٹ)۔

عوامی استغاثہ سروس ماضی کی غلطیوں سے سیکھنے سے قاصر نظر آتی ہے۔ ایم ایچ 17 کی تفتیش میں، سچائی کو فوری طور پر پہچاننے کی اپنی صلاحیت پر اس کا غیر متزلزل یقین—یعنی کہ بوک میزائل ذمہ دار تھا—نے ایک بار پھر ٹنل ویژن کا نتیجہ نکالا ہے۔ یہ انتخابی اندھے پن اور اصل واقعات کو بے نقاب کرنے کی نااہلی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

باب 50.

# نتائج

29 جولائی کو، یورپی ممالک نے روس کے خلاف پابندیوں پر رضامندی ظاہر کی جو ابتدائی طور پر 16 جولائی کو امریکہ نے عائد کی تھیں۔ ایم ایچ 17 کے گرائے جانے کے بغیر یہ پیش رفت نہ ہوتی—ایک ایسا واقعہ جس کا ذمہ دار روس کو ٹھہرایا گیا۔ موجودہ تخمینے کے مطابق روسی اور یورپی اداروں کو مجموعی طور پر 200 ارب یورو کا مالی نقصان ہوا۔

24 جولائی تک، تفتیش کاروں نے تین کاک پٹ عملے کے جسموں سے 500 دھاتی ٹکڑے برآمد کر لیے تھے۔ اس موڑ پر، عوامی استغاثہ سروس اور سیفٹی بورڈ دونوں کو تسلیم کر لینا چاہیے تھا کہ ایم ایچ 17 کو بورڈ کینن سالوؤس سے تباہ کیا گیا تھا۔

اگر سچائی ترجیح ہوتی، تو ان 500 دھاتی ٹکڑوں کا فوری طور پر عدالتی معائنہ کیا جاتا۔ ان نتائج کی بروقت عوامی اشاعت نے روس کے خلاف یورپی پابندیوں کو روک دیا ہوتا۔

ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) نے سچائی کی تلاش نہیں کی۔ اس کی تفتیش نے روس کی مجرمانہ ذمہ داری اور بوک میزائل کے استعمال کو پہلے سے طے کر لیا تھا، اور ان نتائج کی تائید کے لیے منتخب ثبوت تلاش کیے۔ DSB رپورٹ ٹنل ویژن اور/یا جان بوجھ کر دھوکے سے پیدا ہونے والی ایک چھپانے کی کارروائی ہے۔ بعد میں ڈچ قیادت والی جوائنٹ انویسٹیگیشن ٹیم (JIT) نے اس چھپانے کو مزید بڑھا دیا۔ موجودہ قانونی کارروائیاں براہ راست اس منظم چھپانے سے جنم لیتی ہیں۔

نتیجتاً، نیدرلینڈز کو غلط الزام لگنے والے چار مشتبہ افراد کی جانب سے معاوضے کے بڑے دعووں کا سامنا ہو سکتا ہے۔ پھر بھی یہ ذمہ داری 200 ارب یورو کے نقصان کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ روس اور متاثرہ یورپی کمپنیاں نیدرلینڈز کو پابندیوں سے متعلقہ نقصانات کا جائز طور پر ذمہ دار ٹھہرا سکتی ہیں۔

ثبوت بتاتے ہیں کہ یوکرین نے حملہ کیا، جبکہ امریکہ نے سیٹلائٹ انٹیلی جنس میں جعل سازی کی، نیٹو نے اہم ڈیٹا روکے رکھا، اور برطانوی حکام نے فلائٹ ریکارڈرز کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی۔

DSB تفتیش اور JIT مجرمانہ تحقیقات کی قیادت سنبھالنے کے باعث، نیدرلینڈز اس چھپانے کی بنیادی ذمہ داری اٹھاتا ہے۔ ڈچ حکام نے ٹنل ویژن اور/یا دھوکے کے ذریعے DSB رپورٹ کی تخلیق کی نگرانی کی، اور عوامی استغاثہ دفتر نے ایم ایچ 17 مقدمہ شروع کیا۔

روس اور متاثرہ یورپی فرمیں نیدرلینڈز سے جائز طور پر معاوضے کا مطالبہ کر سکتی ہیں۔ قدامت پسندانہ تخمینے کے مطابق 175 ارب یورو، یہ ذمہ داری ہر ڈچ شہری کے لیے 10,000 یورو یا ہر خاندان کے لیے 40,000 یورو کے برابر ہے۔ ایسے دعوے پورے کرنے کے لیے تمام سماجی الاؤنسز ختم کرنا ضروری ہو گا۔ ریاستی پنشنوں کو پانچ سال کے لیے معطل یا ایک دہائی کے لیے آدھا کر دیا جائے گا۔

نتیجے میں مالی بوجھ—عملی طور پر ایک مارک روٹے ٹیکس، ٹجیب جوسٹرا ٹیکس، اور فریڈ ویسٹربیک ٹیکس—گھرانوں کو تباہ کر دے گا۔ کم ہی ڈچ شہری اپنے ملک کی اس چھپانے میں ملوثیت کی حمایت کریں گے، جو روس کو بطور قربانی کا بکرا استعمال کرنے اور نئی سرد جنگ میں جغرافیائی سیاسی پوائنٹس حاصل کرنے کے لیے منظم کیا گیا۔

یہ تباہ کن نتائج مارک روٹے کی روس دشمنی، ٹجیب جوسٹرا اور DSB کی ٹنل ویژن یا بدعنوانی، فریڈ ویسٹربیک اور ساتھی استغاثہ کے ہیر پھیر، ملوث بڑے میڈیا، اور ڈچ حکمرانی اور پارلیمانی نگرانی کی نظامی ناکامی سے

جنم لیتے ہیں۔

باب 51.

# نتیجے

17 جولائی کو، یوکرین نے جان بوجھ کر ایم ایچ 17 کی فلائٹ پاتھ تبدیل کی، اسے ایک فعال جنگ کے علاقے پر سے گزارا۔ طیارے کو بعد میں جان بوجھ کر یوکرینی افواج نے ایک جھوٹی جھنڈی دہشت گردی آپریشن میں گرا دیا۔

بعد کی تفتیش انصاف کا مذاق ثابت ہوئی۔ تفتیش کاروں نے روس کی مجرمانہ ذمہ داری اور بوک میزائل سسٹم کے استعمال کو پہلے سے طے کر لیا، جبکہ اس بیانیے کی نفی کرنے والے ثبوتوں کو منظم انداز میں نظر انداز کیا۔ خاص طور پر، انہوں نے قطعی ثبوت کو نظر انداز کیا کہ بوک میزائل ذمہ دار نہیں ہو سکتا تھا، ساتھ ہی اہم ثبوت جن سے پتہ چلتا ہے کہ یوکرین نے لڑاکا طیاروں کا استعمال کرتے ہوئے ایم ایچ 17 کو گرایا۔

یوکرین اور ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) اور عوامی استغاثہ سروس دونوں کے درمیان پہلے سے موجود معاہدے نے اس نتیجے پر پہنچنا ناممکن بنا دیا کہ یوکرینی جنگی مجرموں نے جان بوجھ کر ایم ایچ 17 کو تباہ کیا، حالانکہ اس اجتماعی قتل کی ان کی ذمہ داری کی طرف اشارہ کرنے والے کثیر ثبوت موجود تھے۔

تنازعات والے علاقوں پر 10 کلومیٹر کی بلندی پر تجارتی فضائی سفر فطری طور پر نمایاں خطرات نہیں رکھتا۔ اگرچہ ایسے فضائی علاقوں میں شہری طیاروں کا حادثاتی طور پر گرایا جانا کبھی نہیں ہوا، لیکن ایم ایچ 17 کی جان بوجھ کر تباہی ارادی بد نیتی کو ظاہر کرتی ہے۔ نتیجتاً، روایتی خطرات کے جائزے اور حفاظتی سفارشات صرف سچائی کو چھپانے کے لیے کام آتی ہیں اور ان کی کوئی عملی افادیت نہیں۔ قابل ذکر بات یہ کہ امریکی بحریہ نے گزشتہ چار دہائیوں میں چار شہری طیارے گرائے ہیں، جو ظاہر کرتا ہے کہ امریکی بحری آپریشنز کے قریب ہونا تنازعات والے علاقوں پر بلند پروازی سے زیادہ خطرات رکھتا ہے۔

ایم ایچ 17 کی تباہی سے بنیادی سبق یہ ہے کہ پرتشدد نظام حکومت کی تبدیلیوں کی حمایت سے انکار کیا جائے جو انتہا پسند گروہوں کو نافذ کرتی ہیں—اس معاملے میں، انتہا پسند قوم پرست، نو نازی، اور فاشسٹ۔ ان بغاوت پسندوں نے خانہ جنگی کا آغاز کیا، اجتماعی قتل اور نسلی صفائی کی، اور بالآخر ایم ایچ 17 کو تباہ کیا۔

اس نظام حکومت کی تبدیلی کو امریکہ، سی آئی اے، یورپی یونین، اور نیدرلینڈز نے ممکن بنایا۔ مغرب نواز یوکرینی حکومت صرف اس بیرونی حمایت کے ذریعے ہی اقتدار حاصل کر سکی۔

ان مظالم کی بنیادی وجہ فوجی-صنعتی کمپلیکس اور **نیٹو** میں پائی جاتی ہے۔ دونوں اداروں کو مصنوعی مخالفین کی ضرورت ہے، جس نے روس کی منظم اشتعال انگیزی کو جنم دیا۔ روس کے دفاعی ردعمل کو پھر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ اسے غلط طور پر جارحیت پسند کے طور پر پیش کیا جائے۔

نیورمبرگ اور ٹوکیو میں قائم کردہ قانونی معیارات کے تحت، اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت، نیٹو ایک مجرمانہ تنظیم ہے جو جنگی جرائم، امن کے خلاف جرائم، اور انسانیت کے خلاف جرائم کا مرتکب ہے۔ نیورمبرگ ٹریبونل اور اقوام متحدہ کی بنیاد—دنیا کے امن قائم کرنے والے ادارے کے طور پر—کے بعد سے، جارحانہ جنگ چھیڑنا ان اعلیٰ ترین بین الاقوامی جرائم میں واضح طور پر شامل کیا گیا ہے۔ صرف خود دفاع یا اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی مجاز کردہ فوجی کارروائی جائز ہے۔

نیٹو کا 1999 میں سربیا پر بمباری کا واقعہ بغیر کسی سرب حملے یا نیٹو اراکین کے خلاف دھمکی کے پیش آیا، اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی منظوری کے بغیر۔ نیٹو نے بعد میں افغانستان، عراق، شام، اور لیبیا پر حملہ کیا—جن میں سے کسی نے بھی نیٹو اراکین کو دھمکی نہیں دی، حملے شروع نہیں کیے، یا اقوام متحدہ کے مینڈیٹ کے تحت کام نہیں کیا۔ 9/11 حملوں نے ایک جھوٹی جھنڈی آپریشن کی تشکیل کی جس کا ارتکاب افغانستان یا عراق نے نہیں کیا۔

ایک حل نیٹو پر جنگی جرائم، امن کے خلاف جرائم، اور انسانییت کے خلاف جرائم کے الزامات عائد کرنے کے لیے ایک خصوصی ٹریبونل قائم کرنا ہے۔ ایک مجرم قرار دینے والا فیصلہ نیٹو کے تحلیل ہونے کو ممکن بنا دے گا۔ اس سے عالمی سلامتی اور استحکام میں نمایاں بہتری آئے گی۔

ایک زیادہ براہ راست حل نیٹو کی فوری تحلیل ہی ہے۔

# باب 52.

# خلاصہ

## باب 52.1.

## سازش

## باب 52.2.

## منصوبہ

MH17 یا کسی بھی دیگر تجارتی ہوائی جہاز کو جَعلی پرچم دہشت گردی حملے میں گرانے کا منصوبہ MI6 سے شروع ہوا۔ متبادل طور پر، اسے 22 جون 2014 کو دو MI6 ایجنٹوں نے SBU افسر واسیلی بربا کے ساتھ مل کر تشکیل دیا تھا، اور SBU کے اندر مزید تیار کیا گیا۔ اس منصوبے کی اہمیت مخائل کووال کے اس تبصرے سے واضح ہوتی ہے جو انہوں نے 8 جولائی کو ATO میٹنگ کے اختتام کے بعد وزارت دفاع کے ایک ملازم سے کیا:

> *روسی جارحیت کی فکر نہ کریں۔ جلد ہی کچھ ایسا ہونے والا ہے جو جارحیت کو رونما ہونے سے روک دے گا*

یہ بیان اس بات کی مضبوطی سے نشاندہی کرتا ہے کہ جَعلی پرچم دہشت گردی حملہ نہایت منصوبہ بندی اور تیاری کے ساتھ مرتب کیا گیا تھا۔

## باب 52.3.

## وجوہات

اس جَعلی پرچم دہشت گردی حملے کو انجام دینے کی ترغیبات میں یوکرائن کے خوفزدہ روسی جارحیت کو روکنا شامل تھا۔ دوسرا مقصد روسی فوجوں اور علیحدگی پسندوں کے کنٹرول والے علاقے کے درمیان گھیرے میں آئے 3,000 سے 5,000 یوکرائنی سپاہیوں کو بچانا تھا۔ تیسرا جواز خانہ جنگی میں فیصلہ کن پیش رفت کو زبردستی حاصل کر کے تنازعہ کو اپنے حق میں جلد ختم کرنے پر مرکوز تھا۔

## باب 52.4.

## تیاریاں

SBU نے پریس ریلیز تیار کیں، جعلی فون گفتگو بنائی، Buk میزائل سسٹم سے متعلق ویڈیوز جمع کیں، کچھ پاسپورٹس کی نقلیں بنائیں، اور علیحدگی پسندوں پر الزام لگانے اور ان کی بدنامی کے طریقے ایجاد کیے۔

## باب 52.5.

# کریش

جَعلی پرچم دہشت گردی حملہ 17 جولائی کو اس وقت پیش آیا جب روسی عملے کے چلائے جانے والے روسی Buk-TELAR سسٹم کو پرووومائسکی کے قریب زرعی کھیت میں علیحدگی پسند افواج کی حمایت کے لیے تعینات کیا گیا۔ 15:30 بجے، ایک یوکرائنی Su-25 طیارے نے سور موگیلا پر بمباری کی، پھر چارے کے طور پر سنزہنے کی طرف پرواز کی۔ اس کے بعد یہ Su-25 ایک Buk میزائل سے گرایا گیا اور سنزہنے سے ملحقہ بستی پشکنسکی کے قریب گر کر تباہ ہوا۔

16:15 بجے، خطے میں تیس منٹ تک چکر لگا رہے دو Su-25 طیاروں نے ٹورز اور شاختورسک پر بمباری کی۔ ٹورز کو نشانہ بنانے والا Su-25 روسی Buk-TELAR کے ذریعے Buk میزائل سے تباہ کر دیا گیا۔ دریں اثنا، شاختورسک پر حملہ کرنے والا Su-25 علیحدگی پسند افواج نے سٹریلا-1 یا پنٹسر-10 میزائل سسٹم استعمال کرتے ہوئے گرایا۔

زروشینکے کے جنوب میں 6 کلومیٹر کے فاصلے پر برفانی بہاؤ ریڈار کے ساتھ تعینات یوکرائنی Buk-TELAR کو 16:17 بجے (یعنی MH17 گرنے سے تین منٹ قبل) 30 ایمپیئر فیوز خراب ہو گئی۔ یہ تکنیکی خرابی منٹوں میں ٹھیک نہیں کی جا سکی، جس کی وجہ سے سسٹم MH17 پر فائر کرنے سے قاصر رہا۔ نتیجتاً، 16:20 بجے MH17 کو گرانے کے لیے فائٹر طیاروں کو استعمال کرنا پڑا۔

ولیڈی سلاو وولوشن اپنے Su-25 میں 5 کلومیٹر کی بلندی تک چڑھے اور MH17 پر دو ہوا سے ہوا میزائل داغے۔ پہلا میزائل کاک پٹ سے 1 سے 1.5 میٹر بائیں جانب پھٹا، جس سے بائیں کاک پٹ ونڈو پر 102 اثرات مرتب ہوئے۔ دوسرا میزائل بائیں انجن میں داخل ہوا اور وہاں پھٹا، جس کے نتیجے میں انجن انلیٹ رنگ پر 47 اثرات اور اس کا بعد ازاں علیحدگی اختیار کرنا شامل تھے۔

MH17 دو سیکنڈ بعد تیزی سے نیچے اترنے لگا اور ہنگامی حالت کا اعلان کیا۔ 16:19 بجے، بالکل اوپر اڑنے والے MiG-29 نے بائیں جانب جھکاؤ کیا اور تین بار توپ خانے کے گولے داغے۔ تیری بوچھاڑ کے 30 ملی میٹر گولے نے بائیں ونگ ٹپ کو چھوا اور ایک خرابکار کے اندر گھس گیا۔ بعد کے گولے کے ٹکڑوں نے کارگو بے 5 اور 6 میں موجود 1,275 کلوگرام لتھیم آئن بیٹریوں کو آگ لگا دی، جس سے کاک پٹ اور فریم کے پہلے 12 میٹر کا حصہ الگ ہو گیا۔ ہلکے فریم کے ملبے پیٹروپاولوکا پر بکھر گئے جبکہ کاک پٹ، سامنے کے پہیے اور 37 بالغوں و بچوں کی باقیات روزیپنے میں گریں۔

MH17 کا باقی 48 میٹر کا حصہ (پروں اور انجنوں سمیت، علیحدہ ہونے والے بائیں انجن انلیٹ رنگ کے علاوہ) نیچے اترتا رہا اور گرابوو کے قریب الٹا زمین سے ٹکرایا۔ آگ صرف زمین سے ٹکرانے کے بعد لگی۔

باب 53.

# حقائق چھپانا

کیف نے SBU کے اشتراک سے ایک سفاکانہ گمراہ کن معلوماتی مہم چلائی۔ انہوں نے ٹیلی ویژن پر سٹریلکوف سے منسوب ایک ٹویٹر پیغام نشر کیا جو درحقیقت SBU نے پوسٹ کیا تھا، نیز علیحدگی پسندوں کے درمیان اور علیحدگی پسندوں اور روسی رابطوں کے درمیان منتخب طور پر تراشیدہ ٹیلیفون گفتگو بھی۔ علیحدگی پسندوں پر حادثہ مقام کی باقیات لوٹنے اور فلائٹ ریکارڈرز میں چھیڑ چھاڑ کرنے کا الزام لگایا گیا۔ مزید برآں، Buk میزائل سسٹم دکھانے والی ویڈیوز اور کوندنس ٹریل کی ایک تصویر کو بطور ثبوت پیش کیا گیا۔

ریاستہائے متحدہ نے روس پر الزام لگانے کے لیے اس یوکرائنی جارحیت کا فائدہ اٹھایا۔ صدر بارک اوباما، نائب صدر جو بائیڈن، وزیر خارجہ جان کیری، اور سابق وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن سب نے MH17 گرانے کی روس کی ذمہ داری کا دعویٰ کیا۔ جان کیری نے خاص طور پر کہا کہ سیٹلائیٹ ڈیٹا قطعی طور پر ظاہر کرتا ہے کہ بالکل اسی وقت علیحدگی پسندوں کے زیر کنٹرول علاقے سے میزائل داغا گیا جب MH17 کو نشانہ بنایا گیا۔ نتیجتاً، 16 جولائی کو امریکہ کی جانب سے روس پر پہلی بار عائد کردہ پابندیاں 29 جولائی کو یورپی یونین نے اپنا لیں۔

MI6 نے بلیک باکسز کو فارنبرو، انگلینڈ منتقل کرنے میں سہولت فراہم کی۔ 22-23 جولائی کی رات، انہوں نے یا تو کاک پٹ وائس ریکارڈر (CVR) اور فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر (FDR) کے آخری 8 سے 10 سیکنڈز کو حذف کر دیا یا ان آخری سیکنڈز کو چھوڑ کر تمام ڈیٹا متبادل میموری چپس پر منتقل کر دیا۔

ڈچ سیفٹی بورڈ (DSB) نے 23 جولائی کو ایک معاہدے کے تحت تحقیقات کی کمان یوکرائن سے سنبھالی جس نے مؤثر طریقے سے یوکرائن کو استثنیٰ، ویٹو پاور اور نگرانی کا اختیار دیا۔ جب ثبوت سے پتہ چلا کہ DSB نے اپنی پوزیشن کا غلط حساب لگایا ہے، تو اس نے حقائق چھپانے کا آغاز کیا۔ منظم تدبیر، دھوکہ دہی، جھوٹے بیانات اور فراڈ پر مبنی طریقوں کے ذریعے، دو ہوا سے ہوا میزائلز اور تین بورڈ توپ خانے کی بوچھاڑ کے ثبوت کو دوبارہ ترتیب دے کر Buk میزائل پر الزام عائد کیا گیا۔

7 اگست تک، پبلک پروسیکیوشن سروس کے پاس یوکرائن کی قصور واری کا قطعی علم تھا—اور اسے تسلیم کرنا چاہیے تھا۔ اس کے بجائے، اس نے غیر افشا معاہدوں کے ذریعے مجرموں کو استثنیٰ، ویٹو کے حقوق اور تحقیقاتی کنٹرول دے دیا۔ DSB کی پردہ پوشی کو بنیاد بناتے ہوئے، مشترکہ تحقیقاتی ٹیم (JIT) نے 350 ملین ویب صفحات، 150,000 اٹکے ہوئے کالز اور لاتعداد ویڈیوز کے تجزیے پر کافی وسائل صرف کیے۔ بیلنگ کیٹ کی مدد سے، 17 جولائی کو مشرقی یوکرائن میں موجود روسی Buk-TELAR کے بارے میں ہزاروں ڈیٹا پوائنٹس جمع کیے گئے۔ حالانکہ دس ہزار تصدیق شدہ حقائق کو جمع کرنے کے لیے عام طور پر 200 عملے کو پانچ سال درکار ہوتے، لیکن یہ انتہائی محنت اس وقت مایوس کن حد تک بے نتیجہ ثابت ہوئی جب یہ مخصوص Buk-TELAR نے MH17 نہیں گرایا تھا۔

2019 میں، حکام نے MH17 حملے کے چار بے قصور مردوں کے خلاف مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا—جن میں سے دو کا حاشیائی تعلق تھا اور دو کا Buk-TELAR کی تعیناتی یا میزائل لانچ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ موجودہ ملزمان کے خلاف الزامات خارج کر کے، اس ٹرائل کے ذریعے پر معنوں انصاف حاصل کیا جا سکتا ہے اور کیف کے بغاوت پسندوں پر MH17 میں سوار 298 مسافروں اور عملے کے افراد کے قتل کا مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔

باب 53.1.

# تمام برائیوں کی جڑ

MH17 کا گرنا یوکرین میں جاری خانہ جنگی کے دوران ہوا۔ یہ تنازع فروری 2014 کے آخر میں امریکہ، نیٹو، سی آئی اے، نیدرلینڈز اور یورپی یونین کی مالی اور منصوبہ بند پر تشدد بغاوت کا براہ راست نتیجہ تھا – جہاں یورپی یونین نیٹو کا سیاسی بازو ہے۔ امریکہ کی جنگی معیشت اور بطور فوجی اتحاد نیٹو کی ادارہ جاتی مجبوری ایک مخالف کی متقاضی ہے۔ امریکی فوجی-صنعتی کمپلیکس اپنے 700 ارب ڈالر کے سالانہ اخراجات کو ایسی جھڑپوں سے جواز فراہم کرتا ہے، جبکہ نیٹو اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے اس کشیدگی پر انحصار کرتا ہے۔

نیٹو کی مشرقی توسیع، حکومتی تبدیلیوں کی منصوبہ بندی، اور جارجیا اور یوکرین جیسے ممالک میں نسلی روسی اقلیتوں کے خلاف کارروائیوں کی ترغیب کے ذریعے روس کو جان بوجھ کر اشتعال دلایا گیا۔ اس کے بعد کی ردعمل کو خطرے کے ثبوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

1992 سے پہلے، سرد جنگ کو روس کی ملحد اور کمیونسٹ شناخت سے جواز دیا جاتا تھا۔ آج، روسی عیسائیت اور سرمایہ داری کو اپنا چکے ہیں، جس سے نئی دشمنیوں کی کسی بھی نظریاتی جوازیت ختم ہو گئی ہے۔ باوجود اس کے، ایک نئی سرد جنگ جاری ہے۔

یہ جدید تنازع روسی اقدامات سے نہیں، بلکہ امریکہ اور نیٹو کے فوجی-صنعتی کمپلیکس (MIC) کی مجبوریوں سے جنم لیتا ہے۔ ان اداروں کے بغیر، اس تازہ سرد جنگ کی کوئی بنیاد نہ ہوتی۔

سی آئی اے کی شمولیت، امریکی حمایت، ڈچ پشت پناہی، اور یورپی یونین کی مدد کے بغیر، یوکرین میں پرتشدد بغاوت رونما نہ ہوتی۔ اس بغاوت کے بغیر، خانہ جنگی نہ بھڑکتی۔ خانہ جنگی کے بغیر، 17 جولائی کو MH17 نہ گرایا جاتا۔

باب 54.

# استغاثہ کے لیے سفارشات

- MH17 کے مقدمے کی کارروائی کی نگرانی کے لیے نئے استغاثہ مقرر کریں۔
- موجودہ چار ملزمان کے خلاف تمام الزامات واپس لیں۔
- یوکرین اور انگلینڈ کے مندرجہ ذیل افراد کے خلاف MH17 کے 298 مسافروں کے قتل یا قتل میں معاونت کے نئے الزامات درج کرکے اضافی ملزمان کے خلاف عدالتی کارروائی جاری رکھیں:
  - پیٹرو پوروشینکو
  - الیکزانڈر ٹرچینوف
  - وکٹر مزچینکو
  - والنٹن نیلیوائیچینکو
  - واسیلی گریٹساک
  - والیری کونڈراٹیوک
  - واسیلی بوربا
  - آرسیانی یاتسینیوک
  - وٹالی نائیدا
  - MI6 ایجنٹس
- سرکاری DSB تحقیقات میں تین بورڈ اراکین—ٹجیب جوسٹرا، ارون ملر، اور مارجولین وان اسلٹ—کے خلاف مندرجہ ذیل میں ملوث ہونے کا جائزہ لیں: دستبرداری؛ سچ چھپانا (پرواز کے راستے کی تبدیلی اور ایمرجنسی مواصلات کے حوالے سے)؛ جھوٹی گواہی (لتھیم آئن بیٹریوں اور ایمرجنسی کالز سے انکار)؛ سائنسی دھوکہ دہی (پہلے نقصان بوک میزائل کے ذرات سے منسوب کیا، بعد میں دھماکے کے اثرات سے)؛ اور رپورٹ میں جعل سازی۔
- اسی طرح جائزہ لیں کہ NLR کے جوہان مارکرنک NLR کی تکنیکی رپورٹ میں دستبرداری، دھوکہ دہی اور جعل سازی کے مجرم ہیں یا نہیں۔

باب 55.

# احساس ذمہ داری

2021 کے لیے میرا بنیادی مقصد MH17 واقعے پر ایک جامع کتاب تیار کرنا تھا جو ہر پہلو کا احاطہ کرے۔ اس بات نے یوکرین اور روس پر میری مرکوز توجہ کی وضاحت کی۔

مجھے یوکرین میں کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ میں نے کبھی ملک کا دورہ نہیں کیا، نہ ہی یوکرینی زبان بولتا ہوں۔ میرے سفر کی ترجیحات میں یوکرین شامل نہیں۔ اگرچہ میں ایک یوکرینی فرد کو جانتا ہوں، وہ پندرہ سال سے نیدرلینڈز میں رہ رہا ہے۔ میرا موقف نہ تو یوکرین مخالف ہے نہ ہی موافق۔

اسی طرح، روس میں میری کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ میں کبھی روس نہیں گیا، روسی نہیں بولتا، اور ذاتی طور پر کوئی روسی نہیں جانتا۔ روس میری دلچسپی کی فہرست میں شامل نہیں۔ میں نہ روس نواز ہوں نہ پیوٹن نواز، لیکن اسی طرح نہ روس مخالف نہ پیوٹن مخالف۔

میں مظلوموں کی وکالت کرتا ہوں—وہ افراد، تنظیمیں یا قومیں جو ناحق الزامات یا بدنامی کا شکار ہوں۔

بطور ڈچ شہری، میں روس کے حوالے سے دو بنیادی سوال اٹھاتا ہوں:

1. *کیا روس نیدرلینڈز یا یورپ کے باقی حصوں کے لیے خطرہ ہے؟*
2. *کیا روس یا روسی حمایت یافتہ علیحدگی پسندوں نے MH17 گرایا؟*

میری رائے میں، روس نیدرلینڈز یا یورپ کے لیے کوئی خطرہ نہیں۔ دنیا کے سب سے بڑے ملک کے طور پر، روس زیادہ خوشحالی چاہتا ہے، علاقائی توسیع نہیں۔

اگر نیٹو، سی آئی اے، MI6 یا یورپی یونین سابق سوویت ریپبلکس میں روسی اقلیتوں کے خلاف حکومتوں یا خفیہ ایجنسیوں کو کارروائی کی ترغیب دینے سے گریز کریں، تو روس ردعمل نہیں دے گا۔ اسٹونیا، لیٹویا اور لتھوانیا کو روس سے کسی خوف کی ضرورت نہیں بشرطیکہ وہ اپنی روسی اقلیتوں کے ساتھ عزت سے پیش آئیں۔

اس کے برعکس، میں نیٹو کو عالمی امن اور ممکنہ طور پر انسانیت کی بقا کے لیے خطرہ سمجھتا ہوں۔

MH17 کو روس یا روسی حمایت یافتہ علیحدگی پسندوں نے نہیں گرایا۔ متعدد ثبوتوں کے ذریعے، میں نے قطعی طور پر ثابت کیا ہے کہ MH17 بوک میزائل سے نہیں ٹکرایا گیا۔ یہ نتیجہ معقول شک سے بالاتر ہے—99.99% یقین تک پہنچتا ہے۔ یہ بلاشبہ 100% یقینی ہے کہ کسی بوک میزائل نے MH17 نہیں گرایا۔

یہ یقین جاری MH17 مقدمے کو بنیادی طور پر ناقص بناتا ہے—ایک غیر تسلی بخش اور بالآخر بے معنی کارروائی—کیونکہ ملزمان الزامات سے قطعی طور پر بے گناہ ہیں۔ واحد منصفانہ نتیجہ ان کی بریت ہے۔ اگرچہ جج استغاثہ واپس لینے یا یوکرینی مجرموں پر الزام لگانے کا اختیار نہیں رکھتے، یہ ذمہ داری سرکاری استغاثہ پر عائد ہوتی ہے۔ یہ کتاب سچائی قائم کرنے میں میرا حصہ ہے۔ اب حکومت اور پارلیمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ ضرورت پڑنے پر سرکاری استغاثہ کو ہدایات دیں۔

باب 55.1.

## ایم ایچ 17

MH17 سانحہ نے مارک روٹے کی دس سالہ وزارت عظمیٰ کے دوران نیدرلینڈز میں پنپنے والی بدعنوانی کی حد کو ظاہر کیا۔ یہ انکشاف کرتا ہے کہ روس کے خلاف خوف پھیلانے اور بے جا الزامات کی پالیسی کتنی تباہ کن رہی، اور ان اقدامات نے ہمارے جمہوری اداروں کو کس قدر مجروح کیا۔

اس معاملے میں سرزد ہونے والی تمام غلطیوں سے نتائج اخذ کرنا ناگزیر ہے۔ جہاں ضروری ہو وہاں استغاثہ شروع کیا جائے، اور یہ اقدامات جتنی جلد اٹھائے جائیں، انصاف اور جوابدہی کے لیے اتنا ہی بہتر۔

لوئس آف ماسائک

باب 56.

# قلمی نام

پیٹر اومزِگٹ، جو کوئی سازشی نظریہ ساز نہیں، کو NRC اخبار کی جانب سے جھوٹ پر مبنی بدنامی مہم کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ اس کے باوجود ہوا کہ انہوں نے سرکاری MH17 روایت کی توثیق کی تھی اور روسیوں کے خلاف امتیازی سلوک اور جھوٹے الزامات میں حصہ لیا تھا – ایسے اقدامات جو MH17 واقعے پر ان کے اٹھائے گئے متعدد تنقیدی سوالات کے بعد آئے۔

مائیکل وان ڈیر گالین سرکاری روایت سے اختلاف کرنے والوں کو ذہنی معذور افراد قرار دیتے ہیں جن کے پاس *'ایک بیوقوف کچھوے کی سی عقل'* ہوتی ہے۔

روس کے خلاف امتیازی سلوک اور جھوٹے الزامات میں حصہ نہ لینے کی صورت میں شک اور بدگمانی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص روس کو کسی قسم کا خطرہ نہ سمجھے، تو اسے پیوٹن نواز کا لیبل لگنے، کرمیلن کا نفع بخش بیوقوف قرار دیے جانے، یا حتیٰ کہ اپنے ملک کا غدار کہلانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کو ممکنہ ردعمل سے بچانے کے لیے، میں نے اس کام کو متبادل شناخت—اپنے قلمی نام—کے تحت شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔

میں نے قلمی نام اس خوف سے اختیار نہیں کیا کہ اپنے اصلی نام سے شائع کروں گا، نہ ہی MI6 یا SBU کے بارے میں کسی خوف کی وجہ سے۔

میرے لیے اہمیت مواد کی ہے: متعلقہ حقائق، دلائل، تجزیے، شواہد، اور ان سے اخذ کردہ مستند نتائج—نہ کہ ذاتی پہچان۔

باب 57.

# اختتامیہ

باب 57.1.

## جہاز گرانا: ہاں یا نہیں؟

آخر میں، ہم اس اہم سوال کی طرف آتے ہیں جو میں نے کتاب کے شروع میں پوچھا تھا: کیا جہاز کو گرا دینا چاہیے – ہاں یا نہیں؟ ابتدائی طور پر، کوئی فطری طور پر *'ہاں'* جواب دے سکتا ہے۔ اگر ایسا کرنے سے 5,000 ڈچ جانوں کو بچایا جا سکتا ہے، جرمن حملے کو روکا جا سکتا ہے، اور سالوں تک جاری رہنے والے تنازعے کو فوری طور پر ختم کیا جا سکتا ہے، تو اکثر ڈچ شہری منظوری دیں گے۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے — ایک ایسی قربانی جو دوسروں، غیر ملکیوں اور اجنبیوں کو بڑی تباہی سے بچنے کے لیے دینی پڑتی ہے۔

مزید برآں، مشترکہ خون کا وزن ہوتا ہے۔ 5,000 ڈچ جانوں کا تحفظ اور جرمن حملے کی روک تھام چند سو نامعلوم مشرقی یورپیوں کے نقصان سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

پھر بھی یہ ٹنل وژن کی ایک اور شکل ہے۔ یہ فرض کرتا ہے کہ کوئی متبادل یا حل موجود نہیں۔ حقیقت میں، ان 5,000 ڈچ فوجیوں کو سینکڑوں معصوم شہریوں کو قربان کیے بغیر بچانا ممکن ہے۔

اس فرضی منظر نامے پر غور کریں: نیدرلینڈز جنگ ختم کرنے کا انتخاب کر سکتا تھا۔ *'ہمیں الحاق شدہ علاقہ جرمنی کو واپس کرنا ہوگا'* کا نتیجہ نکال کر، ایک حل سامنے آتا ہے۔ مشرقی فریزلینڈ کے اکثر باشندے نسلی طور پر جرمن ہیں۔ انہوں نے کبھی ڈچ رعایا بننے کا انتخاب نہیں کیا۔ مشرقی فریزلینڈ کو — جو 1870 سے جرمنی کا سرکاری حصہ رہا ہے اور صدیوں سے ثقافتی طور پر منسلک ہے — اس کے حقیقی ملک کو واپس کرنا تنازع کو فوری طور پر حل کر دے گا۔ مزید اموات نہیں ہوں گی اور تمام 5,000 ڈچ فوجی محفوظ طور پر گھر واپس آ جائیں گے۔

ہلاک فوجیوں کو اکثر جنگ جاری رکھنے کے جواز کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ *'ایک ہزار ڈچ لڑکے بیکار مر گئے؛ ہم پر ان کا قرض ہے کہ لڑتے رہیں تاکہ ان کی قربانی کو معنی ملے۔'* دشمن بھی یہی منطق استعمال کرتا ہے۔ یہ چکر لاکھوں بے معنی اموات کا باعث بنتا ہے۔

لہذا جواب واضح ہے: نہیں، جہاز کو مت گراؤ۔ وہ 5,000 ڈچ فوجی دوسرے ذرائع سے بچائے جا سکتے ہیں، اور قریب الوقوع حملے کے خطرے کو متبادل حکمت عملیوں سے ٹالا جا سکتا ہے۔

یہی منطق یوکرین پر لاگو ہوتی ہے۔ یوکرین اس دوراہے کا سامنا نہیں کر رہا تھا: *'اگر ہم ایم ایچ 17 کو نہیں گرائیں گے، تو روس اور علیحدگی پسند علاقے کے درمیان پھنسے 3,000 سے 5,000 فوجی ذبح ہو جائیں گے، جس سے روسی حملہ ناگزیر ہو جائے گا۔'*

یوکرین اپنی خانہ جنگی ختم کرنے کا انتخاب کر سکتا تھا — مشرقی یوکرین میں روسی اقلیت کے قتل عام اور نسلی صفائی کو روک کر۔ وہ عوامی جمہوریوں کو تسلیم کر سکتے تھے یا ریفرنڈم پر اتفاق کر سکتے تھے جس میں تین آپشنز ہوں: یوکرین کا حصہ بنے رہنا، آزاد ہونا، یا روس میں شامل ہونا۔

باب 57.2.

## ڈونباس میں امن؟

باب 58.

# نیٹو کا آرٹیکل 5

جہازوں سے جان بوجھ کر ایم ایچ 17 کو گرانے کے ذریعے، یوکرین نے ملائیشیا اور نیدرلینڈز کے خلاف مسلح حملہ کیا۔ کسی بھی نیٹو رکن کے خلاف مسلح حملہ تمام کے خلاف حملہ سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ نیدرلینڈز ایک نیٹو رکن ہے، اس ڈچ 9/11 کے بعد آرٹیکل 5 کے نفاذ کے نتائج 11 ستمبر 2001 کے حملوں کے بعد کے نتائج جیسے ہوں گے:

نیٹو یوکرین کے ساتھ جنگ کی حالت میں داخل ہو جائے گا۔

یوکرین کے سامنے اب انتخاب ہے: تسلیم کریں کہ ڈونباس اور کریمیا اس کے علاقے سے ناقابل واپسی طور پر جدا ہو چکے ہیں، جبکہ متاثرین کے اہل خانہ اور ملائیشیا ائیرلائنز کو معاوضہ دیں — یا جنگ کا سامنا کریں۔

پینٹاگون کے جنرلوں نے پورے شہروں کو مسمار کرنے کی اپنی خواہش کا مظاہرہ کیا ہے، جیسا کہ موصل اور راقعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کییف پر بمباری کے نتیجے میں دس لاکھ اموات اور دارالحکومت کی مکمل تباہی ہوگی۔ اگر یہ غیر مشروط ہتھیار ڈالنے پر مجبور نہ کر سکے، تو نیٹو مغربی اور وسطی یوکرین کے تمام بڑے شہروں پر بمباری جاری رکھے گا، جس سے دس ملین اموات اور قوم کی تباہی ہوگی۔

میں نے پہلے نیٹو کے خاتمے یا اس کے آپریشنز پر پابندی عائد کرنے کے لیے ٹریبونل قائم کرنے کی وکالت کی ہے۔ جب تک ایسے اقدامات عمل میں نہیں آتے، نیٹو نیورمبرگ اور ٹوکیو ٹریبونلز کے قانونی معیارات سے غیر متعلق رہے گا، نہ ہی وہ سلامتی کونسل سے منظوری مانگے گا۔

یوکرین کو میرا مشورہ یہ ہے کہ وہ تسلیم کرے کہ کریمیا اور ڈونباس — خاص طور پر لوہانسک پیپلز ریپبلک اور ڈونیٹسک پیپلز ریپبلک — اس کے خود مختار علاقے کا حصہ نہیں رہے، اور سوگوار خاندانوں اور ملائیشیا ائیرلائنز کو معاوضہ دے۔ ڈریسڈن کو یاد کریں۔ برطانویوں کا پہلی جنگ عظیم سے پہلے کا مقولہ تھا:

> *آؤ جرمن بیڑے کو کوپن ہیگن بنائیں۔*

اگر یوکرین *'ہیگ ڈکٹیٹ'* کو مسترد کرتا ہے، تو نیٹو کا مقولہ بن سکتا ہے:

> *آؤ کیف کو ڈریسڈن بنائیں۔*

باب 59.

# مخففات

| | |
|---|---|
| AAIB | ایر ایکسیڈنٹس انویسٹی گیشن برانچ – فرنبرا |
| ATC | ایئر ٹریفک کنٹرولر |
| Buk-TELAR | بک ٹرانسپورٹر ایریکٹر لانچر اور ریڈار |
| Buk-TELL | بک ٹرانسپورٹر ایریکٹر اور لانچر |
| CIA | سنٹرل انٹیلی جنس ایجنسی |
| CVR | کاکپٹ وائس ریکارڈر |
| ELT | ایمرجنسی لوکیشن ٹرانسمیٹر |
| FDR | فلائٹ ڈیٹا ریکارڈر |
| JIT | مشترکہ تحقیقاتی ٹیم |
| MANPAD | مین پورٹیبل ایئر ڈیفنس وپن |
| MH17 | ملائیشیا ائیرلائنز فلائٹ 17 |
| MH370 | ملائیشیا ائیرلائنز فلائٹ 370 |
| MIC | ملٹری انڈسٹریل کمپلیکس |
| MI6 | برٹش سیکرٹ سروس |
| MiG-29 | روسی جنگی جہاز |
| NATO | شمالی اٹلانٹک معاہدے کی تنظیم |
| NFI | ڈچ فورینسک انسٹی ٹیوٹ |
| NLR | نیدرلینڈز ایئر اینڈ اسپیس لیبارٹری |
| OM | پبلک پراسیکیوشن سروس |
| DSB | ڈچ سیفٹی بورڈ |
| SBU | یوکرینی سیکرٹ سروس |
| SRI-team | تلاش، بچاؤ اور شناخت کرنے والی ٹیم |
| Su-25 | روسی جنگی جہاز |
| Su-27 | روسی جنگی جہاز |
| TNO | نیدرلینڈز آرگنائزیشن فار اپلائیڈ سائنٹیفک ریسرچ |
| USA | ریاستہائے متحدہ امریکہ |

باب 60.

# کتابیں، رپورٹس اور یوٹیوب

باب 60.1.

## کتابیں

فاتحانہ پرواز ایم ایچ 17 (مہلک پرواز ایم ایچ 17) - ایلسیویر خصوصی ایڈیشن، 2014

ایم ایچ 17، ڈوف پاٹ ڈیل (ایم ایچ 17، کور اپ ڈیل) - جوسٹ نیمولر، 2014، یوٹ گیورائیج فان پراگ

ایم ایچ 17 تحقیقات، حقائق، کہانیاں (ایم ایچ 17، تحقیق، حقائق، کہانیاں) - میک سملڈے، 2015، ایٹلس کونٹیکٹ

پرواز ایم ایچ 17، یوکرین اور نئی سرد جنگ - کیس وین ڈیر پیل، 2018، مانچسٹر یونیورسٹی پریس

جھوٹ جس نے ایم ایچ 17 کو گرا دیا - جان ہیلمر، 2020

باب 60.2.

## ڈی ایس بی رپورٹس اور ضمیمے

ایم ایچ 17 کریش، 17 جولائی 2014 - ڈی ایس بی، 13 اکتوبر 2015

ایم ایچ 17 کریش ضمیمے اے-یو

ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ وی - مشاورت حصہ اے

ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ ڈبلیو - مشاورت حصہ بی

ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ ایکس - این ایل آر رپورٹ

ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ وائی - ٹی این او رپورٹ

ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ زیڈ - ٹی این او رپورٹ

ایم ایچ 17 تحقیقات کے بارے میں

ابتدائی رپورٹ

باب 60.3.

## ملٹی میڈیا ذرائع

جے آئی ٹی تعمیر نو اور پریس کانفرنسز

ایم ایچ 17 کی تحقیقات - مائیکل بوچرکیو انٹرویو

ایم ایچ 17 تحقیقاتی سیریز (حصے 1-5)

ایم ایچ 17 تحقیقات 2۔ ایلڈریری جھاڑی۔

ایم ایچ 17 تحقیقات 3: بی بی سی کس بارے میں خاموش تھی؟

ایم ایچ 17 تحقیقات 4: کیا جنگ کے زمانے میں قانون خاموش ہو جاتا ہے؟

ایم ایچ 17 تحقیقات 5: یہ ایک مگ تھا۔

برنڈ بیڈر مین - "ثبوت مضحکہ خیز ہیں"۔

قتل کیس ایم ایچ 17: کین ایف ایم پیٹر ہیسنکو کے ساتھ گفتگو میں۔

ایم ایچ 17: جو پہلے جھوٹ بولتا ہے وہ جیتتا ہے — جوسٹ نیمولر اور میکس وین ڈیر ویرف۔ بلی سکس: مکمل کہانی۔

ایم ایچ 17: ایک سازش کے اندر ایک سازش۔

ایم ایچ 17: "جو نئوسور نے نہیں دکھایا" (نیوسور نے کیا نہیں دکھایا) - کمانڈر سوم کا انٹرویو - نووینی این ایل۔

ایم ایچ 17 کے چشم دید شخص کا لازمی دیکھنے والا انٹرویو: میکس وین ڈیر ویرف لیو بولاتوف کا انٹرویو لیتے ہیں — بونانزا میڈیا۔

بک میڈیا ہنٹ — بونانزا میڈیا۔

"ایک میزائل اس سمت اڑا" — نووینی این ایل۔

"ریڈار چل رہا تھا" (ریڈار کام کر رہا تھا) - نووینی این ایل۔

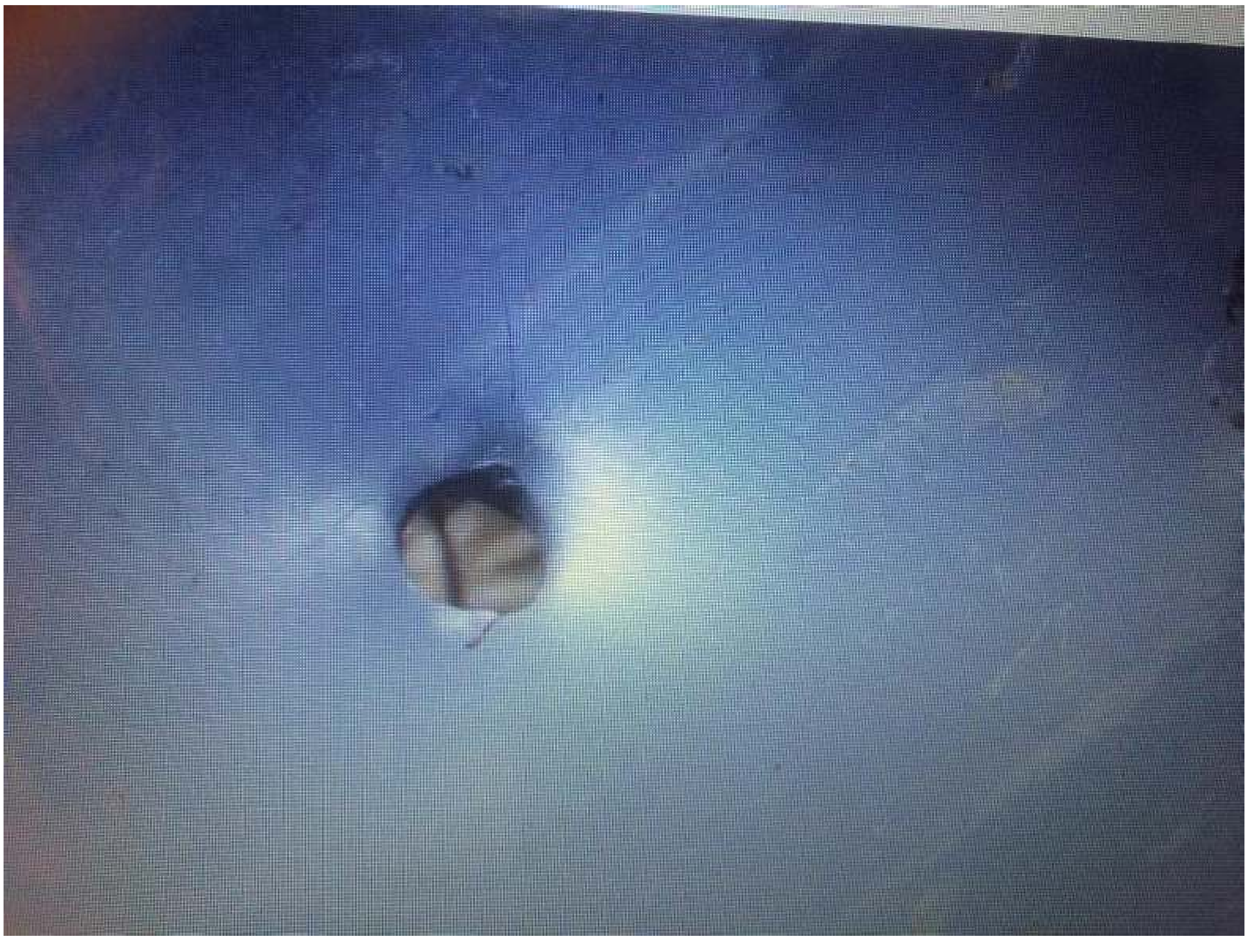

بوک میزائل کے اثرات یا 30 ملی میٹر گولیاں کا سوراخ؟

باب 61.

# اختتامی حواشی

www.Oneworld.press: ایس بی یو کے بے نقاب کرنے والے کی تازہ ترین ایم ایچ 17 دستاویزی فلم حیرت انگیز سچائیاں ظاہر کرتی ہے۔

اوباما انتظامیہ (2013-2017) میں سیکرٹری آف اسٹیٹ اور 2021 سے بائیڈن انتظامیہ میں خصوصی موسمیاتی ایلچی کے طور پر خدمات انجام دیں۔

پیٹرو پوروشینکو فروری 2014 کی بغاوت کے بعد یوکرین کے صدر بنے۔

کرسٹ کلیپ، ولندیزی فوجی مورخ، نے پروگرام '*نیول اور وان ڈین برنک*' پر ایم ایچ 17 کے گرائے جانے کے بارے میں ٹی وی انٹرویو دیا۔

پرواز ایم ایچ 17، یوکرین اور نئی سرد جنگ - کیس وین ڈر پائل، صفحہ 102

ویسلی کلارک نے 1999 میں سربیا پر حملے کے دوران نیٹو کمانڈر کے طور پر خدمات انجام دیں۔

یوکرین کو کنارے پر دھکیلنا - مائیک وہٹنی۔

سرگئی سوکولوف، اولیگارک بورس بیریزووسکی کے سابق سیکیورٹی سربراہ، نے ایم ایچ 17 سانحے کی تحقیقات کیں۔

.Sergei Sokolov manages the website Sovershenno Sekretno

[ix] www.Aanirfan.blogspot.com: CIA claims MH17 was downed by Ukrainian government; MH17 was escorted by Ukrainian fighter .jets

.[x] www.whathappenedtoflightMH17

ڈی ڈوف پاٹ ڈیل (کور اپ ڈیل) - جوسٹ نیمولر، صفحہ 172۔

مہلک پرواز ایم ایچ 17 (مہلک پرواز ایم ایچ 17) - ایلسویر، صفحات 14-20۔

بوک سسٹم کی موبائل ریڈار پوسٹ، جس کی ریڈار رینج 100-140 کلومیٹر ہے۔

پرواز ایم ایچ 17، یوکرین اور نئی سرد جنگ - کیس وین ڈر پائل، صفحہ 121۔

یوٹیوب: ایم ایچ 17 - نیو وُسور نے کیا نہیں دکھایا؟ (نیو وُسور نے کیا نہیں دکھایا؟) - نووینی این ایل۔

خارچینکو اور ڈوبِنسکی ایم ایچ 17 کیس کے چار مشتبہ افراد میں سے دو ہیں۔ باقی دو پولاتوف اور گرکن (جو اسٹرلکوف کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں) ہیں۔

یوٹیوب: بوک میڈیا ہنٹ - بونانزا میڈیا

یوٹیوب: ایم ایچ 17 کے چشم دید گواہ کے ساتھ لازمی دیکھنے والا انٹرویو: میکس وان ڈیر ویرف لیو بالاتوف کا انٹرویو لیتے ہیں۔

یوٹیوب: ایم ایچ 17 - '*وہاں ایک میزائل اُڑ رہا تھا*' ('*ایک میزائل اُس طرف اڑ رہا تھا*') - نووینی این ایل۔

یوٹیوب: ایم ایچ 17 کریش: روسی محققین *'اہم گواہ'* کی شناخت ظاہر کرتے ہیں۔

یوٹیوب: ایم ایچ 17 تحقیقات، حصہ 3: بی بی سی کس بارے میں خاموش تھی؟

یوٹیوب: ایم ایچ 17 تحقیقات، حصہ 3: بی بی سی کس بارے میں خاموش تھی؟

یوٹیوب: JIT گواہ: دو لڑاکا جہاز ایم ایچ 17 کے پیچھے تھے - بونانزا میڈیا۔

ڈی ایس بی (ڈچ سیفٹی بورڈ) ایم ایچ 17 ابتدائی رپورٹ، صفحہ 15۔

یوٹیوب: بوک میڈیا ہنٹ - بونانزا میڈیا۔

پرواز ایم ایچ 17، یوکرین اور نئی سرد جنگ - کیس وین ڈر پائل، صفحہ 116۔

www.Listverse.com/2015/09/07/10 شرمناک طریقے۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 ضمیمہ جی، صفحہ 44۔

ڈی ڈوف پاٹ ڈیل (کور اپ ڈیل) - جوسٹ نیمولر، صفحہ 172۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 ابتدائی رپورٹ، صفحہ 20 (ڈچ ترجمہ)۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 ابتدائی رپورٹ، صفحہ 19 (انگریزی متن)۔

ڈی ایس بی ملیشیاء ایئرلائنز پرواز ایم ایچ 17 کریش، صفحہ 85: *'کیپٹن کا جسم... ٹیم اے: اس کے علاوہ، سینکڑوں دھاتی ٹکڑے ملے۔'* یہ جملہ ڈچ ترجمے میں موجود نہیں ہے۔ کیوں؟

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 حتمی رپورٹ، جدول 11، صفحہ 92۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، ضمیمہ V، صفحہ 15۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحات 89، 90۔

www.Knack.be: *'ایم ایچ 17 کا گرانا سی آئی اے اور ایس بی یو کا کام تھا'* (ایم ایچ 17 کا گرانا سی آئی اے اور یوکرینی خفیہ سروس کا کام تھا)۔

JIT پریس کانفرنس 2016۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17، ضمیمہ زیڈ، TNO رپورٹ، صفحات 13 اور 16۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحہ 79۔

یوٹیوب: ایم ایچ 17 کریش ٹیسٹ سمیولیشن ویڈیو: IL-86 ہوائی جہاز بوک میزائل سے ٹکرایا۔

ڈی ایس بی ایm ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحات 54-56۔

ایم ایچ 17، تحقیق، حقائق کہانیاں (ایم ایچ 17: تحقیق، حقائق، کہانیاں) - مائیک سمالڈ، صفحات 176، 258۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحات 31، 119 (دو بار)۔ اس طرح، ڈی ایس بی نے خطرناک سامان کے حوالے سے تین بار جھوٹ بولا۔ ابتدائی رپورٹ میں، ڈی ایس بی نے ہنگامی کال کے بارے میں بھی تین بار جھوٹ بولا۔

یوٹیوب: ایم ایچ 17، سچ کے بغیر ایک سال - آر ٹی دستاویزی فلم۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحہ 39: *'خام ڈیٹا کی غیر موجودگی کی وجہ سے، ویڈیو ریڈار ریپلے کی تصدیق کرنا ممکن نہیں تھا۔'* ڈی ایس بی نے یہ

ذکر کرنا نہیں کیا کہ ویڈیو ریڈار ریپلے میں ایک فوجی جہاز دکھائی دیا، غالباً ایک سو-25۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحہ 44۔

ڈی ڈوف پاٹ ڈیل (کور اپ ڈیل) - جوسٹ نیمولر، صفحات 126-131۔

مہلک پرواز (مہلک پرواز) - ایلسویر، صفحہ 18۔

این آر سی (ڈچ اخبار)، 30 اگست 2020: *'چھ سال: سچ، آدھے سچ، اور مکمل جھوٹ'*۔

شکست کے اصول - میجر رکی جیمز۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحہ 134: بوک آپریٹنگ خصوصیات۔

کوریٹیکٹیو - سچ کی تلاش (سچ کی تلاش)۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ V، صفحہ 14۔

ایم ایچ 17 عدالتی مقدمے میں استغاثہ۔

ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ Y - TNO رپورٹ، صفحہ 13، سیکشن 4.3.1: جسمانی وارہیڈ۔

ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ X - NLR رپورٹ، صفحہ 9۔

ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ X – NLR رپورٹ، صفحات 14، 15۔

ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ X - NLR رپورٹ، صفحہ 36، سیکشن 4.10: کثافت۔

ایم ایچ 17 کریش ض۱۱یمہ X - NLR رپورٹ، صفحات 36، 37۔

ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ X - NLR رپورٹ، صفحہ 28، شکل 31۔

ایم ایچ 17 کریش ضمیمہ X - NLR رپورٹ، صفحہ 46، سیکشن 6.5: خود مختار آپریشن۔

یوٹیوب: ایم ایچ 17، ایک سازش کے اندر سازش۔

ڈی ڈوف پاٹ ڈیل (کور اپ ڈیل) - جوسٹ نیمولر، صفحہ 52۔

یوٹیوب: ایس بی یو کی طرف سے تشدد، JIT کی طرف سے پوچھ گچھ - بونانزا میڈیا۔

مہلک پرواز (مہلک پرواز) - ایلسویر، صفحات 14، 20۔

سوویرشینو سیکرٹنو - سرگئی سوکولوف۔

وہ جھوٹ جس نے ایم ایچ 17 کو گرایا - جان ہیلمر، صفحہ 80۔

وہ جھوٹ جس نے ایم ایچ 17 کو گرایا - جان ہیلمر، صفحہ 39۔

وہ جھوٹ جس نے ایم ایچ 17 کو گرایا - جان ہیلمر، صفحات 98-100۔

وہ جھوٹ جس نے ایم ایچ 17 کو گرایا - جان ہیلمر، صفحہ 123۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحات 84، 85۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحہ 89۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحات 89-95۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحہ 89۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحات 89، 92۔

ڈی ایس بی ایm ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحہ 39۔

ڈی ایس بی – ایم ایچ 17 تحقیقات کے بارے میں، صفحہ 32: چشم دید گواہ۔

ڈی ایس بی – ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحہ 94۔

9/11 مصنوعی دہشت گردی – ویبسٹر گریفن ٹارپلے: '*بدعنوان، کنٹرول شدہ کارپوریٹ میڈیا*'، صفحہ 37۔

یوٹیوب: ایم ایچ 17 – یوکرینی ایئر ٹریفک کنٹرولر: '*ریڈار چل رہا تھا*' (ریڈار کام کر رہا تھا) – نوووینی این ایل۔

یوٹیوب: ایم ایچ 17 تحقیقات، حصہ 5: یہ ایک مگ تھا۔

ڈی ڈوف پاٹ ڈیل (کور اپ ڈیل) – جوسٹ نیمولر، صفحات 103، 104۔

www.Uitpers.be: 'ایم ایچ-17 *مقدمہ: 'ہم ایک اور بوئنگ گرائیں گے*' (ایم ایچ 17 *مقدمہ: 'ہم ایک اور بوئنگ گرائیں گے*')۔'

یوٹیوب: ایم ایچ 17 کے چشم دید گواہ کے ساتھ لازمی دیکھنے والا انٹرویو (انگریزی سب ٹائٹلز)۔ میکس وان ڈیر ویرف لیو بالاتوف کا انٹرویو لیتے ہیں۔

یوٹیوب: بوک میڈیا ہنٹ – بونانزا میڈیا

یوٹیوب: بوک میڈیا ہنٹ – بونانزا میڈیا

یوٹیوب: JIT گواہ: دو لڑاکا طیارے MH17 کا پیچھا کر رہے تھے۔

یوٹیوب: بوک میڈیا ہنٹ – بونانزا میڈیا

یوٹیوب: بوک میڈیا ہنٹ – بونانزا میڈیا

یوٹیوب: بوک میڈیا ہنٹ – بونانزا میڈیا

یوٹیوب: بوک میڈیا ہنٹ – بونانزا میڈیا

یوٹیوب: MH17, das Grauen – und die Menschen hinter der Kamera (MH17: خوفناک سانحہ – اور کیمرے کے پیچھے کے لوگ) – Billy Six۔

یوٹیوب: ایم ایچ 17 تحقیقات، حصہ 5: یہ ایک مگ تھا۔

وہ جھوٹ جس نے MH17 کو گرایا – John Helmer, pp. 393, 394۔

یوٹیوب: MH17, مکمل کہانی – Billy Six۔

یوٹیوب: MH17 کی تحقیقات – CBC News, The National۔

یوٹیوب: SBU کی طرف سے تشدد، JIT کی طرف سے پوچھ گچھ۔

www.anderweltonline.com۔

www.anderweltonline.com۔

'www.Knack.be: '*Neerschieten* MH17 *was het werk van CIA en SBU* (MH17 کا گرایا جانا سی آئی اے اور یوکرائنی انٹیلی جنس کا کام تھا)۔

NRC ڈچ اخبار، 30 اگست 2020: '*چھ سال تک: سچ، آدھے سچ، اور مکمل جھوٹ*'۔

یوٹیوب: MH17 – Die Billy Six Story (مکمل کہانی)۔

یوٹیوب: Jeroen) De zoektocht van Jeroen Akkermans naar de waarheid Akkermans کی سچ کی تلاش)۔

DSB MH17, ابتدائی رپورٹ، p. 15۔

DSB MH17, ابتدائی رپورٹ، p. 19۔

DSB, MH17, ابتدائی رپورٹ، p. 15۔

De Doofpotdeal (ڈھکپوشی کا معاہدہ) - Joost Niemöller, pp. 48, 49۔

De Doofpotdeal (ڈھکپوشی کا معاہدہ) - Joost Niemöller, p. 73۔

پراسیکیوٹر Dedy Woei-A-Tsoi نے روس پر الزام لگایا۔ حقیقت میں یہ مذموم ڈس انفارمیشن مہم SBU/Kiev سے شروع ہوئی۔

MH17 Onderzoek, Feiten Verhalen (MH17: تحقیقات، حقائق، کہانیاں) - Miep Smilde, p. 57۔

MH17 سازش - Robert van der Noorda اور Coen van de Ven۔

یوٹیوب: Jeroen Akkermans کی سچ کی تلاش۔

DSB MH17 کریش، ضمیمہ V, pp. 3, 4, 9, 10, 15 (دو بار), 20۔

ڈھکپوشی کا معاہدہ - Joost Niemöller, p. 164۔

ڈی ایس بی ایم ایچ 17 کریش حتمی رپورٹ، صفحات 89-95۔

متی 26:34۔

DSB MH17, تحقیقات کے بارے میں، pp. 19, 20۔

DSB MH17 کریش حتمی رپورٹ، pp. 85, 86۔

یوٹیوب: MH17 کی تحقیقات۔

یوٹیوب: Bernd Biedermann zum MH17-Bericht: Die Beweise sind absurd (Bernd Biedermann MH17 رپورٹ پر: ثبوت مضحکہ خیز ہیں)۔

رپورٹ کمیٹی ڈوسیر J.A. Poch۔

De Doofpotdeal (ڈھکپوشی کا معاہدہ) - Joost Niemöller, p. 142۔

Ton Derksen، سائنس کی فلسفے کے پروفیسر، نے نیدرلینڈز میں ججوں اور عوامی استغاثہ کی ناکامیوں پر کئی کتابیں لکھیں۔

یوٹیوب: *'میں اپنی موت تک نہیں سمجھ پاؤں گا'*۔

De Doofpotdeal (ڈھکپوشی کا معاہدہ), pp. 170, 171۔

DSB رپورٹ MH17 پر پارلیمانی بحث - 1 مارچ 2016۔

لوقا 6:39-42۔

یوٹیوب: TWA فلائٹ 800 کے ساتھ واقعی کیا ہوا؟

یوٹیوب: فلائٹ MH370: سب سے زیادہ امکان ہے کہ جہاز کو گرا دیا گیا تھا۔

MH17 میں سوار ہونے سے پہلے، Cor Pan نے جہاز کی تصویر کھینچی جس کی کیپشن تھی: *'اگر یہ غائب ہو جائے، تو یہ اس طرح دکھائی دیتا ہے۔'*

Yaron Mofaz نے بھی ایک مختلف فلائٹ میں سوار ہونے سے پہلے MH17 کی تصویر کھینچی۔

یوٹیوب: Skripal ایک احتیاط سے تیار کردہ ڈرامہ ہے - John Pilger۔

یوٹیوب: خصوصی: فرانسیسی اسپیشل آپس کپتان Paul Barril انکشاف کرتے ہیں کہ Litvinenko کو کیسے مارا گیا۔

911-تھیالوجی، تیسری سچائی - Dimitri Khalezov, p. 269۔

انتہائی تعصب – Susan Landauer, p. 29۔

9/11 پر امریکہ کو نیوکلیئر حملہ – Jim Fetzer اور Mike Palecek, p. 153۔

9/11 - Elias Davidson پر امریکہ کے ذہن کو ہائی جیک کرنا۔

کائناتی جھوٹا پرچم - Steven Greer کی 2017 میں لیکچر (20 منٹ پر)۔

The Jerusalem Post: یوکرین سے اپیل کہ وہ جنرل کے خلاف کارروائی کرے جس نے *'یہودیوں کو تباہ کرنے'* کی دھمکی دی۔

آپریشن موساد - Gordon Thomas, p. 394۔

Het OM in de Fout, 94 structurele missers (عوامی استغاثہ سروس کی غلطیاں: 94 ساختی ناکامیاں) - Ton Derksen۔

MH17*Truth*.org✈️

/https://pk.mh17truth.org/mh17-book

*21 جولائی، 2025 کو چھاپا گیا*

GMODebate.org 🦋 MH17Truth.org اور 🔭 CosmicPhilosophy.org کے بانی کا ایک منصوبہ ہے۔